UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232687

UNIVERSAL
LIBRARY

قَالَ اللہُ تعالیٰ یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ

از تالیفات جناب مستطاب صاحبزادہ محمد عبد المنعم خان صاحب خلف الصدق

۵۸۹

(تاریخی نام)

رسالات نبویہ علیہ التحیہ

١٣٢٣۴ الی ھ

ھجری النبوی

جناب صاحبزادہ حافظ حاجی محمد عبد الرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ عم ممبر دربار ٹونک

زیر نگرانی احقر ابو ظفر حامد میرزا عفا اللہ عنہ دہلوی

دہلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں باہتمام ٹھاکر داس صاحب چھپا

دفعہ اول

تعداد طبع (٥٠٠)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد۔ یہ ہیچمدان **محمد عبد المنعم خان** خلف صاحبزادہ **حافظ حاجی محمد عبد الرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ** ایک عرصہ سے اس فکر میں تھا کہ کوئی تالیف ایسی جو مشتمل برافادہ مسلمین و موجب نجات دنیا و دین ہو لکھے۔ مدتوں اسی خیال میں منہمک رہا۔ آخر بعد تردد بیشمار و فکر بسیار بمشورہ استاذی و ملاذی مولانا و بالفضل اولانا مولوی **محمود حسن خان** صاحب دام فیوضہ یہ قرار پایا کہ مناقب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر کوئی تالیف نہیں جو موجب فلاح دارین ہو۔ یہ بات دل میں جم تو گئی لیکن سوچتا تھا کہ اس فن میں بھی علمائے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا ہے۔ مگر یہہ کار خیر خداوند عالم کو اس ناچیز کے ہاتھوں لینا تھا۔ لہذا تائید غیبی نے کہا کہ یہہ ایسا محدود فن نہیں ہے کہ تمامی کو پہنچ گیا ہو۔ بلکہ یہہ ایسے برگزیدہ عالم کے اوصاف ہیں کہ قیامت تک ختم نہوں گے۔ اور اوس زبدہ اولاد آدم کے مناقب ہیں کہ قیامت کے بعد بھی ان کا سلسلہ رہے گا۔ اسی خیال نے دماغ اور قلب کو خوب مضبوط بنادیا۔ لیکن ابتک کوئی ایسا قوی سلسلہ جو میرے اس خیال کا محرک ہو نہیں پیدا ہوا تھا۔ اسی اثناء میں جناب والد ماجد صاحب مدظلہ نے میرے جد امجد صاحب مرحوم و مغفور کے

چند جمع کردہ مکاتیب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترجمہ کے لیے مجھے دیے میں نے اسی سبب
کو اپنے لیے غیبی امداد تصور کرکے مصمم ارادہ کر لیا کہ یہی ذریعہ تالیف مناقب کے لیے سب سے
عمدہ ہے۔ اور کوشش کی کہ ان کے علاوہ اور جس قدر مکاتیب فراہم ہوسکیں کروں۔ لہذا
بقدر وسیع معتبر کتابوں سے جنکا ذکر آگے آئیگا تلاش کرکے وہ کل مبارک نامے جو حضور سرور
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اطراف و جوانب میں بنام اکابرین وقت تحریر و تسطیر فرمائے
ہیں جمع کیئے اور اون کا ترجمہ عام فہم سلیس زبان میں لکھا ہے۔ تاکہ عام مسلمان اوس کے مطالعہ
سے اخلاق و عادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و مسائل شریعت کے صحیح اصول اور یہہ کہ
اسلام دین حق ہونے کے سبب سے بذریعہ اخلاق حسنہ کسقدر جلد پھیلا۔ اور ہمارے مقتدا نے
جسکے ہم پیرو ہیں کن کن چیزوں کی طرف دلالت فرمائی ہے اور کن طریقوں سے خداوند عالم
کا تقرب حاصل کرنے کا راستہ بتایا ہے اور توحید کے کیا اصول ہیں معلوم کرسکیں۔ لہذا کچھ
میری ہمت سے اور کچھ استاذی مولانائے موصوف مدظلہ کی پشت گرمی سے یہ ذخیرہ دنیا و
آخرت سنہ ١٣٣٢ ہجری میں مرتب ہوکر لائق مطالعہ ناظرین بن گیا۔ فالحمد للہ علی ذلک اور اس ذخیرہ کا
نام تاریخی (**رسالات نبویہ علیہ التحیہ**) رکھا۔ میرے احباب میں سے حافظ محمد عبید اللہ صاحب
نے بہت سے تاریخی نام لکھے جو اونکی فضیلت کے شاہد ہیں اصلی ہیں اونکو ذیل میں درج کرتا ہوں:-
خصائل مکارم رسول۔ البلغ السیر تسطیر الخطوط۔ ترجمہ خطوط نبوی۔ اخبار و احادیث۔ اخلاق شارع۔ مرسلات الشارع
تقویم المذہب۔ ان مکاتیب کو جس نام سے تعبیر کیا جائے شایاں ہے۔ اللہ تعالی اس ذخیرہ کے مطالعہ سے
مسلمانوں کو توفیق اعمال حسنہ عنایت فرمائے۔ اور اس ناچیز کو بطفیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آلودگی عصیاں سے پاک کرے

اللهم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منهم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منهم آمین یا رب العالمین +

فہرست الکتب وما فیہا من المسائل

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
خطبۃ الکتاب	۱	کتاب کا خاتمہ	۱
اسباب التالیف	۳	تالیف کتاب کا باعث	۳
مواد التالیف	۵	تالیف کتاب کے ذخیرہ	۵
فہرست کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم التی لم توجد لہا الالفاظ	۹	ان فرمانوں کی فہرست جن کے الفاظ	۹
کتاب لابی بکر رضی اللہ عنہ فی الصدقات	۴۲	فرمان ابوبکرؓ کا زکوٰۃ کے بارے میں	۴۲
دفع الاموال الی الامام	۴۷	اموال زکوٰۃ کا پہونچانا امام کی طرف	۴۷
حکم الامام الفاسق	۴۷	امام فاسق کا حکم	۴۷
الکافر لا یخاطب بالاحکام	۴۷	کافر احکام کا مخاطب نہیں ہے	۴۷
بعض احکام نصاب الغنم	۴۷	بعض احکام نصاب غنم کے	۴۷
حکم الاوقاص	۴۸	اوقاص کا حکم	۴۸
اختلافہم فیما زاد علی عشرین ومائۃ فی صدقۃ الابل	۴۸	اختلاف علما کا اونٹوں کی زکوٰۃ میں جب زائد ہوں ایکسو بیس پر	۴۸
نصاب الغنم وما زاد وما اختلفوا فیہ	۴۸	نصاب غنم اور اوس کا اختلاف	۴۸
اختلافہم فی شرط الزکوۃ	۴۹	اختلاف علماء کا شرط زکوٰۃ میں	۴۹
نصاب الفضۃ	۵۰	چاندی کا نصاب	۵۰
کتاب لابی ضمرۃ اللیثی	۵۰	فرمان ابی ضمرہ لیثی کے لئے	۵۰
معنی لا یفرق بین والدۃ وولدہا	۵۱	نہ تفریق کی جاوے درمیان والدہ اور اوس کے لڑکے کے ابن قول	۵۱
حکم المعتق	۵۲	حکم معتق کا (آزاد شدہ)	۵۲
اختلافہم فی بیع الحیوان بالحیوان	۵۲	اختلاف علماء کا بیع حیوان با لحیوان میں	۵۲
فضل العرب	۵۲	فضل عرب	۵۲
الحقوق یعم کل شی	۵۳	حقوق عام ہیں ہر شے میں	۵۳
کتاب لابی شاہ	۵۳	فرمان ابوشاہ کے لئے	۵۳
لا ینفر صیدہا وما اختلفوا فیہ	۵۴	چرکا نا شکار کو مکہ میں اور اوسکا اختلاف	۵۴
حکم قطع الاشجار بمکۃ	۵۵	مکہ میں درخت کاٹنے کا حکم	۵۵
حکم اللقطۃ بمکۃ	۵۶	مکہ میں گری ہوئی چیز کا حکم	۵۶
کتاب ابی وہیمۃ اللہبی	۵۶	فرمان ابو وہیمہ لہبی کے نام	۵۶
حکم المعدان	۵۷	حکم معدن کا	۵۷
حکم الرکاز	۵۸	حکم رکاز کا	۵۸
کتاب لابی راشد الازدی والی جمیع الازد	۵۸	فرمان ابوراشد ازدی کے نام اور تمام اہل ازد کی طرف	۵۸
کتاب لاحمر بن معویۃ	۵۹	فرمان احمر بن معویہ کے لئے	۵۹
الامان یجوز علی الشرط	۵۹	امان شرط کے ساتھ جایز ہے	۵۹
کتاب لاسیخت	۵۹	فرمان اسیخت کے لیے	۵۹
کتاب لاسقف اہل نجران	۶۰	فرمان اسقف اہل نجران کے لئے	۶۰
بیان انہ ہل یجوز ان نکتب باسم الہ اسحق ابراہیم واسحق بدل بسم اللہ الرحمن الرحیم	۶۱	بیان اس امر کا کہ لکھنا چاہیے بجائے بسم اللہ باسم الہ اسحق ابراہیم	۶۱

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
مایخاطب به الکفار فی دعوة الاسلام	٦١	وہ احکام جن سے کفار مخاطب ہیں دعوت اسلام میں	٦١
کتاب لاساقفة بخران	٦١	فرمان اساقفہ نجران کے لئے	٦١
اهانة رسل الکفار	٦٥	کافروں کے قاصدوں کی اہانت	٦٥
المباهلة	٦٥	مباہلہ	٦٥
الصلح مایریده الامام	٦٥	صلح اوس چیز پر جس کا امام ارادہ کرے	٦٥
الاشتراط علی الکفار بما یشاء من المصالح	٦٦	شرط لگانا کفار پر جس میں مصلحت ہو مسلمانوں کے لئے	٦٦
حکم الربوا عند اهل الکتاب	٦٦	حکم ربوا کا اہل کتاب کے نزدیک	٦٦
حکم العهد	٦٦	حکم عہد کا	٦٦
کتاب للاسقف ابو الحارث	٦٦	فرمان اسقف ابو الحارث کے لئے	٦٦
کتاب لاقیال حضرموت	٦٧	فرمان اقیال حضرموت کے لئے	٦٧
الکفار مخاطبون باعمال الاسلام والاختلاف فی ذلک	٧٠	کفار مخاطب ہیں اعمال اسلام سے اور اختلاف اس میں	٧٠
الصدقة فی اموال التجارة	٧١	صدقہ اموال تجارت میں	٧١
الاصل فی زکوٰة الزرع	٧١	قاعدہ کلیہ کھیتی کی زکوٰۃ میں	٧١
معنی قوله لااخلاط ولا وراط وحکمه	٧٢	قوله لااخلاط ولا وراط کے معنی اور اوس کا حکم	٧٢
نکاح الشغار وما اختلفوا فیه	٧٢	نکاح شغار اور اوس کا اختلاف	٧٢
المسابقة	٧٣	مسابقت (گھوڑ دوڑ)	٧٣
حکم الجلب والجنب	٧٣	جلب جنب کا حکم	٧٣
الفصل فی حکم السبق والرهان وصورته المتفقة والمختلف فیها۔	٧٣	فصل مسابقت اور اوس میں شرط لگانے کے حکم میں اور اوسکی متفق علیہ اور مختلف فیہ صورتیں۔	٧٣
	″		″
فصل فی فروع مسئلة السباق	٧٣	فصل مسئلہ سباق کے فروع کے بیان میں	٧٣
فی بیان الخمر واختلاف فیه	٨١	خمر کا بیان اور اوس کا اختلاف	٨١
کتاب لاکیدر صاحب دومة الجندل	٨٢	فرمان اکیدر حاکم دومۃ الجندل کے نام	٨٢
ارض لنزول (ای رض التی لاتکون ملکا لاحد من الرعیة)	٨٥	ارض نزول یعنی وہ زمین جو رعایا میں سے کسی کی ملک نہو۔	٨٥
للامام ان یاخذ من رعیته مایری من الحلقه والسلاح	٨٦	امام کو جائز ہے کہ اپنی رعیت سے ہتھیار وغیرہ جسکی ضرورت ہو لے	٨٦
حکم جمع صلوتین	٨٦	دو نمازوں کے جمع کرنے کا حکم	٨٦
بیان حق الزکوٰة	٨٦	حق زکوٰۃ کا بیان	٨٦
معنی شهادة الله والفرق بینها وبین شهادة غیره	٨٧	اللہ کا شہادت کے معنی اور اس شہادت اور غیر اسکی شہادت کا فرق	٨٧
کتاب لاکثم بن صیفی	٨٨	فرمان اکثم بن صیفی کے لئے	٨٨
کتاب لاهل قبیلة حربا واذرح	٨٩	فرمان اہل قبیلہ حربا واذرح کے لئے	٨٩
کتاب لاهل دومة الجندل	٩٠	فرمان اہل دومۃ الجندل کے لئے	٩٠
کتاب لاهل الطائف	٩١	فرمان اہل طائف کے لئے	٩١
معنی الغبیراء وحکمه	٩١	غبیرا کے معنی اور اوسکا حکم	٩١
کتاب ایضا لاهل الطائف	٩١	یہ بھی فرمان ہے اہل طائف کے لئے	٩١
کتاب لاهل عمان	٩٢	فرمان اہل عمان کے لئے	٩٢

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
لبس علی العرب الجزیه	۹۳	نہیں ہے عرب پر جزیہ	۹۳
کتاب الی باذان ملك الیمن ب	۹۳	فرمان باذان حاکم یمن کے لئے	۹۳
کتاب کسری ملك الفارس الی باذان	۹۴	نامہ کسریٰ شاہ فارس کا طرف باذان کے	۹۴
کتاب لشیرویة ملك فارس الی باذان	۹۴	نامہ ہرمز شاہ فارس کا باذان کی طرف	۹۴
کتاب لبدیل بن ورقاء ب -	۹۵	فرمان بدیل بن ورقاء کے لئے	۹۵
الحلفاء یشرکون فی العهد	۹۸	حلفاء شریک ہیں عہد میں	۹۸
معنی الهجرة وما اختلف فیه	۹۸	معنی ہجرت کے اور اوس کا اختلاف	۹۸
معنی قوله ولو هاجر بارضه -	۱۰۰	معنی قولہ ولو ہاجر بارضہ کے	۱۰۰
یجب مراعاة الحلفاء فی العهد	۱۰۰	واجب ہے رعایت حلفاء کے عہد میں	۱۰۰
کتاب الی بکر بن وائل ب	۱۰۰	فرمان بکر بن وائل کی طرف	۱۰۰
کتاب لبلال بن حارث المزنی	۱۰۱	فرمان بلال بن حارث مزنی کی طرف	۱۰۱
کتاب الی بنی زهیر	۱۰۲	فرمان بنی زہیر کی طرف	۱۰۲
حکم الصفی للامام	۱۰۴	حکم صفی کا امام کے لئے	۱۰۴
کتاب الی بنی نهد	۱۰۵	فرمان بنی نہد کی طرف	۱۰۵
نسخته بروایة اخری	۱۰۷	اسی کا نسخہ دوسری روایت سے	۱۰۷
فی الخیل صدقة	۱۱۳	گھوڑی میں زکوٰۃ ہے	۱۱۳
بیان فصاحته وبلاغته صلی الله علیه وسلم	۱۱۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت کا بیان	۱۱۳
کتاب بنی جینة وهم یهود عقبة	۱۱۵	فرمان بنی جینہ کے نام جو یہود عقبہ ہیں	۱۱۵
کتاب لبنی بارق	۱۱۶	فرمان بنی بارق کے لئے	۱۱۶
للضیف حق علی کل بلد	۱۱۷	مہمان کے لئے حق ہے ہر شہر میں	۱۱۷
حکم لقطة الثمار للمسافر	۱۱۸	حکم گرے ہوئے پھلوں کا مسافر کے لئے	۱۱۸
کتاب بنی ضمرة	۱۱۸	فرمان بنی ضمرہ کے لئے	۱۱۸
کتاب تبع الاول الی رسول الله صلی الله علیه وسلم	۱۱۹	نامہ تبع اول کا بنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۹
الایمان قبل البعثة	۱۲۲	ایمان لانا مبعوث ہونے سے اول	۱۲۲
کتاب لتمیم بن اوس الداری	۱۲۴	فرمان تمیم بن اوس داری کے لئے	۱۲۴
نسخته بروایة لشیخ دحلان	۱۲۵	اوس کا نسخہ شیخ دحلان کی روایت سے	۱۲۵
تجدید نسخة الکتاب بعد الهجرة	۱۲۶	تجدید فرمان بعد ہجرت	۱۲۶
کتاب ابی بکر رض لابی عبیدة رض فی بنی تمیم	۱۲۷	نامہ ابوبکر رض کا بنام ابوعبیدہ بنی تمیم کے بارے میں	۱۲۷
الخمر لا ینتفع به عند المسلمین	۱۲۷	خمر سے مسلمان کسی طرح نفع نہیں اٹھا سکتا	۱۲۷
بیع ما یحرم لبسه	۱۲۸	بیچنا اوس شے کو جس کا پہننا جائز نہیں ہے	۱۲۸
استنباط ترتیب الخلافة کما وقع	۱۲۹	استنباط ترتیب خلافت کا جس طرح کہ واقع ہوا	۱۲۹
کتاب لثمامة بن اثال	۱۲۹	فرمان ثمامہ ابن اثال کے نام	۱۲۹
کتاب لجرد بن عمرو العذری	۱۲۹	فرمان جرد بن عمرو عذری کے لیے	۱۲۹
کتاب لجمیل بن ردام العذری	۱۳۰	فرمان جمیل بن ردام عذری کے لیے	۱۳۰

مضمون	صفحه	مضمون	صفحه
كتاب لجنادة الازدي	۱۳۰	فرمان جنادہ ازدی کے لئے	۱۳۰
كتاب لجنادة غير منسوب	۱۳۱	فرمان جنادہ غیر منسوب	۱۳۱
كتاب لجنّي المعروف بحرز ابي دجانة	۱۳۱	کتاب بنام جنی جو مشہور ہیں حرز ابی دجانہ کے نام سے	۱۳۱
كتاب الى جيفر وعبد ملكي عمان	۱۳۳	فرمان جیفر و عبد کی جانب جو بادشاہ ہیں عمان کے	۱۳۳
كتاب اليهما وغيرهما من ملوك عمان	۱۳۴	فرمان اون دونو کیطرف اور جو اون کے سوا تھے بادشاہ عمان	۱۳۴
حكم اوقاف غير ملة الاسلام	۱۳۵	غیر مذہب اسلام کے اوقاف کا حکم	۱۳۵
كتاب لحارث بن ابي شمر الغساني	۱۳۵	فرمان حارث بن ابی شمر غسانی کے لئے	۱۳۵
كتاب لحارث بن كلال ومعافير وهمدان	۱۳۵	فرمان حارث بن کلال اور معافیر و ہمدان کے لئے	۱۳۵
صيغ اداء الحديث وما اختلفوا فيه	۱۳۷	صیغہ بیان حدیث کے اور اونکا اختلاف	۱۳۷
ايضا كتاب لحارث ومسروح ونعيم بني عبد كلال	۱۳۷	یہ بھی فرمان ہے حارث و مسروح و نعیم بنو عبد کلال کیلئے	۱۳۷
كتاب لحارث بن زهير بن اقيش العكلي	۱۳۸	فرمان حارث بن زہیر بن اقیش عکلی کے لئے	۱۳۸
كتاب لحارثة وحصن بني اقطن	۱۳۹	فرمان حارثہ و حصن بن قطن کے لئے	۱۳۹
كتاب لحبيب بن عمرو الطائي	۱۳۹	فرمان حبیب بن عمرو طائی کے لئے	۱۳۹
كتاب لحصين بن نضلة الاسدي	۱۴۰	فرمان حصین بن نضلہ اسدی کے لئے	۱۴۰
كتاب لخالد بن الوليد	۱۴۰	فرمان خالد بن ولید کے لئے	۱۴۰
كتاب خالد رضي الله عنه الى رسول الله صلعم	۱۴۱	عریضہ خالد کا رسول اللہ کی خدمت میں	۱۴۱
كتاب لخالد بن ضماد الازدي	۱۴۲	فرمان خالد بن ضماد ازدی کے لئے	۱۴۲
ايواء المحدث	۱۴۳	پناہ دینا بدعتی کو	۱۴۳
كتاب لخزيمة بن عاصم العكلي	۱۴۳	فرمان خزیمہ بن عاصم عکلی کے لئے	۱۴۳
كتاب لذرعة بن سيف	۱۴۴	فرمان ذرعہ بن سیف کے لئے	۱۴۴
الصدقة لاتحل لمحمد ولا لاهل بيته	۱۴۵	صدقہ نہیں جائز ہے محمدؐ اور نہ اہل بیت کے لئے	۱۴۵
كتاب لربيعة بن ذي مرحب الحضرمي	۱۴۷	فرمان ربیعہ بن ذی مرحب حضرمی کے لئے	۱۴۷
المرتهن لا ينتفع بمنافع المرهون وما اختلفوا فيه	۱۴۸	مرتہن شئے مرہونہ سے نفع حاصل نہیں کرسکتا اور اسکا اختلاف	۱۴۸
كتاب لربيع بن معوية ومطرف بن عبد الله وانس ابن المنتفق	۱۴۸ ،،	فرمان ربیع بن معویہ و مطرف بن عبد اللہ اور انس بن متفق کے نام	۱۴۸ ،،
كتاب لرزين بن انس سلمي	۱۴۹	فرمان رزین بن انس سلمی کے نام	۱۴۹
كتاب لرفاعة بن زيد الجذامي	۱۵۰	فرمان رفاعہ بن زید جذامی کے نام	۱۵۰
الامان يقيد بالزمان	۱۵۱	امان مقید بازمان ہوسکتی ہے	۱۵۱
كتاب لزمل بن عمرو العذري	۱۵۱	فرمان زمل بن عمرو عذری کے لئے	۱۵۱
كتاب لزيادة بن جهور اللخمي	۱۵۲	فرمان زیادہ بن جہور لخمی کے لئے	۱۵۲
كتاب لسعيد بن سفيان الرعيني	۱۵۲	فرمان سعید بن سفیان رعینی کے لئے	۱۵۲
كتاب لسلمة بن مالك السلمي	۱۵۳	فرمان سلمہ بن مالک سلمی کے لئے	۱۵۳
كتاب لسهيل بن عمرو	۱۵۴	فرمان سہیل بن عمرو کے لئے	۱۵۴
كتاب لسلمان الفارسي	۱۵۴	فرمان سلمان فارسی کے لئے	۱۵۴
كتاب الى شرحبيل وحارث ونعيم بنو عبد كلال	۱۵۵	فرمان شرحبیل و حارث و نعیم بنو عبد کلال کی طرف	۱۵۵

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
الساعی اذا ظلم علی احد الشریکین بالزیادة لایرجع علی شریکہ	١٦٠	عامل کو جبکہ ظلم کرے ایک شریک تو وہ زیادتی اپر دوسرے شریک کا	١٦٠
صحیفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان عند علی رض	١٦١	صحیفہ رسول اللہ کا جو علی رض کے پاس تہا	١٦١
تحریر صلح الحدیبیة	١٧٠	تحریر صلح حدیبیہ	١٧٠
بیان الرای باقسامہ الصحیح والباطل وتفصیل الکلام فیہ	١٧٨	بیان رائے کا مع اوس کے اقسام صحیح باطل کے اور اوسمیں تفصیل	١٧٨
اختلاف الروایات فی الصلح	١٧٨	اختلاف روایات کا تحریر صلح میں	١٧٨
بیان الاختلاف فی کاتب کتاب صلح الحدیبیة	١٧٩	بیان اختلاف کاتب کا صلح حدیبیہ میں	١٧٩
بیان الاختلاف فی کتابة التسمیة فی هذا الصلح	١٧٩	بیان اختلاف بسم اللہ لکھے جانے کا تحریر صلح میں	١٧٩
نسخة کتاب الصلح بروایة ابن جریر	١٧٩	نسخہ فرمان صلح کا بروایت ابن جریر	١٧٩
نسخة کتاب الصلح بروایة ابن سعد فی الطبقات	١٨١	یہ نسخہ صلح کا ہے جو ابن سعد نے کتاب طبقات میں روایت کیا ہے	١٨١
الاشتراک فی الهدی وما اختلفوا فیہ	١٨٤	شرکت ہدی میں اور اوسکا اختلاف	١٨٤
تعظیم لشعائر اللہ	١٨٧	تعظیم شعائر اللہ	١٨٧
طواف القدوم وما اختلفوا فی وجوبہ	١٨٧	طواف قدوم اور اوس کے وجوب کا اختلاف	١٨٧
یجوز للمسلم خلاف المشروع اذا لم یکن فیہ حرج شرعی	١٨٨	جایز ہے مسلمان کو امر مشروع کا خلاف کرنا جبکہ اوسمیں کوئی شرعی حرج نہو	١٨٨
کتاب لصیفی بن عامر سید بنی ثعلبة	١٨٨	فرمان صیفی بن عامر سردار بنی ثعلبہ کے نام	١٨٨
کتاب لضحاک بن سفیان الکلابی	١٨٩	فرمان ضحاک بن سفیان کلابی کے لئے	١٨٩
کتاب لعامر بن اسود الطائی	١٩٠	فرمان عامر بن اسود طائی کے لئے	١٩٠
کتاب الی عامة المسلمین	١٩٠	فرمان عام مسلمانوں کی طرف	١٩٠
نهی عن بیع ما لیس عندک	١٩١	منع کیا گیا ہے اوس چیز کے بیچنے سے جو تیرے پاس نہو	١٩١
وطی الحبالی	١٩١	جماع حاملہ سے	١٩١
کتاب لعبد یغوث بن وعلة الحارثی	١٩١	فرمان عبد یغوث بن وعلہ حارثی کے لئے	١٩١
کتاب لعبادة بن الاشیب العنزی	١٩٢	فرمان عبادہ بن اشیب عنزی کے لئے	١٩٢
کتاب الامام مطاع	١٩٢	تحریر امام کی اطاعت چاہیے	١٩٢
کتاب لعبد اللہ بن عکیم	١٩٣	فرمان عبد اللہ بن عکیم کے لئے	١٩٣
الاستمتاع من اهاب المیتة وعصبها	١٩٣	مردار کی کہال اور پٹھوں سے نفع حاصل کرنا	١٩٣
کتاب لعباس بن عبد المطلب	١٩٥	فرمان عباس بن عبد المطلب کے لئے	١٩٥
نسخة کتاب لعباس بروایة ابن سعد فی الطبقات	١٩٥	یہ بھی فرمان ہے حضرت عباس کے نام	١٩٥
الهجرة وحکم المستضعفین	١٩٦	ہجرت اور مستضعفین کا حکم	١٩٦
ایضاً کتاب لعباس بن عبد المطلب	١٩٧	یہ بھی فرمان ہے عباس بن عبد المطلب کے لئے	١٩٧
القبض شرط فی صحة الهبة	١٩٧	قبضہ شرط ہے صحت ہبہ میں	١٩٧
کتاب لعثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	١٩٨	فرمان عثمان رض بن عفان کے لئے	١٩٨
کتاب لعداء بن خالد	١٩٨	فرمان عداء بن خالد کے لئے	١٩٨
تبیین عیب المبیع او عدمہ علی المشتری	١٩٩	مبیع کا عیب خریدار پر ظاہر کر دینا چاہیے	١٩٩
جواز الکتاب فی بیع الحاضر	٢٠٠	جواز تحریر کا بیع حاضر میں	٢٠٠
کتاب لعک ذو خیوان الهمدانی	٢٠٠	فرمان عک ذو خیوان ہمدانی کے لئے	٢٠٠
عقد الامان یصح بالتعلیق	٢٠١	عقد امان تعلیق کے ساتھ جائز ہے	٢٠٠

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
كتاب الى عمير ذي مران	٢٠٢	فرمان عمیر ذی مران کی طرف	٢٠٢
خبر الواحد وما اختلف فيه	٢٠٣	خبر واحد اور اوسکا اختلاف	٢٠٣
الصدقة لا تحل لمحمد (والتفصيل فيه مضى في صفحه ١٩٥)	٢٠٣	صدقہ نہیں جائز ہے محمد کے لئے (اور اسکی تفصیل گذر گئی صفحہ ١٩٥ میں)	٢٠٣
كتاب لعمرو بن حزم حين بعثه الى اليمن	٢٠٤	فرمان عمرو بن حزم کے لئے جبکہ اونکو یمن بھیجا تھا	٢٠٤
كتاب لعمرو بن حزم ايضاً	٢٠٤	یہ فرمان بھی عمرو ابن حزم کے نام ہے	٢٠٤
لاخيار في مجلس البيع والاختلاف فيه	٢١١	نہیں خیار ہے مجلس بیع میں اور اسکا اختلاف	٢١١
أُحلت لكم بهيمة الانعام	٢١٢	حلال کیے گئے تمہارے لئے چوپایہ جانور	٢١٢
الاصطياد للمحرم حرامٌ مادام محرمًا	٢١٢	شکار محرم کے لئے بحالت احرام	٢١٢
وما علمتم من الجوارح وبيان انه ما المراد بالجوارح	٢١٣	معنی وما علمتم کے اور یہ کہ جوارح سے کیا مراد ہے	٢١٣
وينهى ان يجتبى	٢١٣		٢١٣
عقص الشعر في الصلوة	٢١٣	بالوں کا چونٹا باندھنا نماز میں	٢١٣
اسباغ الوضوء	٢١٤	وضو کا اکمال	٢١٤
غسل المرافق في الوضوء	٢١٤	کہنیوں کا دھونا وضو میں	٢١٤
اختلاف العلماء في مسح الرأس	٢١٥	اختلاف علما کا مسح راس میں	٢١٥
التغليس بصلوة الصبح افضل اوالاسفار	٢١٦	غلس میں پڑھنا صبح کی نماز کا افضل یا اسفار کرنا	٢١٦
افضل وقت صلوة الظهر	٢١٧	افضل وقت نماز ظہر کا	٢١٧
وقت صلوة العصر	٢١٨	وقت نماز عصر کا	٢١٨
اختلاف العلماء في اول وقت المغرب	٢١٨	اختلاف علماء اول وقت مغرب میں	٢١٨
اختلافهم في آخر وقته	٢١٨	اختلاف علماء کا آخر وقت مغرب میں	٢١٨
وقت صلوة العشأ ومدة امتدادها	٢١٩	وقت صلوٰۃ عشاء اور یہ کہ وہ کب تک ہے	٢١٩
الغسل عند الرواح الى الجمعة	٢٢٠	جمعہ کی نماز کو جانے کا غسل	٢٢٠
كتاب في الصدقات وكان عند عمر رض واشتهر باسمه	٢٢٠	فرمان صدقات کے بارہ میں عمر رض کے پاس تھا اور آپکے نام سے مشہور ہوگیا	٢٢٠
كتاب لعمائر كلب مع قطن بن حارثة	٢٢٢	فرمان قبائل کلب کے لئے قطن بن حارثہ کے ساتھ	٢٢٢
كتاب لعمرو بن مرة الجهني ولقومه	٢٢٥	یہ فرمان عمرو ابن مرہ کے نام ہے	٢٢٥
كتاب العهد بين المهاجرين والانصار	٢٣٠	تحریر عہد کے درمیان مہاجرین وانصار کے	٢٣٠
اشتراك الكفار في صلح المسلمين بينهم	٢٣٧	شریک کرنا کفار کو مسلمان کے آپس کے عہد میں	٢٣٧
كتاب لفجيع بن عبد الله البكائي	٢٣٧	فرمان فجیع بن عبد اللہ بکائی کے لئے	٢٣٧
كتاب لفروة بن عمرو الجذامي	٢٣٨	فرمان فروہ بن عمرو جذامی کے لئے	٢٣٨
كتاب الى قيس بن مالك الارحبي	٢٣٩	فرمان قیس بن مالک ارحبی کی طرف	٢٣٩
كتاب بقيلة بنت المخرمة التميميه	٢٤١	فرمان قیلہ بنت مخرمہ تمیمیہ کی جانب	٢٤١
كتاب الله في تسمية اهل الجنة واهل النار	٢٤٧	کتاب اللہ اہل جنت اور اہل نار کے تعیین کی بابت	٢٤٧
ايضاً نسخته بتخريج الطبراني	٢٤٨	اسکا نسخہ طبرانی کی تخریج سے	٢٤٨
ايضاً نسخته بتخريج البزار	٢٤٨	اوسی کا نسخہ بزار کی تخریج سے	٢٤٨
ايضاً كتاب من الله لاهل الجنة	٢٤٩	اللہ کا فرمان اہل جنت کے نام پر	٢٤٩
ايضاً كتاب من الله في لوح محفوظ	٢٤٩	اللہ کا فرمان جو لوح محفوظ میں ہے	٢٤٩

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
كتاب الى كسرى ملك الفارس	۲۵۰	فرمان کسریٰ شاہ فارس کی طرف	۲۵۰
ايضًا نسخة برواية الخطيب	۲۵۱	اسیکا نسخہ بروایت خطیب	۲۵۱
ماعز بن ماعز البكائي	۲۵۲	ماعز کے نام پر فرمان	۲۵۲
كتاب لمالك بن احمر	۲۵۳	فرمان مالک بن احمر کے لئے	۲۵۳
يعطي الغارمون من الخمس	۲۵۵	دی جاوین قرضدار خمس میں سے	۲۵۵
كتاب لمالك بن عبيد الخشخاش	۲۵۶	فرمان مالک بن عبد الخشخاش کے لئے	۲۵۶
كتاب لمجاعة بن مرارة السلمي	۲۵۷	فرمان مجاعہ بن مرارہ سلمی کے لئے	۲۵۷
يعطى الدية من الخمس اذا لم تكن الواقعة ما تحمل الدية	۲۵۸	جبکہ واقعہ ایسا ہو کہ نہ معلوم ہو کہ دیت کا بار کس پر ڈالا جائے تو وہ خمس سے ادا	۲۵۸
كتاب ايضًا لمجاعة بن مرارة السلمي	۲۵۸	یہ بھی فرمان ہے مجاعہ بن مرارہ سلمی کے لئے	۲۵۸
كتاب لمسيلمة الكذاب	۲۵۹	فرمان مسیلمہ کذاب کے لئے	۲۵۹
تتمه كتاب مجاعة بن مرارة السلمي	۲۵۹	تتمہ کتاب مجاعہ بن مرارہ سلمی کا	۲۵۹
كتاب لمجاعة ايضًا	۲۵۹	جماعۃ کے نام پر تیسری کتاب	۲۵۹
كتاب مسيلمة الى رسول الله	۲۶۰	نامہ مسیلمہ کا رسول اللہ کی خدمت میں	۲۶۰
نسخة كتاب رسول الله اليه برواية ابن سعد	۲۶۰	نسخہ فرمان رسول اللہ کا مسیلمہ ہی کی طرف بروایت ابن سعد	۲۶۰
كتاب لمصعب بن زبير	۲۶۱	فرمان مصعب بن زبیر کے لئے	۲۶۱
كتاب لمطرف بن كاهن الباهلي	۲۶۲	فرمان مطرف بن کاہن باہلی کے لئے	۲۶۲
احياء ارض موتى	۲۶۳	پڑت زمین کا آباد کرنا	۲۶۳
اختلاف نصاب البقر	۲۶۳	بکری کے نصاب کا اختلاف	۲۶۳
كتاب لمطرف بن بهصل	۲۶۵	فرمان مطرف بن بہصل کے لئے	۲۶۵
كتاب لمعد يكرب بن ابرهه	۲۶۸	فرمان معدیکرب بن ابرہہ کے لئے	۲۶۸
للامام ان يتصرف في ارض الحربي	۲۶۸	امام کو حربی کی زمین میں تصرف کرنا جائز ہے	۲۶۸
كتاب لمعاذ بن جبل رض	۲۶۸	فرمان معاذ بن جبل کے لئے	۲۶۸
قبول الهدية للامير	۲۶۹	امیر کو ہدیہ قبول کرنے کا حکم	۲۶۹
كتاب لمعاذ بن جبل حين توفي ولده	۲۷۰	فرمان بنام معاذ بن جبل جبکہ انکے لڑکے کی وفات ہوئی تھی	۲۷۰
ايضًا نسخة بتخريج ابي نعيم في الحلية	۲۷۱	اوسی کا نسخہ بہ تخریج ابی نعیم	۲۷۱
ايضًا نسخة بتخريج الخطيب	۲۷۴	اوسی کا نسخہ بہ تخریج خطیب	۲۷۴
كتاب لمقوقس عظيم القبط	۲۷۷	فرمان بنام مقوقس حاکم قبط	۲۷۷
كتاب المقوقس اليه صلى الله عليه وسلم	۲۸۰	نامہ مقوقس کا بخدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۸۰
ايضًا نسخة كتاب رسول الله لمقوقس برواية الواقدي	۲۸۰	یہ ہی نسخہ ہے اوس فرمان کا جو مقوقس کو لکھا بروایت واقدی	۲۸۰
قبول هدية الكافر	۲۸۱	قبول ہدیہ کافر کا حکم	۲۸۱
كتاب لمنذر بن ساوى ملك بحرين	۲۸۲	فرمان بنام منذر بن ساوی بادشاہ بحرین	۲۸۲
كتاب منذر الى رسول الله صلعم	۲۸۳	نامہ منذر کا بخدمت رسول اللہ	۲۸۳
ايضًا كتاب لمنذر	۲۸۴	یہ بھی فرمان ہے بنام منذر	۲۸۴
ايضًا كتاب لمنذر في مجوس هجر	۲۸۵	یہ بھی فرمان ہے بنام منذر مجوس ہجر کے بارہ میں	۲۸۵

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ایضاً کتاب الی المنذر	۲۸۶	یہ بھی فرمان ہے بنام منذر	۲۸۶
ایضاً کتاب الی المنذر	۲۸۶	یہ بھی فرمان ہے بنام منذر	۲۸۶
کتاب لمہاجر بن امیۃ فی وائل بن حجر	۲۸۶	فرمان بنام مہاجر امیہ وائل بن حجر کے بارہ میں	۲۸۶
کتاب لمہری بن الابیض	۲۸۷	فرمان مہری بن ابیض کے لئے	۲۸۷
کتاب الی النجاشی عظیم الحبشۃ	۲۸۹	فرمان نجاشی بن حبشہ کی طرف	۲۸۹
کتاب النجاشی الیہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۹۰	نامہ نجاشی کا بخدمت رسول اللہ صلعم	۲۹۰
کتاب الی النجاشی الذی غیر السابق	۲۹۱	فرمان نجاشی کی طرف اور غیر ہے اوس نجاشی کا جو اور گذر گیا	۲۹۱
کتاب لنہشل بن مالک الوائلی	۲۹۳	فرمان نہشل بن مالک وائلی کے لئے	۲۹۳
کتاب لوائل بن حجر رض	۲۹۴	فرمان وائل بن حجر کے لئے	۲۹۴
کتاب ایضاً لوائل بن حجر رض	۲۴۵	یہ بھی فرمان ہے وائل بن حجر کے لئے	۲۹۵
احکام الزانی	۲۹۹	احکام زانی کے	۲۹۹
کتاب لوفد غامد	۳۰۳	فرمان وفد غامد کے لئے	۳۰۳
کتاب لوفد ثقیف	۳۰۵	فرمان وفد ثقیف کے لئے	۳۰۵
انزال المشرک فی المسجد	۳۰۸	اتارنا مشرک کا مسجد میں	۳۰۸
المستحق لامارۃ القوم افقہہم و اعلمہم بکتاب اللہ	۳۰۸	قوم پر امیر بنائے جانیکا مستحق وہ ہے جو قرآن کو سب سے زائد جاننے وا	۳۰۸
ہدم مواضع الشرک التی تتخذ بیوت الطواغیت	۳۰۹	مندروں کے گرانے کا حکم	۳۰۹
حکم وادی وج ہل ہو حرم	۳۰۹	وادی وج کا حکم کہ کیا وہ حرم ہے	۳۰۹
وصیۃ من آدم ابو البشر	۳۱۰	وصیت حضرت آدم کی جانب سے	۳۱۰
کتاب الی ہرقل ملک الروم	۳۱۱	فرمان ہرقل شاہ روم کی جانب	۳۱۱
کتاب ایضاً الی ہرقل کما رواہ ابو عبید	۳۱۳	یہ بھی فرمان ہے ہرقل کی جانب بروایت ابو عبید	۳۱۳
کتاب لہرمزان ملک الفارس	۳۱۳	فرمان ہرمزان بادشاہ فارس کے لئے	۳۱۳
کتاب الی ہلال صاحب بحرین	۳۱۴	فرمان بنام ہلال حاکم بحرین	۳۱۴
کتاب لہوذۃ بن علی	۳۱۴	فرمان ہوذہ بن علی کے لئے	۳۱۴
جواب من ہوذۃ الیہ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۱۴	جواب ہوذہ کا رسول اللہ صلعم کی خدمت میں	۳۱۴
کتاب لیزید بن الطفیل الحارثی	۳۱۶	فرمان یزید بن طفیل حارثی کے لئے	۳۱۶
کتاب لیزید بن محجل الحارثی	۳۱۶	یزید بن محجل حارثی کے لئے فرمان	۳۱۶
کتاب لیحنہ بن روبہ	۳۱۶	یحنہ بن روبہ کے لئے فرمان	۳۱۶
ایضاً کتاب لیحنہ بن روبہ	۳۱۷	یہ بھی فرمان ہے یحنہ بن روبہ کے لئے	۳۱۷
کتاب لیہود خیبر	۳۱۹	فرمان یہود خیبر کے لئے	۳۱۹
ایضاً کتاب لیہود خیبر	۳۲۰	یہ فرمان بھی یہود خیبر کے لئے ہے	۳۲۰

فہرست المسائل بترتیب الفقہ — فہرست مسائل بہ ترتیب فقہ

کتاب الطہارۃ — طہارت کی کتاب

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
اسباغ الوضوء	۲۱۴	کمال وضوء	۲۱۴

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
غسل المرافق في الوضوء	۲۱۴	وضو میں کہنیوں کو دھونا	۲۱۴
الغسل عند الرواح الى الجمعة	۲۲۰	جمعہ کو جاتے وقت غسل کرنا	۲۲۰
اختلاف العلماء في مسح الراس	۲۱۵		
كتاب الصلوة		نماز کی کتاب	
جمع بين صلوتين	۸۶	دو نمازوں کا جمع کرنا	۸۶
عقص الشعر في الصلو	۲۱۳	نماز میں بالوں کا جوڑا باندھنا	۲۱۳
ابواب اوقات الصلوة			
افضل وقت صلوة الظهر	۲۱۷	نماز ظہر کا افضل وقت	۲۱۷
وقت العصر	۲۱۸	عصر کا وقت	۲۱۸
اختلاف العلماء في اول وقت المغرب	۲۱۸	مغرب کے اول وقت میں علما کا اختلاف	۲۱۸
اختلافهم في آخر وقته	۲۱۸	اختلاف علما کا آخر وقت مغرب میں	۲۱۸
وقت العشاء ومدة امتدادها	۲۱۹	وقت عشاء اور یہ کہ وہ کب تک رہتا ہے	۲۱۹
التغليس بصلوة الصبح افضل ام الاسفار	۲۱۶	صبح کی نماز اندھیرے ہی میں پڑھنا افضل ہے یا روشنی ہوجانے پر	۲۱۶
كتاب الحج		حج کی کتاب	
الاشتراك في الهدي وما اختلفوا فيه	۱۸۴	قربانی میں شرکت اور اوس کا حکم	۱۸۴
طواف القدوم وما اختلفوا في وجوبه	۱۸۷	طواف قدوم اور اوس کے وجوب کی بابت اختلاف	۱۸۷
تعظيم لشعائر الله	۱۸۷	تعظیم شعائر اللہ	۱۸۷
الاصطياد للمحرم حرام ما دام محرما	۲۱۲	نکاح محرم کے لیے بحالت احرام	۲۱۲
ابواب فضائل مكة		اختلافهم في شرط الزكوة	۴۹
حكم قطع الاشجار بمكة		بيان حق الزكوة	۸۶
تنفير الصيد بمكة وما اختلفوا فيه	۵۵	حكم الاوقاص	۴۸
حكم لقطة مكة	۵۴	حكم المعدن	۵۷
كتاب الزكوة	۵۶	حكم الركاز	۵۸
		معنى قوله لا خلاط ولا وراط وحكمه	۷۲
اختلافهم فيما زاد على عشرين ومائة في صدقة الابل	۴۸	دفع الاموال الى الامام	۴۷
نصاب الغنم وما زاد وما اختلفوا فيه	۴۸	الصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل بيته	۱۲۵، ۲۰۳
بعض احكام نصاب الغنم	۴۷	كتاب النكاح	
اختلاف نصاب البقر	۲۴۳	نكاح الشغار وما اختلفوا فيه	۸۲
نصاب الفضة	۵۰	وطي الحبالى	۱۹۱
الاصل في زكوة الزرع	۷۱	كتاب البيوع	
الصدقة في اموال التجارة	۷۱	الخيار في مجلس البيع والاختلاف فيه	۲۱۱
في الخيل صدقة	۱۱۳	بتبيين عيب المبيع وعدمه للمشتري	۱۹۹

مضمون	صفحہ
اختلافهم فى بيع الحيوان	۵۲
بالحيوان	〃
جواز الكتاب فى بيع الحاضر	۲۰۰
نهى عن بيع ماليس عندك	۱۹۱
بيع مايحرم لبسه	۱۲۸
حكم الربوا عند اهل الكتاب	۶۶
معنى لا يفرق بين والدة	۵۱
وولدها	〃
كتاب الحضر والاباحة	
خبر الواحد وما اختلف فيه	۲۰۲
حكم لقطة الثمار للمسافر	۱۱۸
ابواء المحدث	۱۴۳
بيان الراى باقسامه الصحيح	۱۶۸
والباطل و تفصيل الكلام فيه	〃
للضيف حق على كل بلد	۱۱۷
يجوز للمسلم خلاف المشروع	۱۸۸
اذا لم يكن فيه حرج	〃
الاستمتاع من اهاب	۱۹۳
الميتة وعصبها	〃
احلت لكم بهيمة الانعام	۲۱۲
قبول هدية الكافر	۲۸۱
انزال المشرك فى المسجد	۳۰۸
كتاب الاشربة	
الخمر لا ينتفع به عند المسلمين	۱۲۷
فى بيان الخمر و الاختلاف فيه	۸۱
معنى الغبيراء وحكمه	۹۱
كتاب الجهاد والسير	
مايخاطب به الكفار فى	۶۱و۷۰
دعوة الاسلام	〃
الكافر لا يخاطب بالاحكام	۴۷
اهانة رسل الكفار	۶۵
كتاب الامام مطاع	۱۹۲
حكم العهد	۶۶

مضمون	صفحہ
الخلفاء يشتركون فى العهد	۹۸
يجب مراعاة الخلفاء فى العهد	۱۰۰
الامان يجوز بالشرط	۵۹
الامان يقيد بالزمان	۱۵۱
عقد الامان يصح بالتعليق	۲۰۱
الاشتراط على الكفار	۶۶
بما يشاء من المصالح	〃
الصلح على مايريده الامام	۶۵
اشتراك الكفار فى صلح	۲۳۷
المسلمين بينهم	〃
للامام ان ياخذ من رعيته	۸۶
من الحلقة و السلاح مايرى من المصالح	〃
حكم الصفى للامام	۱۰۴
ارض النزول	۸۵
من احيى ارضا مواتا	۲۶۳
للامام ان يتصرف فى ا	۲۶۸
الحربى	〃
معنى الهجرة وما اختلف فيه	۹۸
معنى قوله ولو هاجر بارضه	۱۰۰
الهجرة وحكم المستضعفين	۱۹۶
استنباط ترتيب الخلافة	۱۲۹
حكم وادى دج هل هو حرم	۳۰۹
يعطى الغارمون من الخمس	۲۵۵
قبول الهدية للامير	۲۶۱
هدم مواضع الشرك التى يتخذ	۳۰۹
بيوتا للطواغيت	〃
المباهلة	۶۵
الحقوق تعم كل شيئ	۵۲
حكم المعتق	۵۲
كتاب المسابقة	
بيان المسابقت	۷۳
حكم الجلب والجنب	۷۳

مضمون	صفحہ
الفصل فى حكم السبق و الرهان	۷۳
وصوره المتفقة و المختلف فيها	〃
فصل فى فروع مسئلة السباق	۷۳
مسائل شتى	
الايمان قبل البعثة	۱۳۲
المرتهن لا ينتفع بمنافع المرهون	۱۴۸
وما اختلفوا فيه	〃
حكم اوقاف غير ملة الاسلام	۱۳۵
القبض شرط فى صحة الهبة	۱۹۷
فضل العرب	۵۲
ليس على العرب الجزية	۹۳
حكم الامام الفاسق	۴۷
معنى شهادة الله والفرق بينها	۸۷
وبين شهادة غيره تعالى	〃
يعطى الداية من الخمس اذا	۲۵۸
لم تكن الواقعة	〃
ما تحمل الداية	۱۷۳
صيغ اداء الحديث و ما اختلفوا فيه	۱۳۷
احكام الزانى	۲۹۹
وما علمتم من الجوارح وبيان	۲۱۳
انه ما المراد بالجوارح	〃
الساعى اذا ظلم على احد الشريكين	۱۷۰
بالزيادة لا يرجع بشيء منها على	〃
شريكه =	〃
هل يجوز ان يكتبه باسم	۶۱
آله اسحق وابراهيم	〃
نهى ان يجتبى	۲۱۳
المستحق لامامة القوم اقرأهم	۳۰۸

٥٨٩

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین ۰ الرحمن الرحیم ۰ ملك
یوم الدین ۰ ایاك نعبد وایاك نستعین ۰
اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت
علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ۰
اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت
علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انك حمید مجید۔
ثم صل وسلم وبارك علی محمد وعلی الہ واصحابہ
خصوصا علی خیر البشر بعد الانبیاء ابی بکر
الصدیق الذی قال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم فی حقہ لو کنت متخذا من امتی
خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا وقال صلی اللہ
علیہ وسلم ابی اللہ والمومنون ان یختلف
علیك یا ابا بکر رضی اللہ عنہ وعلی مزین
المنبر والمحراب امیر المومنین عمر بن
الخطاب الذی قال رسول اللہ صلی اللہ

تعریف تمام اللہ ہی کو ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے
نہایت مہربان بہت بخشش والا قیامت کے دن کا مالک الٰہی
ہمکو راہ راست پر قایم رکھہ اون لوگوں کی راہ جنپر تیرا غضب نہوا
نہ وہ گمراہ ہوئے اے اللہ رحمت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسے
ابراہیم اور آل ابراہیم پر تو نے رحمت نازل کی ہے تو ستودہ صفات
ہے بزرگی والا۔ پہر درود و سلام و برکات نازل کر محمد پر اور اونکی
آل و اصحاب پر خاصکر ابنیا کے بعد سب کے سردار ابوبکر صدیق پر
جن کے حق میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ اگر امت سے کیسکو میں اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کو اور مومنوں کو ناپسند
ہے کہ ابوبکر کے حق میں مخالفت کریں رضی اللہ عنہ اور منبر و محراب کی
زیبایش امیر المومنین عمر بن الخطاب پر جن کے حق میں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ سبحانہ عمر کی زبان پر
اور عمر کے قلب پر حق بات نازل فرماتا ہے رضی اللہ عنہ ؛
اور امیر المومنین ذی النورین ابو عمرو عثمان بن عفان پر جنکے

عليه وسلم فى حقه ان الله جعل الحق على
لسان عمر وقلبه رضى الله عنه وعلى
ذى النورين امير المؤمنين ابى عمرو عثمان
ابن عفان الذى قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم فى حقه ان اشد هذه الامة بعد
نبيها عثمان رضى الله عنه وعلى صاحب الولاية
المؤمنين واميرهم على بن ابى طالب الذى
قال فى حقه رسول الله صلى الله عليه وسلم
عنوان صحيفة المؤمن حب على بن ابى طالب
ومن كنت وليه فعلى وليه رضى الله عنه وعلى
سيدى شباب اهل الجنة الحسن والحسين
الذين قال فى حقهما رسول الله صلى الله
عليه وسلم الحسن والحسين سيدا شباب
اهل الجنة وان احب اهل بيتى الى الحسن والحسين
رضى الله عنهما وعلى امهما سيدة النساء التى قال
فى حقها رسول الله صلى الله عليه وسلم انما فاطمة
بضعة منى من اغضبها فقد اغضبنى رضى الله
عنها وعلى ابى عمارة حمزة بن عبد المطلب الذى
قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم سيد
الشهداء عند الله يوم القيمة حمزة بن عبد المطلب
وانه لمكتوب عند الله فى السماء السابعة حمزة
اسد الله واسد رسوله رضى الله عنه وعلى
ابى الفضل عباس بن عبد المطلب الذى قال
فى حقه رسول الله صلى الله عليه وسلم العباس
منى وانا منه رضى الله عنه وعلى الستة الباقية
من العشرة المبشرة بالجنة وسائر المهاجرين
والانصار والتابعين الابرار رضوان الله

حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعد نبی کے امت
کا زیادہ سچتہ کار مرد عثمان ہے رضی اللہ عنہ۔ اور امیر المومنین صاحب
ولایت علی بن ابیطالب پر جن کے حق میں حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کے صحیفہ کا عنوان علی ابن ابی طالب کی
محبت ہے اور میں جس کا ولی ہوں اوس کا ولی علی ہے رضی اللہ عنہ
اور جنت کے جوانوں کے ہر دو سردار حسن وحسین پر جن کے حق میں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت سے
زیادہ تر مجھکو محبوب حسن وحسین ہیں رضی اللہ عنہما اور اونکی والدہ
فاطمہ پر جو ساری دنیا کی عورتوں کی سردار ہیں جن کے حق میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ فاطمہ میری لخت جگر
ہے جسپر اوس کا غضب ہے اوسپر میرا غضب ہے رضی اللہ عنہا
اور حضرت ابو عمارہ حمزہ بن عبد المطلب پر جنکے حق میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام شہدا کے سردار بروز قیامت
اللہ سبحانہ کے نزدیک حضرت حمزہ ہیں اور اللہ سبحانہ نے
ساتویں آسمان پر اونکو اللہ کا شیر اور اوس کے رسول کا شیر
لکھ رکھا ہے اور حضرت ابو الفضل عباس بن عبد المطلب پر جن کے
حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عباس مجھ سے ہے
اور میں عباس سے ہوں رضی اللہ عنہ اور عشرہ مبشرہ کے باقی
چھ حضرات پر جن سب کو جنت کی بشارت ہو چکی ہے اور تمام
مہاجرین اور انصار اور تابعین ابرار پر اللہ سبحانہ ان سب سے
راضی ہو۔ اے اللہ مجھے اور میرے بزرگوں کو اور جملہ مومنین
ومومنات کو بخشدے تو بندوں کی دعائیں سنکر قبول کرنے
والا ہے اور ہمکو اوس گروہ میں کرے جو تجھپر ایمان لائے
اور تیرے رسول کی پیروی کی اور اپنی مرضی اور محبوب کاموں
کی ہم کو توفیق عطا فرما اور عادل امام سے ہماری تائید فرما
جو ہمپر رحم کرے اور ظالم کو ہمپر مسلط نہ کر تو غفور الرحیم ہے۔
اے اللہ کے بندو اللہ تمپر رحم فرماوے۔ اللہ سبحانہ نے تمپر بڑا

علیهم اجمعین۔
اللهم اغفر لی ولاسلافی ولجمیع المؤمنین
والمؤمنات انك سمیع مجیب الدعوات
واجعلنا ممن آمن بك واتبع رسولك ووفقنا
لما تحب وترضاه وایدنا بالامام العادل الراحم
بنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا انك انت
الغفور الرحیم۔ عباد الله۔ رحمکم الله لقد من
الله علیکم اذ بعث فیکم ومنکم الانبیاء و
الرسل وانزل علیهم صحفا مطهرة فیها کتب
قیمة وامر فیها ان تعبدوا الله مخلصین له
الدین حنفاء وتقیموا الصلوة وتؤتوا الزکوة
فقد جاءتکم البینة فمنکم من آمن بالرسل
وصدقوا بما انزل علیهم وامتثلوا بما جاؤا به
من الاوامر والنواهی والحلال والحرام ومنکم
من کفر بهم وبما انزل علیهم من اهل الکتاب
والمشرکین الذین خالفوا دین الاسلام وما
الدین عند الله الا الاسلام۔

اما بعد۔ فان الله عز وجل نزل الکتاب
علی نبینا محمد صلی الله علیه وسلم کما انزل علی
الانبیاء من قبل وقال تعالی فیه یا ایها الرسول
بلغ ما انزل الیك فبلغ رسول الله صلی الله علیه وسلم
رسالات ربه وامرنا بان یبلغ الشاهد الغائب
فمن تبلیغه صلی الله علیه وسلم ما کتب الی ملوك
الارض من العرب والعجم لما کانت بعثته
عامة عمت الجن والانس من الاسود والاحمر
فدعاهم الی الاسلام ومنه ما کتب الی الشعوب
والقبائل فی ذلك ومنه ما کتب الی عماله وذکر فیها

احسان فرمایا ہے جو تم میں سے ہے تمپر نبی اور رسول بھیجے اور
اون پر پاک ورق نازل فرماتے جن میں مضبوط کتاب لکھیں ہیں
اور اون میں یہ حکم دیا کہ اللہ ہی کی بندگی کرو اپنے دین کو
شرک سے خالص کرکے یکسو دین ابراہیم کا سا اور نماز پڑھو
اور زکوۃ دو کیونکہ روشن حکم تمپر آچکا سو تم میں سے کوئی
رسولوں پر ایمان لایا اور جو کچھ رسولوں نے امر و نہی فرمائی۔
اون کی فرمانبرداری کی حرام و حلال کے بارے میں اور
بعض تم میں سے منکر ہوئے کہ جن مشرکین و اہل کتاب نے دین
اسلام کی مخالفت کی اونہوں نے رسولوں کو اور اون کے
احکام کو نہ مانا حالانکہ اللہ سبحانہ کے نزدیک دین ایک اسلام
ہے اور بس اس کے بعد معلوم ہو کہ اللہ سبحانہ نے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر کتاب نازل فرمائی جیسے اگلے رسولوں پر اور اسمیں
صاف حکم دیا کہ اے رسول جو کچھ تجھپر نازل ہوا ہے بندوں کو
پہنچا دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے تمام
پیغام پہنچائے اور ہم کو یہ حکم دیا کہ سننے والا ان احکام کا
نہ سننے والے کو پہنچاتا رہے سو اسی تبلیغ کے سلسلہ میں سے
ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلاطین عرب و عجم کو فرمان
ارسال فرمائے ہیں۔ کیونکہ رسالت آپ کی تمام روئے زمین
کے بنی آدم و ذریات جن کو شامل ہے اور ان فرمانوں میں دعوت
اسلام تحریر ہے اور بعض فرمان قبائل کو لکھے ہیں وہ بھی دعوت
کے بارے میں ہیں اور بعض فرمان اپنے عمال اور اہلکاروں
کو تحریر فرمائے ہیں جن میں احکام و مصالح اسلام وغیرہ
ثبت ہیں +

اور علما و مصنفین نے اکثر ائمہ اسلام کے رسائل و مکتوبات
جمع کئے اور اسلامی پیشواؤں کے ملفوظات تصنیف
فرمائے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملفوظات
و مکتوبات کیطرف تب بہت کم توجہ کی ہاں جو کچھ حدیث

الاحكام وغير ذلك من مصالح الاسلام وقد كان
العلماء قد اعتنوا بجمع رسالات الائمة وكتبهم
ودونوا مقالات اهل الارشاد الهداة المهديين
وقد قل من اعتنى بجمع كتب رسول الله صلى الله
عليه وسلم ورسالاته الا ما روي في اشتات
من دواوين الحديث وكتب السير وقليل ما هو
وقد كان صاحب كتاب **المصباح المضي**
وهو الشيخ ابو عبدالله محمد بن علي بن احمد المقدسي
ثم المصري المعروف بابن حديدة الانصاري
من اهل المقدس نزيل مصر قد دون كتابه
وكتبه صلى الله عليه وسلم في مجلد في القرن
الثامن فبلغ عدة كتبه الى احدى واربعين
كتبا. ثم كان جدي غفر الله له ولاسلافه وبارك
في عقبه قد استدرك عليه في كتابه الحلية في
مجلد كبير فبلغت العدة الى اربعة وخمسين
كتبا. ثم ان الذي رباني وادبني فاحسن تاديبي
اعني والدي بلغه الله الى ما يتمناه في دينه ودنياه
قد امرني بان اترجم ما جمعه جدي من كتب
رسول الله صلعم من العربية الى لغتنا الهندية
كي يستفيد به اهل لغتنا فان في بلادنا قل من
يعرف اللسان العربي وقد كان هذا الباب
اعني مراسلاته صلى الله عليه وسلم مما يتبارك به
عامة اهل الاسلام فبادرت الى امتثال امره لما فيه
من السعادة الابدية وباشرت الترجمة ثم اني
قد كنت راجعت الى الاصول في اثناء الترجمة
فرأيت مراسلاته صلعم تزيد على الاصل و
المستدرك ايضا فلذلك سنح لي ان اصنف

کتب احادیث وسیر میں مختلف طور پر مروی ہیں سو وہ بھی
قلیل الوجود وابستہ صاحب کتاب مصباح مضی نے یعنے
شیخ ابو عبداللہ محمد بن علی بن احمد المقدسی ثم المصری
المعروف بابن حدیدۃ الانصاری نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے مکتوبات اور منشیوں کو آٹھویں صدی میں مستقل
ایک کتاب میں جمع کیا جس میں تعداد مکتوبات کی اکتالیس
ناموں تک پہونچی پھر میرے جد امجد غفر اللہ لہ ولاسلافہ
وبارک فی عقبہ نے اپنی کتاب حلیہ میں اور سیر نامہ ہائے
مبارک اضافہ فرمائے جن کی تعداد ایک بڑی جلد میں چون
مکتوبات تک ہوئے۔ اب اسوقت میرے مربی میرے
مؤدب یعنے والد ماجد بلغہ اللہ الی ما یتمناہ فی دینہ
ودنیاہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ جو میرے جد امجد
نے کتاب حلیہ میں نامہ ہائے مبارک جمع فرمائے
ہیں اون کا اردو زبان میں ترجمہ کروں کہ اردو خواں
بھی اس سے مستفید ہوں کیونکہ ہمارے ملک میں
عربی زبان جاننے والے بہت کم ہیں۔ اور باب مراسلت
یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبات عام اہل
اسلام کے لیے برکت کی چیز ہے اس لیے میں نے
حضرت والد ماجد کے ارشاد کی تعمیل میں جلدی کی کہ
سعادت ابدی کا باعث ہے۔ پس میں نے ترجمہ
شروع کیا۔ اثنار ترجمہ میں اصل کتاب سے ہر ایک نامہ
مبارک کو مقابلہ کر لیتا تہا یعنے اون کتابوں کو دیکھ لیتا
تہا جن سے جد امجد نے نقل کیا) اس سے معلوم
ہوا کہ مکتوبات نبویہ اس اصل سے بہت کچھ زیادہ ہیں
اس لیے مجھے خیال ہوا کہ ایک کتاب مستقل تالیف
کروں جس میں اصل مصباح مضی سے اور حضرت جدی
مغفور کے حلیہ سے لکھکر جو مکتوبات مجکو کتب حدیث

سفراً مستقلاً في الباب و ردفته ما في مصابيح
المضي و حلية جدي من الاسناد عليه و ما صاد
في كتب الحديث والسير في اثنا ذلك فجاء بحمد الله
سفر كبير يحمل مائة وستا وعشرين كتاباً من مراسلاته
صلى الله عليه وسلم وعلى اختلاف الرواية تزيد عددا
الى تسع وثلثين ومائة كما تراه فيما يأتي بعد
انشاء الله تعالى -

فاما الكتب التي اجعنا اليها في تصنيف
هذا الكتاب واخذنا منها فكتاب الامامين
الحافظين ابي عبد الله محمد بن اسمعيل البخاري
ومسلم بن حجاج القشيري لعني صحيحيهما وكتاب
السنن لحافظ السنة ابي داؤد سليمان بن
اشعث السجستاني وكتاب الجامع للامام الحافظ
ابي عيسى محمد بن عيسى بن سورة الترمذي - و
المسند للحافظ الامام ابي داؤد سليمان بن داؤد
الطيالسي وكتاب الطبقات للامام ابي عبد الله
محمد بن سعد بن منيع وكتاب المسند للامام الامة
ابي عبد الله احمد بن حنبل وكتاب المستدرك على
الصحيحين للامام حاكم السنة ابي عبد الله محمد بن
عبد الله النيسابوري وكتاب حلية الاولياء
للامام الحافظ ابي نعيم احمد بن عبد الله الاصبهاني
وكتاب الاستيعاب للامام ابي عمرو يوسف بن
عبد الله القرطبي المعروف بابن عبد الله وكتاب
جمع الجوامع وقسمه الثاني الجامع الكبير في الحديث
للحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن ابي بكر السيوطي
وكتاب الخصائص الكبرى له ايضا وكتاب الجامع
الازهر للشيخ عبد الرؤف المناوي وكتاب اسد الغابة

وسیر میں زیادہ دستیاب ہوئے ہیں جمع کروں (سینے ایسا ہی کیا
الحمد للہ کہ پوری ایک جلد ہوئی جس میں ایک سو چھبیس فرمان
آئے اور بصورت اختلاف روایت ایک سو انتالیس تک
پہونچتے ہیں جیسا اینده انشاء اللہ ملاحظہ کیجئیگا - اور جن کتابوں
سے کہ نامہ مبارک اخذ کئے گئے ہیں وہ یہہ ہیں -
کتاب صحیح امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری کی و کتاب
صحیح امام مسلم بن الحجاج قشیری کی اور کتاب سنن حافظ ابو داؤد
سلیمان ابن اشعث سجستانی کی اور کتاب جامع امام حافظ
ابو عیسے محمد بن عیسے ترمذی کی اور مسند امام حافظ ابو داؤد
سلیمان بن داود طیالسی کی اور کتاب طبقات ابو عبد اللہ
محمد بن سعد بن منیع کی اور کتاب مسند امام الامہ ابو عبد اللہ
احمد بن حنبل کی اور کتاب المستدرک علی الصحیحین حاکم السنۃ
امام عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نیشاپوری اور کتاب حلیۃ
الاولیا امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی
کی اور کتاب استیعاب امام ابو عمر و یوسف بن عبد اللہ
قرطبی کی جو ابن عبد البر کے نام سے مشہور ہیں و کتاب
جمع الجوامع اور اوس کی قسم ثانی جامع کبیر فی الحدیث
حافظ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی
کی اور انہی کی کتاب خصائص کبرے اور کتاب جامع ازہر
شیخ عبد الرؤف مناوی کی اور کتاب اسد الغابہ
شیخ عز الدین علی بن محمد جزری کی جو ابن اثیر کے
نام سے مشہور ہیں - اور کتاب الاصابہ شیخ
شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی
کی اور کتاب سیرۃ حافظ ابو محمد عبد الملک بن ہشام
حمیری کی اور کتاب سیرۃ شامیہ جس کا نام سبل الہدے
والرشاد ہے شیخ محمد بن علی بن یوسف الشامی کی
اور کتاب انسان العیون جو سیرۃ حلبیہ کے نام سے

للشيخ عزالدين على بن محمد المعروف بابن الاثير الجزری وكتاب[16] الاصابة للشيخ شهاب الدين ابى الفضل احمد بن على بن حجر العسقلانى وكتاب[17] السيرة للحافظ ابى محمد عبد الملك بن هشام الحميرى وكتاب[18] السيرة المسمى بسبل الهدى والرشاد للشيخ محمد بن على بن يوسف الشامى وكتاب[19] انسان العيون المعروف بالسيرة الحلبيه للشيخ نور الدين على الحلبى وكتاب[20] السيرة المحمدية للشيخ سيد احمد بن زينى دحلان المكى و[21] المواهب اللدنيه للشيخ شهاب الدين ابى العباس احمد بن محمد القسطلانى وشرحه[22] للشيخ محمد بن عبد الباقى الزرقانى وكتاب[23] زاد المعاد للحافظ محمد بن ابى بكر المعروف بابن القيم الجوزية وكتاب[24] السيرة لمحمد كرامت على الدهلوى وغير ذلك من كتب السيرة والحديث = = ثم لما وضعته هذا الكتاب كان وضعه يقتضى ان يرتب المكاتيب على الزمان اعنى الشهور والسنين ليطابق الوضع الواقعة رائيت ان هذا الترتيب عسير فانه قلما ورد الاخبار عن تواريخ المكاتبات ولم يتعين وقت الكتابة فى دواوين السير فلم يتيسر لنا هذا الترتيب فلهذه العلة وضعنا المراسلات والمكاتبات على ترتيب الاسامى من اسامى الذين ارسل اليهم وكتب لهما واشتهر الكتاب باسمه على حروف الهجاء بترتيب **ابتث** المعروف فيما بين علماء الفن ثم انه كان كثير من الكتب يشتمل على لغات غريبة لم يجربها التحاور فى العلوم فلذلك فسرنا تلك اللغات عند كل كتاب فى كذلك كانت

مشہور ہے شیخ نور الدین علی حلبی کی اور کتاب سیرۃ محمدیہ شیخ احمد بن زینی دحلان کی اور کتاب مواہب لدنیہ شیخ شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد قسطلانی کی اور مواہب کی شرح محمد بن عبد اللہ زرقانی کی اور کتاب زاد المعاد محمد بن محمد بن ابی بکر کی جو ابن قیم کے نام سے مشہور ہیں - اور کتاب سیرۃ محمدیہ محمد کرامت علی دہلوی کی وغیر ذلک من الکتب فی السیر والحدیث :-

پھر جب میں نے اس کتاب کو ترتیب دیا تو خیال کیا کہ اس کی اصل ترتیب کا مقتضے یہہ ہے کہ شہور وسنین کی تاریخ پر مرتب ہوتا کہ تواریخ واقعات سے مرتب ہو جائے لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ اصل ترتیب اس طرح دینا سخت دشوار ہے اس لیے کہ اخبار واحادیث میں تواریخ مکتوبات وارد نہیں اور کتب سیرۃ میں اوقات کتاب مکتوبات کے متعین نہیں پس اس اشکال کی وجہ سے اس کتاب کی ترتیب مکتوب الیہم کے نام پر رکھی گئی - یعنے جن لوگوں کو مکاتبات و مراسلات لکھے گئے ہیں یا ان کے نام سے مشہور ہوئے ہیں اون لوگوں کے ناموں کو حروف ابتث پر ترتیب دے کر مکاتبات مرتب ہوئے کہ یہ ترتیب علمائے فنون میں مروج ہے - پھر اکثر مکاتبات لغات غریبہ پر شامل ہیں جن کا استعمال محاورات علوم میں مروج نہیں ہے - اس لیے ان لغات کے معانی مستعمل الفاظ سے بیان کیے گئے - اور بیشتر مکاتبات سے ایسے احکام اسلام مستفاد ہوتے ہیں جن میں متقدمین ومتاخرین علمائے امت نے اختلاف

الکتب ربما افادت المسائل و دلت علیہا و من
الاحکام ما اختلف فیہ سلف الامۃ وخلفہا
لاختلاف الادلۃ والماخذ وکونہا محل اجتہاد
فصارت الکتب مما یقع علیہا نظر العلماء فی ھذا
الباب فلذلک ذکرنا جملۃ من بحث المسائل
مما دلت علیہ الکتب فی ذلک تحت کل کتاب ولم
نستوعب الکلام فیہ لئلا یطنب البحث فیطول
بلاطائل فان ھذا الکتاب لم یوضع لذلک
الباب واخذنا بحث المسائل من کتاب فتح الباری
والعینی شرحی البخاری و الموطا للامام مالک رح
ونیل الاوطار للقاضی شوکانی وکتاب الصید
والرمی للامام ابن القیم وکتاب زاد المعاد ایضا له
ثم ان الکتاب کان قد طال بابہ الذی وضع
فیہ ومثلہ یحمل لکثیر مما لم یوضع لہ وقد
کان کتاب تبع الاول بن حسان الحمیری
اورده صاحب کتاب المضی فی المکاتیب
نظرا لذلک فان ھذا الکتاب لم یخل من
فائدۃ غریبۃ وان کان مما لم یوضع لہ الکتاب
وانا قد تبعنا الاصول فی کتاب تبع وزدنا
ایضا مثلہا کتاب من اللہ الذی ستراہ بعد
ان شاء اللہ وتبارک کتابہ - ومن ھذا القبیل
وصیۃ ابونا آدم علیہ السلام فوضعنا علیہ
عدد المراسلات الذی سبق منا ذکرہ -
واما ما سوی ذلک من المراسلات التی کتب
الناس من الملوک والصحابۃ الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وذکرناہا فی سبب کتابہ
صلی اللہ علیہ وسلم فانما قصصناہا عند کثیر

کیا ہے بوجہ اختلاف ادلہ و ماخذ کے کہ حکم محل اجتہاد میں
ہوا پس یہ موقع ہوا علما کی نظر کے لیے کہ مسئلہ میں غور کیا
جاوے اس لیے میں نے اجمال و اختصار کے ساتھ
ان مسائل کی بحث کو بھی لکھدیا جسپر مکتوب دلالت
کرتا ہے ہر مکتوب کے تحت میں اور زیادہ تفصیل
اس بحث میں کلام کو طول دے کر نہیں کی گئی
اس لیئے کہ یہ کتاب مسائل کے لیے موضوع نہیں
ہے اور مسائل کی بحث کو میں نے کتاب فتح الباری
وکتاب عینی کہ ہر دو شرح بخاری ہیں اور موطا امام مالک
اور نیل الاوطار قاضی شوکانی کی وکتاب الصید والرمی
امام ابن قیم اور انہی کی کتاب زاد المعاد وغیرہ سے
لکھی ہے - پھر جس باب میں کتاب لکھی گئی ہے مبسوط و مطول
ہو گیا اور ایسے طویل بیان میں گنجایش ہوتی ہے
کہ غیر موضوع کو بھی اختصار کے طور پر بیان کیا
جاوے اور مکتوب تبع بن حسان حمیری کا مصباح
مضی والا اس لیے اپنی کتاب میں لایا ہے -
اگرچہ یہ مکتوب موضوع کتاب سے خارج لیکن
فوائد غریبہ سے خالی نہیں ہے نظر برآں میننے
مصباح کی اتباع کی اور مکتوب تبع کو درج کیا اور اسی
سلسلہ میں ایک دو مکتوب اللہ سبحانہ تعالے
کے شامل کیئے اور اسی قبیل سے وصیت حضرت
والدنا الاول آدم علیہ السلام کے بھی شمار میں آئے
ان کے سوا وہ مراسلات جو صحابہ وغیرہم نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھے
ہیں اور ہم نے اون کو سبب کتابت مکتوبات میں
بطور قصہ کے بیان کر دیے ہیں استطرادًا
مکتوبات کی شمار سے باہر ہیں اور یہ قسم شمار نہیں

من کتبه صلی الله علیه وسلم استطرادا ولم
نضع علیها عدد المراسلات - ثم انا فی مراجعتنا
الی الاصول قد وجدنا اخبر المکاتیب من
مکاتبه صلی الله علیه وسلم من ان النبی
صلی الله علیه وسلم کتب الی فلان مثلاً
ولم نجد لفظه فی شئ من الروایات حتی ندخله
فی الاعداد مع انا قد افرغنا جهدنا فی طلبه
فلذلک اوردنا ذکره فی فهرست علیحدة
مستقلة ویبلغ عدده الی ست وثمانین -

لکھی گئی ہے پھر اثنائے تالیف کتاب میں اکثر
روایات سے معلوم ہوا کہ فلاں شخص کو مثلاً فرمان لکھا
گیا لیکن تلاش کے بعد بھی عبارت اوس نامہ مبارک
کی نہیں ملی اسلیے اون ناموں کا ذکر علیحدہ فہرست
میں مستقل طور پر کر دیا جن کی تعداد چھیاسی مکتوب
تک پہونچتی ہے - وہ فہرست یہ ہے -

وھو ھذا

فهرس اخبار المراسلات التي وجدناها من غير لفظ

ارطاة بن كعب بن شراحيل بن كعب بن سلمان بن عامر بن حارثة بن سعد بن مالك ابن النخع - وفد على النبي صلى الله عليه وسلم فدعاه الى الاسلام فاسلم وكتب له كتابا وعقد له لواء شهد به يوم القادسية فقتل -

التخريج - قال الحافظ روى ابن شاهين باسناد ضعيف من طريق عبد الرحمن بن عابس النخعي عن قيس بن كعب النخعي انه وفد النبي صلى الله عليه وسلم واخوه ارطاة وكانا من اجمل اهل زمانهما وانطق فدعاهما الى الاسلام فاسلما وكتب لارطاة كتابا وعقد لواء - وذكره المرشاطي عن ابن الكلبي نحوه وكذا قال ابن سعد في الطبقات (اصابه) واخرجه ابن الاثير في ترجمة الارقم فاتصل سنده بعبد الرحمن بن عابس فذكر نحو الحديث - **اياس** بن قتادة العنبري اقطعه الجابية وهو موضع فكتب له بذلك كتابا - **التخريج** - قال ابن الاثير اخرجه

ارطاۃ بن کعب بن شرحبیل بن کعب بن سلیمان بن عامر بن حارثہ بن سعد بن مالک بن النخع - ایچی بنکر آئی رسول اللہ کیخدمت میں پس آپنے دعوت اسلام کی تو مسلمان ہوگئی - پس لکھا اون کیلیے ایک فرمان اور اونکو ایک جھنڈا تیار کر دیا - قادسیہ کی لڑائی میں وہ انکی پاس تہا - پس قتل کی گئی -

تخریج - کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے شاہین نے ضعیف سند کے ساتھہ عبد الرحمن بن عابس نخعی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں قیس بن کعب نخعی سے کہ وہ اور اونکے بھائی ارطاۃ رسول اللہ کیخدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں اپنے ہمعصروں میں حسین اور فصیح تھے پس آپنے دونوکو دعوت اسلام کی تو اسلام لے آئی اور لکھا ارطاۃ کیلیئے فرمان اور اونکو ایک جھنڈا تیار کرکے دیا - اور ذکر کیا ہے اسکو رشاطی نے ابن کلبی سے اسیطرح اور ایسا ہی کہا ہے ابن سعد نے طبقات میں (اصابہ) اور تخریج کی ہے ابن اثیر نے اسکی ارقم کے ترجمہ میں پس ملایا ہے اپنی سند کو عبد الرحمن بن عابس سے پہر ذکر کیا حدیث کو مثل اوس کے **ایاس** بن قتادہ العنبری جاگیر میں دیا اونکو موضع جابیہ اور لکھا اسکی بابت فرمان اسناد جاگیر

تخریج - کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی

ارطاۃ بن کعب

ایاس بن قتادۃ العنبری

آل اکیدر

ابوبصیر و ابوجندل

ابوموسى واختلف في نسبته فقيل العنبري بتقديم النون على الموحدة والراء المهملة والغبري بالغين المعجمة والموحدة والمهملة والعنزي بالعين المهملة والنون والزاء المعجمة - والصحيح انه العنبري لان هذا الحديث مروي من اوفد بن موسى فهو عنبري وساعدة له ذكر في الحديث ايضا العنبري وعادتهم في الوفادة ان يفد من كل قبيلة جماعة (اسد الغابه) - **آل اكيدر** - كتب ما آتاهم من الظلم

التخريج - قال الحافظ اخرج ابن مندة من طريق سعد بن الصلت عن ابراهيم بن محمد الاسلمي عن يحيى بن وهب الكلبي عن ابيه عن جده قال كتب صلى الله عليه وسلم لآل اكيدر كتابا ولم يكن له يومئذ خاتم فختمه بظفره وذكره الواقدي عن اسحق بن حباب عن يحيى بن وهب وكذا ذكره ابن الاثير - (اصابه - اسد الغابه) **ابوبصير وابوجندل** - لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة بعد الحديبية واطمأن الناس قدم عليه ابوبصير فارسل لقريش الكتاب ليرده عليهم فقال صلى الله عليه وسلم يا ابابصير ان هؤلاء قد صالحونا وانا لا نغدر فالحق بقومك فخرج وقتل في الطريق احد اي الصاحبين بالحيلة وعاد فقال صلى الله عليه وسلم في ابي بصير ويل امه مسعر حرب لو كان معه احد ففطن ابوبصير انه يرده فهرب واتفق معه جماعة المؤمنين منهم ابوجندل يغيرون على

ابو موسے ہے اور اختلاف ہے انکی نسبت میں پس کہا گیا ہے کہ عنبری - اول نون پھر بار موحدہ اور راء مہملہ اور کہا گیا ہے غبری غین معجمہ اور بار موحدہ اور راء مہملہ - اور کہا گیا ہے عنزی عین مہملہ اور نون اور زاء معجمہ - اور صحیح یہی عنبری ہے عین مہملہ اور نون پھر بار موحدہ اور راء معجمہ کیونکہ یہہ حدیث مروی ہے اوفد بن موسے سے اور وہ عنبری ہیں ساعدہ جنکا ذکر ہے حدیث میں وہ بھی عنبری ہیں اور عادت عرب کی ایلچی گری میں یہہ تھی کہ آتے تھے ہر قبیلہ سے ایک جماعت ایک مرتبہ (اسد الغابہ) **آل اکیدر** لکھا اونکو فرمان امن کا ظلم سے

تخریج - کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن مندہ نے سعد بن صلت کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد اسلمی سے وہ یحیی بن وہب کلبی سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا کہ لکھا رسول اللہ نے آل اکیدر کے لیے فرمان اور اوس زمانہ میں آپ کی مہر نہیں تھی پس مہر لگائی اپنے انگوٹھے سے اور ذکر کیا اوسکو واقدی نے اسحق بن حباب سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں یحیی بن وہب سے - اور اسیطرح ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے (اصابہ اسد الغابہ) **ابوبصیر** اور ابوجندل جبکہ رسول اللہ حدیبیہ کے بعد مدینہ تشریف لائے اور مطمئن ہو گئے لوگ تو آئے اون کے پاس ابوبصیر (قریش سے بھاگ کر) پس لکھا قریش نے کہ وہ اونکو واپس دیدیں جاویں (حسب قرار داد صلح) پس فرمایا رسول اللہ نے اے ابوبصیر انہوں نے ہم سے صلح کرلی ہے اور ہم بدعہدی نہیں کرتے ہیں پس تو واپس ہو جا اپنی قوم میں پس گئے وہ اور قتل کیا راستہ میں اپنے ہمراہیوں میں سے (جو بغرض حفاظت ہمراہ تھے) ایک اور لوٹ آئے پس فرمایا رسول اللہ نے ابوبصیر کے بارہ میں خرابی ہو لڑائی بھڑکانیوالا ہے اگر اسکے ساتھہ کوئی ہو جاتے پس ابوبصیر سمجھ گئے کہ رسول اللہ پھر انکو واپس کردینگے پس بھاگ گئے اور پھر متفق ہوگئی اون کے ساتھہ ایک مسلمانوں کی جماعت جنمیں سے ابوجندل بھی لوٹ مار کرتے تھے

قريش فكتبوا الى النبي صلى الله عليه وسلم ان يأوهما اليه فكتب النبي صلى الله عليه وسلم اليهما ان تقدما عليه - **التخريج** - قال ابن الاثير اخبرنا ابو جعفر عبيد الله بن احمد باسناده عن يونس عن ابن اسحق عن الزهري عن عروة عن المسور ومروان وفيه قال كتب اليهما ليقدما عليه فيمن معهما فقرأ ابو جندل كتابه صلى الله عليه وسلم وابو بصير مريض فمات فدفنه ابو جندل وصلى عليه وبنى على قبره مسجدًا - (اسد الغابه) اختلف في اسم ابي بصير فقيل اسمه عتبة بن اسيد بن حارثة بن اسيد بن عبد الله بن ابي سلمة بن عبد الله بن نميرة بن عوف بن ثقيف قاله ابو مسعود وقال ابن اسحق اسمه عنبسة بن اسيد بن جارية وقيل عبيد بن اسيد واختار الحافظ ان اسمه عتبة وقال من زعم انه عبيد فقد صحف - **قوله** بنى على قبره مسجدًا - فيه اباحة بناء المسجد على القبر لانه فعل صحابي في عهد النبي صلى الله عليه وسلم ولم ينهه صلى الله عليه وسلم عنه فكان حجة لتقريره صلى الله عليه وسلم ولكن قد ثبت في ما اخرجه الشيخان عن عائشة رضي الله عنها ان ام حبيبة وام سلمة رضي الله عنهما ذكرتا كنيسة رأينها بالحبشة فيها تصاوير فذكرتا ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال ان اولئك اذا كان فيهم رجل صالح فمات بنوا على قبره مسجدا وصوروا فيه تلك الصور فاولئك شرار الخلق عند الله يوم القيمة - قال العيني فيه منع بناء

قریش پر پس لکھا اونہوں نے رسول اللہ کو کہ اونکو اپنے پاس بلالیں (کیونکہ ابو بصیر نے دکھ دیا یہ شرط عہد سے خارج کردی) پس لکھا رسول اللہ نے ان دونوں کو کہ آجاویں وہ رسول اللہ کے پاس **تخریج** کہا ابن اثیر نے کہ خبر دی ہمکو ابو جعفر عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے وہ روایت کرتے ہیں یونس سے وہ ابن اسحٰق سے وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ مسور اور مروان سے اور اوسمیں ہے کہ کہا کہ لکھا ان دونوں کیطرف رسول اللہ نے کہ آجائیں وہ اپنے ساتھ والوں کو لیکر پس پڑھا فرمان رسول اللہ کا ابو جندل نے اور ابو بصیر مریض تھے پس وہ مرگئے تو ان کو دفن کیا ابو جندل نے اور نماز جنازہ پڑہی اور بنائی اون کی قبر پر مسجد (اسد الغابہ) اختلاف کیا گیا ہے ابو بصیر کے نام میں پس کہا گیا ہے کہ اونکا نام عتبہ بن اسید بن حارثہ بن اسید بن عبد اللہ بن ابی سلمہ بن عبد اللہ بن نمیرہ بن عوف بن ثقیف ہے بیان کیا اسکو ابو مسعود نے اور کہا ابن اسحٰق نے اونکا نام عنبسہ بن اسید بن جاریہ ہے اور بعض نے کہا کہ عبید بن اسید اور اختیار کیا ہے حافظ نے کہ اون کا نام عتبہ ہے اور کہا کہ جس نے گمان کیا کہ وہ عبید ہیں تو دہوکا کھایا ہے غلطی کتابت سے **قولہ** بنی علی قبرہ مسجدًا - اس قول سے قبر پر مسجد بنانیکا جواز معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ فعل ہے صحابی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپنے اس سے منع نہیں فرمایا پس ہوگئی یہ حجت بوجہ خاموشی رسول اللہ کے لیکن تخریج کی ہے شیخین نے عائشہؓ سے کہ ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ نے ذکر کیا ایک کنیسہ کا جسکو دیکھا تہا حبشہ میں اوسمیں تصویریں تھیں پس ذکر کیا یہ اونہوں نے رسول اللہ سے آپنے فرمایا کہ یہ لوگ جبکہ کوئی ان کا نیک آدمی مرتا تہا تو اسکی قبر پر مسجد بناتے تھے اور اوسمیں یہ تصویریں بناتے پس یہ بدترین مخلوق ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن کہا عینی نے کہ اسمیں ممانعت ہے قبروں پر مسجدیں بنانیکی

المساجد علی القبور ومقتضاه التحریم کیف وقد ثبت اللعن علیه واما الشافعی واصحابه فصرح بالکراهة وقال البندنیجی والمراد ان یسوی القبر مسجدا ویصلی فوقه وقال انه یکره ان یبنی عنده مسجد فیصلی فیه الی القبر واما المقبرة الداثرة اذا بنی فیها مسجد لیصلی فیه فلم ار فیه باسا لان المقابر وقف کذا المساجد نمعناهما واحد = **قلت** وحدیث الکتاب منسوخ لانه کان فی ابتداء الاسلام وحدیث الشیخین متاخر عنه ١٢٠ **ابو سفیان** رض - یبتهدیه ادما مع عمرو بن امیة - **التخریج** قال الحافظ فی الاصابة رواه ابن سعد باسناد صحیح عن عکرمة = ١٢١ **اقرع بن حابس** - سئاله فامر بما سئل وامر معویة فکتب له کتابا - **التخریج** - اخرجه ابو داؤد عن سهل بن الحنظلیة فی باب من روی نصف صاع من قمح = ١٢٢ **الی اهل الذمة** - عن علی قال کنا عند النبی صلی الله علیه وسلم حین جاءه اهل الذمة فقالوا له اکتب لنا کتابا من لانسأل فیه من بعدک فقال نعم اکتب لکم ماشئتم الا معرة الجیش وسفه الغوغاء فانهم قتلة الانبیاء - **التخریج** - اورده فی کنز العمال وقال اخرجه العسکری - ١٢٣ **بنی** حارثة بن عمرو بن قریط - یدعوهم الی الاسلام فغسلوا الصحیفة ورقعوا بها دلوهم - اذهب الله بعقولهم فهم اهل سفه وعجلة وکلامهم مختلط - **التخریج** - قال الحافظ ذکره ابو موسی

اور مقتضے اس حدیث کا حرمت ہے، اور کیسے نہو جبکہ ثابت ہوئی لعنت اسپر لیکن امام شافعی اور اصحاب شافعی پس تصریح کی ہے انہوں نے کراہت کی اور کہا بندنیجی نے اور مراد یہ ہے کہ نام رکہا جائے قبر کا مسجد اور نماز پڑہی جائے اوسپر اور کہا کہ مکروہ ہے کہ بنائی جائے اوس کے نزدیک مسجد پس نماز پڑہی جائے اوسمیں قبر کیطرف لیکن پورانا مقبرہ جبکہ بنائی جائے اوسمیں مسجد نماز پڑہنے کو تو میں اوسمیں کوئی ہرج نہیں خیال کرتا کیونکہ مقابر بہی وقف ہیں اور اسیطرح مساجد پس معنی دونوں کے واحد ہیں **کہتا ہوں میں** حدیث کتاب کی منسوخ ہے کیونکہ یہ ابتدار اسلام کی ہے اور حدیث شیخین کے متاخر ہے اس سے - **ابو سفیان** رض ہدیہ چاہی تہی اونسے اوہوڑی عمرو بن امیہ کے ساتہ - **تخریج** کہا حافظ نے اصابہ میں کہ روایت کیا ہے اوسکو ابن سعد نے اسناد صحیح سے بروایت عکرمہ **اقرع** بن حابس آپسے کچہہ مانگا تہا پس وہ عطا کیا اور حکم دیا معویہ کو پس لکہا اون کیلیے فرمان - **تخریج** - تخریج کی ہے اسکی ابوداؤد نے سہل بن حنظلیہ سے روایت کرکے باب من روی نصف صاع من قمح میں **فرمان** اہل ذمہ کیطرف حضرت علی سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہے جبکہ آپکے پاس اہل ذمہ آئے اور کہا کہ ہم کو آپ ایک ایسا فرمان لکہدیں کہ آپکے بعد ہمیں کسی سے دریافت کرنیکی ضرورت نہ رہے آپنے فرمایا بہت بہتر جو تم چاہو لکہے دیتا ہوں مگر لشکر اور کمینوں کے شور وغل ہیں جانا کیونکہ یہ دراصل انبیار کا مقابلہ کرنیوالے ہیں **تخریج** بیان کیا ہے اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی عسکری نے **بنی** حارثہ بن عمرو بن قریط بلایا تہا اونکو اسلام کیطرف پس دہو ڈالا اونہوں نے فرمان اور پیوند لگا لیا اوسکا اپنے ڈول میں - کہو دیا اللہ نے اونکی عقل کو پس وہ بیوقوف ہوگئے اور انکی باتیں دیوانوں کی سی ہوگئیں - **تخریج** کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اسکو ابو موسے نے

١٢٠ ابو سفیان رض

١٢١ اقرع بن حابس

١٢٢ کتاب الی اهل الذمة

١٢٣ بنی حارثة بن عمرو بن قریط

فی الذیل هکذا بغیر اسناد کانه نقله من
مغازی الواقدی فانه کذلک ذکره بغیر
اسناده - وتبعه ابن حبان والطبری (اصابه)
بنی کعب بن اوس - قدم شداد بن ثمامة
علیه صلی الله علیه وسلم فسئل ان یکتب لبنی
کعب کتابا فکتب لهم وبعث شدادا علی
الصلوة - **التخریج** - قال ابن الاثیر ذکره
ابن الدباغ الاندلسی و قال الحافظ اخرجه
ابن السکن من طریق القاسم بن معن عن
حمید عن انس - (اصابه اسد الغابه) **بنی
فزارہ** - کتبهم کتابا فی عسیب وهو اسم موضع
التخریج - قال فی الاصابه اخرجه ابن الکلبی
بنی کلاب - کتب الیهم الرق فلم ینقادوا
التخریج - ذکر فی السیرة المحمدیة بحوالة السیرة
الحلبی فی ذکر سریة الضحاک سنه تسع - **قوله**
الرق - یقال فی رق منشور هو جلد یکتب فیه
کذا فی مجمع البحار - **تمیم بن جراشة الثقفی** -
روی عن تمیم انه قال قدمت علی النبی
صلی الله علیه وسلم فی وفد ثقیف فاسلمنا
وبایعنا وسألناه ان یکتب لنا کتابا فیه شروط
فقال اکتبوا ما بدا لکم ثم ائتونی به فسألناه
فی کتابه ان یحل الربوا والزنا - فابی علی ان
یکتب لنا فسألناه خالد بن سعید فقال له
علی اتدری ما تکتب قال اکتب ما قالوا ورسول الله
اولی بالامر فذهبنا بالکتاب الیه صلی الله
علیه وسلم فقال للقاری اقرأ فلما انتهی الی
الربوا قال ضع یدی فی الکتاب علیها فوضع

ذیل میں اسطرح بےسند شاید اوس نے نقل کیا ہے اوس کو
مغازی واقدی سے کیونکہ اسی طرح بے سند اونہوں نے بھی ذکر
کیا ہے - اور متابعت کی ہے اس کی ابن حبان اور طبری نے (اصابہ)
بنی کعب بن اوس آئے شداد بن ثمامہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں پس خواہش کی کہ لکھدیں آپ بنی کعب کو
فرمان پس لکھا اون کے لیے رسول اللہ نے اور امام بنایا شداد
کو نماز کیلئے - **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا ہے اسکو
ابن دباغ اندلسی نے اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن
سکن نے قاسم بن معن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں
حمید سے وہ انس سے - (اصابہ و اسد الغابہ)
بنی فزارہ - لکھا اونکو فرمان موضع عسیب کے بارہ میں - **تخریج**
کہا حافظ نے کہ تخریج کی اوسکی ابن کلبی نے **بنی کلاب**
آپ نے اونکو فرمان لکھا پس نہیں اطاعت کی **تخریج** - ذکر کیا ہے
سیرۃ محمدی میں سیرت حلبی کے حوالہ سے سریہ ضحاک کے ذکر میں
یو لاجاتا ہے وہ ایک کھال ہے جسمیں لکھا جاتا ہے - مجمع البحار
تمیم بن جراشہ ثقفی - روایت ہے تمیم سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ
کی خدمت میں وفد ثقیف میں پس اسلام لائے ہم اور بیعت کی ہم اور
خواہش کی کہ ہم کو ایک فرمان لکھدیا جاوے جسمیں کچھہ شرطیں ہوں
فرمایا لکھدو لاؤ جو چاہو پس خواہش کی تھی ہم نے اوس تحریر میں آپ سے
کہ حلال کردیں ہمارے لیے ربا اور زنا - پس انکار کیا حضرت علی نے
یہ کہ لکھیں - پس سوال کیا ہم نے خالد بن سعید سے پس کہا
اون سے حضرت علی نے جانتے بھی ہو کہ کیا لکھتے ہو کہا کہ جو یہہ
کہتے ہیں وہ لکھتا ہوں اور حکم کا اختیار رسول اللہ کو ہے
پس لے گئے ہم یہہ تحریر رسول اللہ کے پاس فرمایا ایک پڑھنے
والے سے کہ پڑھ پس ربوا کا ذکر آیا تو فرمایا کہ اس جگہ
میرا ہاتھ رکھدے پس ہاں ہاتھ رکھدیا تو فرمایا کہ
[illegible] اور چھوڑدو جو کچھہ کہ باقی ہے ربوا

۹ بنی کعب بن اوس
۱۰ بنی فزارہ
۱۱ بنی کلاب
۱۲ تمیم بن جراشۃ الثقفی

يده فقال يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا - ثم محاها والقيت علينا السكينة فما راجعناه حتى بلغ الزنا فوضع يده وقال لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً - ثم محاها وامر بكتابنا ان ينسخ لنا - **التخريج** - قال ابن الاثير ذكره ابن ماكولا واخرجه ابو موسى وقال الحافظ ذكره مطين في الصحابة وروى من طريق ابي اسحق بن سمعان الاسلمي عن عبد العزيز بن الهيثم عن ابيه عن جده عن تميم بن جراشة الثقفي انه قال قدمت الحديث واسناده ضعيف وابو اسحق هو ابراهيم بن محمد بن ابي يحيي وابو يحيي هو سمعان - (اصابه - اسد الغابه)

عـ١٤٩ ثور بن عزرة ابو العكير القشيري

ثور ابن عزره ابو العكير القشيري - اقطعه حمام والسد وهما موضعان وكتب له بذلك كتابا **التخريج** - قال الحافظ اخرجه ابن شاهين من طريق ابي الحسن المدائني (اصابه) ورواه ابن سعد عن علي بن محمد القرشي هكذا ذكره في السيرة الشامية في ذكر وفود بني قشير -

عـ١٥٠ جابر بن ظالم بن حارثة الطائي

جابر بن ظالم بن حارثة الطائي - وفد عليه صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا - **التخريج** ذكره الطبري واستدركه ابن فتحون والرشاطي كذا قال الحافظ في الاصابه وابن الاثير في الاسد -

عـ١٥١ جحدم بن فضالة الجهني

جحدم بن فضالة الجهني - الى النبي صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا - **التخريج** - قال الحافظ اخرجه ابن منده من طريق محمد بن عمرو بن عبد الله بن

پہر بگاڑ دیا اوسکو - اور نازل کیگئی اوپر رحمت جو موجب سکون ہے پس نہیں حجت کی ہم نے آپسے یہاں تک کہ زنا کا ذکر آیا پس رکہا اوسپر اپنا ہاتہہ اور فرمایا کہ نہ قریب جاؤ زنا کے کیونکہ وہ فحش ہے - پہر بگاڑ دیا اوسکو اور حکم دیا اوس تحریر کے لکھے جانیکا - **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو ابن ماکولا نے اور تخریج کی اس کی ابو موسے نے اور کہا حافظ نے ذکر کیا مطین نے انکو صحابہ میں اور روایت کی ابی اسحق بن سمعان اسلمی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد العزیز بن ہیثم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ تمیم بن جراشہ ثقفی سے کہ کہا آیا میں الحدیث اور اسکی اسناد ضعیف ہے - اور ابو اسحق وہ ابراہیم بن محمد بن ابی یحیی ہیں اور ابو یحیی سمعان ہیں (اصابہ اسد الغابہ)

ثور بن عزرہ ابو العکیر القشیری - جاگیر میں دیا انکو حمام اور سد جو دونو موضع ہیں اور لکہدیا اسکی بابتہ فرمان (سند) **تخریج** - کہا حافظ نے تخریج کی ہے اسکی ابن ہشام نے ابن ابی الحسن المدنی کے طریقہ سے (اصابہ) اور روایت کیا اوسکو ابن سعد نے علی بن محمد القرشی سے - اسیطرح ذکر کیا اوسکو سیرت شامی میں بنی قشیر کے وفود کے بیان میں -

جابر بن ظالم بن حارثۃ الطائی - آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس لکہا آپنے اون کے لیے فرمان **تخریج** - ذکر کیا اسکو طبری نے اور زائد کیا ہے اسکو ابن فتحون اور رشاطی نے اسی طرح کہا حافظ نے اصابہ میں اور ابن اثیر نے اسد الغابہ میں

جحدم بن فضالہ جہنی - آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس لکہا اون کے لئے فرمان - **تخریج** - کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ نے محمد بن عمرو بن عبد اللہ بن جحدم کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجہسے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کرکے وہ روایت

جدم قال حدثنی ابی عن ابیه عن جده انه اتی النبی صلعم - الحدیث وهو حدیث غریب وفیه نصر بن سلمة وهو متروك الحدیث - (اصابه) **جشیش الدیلمی** - کاتبه صلی الله علیه وسلم فی قتل الاسود العنسی - **التخریج** - ذکره الطبری ونقل الحافظ عن کتاب الردة لسیف قال بعث صلی الله علیه وسلم الیه والی فیروز وداذویه یامرهم بمحاربة الاسود اخرجه بوجهین عن ابن عباس رض - وکذا ذکره الواقدی من روایة همام بن منبه = (اصابه) **جفینة** الجهنی وقیل الهندی ویقال الغسانی - کتب صلی الله علیه وسلم له کتابا فرقع به دلوه قالت له ابنته عمدت الی کتاب سید العرب فرقعت به دلوك فاخذ کل قلیل وکثیر هوله فجاء بعد مسلما - **التخریج** - قال الحافظ اخرجه البغوی والطبرانی من ابی بکر الزاهری عن سفیان عن ابی اسحق عن عرینة عن جفینة - قال البغوی منکر من حدیث الثوری وابو بکر الزاهری ضعیف الحدیث = (اصابه) **جنادة** بن زید الحارثی - قال ابن الاثیر **اخرجه** ابو نعیم وابن منده وقال الحافظ روی ابن السکن والباوردی من طریق عبد الرحمن بن عمرو عن سوادة بنت المتلمس عن جدتها ام المتلمس بنت جنادة ابن زید عن ابیها - (اصابه) **جریحی** بن عمرو العذری - روی عنه انه اتی النبی صلی الله

کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں الحدیث اور وہ حدیث غریب ہے اور اوسمیں نصر بن سلمہ ہے اور وہ متروک الحدیث ہے۔ (اصابہ اسد الغابہ)

١٢ جشیش الدیلمی

جشیش الدیلمی - مکاتبت کی اون سے رسول اللہ صلعم نے اسود عنسی کے قتل کے بارہ میں۔ **تخریج** - ذکر کیا اوسکو طبری نے اور نقل کیا حافظ نے کتاب الردۃ میں جو سیف کی ہے کہا بھیجا رسول اللہ نے اونکی اور فیروز دیلمی اور دادویہ کی طرف حکم کرتے تھے آپ اونکو اسود کی لڑائی کا تخریج کی ہے اس کی دو طریقوں سے بروایت ابن عباس رض۔ اور اسیطرح ذکر کیا اس کو واقدی نے ہمام بن منبہ کے طریقہ سے (اصابہ)

١٣ جفینۃ الجہنی

جفینۃ الجہنی اور بعض نے کہا کہ ہندی اور بعض نے کہا کہ غسانی لکھا رسول اللہ نے ان کو فرمان پس پیوند لگا لیا اوس کا اپنے ڈول میں کہا اونکی بیٹی نے کہ قصد کیا تو نے سید عرب کی کتاب کا اور اوس کا اپنے ڈول میں پیوند لگا لیا پس لیا اپنا تھوڑا بہت مال پس آیا بعد میں مسلمان ہوکر **تخریج** - کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس کی البغوی نے اور طبرانی نے ابی بکر زاہری سے بروایت سفیان وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحق سے وہ عرینہ سے وہ جفینہ سے کہا بغوی نے منکر ہے حدیث بروایت ثوری اور ابو بکر زاہری ضعیف الحدیث ہے۔ (اصابہ)

١٤ جنادہ بن زید الحارثی

جنادہ بن زید حارثی - کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابو نعیم اور ابن مندہ نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن سکن اور باوردی نے عبد الرحمن بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سوادہ بنت متلمس سے وہ اپنی دادی یعنی متلمس کی ماں سے جو بیٹی ہیں جنادہ بن زید کی وہ اپنے باپ سے۔ الحدیث (اصابہ)

١٥ جریحی بن عمرو العذری

جریحی بن عمرو عذری روایت کی گئی اون ہی سے کہ وہ حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

علیه وسلم فکتب له - ان لیس علیکم عشر ولاحشر - **التخریج** - اخرجه ابونعیم - کذا ذکره صاحب السیرة المحمدیة فی بیان الوفود

ع۲۲۳ حارث بن عبد شمس

حارث بن عبد شمس - خرج الی النبی صلی الله علیه وسلم واخذ لجمیع اصحابه الامان علی دمائهم واموالهم فکتب صلی الله علیه وسلم له کتابا واباحهم من بلادهم کذا وکذا - **التخریج** - اخرجه ابونعیم وروی ابن منده باسناد غریب عن الحمیری بن الحارث بن عبد شمس عن ابیه انه خرج - الحدیث (اصابه واسد الغابه)

ع۲۲۴ حذیفة بن الیمان

حذیفة بن الیمان اخرج محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة ابو صفرة العتکی قال وکان ابو صفرة من ازد وباء ودباء فیما بین عمان وبحرین وقد کانوا اسلموا وقدم وفدهم علی رسول الله صلعم مقرین بالاسلام فبعث علیهم مصدقا منهم یقال له حذیفة بن الیمان الازدی من اهل دباء وکتب له فرائض الصدقات فکان یاخذ صدقات اموالهم ویردها علی فقرائهم -

ع۲۲۵ حضرمی بن عامر

حضرمی بن عامر - وفد علیه صلی الله علیه وسلم مع قومه فکتب لهم کتابا - **التخریج** اخرجه ابو موسی کذا قاله ابن الاثیر وقال الحافظ روی ابن شاهین من طریق المدائنی عن ابی معشر عن یزید بن رومان ومحمد بن کعب وعن سعید المقبری عن ابی هریرة وعن سلمه بن محارب عن داؤد عن الشعبی و اسانید اخر فذکر الحدیث

ع۲۲۶ حوشب ذو ظلیم

حوشب

پس لکھا اون کے لیے فرمان یہ کہ - نہیں تم پر عشر اور نہ تم جمع کیے جاؤ گے لشکر بنا نیکو **تخریج** - تخریج کی ہے اسکی ابونعیم نے اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے وفود کے بیان میں

حارث بن عبد شمس - آئے یہ رسول اللہ کی خدمت میں اور حاصل کی اپنے مصاحبوں والوں کے لیے امن اونکی جانوں اور ان کے مالوں پر پس لکھا رسول اللہ نے انکو فرمان - اور مباح کیا (یعنی دیدیا) انکے لیے اون کے شہروں میں فلاں فلاں **تخریج** - تخریج کی ہے اسکی ابونعیم نے اور روایت کی ہے ابن مندہ نے غریب سند سے حمیری بن حارث بن عبد شمس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ وہ گئے الحدیث (اصابہ - اسد الغابہ)

حذیفہ بن الیمان - تخریج کی ہے محمد بن سعد نے ابو صفرۃ العتکی کے ترجمہ میں اپنی کتاب طبقات میں اور کہا کہ ابو صفرہ ازد وبا کے رہنے والے تھے اور وبا عمان اور بحرین کے درمیان میں ہے اور وہاں والے اسلام لے آئے تھے اور اون کے ایلچی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اسلام کا اقرار کر کے پس رسول نے اونہیں اونمیں ہی سے ایک شخص حذیفہ بن یمان ازدی کو عامل زکوۃ بنایا اور اون کو ایک فرمان لکھدیا جس میں زکوۃ کے فرائض کا بیان تھا پس وہ اون کے مالوں کا صدقہ لیتے تھے اور اون کے ہی فقراء پر تقسیم کر دیتے تھے

حضرمی بن عامر گئے رسول اللہ کی خدمت میں اپنی قوم کے ہمراہ پس لکھا آپ نے انکو فرمان - **تخریج** - تخریج کی ہے اسکی ابوموسی نے اسیطرح بیان کیا ہے ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ابن شاہین نے مدائنی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی معشر سے وہ یزید بن رومان اور محمد بن کعب سے اور سعید مقبری نے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہ اور سلمہ بن محارب سے وہ داؤد سے - وہ شعبی سے - اور مختلف اسنادیں - پس ذکر کیا حدیث کو

حوشب ذو ظلیم اور وہ ابن طخمہ ہیں اور بعض نے کہا کہ

۱۲۳ حوشب ذو ظلیم

ذو ظليم هو ابن طخمة
وقيل ابن طخم ويقال ابن الساعي وغير
ذلك قاله الحافظ وقال ابن الاثير هو ابن
طخية - بعث صلى الله عليه وسلم اليه عبد الله
ابن جرير البجلي وكتب معه كتابا ليظاهرهو
وذو الكلاع وفيروز الديلمي ومن اطاعهم على
قتل الاسود العنسي - **التخريج** - قال الحافظ
روى ابن السكن من طريق محمد بن عثمان بن
حوشب عن ابيه عن جده وقال ابن الاثير
اخرجه ابن مندة وابو نعيم وابن عبد البر -

۱۲۴ الی خزاعة

الى خزاعة - يبشرهم باسلام خالد وحرملة
ابنا هوذة - **التخريج** - قال ابن الاثير اخرجه
ابو عمرو وابو موسى وقال الحافظ ذكره ابن
شاهين وابن الكلبي

۱۲۵ خراش بن جحش

خراش بن جحش بن
عمرو العبسي - كتب صلى الله عليه وسلم اليه
فحرق كتابه - **التخريج** - قال الحافظ ذكره ابن
بشكوال ذكره هكذا ابن الكلبي ايضا وكذا ذكره
محمد ابن سعد في الطبقات في ترجمة ربعي بن
خراش -

۱۲۶ ذو الکلاع الحمیری

ذو الكلاع الحميري اسمه سميفع
كتب صلى الله عليه وسلم في التعاون على قتل
الاسود العنسي - **التخريج** - قال ابن الاثير
روى ابن لهيعة عن كعب بن علقمة عن حسان
ابن كليب الحميري قال سمعت من ذي الكلاع

۱۲۷ ذهین بن القرضم

ذهين بن القرضم - اختلف في اسمه قال الحافظ
قيل مصغر اجزم عليه ابن حبيب وقيل بالمعجمة
والياء التحتانية بعد الهاء جزم عليه الدارقطني
- قال ابن ماكولا في باب ذهين من حرف الذال

کہ ابن طخم اور کہا جاتا ہے ابن الساعی وغیرہ - بیان کیا اسکو
حافظ نے اور کہا ابن اثیر نے کہ وہ ابن طخیہ ہیں بھیجا
اونکی طرف عبد اللہ بن جریر کو اور لکھا اوس کے ساتھ
فرمان تاکہ وہ ندا کرے اور ذو الکلاع اور فیروز دیلمی اور جو
اون کی اطاعت کریں اسود عنسی کے قتل پر -
تخریج - کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن سکن نے
محمد بن حوشب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے وہ اپنے دادا سے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج
کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے
قبیلہ خزاعہ کیجانب بشارت دی آپنے اون کو خالد اور حرملہ
بن ہوذہ کے اسلام کی **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ
تخریج کی اسکی ابو عمرو اور ابو موسے نے اور کہا حافظ نے
کہ ذکر کیا اسکو ابن شاہین اور ابن کلبی نے - ×
خراش - بن جحش بن عمرو عبسی - فرمان لکھا اون کو جناب
رسول اللہ نے پس جلادیا اوس نے آپ کے فرمان کو
تخریج کہا حافظ نے ذکر کیا اسکو ابن بشکوال نے اور ذکر
کیا اسکو اسیطرح ابن کلبی نے بھی - اور اسیطرح ذکر کیا ہے محمد بن
سعد نے طبقات میں ربعی بن خراش کے ترجمہ میں -
ذو الکلاع الحمیری جنکا نام سمیفع تہا لکھا رسول اللہ نے
انکو اسود عنسی کے قتل میں ندا کرنے کی بابتہ **تخریج** - کہا ابن
اثیر نے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہیں کعب بن علقمہ سے وہ
روایت کرتے ہیں حسان بن کلیب حمیری سے کہا کہ سنا یعنی
ذو الکلاع سے × **ذہین** بن القرضم - اختلاف کیا گیا ہے
اون کے نام میں کہا حافظ نے کہ بیان کیا گیا بوزن تصغیر جزم کیا ہے
ابن حبیب نے اور بعض نے کہا ہے ذال معجمہ کے ساتھ اور یاء تحتانیہ
بعد ہاء ہوز کے جزم کیا ہے اسپر دارقطنی نے - کہا ابن ماکولا
ذہین حروف ذال معجمہ کے باب میں کہ ذہین بفتح ذال معجمہ

ذهين بفتح الذال المعجمة وسكون الهاء فهو ذهين
ابن القرضم بن العجيل بن قنات بن موسى بن
تقلد بن العبدى لوافد على النبي صلى الله عليه وسلم
وكان يكرمه لبعد داره ذكر ذلك ابن الكلبي و
ذكره الدارقطني القرضم بالقاف، وهو بالفاء و
قال ابن قنات بفتح القاف وهو بكسر الفاء -
التخريج - روى ابن شاهين من طريق ابن الكلبي
قال اخبرنا معمر عن عمران المهرى قال وفد منا
رجل يقال له ذهين الحديث قال الحافظ في

رافع القرظي

الاصابة - **رافع القرظي** - كتب له انه لا يجني
عليه الايده - **التخريج** - اخرجه ابو موسى
وذكره ابن شاهين من طريق فراش بن اسمعيل
عن عبد الملك بن عمير عن رافع واسناده

ربيعة بن لهيعة

ضعيف قاله الحافظ - **ربيعة بن لهيعة**
الحضرمي - قال كتب بسم الله الرحمن الرحيم
لربيعة بن لهيعة الحديث - **التخريج** - اخرج
ابن مندة وابو نعيم وابن عبد البر نقله ابن الاثير
وقال الحافظ روى يعقوب بن محمد الزهرى
عن زرعة بن مغلس عن ابيه عن محمد بن
ربيعة عن ابيه ربيعة بن لهيعة قال وفدت
على رسول الله الحديث - **رعية السحيمي**

رعية السحيمي

كتب اليه فرقع به دلوه - **التخريج** - قال ابن
الاثير اخرجه الثلاثة وقال الحافظ روى احمد
وابن ابي شيبة من طريق اسرائيل عن ابي
اسحق عن الشعبي عن رعية السحيمي -

راشد بن عبد ربه

راشد بن عبد ربه - ذكره ابن عساكر ان
النبي صلى الله عليه وسلم كتب له كتابا قال الحافظ

اور سکون ہا پس وہ ذہین بن القرضم بن عجیل بن قنات بن
موسےٰ بن تقلد بن عبدی ہیں جو آئے تھے رسول اللہ
کی خدمت میں اور رسول اللہ اون کا اکرام کرتے تھے بوجہ
دوری مسافت کے ذکر کیا اس کو ابن الکلبی نے اور ذکر
کیا دارقطنی نے قرضم قاف سے اور وہ فا کے ساتھ ہے اور
کہا ابن قنات نے فتح قاف کے ساتھ اور وہ کسر فا کیساتھ
ہے - **تخریج** - روایت کی ہے ابن شاہین نے ابن کلبی کے
طریقہ سے کہا خبر دی ہم کو معمر نے عمران مہری سے روایت
کرکے کہا گیا ہم میں سے ایک شخص جسکو ذہین کہتے تھے -
الحدیث کہا اسکو حافظ نے اصابہ میں - **رافع القرظی** - لکھا
اون کے لیئے کہ نہیں گناہ کریگا اونپر مگر اون کا ہاتھ یعنے وہ آ
ہی قصور میں پکڑے جاویں گے - **تخریج** - تخریج کی ہے اسکی
ابو موسیٰ نے اور ذکر کیا اسکو ابن شاہین نے فراش بن اسمعیل کے
طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن عمیر سے - وہ
رافع سے اور اسناد اسکی ضعیف ہے - بیان کیا اسکو حافظ نے
ربیعہ بن لہیعہ حضرمی - کہا کہ لکھا میرے لیے بسم اللہ الرحمن الرحیم
ربیعہ بن لہیعہ کیلئے - الحدیث - **تخریج** - تخریج کی ہے ابن مندہ
اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے نقل کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے
روایت کی یعقوب بن محمد زہری نے روایت کی زرعہ بن مغلس سے وہ روایت
کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے باپ محمد بن ربیعہ سے وہ اپنے باپ ربیعہ
بن لہیعہ سے کہا کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ کی خدمت میں الحدیث رعیہ سحیمی
فرمان لکھا اوسکی جانب پس پیوند لگا لیا اوس کا اپنے ڈول میں **تخریج**
کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ثلثہ نے یعنی ابو نعیم و ابن مندہ
و ابن عبد البر نے اور کہا حافظ نے روایت کی ہے احمد اور ابن
ابی شیبہ نے اسرائیل کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحق
سے وہ شعبی سے وہ رعیہ سحیمی سے راشد بن عبد ربہ - ذکر کیا ابن عساکر
نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا انکو بیان کیا اسکو حافظ نے

۱ **اتبس بن عامر بن حصن الطائی** - اخرجه الطبری وذکره ابو عمرو - (اصابه اسد الغابه) **رجل من فهر** - اهدی للنبی صلی الله علیه وسلم العسل فقبلها - وقال حملی فحماه وکتب له - **التخریج** - اخرجه البخاری و مطین وابن مندة من طریق ابی العاصم ابی عبد الله بن عیاض عن ابیه قال شهدت الحدیث قاله الحافظ وقال ابن الاثیر اخرجه ابو نعیم ایضاً - **زرارة بن قیس النخعی** - وفد فاسلم فکتب له کتابا - **التخریج** - اخرجه ابو موسیٰ ذکره ابن شاهین فقال حدثنا المنذر بن محمد قال حدثنا الحسین بن محمد قال حدثنی یحیی بن زکریا النخعی عن الحسن ابن الحکم عن عبد الرحمن بن عابس عن ابیه عن زرارة وفد علی النبی صلی الله علیه وسلم الحدیث - (اصابه اسد الغابة) **زیاد بن الحارث الصدائی** - ارسل صلی الله علیه وسلم جیشا الی قومه فقال رد الجیش انا لك باسلامهم فرد وکتب الیهم کتابا - **التخریج** - قال ابن الاثیر اخرجه ابو نعیم وابن مندة وابن عبد البر - **زید الخیر بن مهلهل الطائی** ویقال زید الخیل - اقطعه فیدا فکتب له بذالك کتابا - **التخریج** - قال الحافظ ذکره هشام بن الکلبی وروی ابن سعد عن ابی عمیر الطائی عن عباد الطائی عن اشیاخهم کذا فی السیرة الشامیة فی وفود طئی - **زید بن رفاعة الجذامی** - ذکره ابن سعد فی الطبقات

اتبس بن عامر بن حصن طائی تخریج کی اسکی طبری نے اور ذکر کیا اسکو ابو عمرو نے (اصابه واسد الغابه) **رجل من فهر** - ہدیۃً یا رسول اللہ کو شہد پس قبول کیا آپ نے اسکو اور کہا اوس نے کہ مجھے رکھت عنایت کیجیے پس دی آپ نے اور لکھا فرمان **تخریج** - تخریج کی اسکی بخاری اور مطین اور ابن مندہ نے ابی عاصم ابی عبد اللہ بن عیاض کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ حاضر ہوا میں الحدیث بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابونعیم نے بھی **زرارہ بن قیس نخعی** حاضر خدمت ہوئے پس اسلام لائے اور لکھا اونکو فرمان - **تخریج** - تخریج کی ہے اسکی ابوموسے نے اور ذکر کیا ہے اسکو ابن شاہین نے پس کہا حدیث بیان کی ہم سے منذر بن محمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن زکریا نخعی نے حسن بن حکم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن عابس سے وہ اپنے باپ سے وہ زرارہ سے کہ وہ رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئے الحدیث (اصابه) **زیاد بن حارث صدائی** بھیجا رسول اللہ نے لشکر انکی قوم کیطرف پس کہا کہ پھرا لیجیے لشکر اور میں ذمہ دار ہوں اون کے اسلام کا پس لوٹا لیا اور لکھا انکی قوم کیطرف فرمان ان کے ہمراہ **تخریج** کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابونعیم اور ابن مندہ اور ابن عبد البر نے **زید الخیر بن مہلہل طائی** اور انکو زید الخیل بھی کہا جاتا تھا - جاگیر میں دیا اون کو موضع فید اپس لکھا اسکی بابتہ فرمان - **تخریج** - کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ہے اسکو ہشام بن کلبی نے اور روایت کی ہے ابن سعد نے ابی عمیر طائی سے وہ روایت کرتے ہیں عباد طائی سے وہ اپنے اساتذہ سے - اسی طرح ہے سیرۃ شامیہ بیان وفود طی میں - **زید بن رفاعۃ جذامی** - بیان کیا ہے ابن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا کہ پھر زید بن حارثہ کا سریہ حِسمی کیطرف اور وہ وادی قری کے ورے ایک جگہ ہے جمادی الاخرے سنہ ہجری میں ہوا -

۲۱ اتبس بن عامر بن حصن الطائی ۲۲ رجل من فهر ۲۳ زرارة بن قیس النخعی ۲۴ زیاد بن الحارث الصدائی ۲۵ زید الخیر بن مهلهل الطائی ۲۶ زید بن رفاعة الجذامی

فی بیان السرایا فقال ثم سریۃ زید بن حارثۃ
الی حسمی وھی وراء وادی القری فی جمادی
الآخرۃ سنۃ ست من مہاجر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم قالوا اقبل وحیۃ بن خلیفۃ
الکلبی من عند قیصر وقد اجازہ وکساہ
فلقیہ ھنید بن عارض وابنہ عارض بن
ھنید فی ناس من جذام بحسمی فقطعوا
علیہ الطریق فلم یترکوا علیہ الا سمل ثوب
فسمع بذلک نفر من بنی الضبیب فنفروا
الیہم فاستنقذ والدحیۃ متاعہ وقدم
وحیۃ علے النبی صلے اللہ علیہ وسلم فاخبرہ
بذلک فبعث زید بن حارثۃ فی خمسمائۃ رجل
ورد معہ دحیۃ فکان زید یسیر اللیل ویکتم
النہار ومعہ دلیل لہ من بنی عذرۃ فاقبل
بہم حتی ہجم بہم مع الصبح علی القوم فاغاروا
علیہم فقتلوا فیہم فاوجعوا وقتلوا
الھنید وابنہ واغاروا علے ماشیتہم ونعمہم
ونساءھم واخذوا من النعم الف بعیر ومن
الشاء خمسۃ آلاف شاۃ ومن السبی مائۃ من
النساء والصبیان فرحل زید بن رفاعۃ الجذامی
فی نفر من قومہ الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
فدفع الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کتابہ
الذی کان کتب لہ ولقومہ لیالی قدم علیہ
فاسلم وقال یا رسول اللہ لا تحرم علینا حلالا
ولا تحلل لنا حراما فقال کیف اصنع بالقتلے
قال ابو یزید بن عمرو اطلق لنا یا رسول اللہ
من کان حیا ومن قتل فہو تحت قدمی ہاتین

کہا روات نے کہ واپس آتے تہے وحیہ بن خلیفہ کلبی قیصر کے پاس
سے اور اس نے اسکو انعام اور خلعت دیا تہا پس ملا اونسے
ہنید بن عارض اور اوس کا بیٹا عارض بن ہنید قبیلہ جذام
کے چند آدمیوں کے ہمراہ حسمی میں اور انپر دہاڑا مارا پس نہیں
چھوڑا اوسپر مگر ایک پُرانا کپڑا۔ اور حاضر ہوئے دحیہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں اور آپ کو اس واقعہ کی خبر
دی آپنے زید بن حارثہ کو پانسو آدمیوں کے ہمراہ بہیجا اور
اون کے ساتھ وحیہ کو بہی واپس کیا۔ پس زید رات کو چلتے
اور دن کو پوشیدہ ہوجاتے تہے اور اون کے ہمراہ بنی
عذرہ میں کا ایک اگوا تہا پس صبح کیوقت وہاں پہونچے
اور لوٹ مار شروع کردی۔ پس قتل کیا اونکو اور تکلیف بہی
پہنچائی اور قتل کیا ہنید اور اوس کے بیٹے کو اور لوٹ
لیا اون کے جانوروں اور عورتوں کو اور بہی اون کے
اونٹوں میں سے ہزار اونٹ اور بکریوں میں سے پانچہزار
بکریاں اور سو عورتوں اور بچوں کو قید کیا۔ پس آئے
رفاعہ بن زید جذامی اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ہمراہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں اور آپ کو وہ
فرمان دیا جو رسول اللہ نے اون کے اور اون کی قوم کے
لیے لکھا تہا جبکہ وہ حاضر خدمت ہوئے اور اسلام لائے
تھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ حرام
کیجئے ہمپر حلال کو اور نہ حلال کیجئے ہمارے واسطے حرام
کو تو آپنے فرمایا کہ میں قتل شدہ لوگوں کا کیا کروں کہا
ابو زید بن عمر نے رہا کر دیجئے ہمارے زندہ قیدیوں کو۔
اور جو مقتول ہوگئے ہیں وہ میرے قدم کے نیچے ہیں
یعنے معاف فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔
پیچ کہا پس بہیجا آپنے اون کے ساتھ علی کو زید بن
حارثہ کیطرف حکم دیا اون کو کہ چہوڑدیں اون کے حرم

فقال صلی الله علیه وسلم صدق فبعث معه
علیاً رض الی زید بن حارثة یأمره ان یخلی بینه
وبین حرمهم واموالهم فتوجه علی ولقی
زیداً بالفحلتین وهی بین المدینة وذی
المروة فابلغه امر رسول الله صلی الله علیه
وسلم فرد الی الناس کلما کان اخذ لهم۔
اقول۔ انی وجدت کتاباً لرفاعة بن زید
الجذامی وساذکره فی الکتب فی حرف الراء
لعل هذا هو والتشبه فی اسمه۔ سراقة
ابن مالک یکنی اباسفیان۔ لما هاجر صلی
الله علیه وسلم وتعقبه قریش ادرکه سراقة
فی الطریق فدعا صلی الله علیه وسلم علیه
حتی ساخت رجلا فرسه فطلب منه الخلاص
علی ان لا یدخل علیه ففعل وکتب له اماناً
بسؤاله لذلک واسلم یوم الفتح۔ التخریج
اخرجه البخاری وغیره من ائمة الحدیث
والسیر کلهم فی قصة الهجرة واخرج ابن
الاثیر بسنده الی براء بن عازب۔ ورأیت
فی اکثر کتب الحدیث والسیر کلهم وردوا
هذه القصة فی بیان الهجرة ولم یذکر
احد منهم لفظ الکتاب الا ان قالوا انه
کتب له اماناً۔ سرباتک الهندی۔
زعم ان النبی صلی الله علیه وسلم ارسل الیه
حذیفة واسامة وصهیباً وغیرهم یدعونه
الی الاسلام فاسلم وقبل کتاب النبی صلی
الله علیه وسلم۔ التخریج۔ اخرجه ابوموسی
من طریق میسر بن احمد الاسفرائنی صاحب

اور واپس کر دیں اون کے مال پس گئے حضرت علی اور ملے
زید سے فحلتین میں اور وہ مدینہ اور ذوالمروہ کے درمیان
میں ہے پس پہونچایا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم
پس جو کچھ اون کے مال لوٹے تھے وہ سب واپس کر دیے
کہتا ہوں کہ پائی ہے میں نے ایک کتاب رفاعہ بن زید کے
نام سے اور ذکر کروں گا اوسکو حرف را ر رفاعہ بن زید کے
نام میں شاید کہ یہ نامہ وُسی ہو اور ان کے نام میں شبہ
ہو گیا ہو۔ سراقہ بن مالک جنکی کنیت ابوسفیان ہے۔ جبکہ
ہجرت کی رسول اللہ نے اور تعاقب کیا آپکا قریش نے
تو پالیا آپ کو سراقہ نے راہ میں پس بددعا کی آپنے یہانتک
کہ سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دہنس گئے پس
چاہی سراقہ نے اس امر سے خلاصی اس شرط پر کہ آپسے
تعرض نہیں کریگا پس خلاصی دی اوسے اور لکھا فرمان
امن اوس کے خواہش کے موافق اور اسلام لائے فتح کے
دن تخریج کی ہے اسکی بخاری اور اون کے سوا سب
ائمہ حدیث اور ائمہ سیر نے ہجرت کے قصہ میں اور تخریج کی
ہے ابن اثیر نے اپنی سند سے جو پہونچتی ہے براء بن عازب تک
اور دیکھا میں نے اکثر کتب حدیث و سیر میں سب نے بیان
کیا ہے اس قصہ کو ہجرت کے ذکر میں اور نہیں ذکر کیا کسی نے
لفظ فرمان سوا اس کے کہ کہا کہ لکھا ان کے لیے فرمان امن
سرباتک ہندی ایسا بیان کرتا تھا کہ بھیجا اوسکی طرف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ اور اسامہ اور
صہیب وغیرہ کو کہ وہ اوسکو دعوت اسلام کرتے
تھے۔ پس اسلام لایا اور قبول کیا فرمان رسالت کو۔
تخریج۔ تخریج کی ہے اسکی ابوموسے نے میسر بن احمد
اسفرائنی۔ یحیی بن یحیی نیشاپوری کے شاگرد کے طریقہ
سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے مکی بن احمد بروعی نے کہا

۲۸ سراقہ بن مالک

۲۹ سرباتک الہندی

يحيى بن يحيى النيسابوري قال حدثنا مكى
ابن احمد البروعى قال سمعت اسحٰق بن ابراهيم
الطوسى يقول وهو ابن سبع وتسعين سنة
قال رأيت سرباتك ملك الهند وذكر القصة
قاله الحافظ۔

سریع بن الحکم

سريع بن الحكم۔ قدم في وفد تميم
فكتب له كتابا۔ **التخريج**۔ اخرجه ابن مندة
وابونعيم قاله ابن الاثير۔

سعید بن عداء الفریعی

سعيد بن عداء
الفريعي ويقال البكائى۔ وفد فكتب له كتابا
وزاد ابن مندة لفظ الكتاب۔ انى احضرتك
الزبج۔ (اصابه) **التخريج** ذكره المدائنى فى
كتاب رسل النبى صلى الله عليه وسلم وروى
من طريق عبد الله بن يحيى قال رانى ابن
سعيد بن عداء كتابا من محمد رسول الله۔
الخ۔ ورواه الباوردى قاله الحافظ وقال ابن
الاثير اخرجه ابن مندة وابونعيم۔

سمعان ابن عمرو الکلابی

سمعان
ابن عمرو الكلابى۔ بعث اليه كتابا مع عبد الله
ابن عوسجة فرقع به دلوه فقيل لهم بنو المرقع
ثم اسلم وقدم على رسول الله صلى الله عليه
وسلم۔ **التخريج**۔ ذكر ابو الحسن المدائنى
فى كتاب رسل النبى صلى الله عليه وسلم۔ قاله
الحافظ فى الاصابه۔

سبز الاراشی

سبز الاراشى ووقع
عند ابن فتحون سيار بدل سبز لعله تصحيف
اتاه عمرو بن حسان وقال له يا رسول الله
اقطع حليفى فقطع له وكتب فى عرجون۔
التخريج۔ قال الحافظ رأيت هذا بخط الخطيب
وله ذكر فى حديث ابن شاهين وابن السكن
اخرجاه من طريق زيد بن ابراهيم بن عاصم

سنا میں نے اسحٰق بن ابراہیم طوسی سے کہتے تھے وہ اور ان کی عمر
ستانوے برس کی تھی کہ دیکھا میں نے سرباتک بادشاہ ہند
کو۔ اور ذکر کیا قصہ۔ بیان کیا ہے اسکو حافظ نے
سریع بن حکم آئے وفد تمیم کے ہمراہ پس لکھا ان کے لیے
فرمان **تخریج**۔ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے
بیان کیا اسکو ابن اثیر نے **سعید بن عداء فریعی** اور ان کو
بکائی بھی کہا جاتا ہے۔ حاضر خدمت ہوئے پس لکھا ان کے
لیے فرمان اور زائد کیے ہیں ابن مندہ نے لفظ کتاب کی
کہ میں نے دیا تجھکو زبج۔ (اصابہ) **تخریج**۔ ذکر کیا اسکو
مدائنی نے کتاب رسل النبی صلعم میں اور روایت کی ہے عبد اللہ
بن یحیی کے طریقہ سے کہا کہ دکھائی مجھکو سعید بن عداء کی بیٹی نے
ایک تحریر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے تھی اور
روایت کیا اسکو باوردی نے بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا
ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے۔
سمعان بن عمرو الکلابی بھیجا انکو فرمان عبد بن عوسجہ کے ہمراہ
پس پیوند لگا لیا اوس کا اپنے ڈول میں پس خطاب پڑ گیا
اون کا بنو مرقع پھر اسلام لائے اور رسول اللہ کی خدمت میں
حاضر ہوئے **تخریج**۔ ذکر کیا ابو حسن مدائنی نے کتاب رسل النبی
میں۔ بیان کیا اسکو حافظ نے اصابہ میں **سبز الاراشی** اور ابن
فتحون کے نزدیک سبز کیجگہ سیار ثابت ہوا ہے شاید غلطی
کتابت ہوئی ہے۔ آئے رسول اللہ کے پاس عمرو حسان
اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے حلیف کو جاگیر دیجئے پس جاگیر
دی آپنے اور لکھا فرمان عرجون کی لکڑی پر تھی **تخریج**
کہا حافظ نے کہ دیکھا میں نے خطیب کے خط سے اور اس کا ذکر
ہے ابن شاہین اور ابن سکن کا حدیث میں تخریج کی ہے
دونوں نے زید بن ابراہیم بن عاصم بن مالک بن عمرو الیہودی
کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے دادا نے

ابن مالك بن عمرو البلوى قال حدثني
جدى عن ابيه مالك قال عقلت رسول
الله صلى الله عليه وسلم واتاه عمرو بن حسان
بوادى القرى برجل من بني اراش - الحديث
(اصابه) **سنن الحج مع ابى بكرؓ** - اخرجه
البيهقى فى الدلائل عن عروة قال بعث
رسول الله صلى الله عليه وسلم ابا بكر اميرا
على الناس سنة تسع وكتب معه سنن الحج -
كذا ذكره فى السيرة المحمدية - **ضمام بن زيد**
الهمدانى - وقد فاسلم وكتب له كتابا وذلك
بعد مرجعه من تبوك - **التخريج** - قال
ابن الاثير اخرجه الطبرى وذكره ابو عمرو فى
نمط - (اسد الغابه) **علاء الحضرمى** -
استعمله على بحرين فكتب له عهدا - **التخريج**
قال الحافظ فى ترجمة صحار بن العباس روى
ابن شاهين من طريق حسين بن محمد قال
حدثنا ابى قال حدثنا جيفر بن الحكم العبدى
عن صحار بن العباس ومرثد بن مالك فى نفر
من عبد قيس قالوا فذكر القصة مطولة
وفيه استعمل العلاء على البحرين وكتب له -
وقال فى ترجمة عبد الله بن عوف العبدى
ذكره الطبرى عن الواقدى ان النبى صلى الله
عليه وسلم كتب الى العلاء وقال ابن الاثير
فى ترجمة شبيب اخرجه ابو موسى وله ذكر
فى طبقات محمد بن سعد قال اخبرنا محمد بن
عمر قال حدثنى ابو بكر بن عبد الله بن ابى
سبرة عن محمد بن يوسف عن السائب بن

اپنے باپ مالک کی روایت سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آئے آپکے پاس عمرو بن حسان وادی
قرے میں بنی اراش کے ایک شخص کے ہمراہ - الحدیث (اصابہ)
سنن حج ہمراہ ابو بکرؓ تخریج کی ہے اسکی بیہقی نے دلائل میں
عروہ سے روایت کرکے کہا کہ بھیجا رسول اللہ نے ابو بکرؓ صدیق
کو ۹ھ ہجری میں لوگوں پر امیر بنا کر اور لکھے آپ کے ساتھ
سنن حج - اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو سیرۃ محمدیہ میں -
ضمام بن زید ہمدانی - حاضر خدمت ہوکے پس اسلام لائے
اور لکھا ان کے لیے فرمان اور یہ آپ کے تبوک سے واپسی
کے بعد کا قصہ ہے - **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ تخریج
کی ہے اسکی طبری نے اور ذکر کیا اسکو ابو عمرو نے نمط میں
علاء حضرمی - عامل بنایا انکو بحرین پر پس لکھا اون کے
لیے عہد (ہدایت نامہ) **تخریج** - کہا حافظ نے صحار بن
عباس کے ترجمہ میں کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے
حسین بن محمد کے طریقہ سے کہا حدیث بیان کی ہم سے
میرے باپ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جیفر بن حکم عبدی
نے صحار بن عباس اور مرثد بن مالک سے روایت کی کہ چند
عبد قیس کے اشخاص کے جلسہ میں کہا انہوں نے پس ذکر
کیا قصہ طویل اور اوسمیں ہے کہ - عامل بنایا علاء کو بحرین
پر اور لکھا اون کے لیے فرمان - اور کہا عبد اللہ بن
عوف عبدی کے ترجمہ میں کہ - ذکر کیا اسکو طبری نے
بروایت واقدی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا فرمان علاء
کیطرف اور کہا ابن اثیر نے شبیب کے ترجمہ میں کہ
تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے اس کا ذکر ہے طبقات
محمد بن سعد میں کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن عمر نے
کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی سبرہ
نے - محمد بن یوسف سے روایت کرکے کہ وہ روایت کرتے ہیں سائب بن

۲۳ سنن حج مع ابی بکرؓ
۲۴ ضمام بن زید ہمدانی
۲۵ علاء حضرمی

يزيد عن العلاء بن الحضرمي ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم بعثه - فذكروفيه - وكتب
صلى الله عليه وسلم للعلاء كتابا فيه فرائض
الصدقة في الابل والبقر والغنم والثمار
والاموال يصدقهم على ذلك وامره ان ياخذ
الصدقة من اغنيائهم فيردها على فقرائهم -

۴۴ عامر بن هلال

عامر بن هلال يكنى اباسيارة المتعي - كتب له
النبي صلى الله عليه وسلم كتابا فهو عند بني
عم المتعيين - **التخريج** - اختلف في اسمه
وبهذا الاسم سماه ابو احمد العسكري وقيل
اسمه الحارث وهناك اخرجه ابن مندة و
ابو عامر وههنا اخرجه ابو موسى وابو عمرو
في الكنى اخرجه ابو نعيم وابن مندة وابن
عبد البر قاله ابن الاثير -

۴۵ عامر بن الطفيل

عامر بن الطفيل
ذكر ابن سعد في الطبقات في غزوة منذر
ابن عمرو فقال ثم سرية منذر بن عمرو الى
بير معونة في صفر على راس ستة وثلثين شهرا
من مهاجر رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا
وقدم عامر بن مالك بن جعفر ابو براء ملاعب
الاسنة الكلابي عليه صلعم فاهدى له
فلم يقبل منه وعرض عليه الاسلام فلم يسلم
ولم يبعد وقال لو بعثت معي نفرا من اصحابك
الى قومي لرجوت ان يجيبوا دعوتك فقال
اني اخاف عليهم اهل نجد فقال انا لهم
جار ان يعرض لهم احد فبعث صلى الله عليه
وسلم معه سبعين رجلا من الانصار
شببة يسمون القرآن وامر عليهم المنذر

زید سے وہ علا بن الحضرمی سے کہ رسول اللہ صلعم نے بھیجا اونکو
پس ذکر کیا حدیث کو اور اوسمیں ہے کہ اور لکھا رسول اللہ صلعم
نے علا کے لیے ایک فرمان جسمیں زکوۃ کے فرائض کا بیان
تہا اونٹوں اور بقر وغنم اور پھلوں اور مالوں کی زکوۃ کی بابت
کہ صدقہ کرے اونکو اس طرح پر اور حکم دیا تہا اون کو کہ لیں کو
غنیوں سے اور دیں فقرا کو۔ **عامر بن ہلال** کنیت
سیارۃ المتعی ہے۔ لکھا اونکو رسول اللہ نے فرمان پس وہ اون کے
بنی عم متعیین کے پاس تہا۔ **تخریج**۔ اختلاف کیا گیا ہے
اون کے نام میں اور اسی نام سے نامزد کیا ہے انکو ابو احمد
عسکری نے اور کہا گیا ہے کہ اون کا نام حارث ہے۔ اور
اس موقع پر تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو عامر نے اور اسی
مقام پر تخریج کی ہے اسکی ابو موسی اور ابو عمرو نے اور کنیتوں میں
تخریج کی ہے ابو نعیم اور ابن مندہ اور ابن عبد البر نے۔ بیان کیا
ہے اسکو ابن اثیر نے۔ **عامر بن الطفیل**۔ ذکر کیا ہے ابن سعد نے
طبقات میں منذر بن عمرو کے غزوہ میں پس کہا کہ پہر ماہ صفر میں
رسول اللہ کی ہجرت کے چھتیسویں مہینہ بعد منذر بن عمرو کا سریہ
گیا بیر معونہ کیطرف۔ کہا راویوں نے کہ آئے عامر بن مالک بن جعفر ابو
براء ملاعب الاسنہ کلابی رسول اللہ کیخدمت میں۔ پس
آپ کو ہدیہ دیا آپنے قبول نہیں کیا اور پیش کیا اونپر اسلام
پس اسلام نہیں لایا اور نہ زائد دوری ظاہر کی اور کہا اگر آپ
بھیجیں میرے ہمراہ میری قوم کیطرف اپنے اصحاب میں سے
تو میں امید کرتا ہوں کہ وہ آپ کی دعوت قبول کریں گے
آپ نے فرمایا کہ مجھے اہل نجد سے اونکو ضرر پہونچانے کا
اندیشہ ہے تو اوس نے کہا کہ میں اس بات کا ذمہ دار ہوں
اگر اون سے کوئی تعرض کرے تو آپنے بھیجے اوس کے ہمراہ
ستر انصاری جوان اور حافظ قرآن اور امیر بنایا انپر منذر
بن عمرو ساعدی کو۔ پس جب وہ پہونچے بیر معونہ تک

ابن عمرو الساعدی فلما وصلوا بئر معونة وهو
ماء من مياه بني سليم وهو بين ارض بني
عامر وبني سليم نزلوا عليها وعسكروا بها
وقدموا حرام بن ملحان بكتاب رسول
الله الى عامر بن الطفيل فوثب على حرام
فقتله واستصرخ عليهم بني عامر فابوا و
قالوا لا نخفر ذمة ابي براء فاستصرخ عليهم
قبائل من سليم عصية ورعلا وذكوان
فنفروا معه ورأسوه واستبطاء المسلمون
حراما فاقبلوا في اثره فلقيهم القوم فاحاطوا بهم
فكاثروهم فتقاتلوا فقتل اصحاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم وفيهم سليم بن ملحان
والحكم بن كيسان في سبعين رجلا قالوا
اللهم انا لا نجد من يبلغ رسولك السلام
غيرك فاقرأه منا السلام فاخبره جبرئيل
بذلك فقال وعليهم السلام وبقي المنذر
ابن عمرو فقالوا ان شئت آمناك فابى واتى
مصرع حرام فقاتلهم حتى قتل فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اعنق ليموت يعني انه
تقدم على الموت وكان معهم عمرو بن امية
الضمري فقتلوا جميعا غيره فقال عامر بن
الطفيل قد كان على امي نسمة فانت حر عنها
وجز ناصيته عبد الله بن قدامة يكنى
ابا محمد - قال ابن الاثير - اخرجه
الثلاثة وابو عمر جعله من عامر وجعله
ابن مندة وابو نعيم سلميا وسمى ابن
مندة ابو قمامة بدل قدامة ونذكره

جو ایک کنواں ہے بنی سلیم کے کنوؤں میں سے اور وہ ارض بنی
عامر اور بنی سلیم کے درمیان ہے تو اوترے وہاں اور وہیں قیام کرتا
اور آگے بھیجا حرام بن ملحان کو رسول اللہ کا فرمان لیکر عامر بن طفیل
کیطرف پس جھپٹا وہ حرام پر اور مار ڈالا اوسے۔ اور برانگیختہ
کیا اوس نے بنی عامر کو اونہوں نے انکار کیا اور کہا کہ نہ توڑا جاوے گا
ذمہ ابو براء کا پس برانگیختہ کیا اوس نے قبائل سلیم عصیہ رعل اور
ذکوان کو تو وہ اوس کے ساتھ ہو گئے اور اوسکو سردار بنا لیا۔
اور جب حرام کی واپسی میں دیر ہوئی تو سب مسلمان اوس کے
پیچھے گئے تو وہ لوگ اون سے ملے اور انکو گھیر لیا پس لڑے اور
قتل کیے گئے صحابہ رسول اللہ صلعم اور ان میں سلیم بن ملحان
اور حکم بن کیسان تھے مع ستر آدمیوں کے۔ کہا صحابہ نے کہ
اے اللہ تیرے سوا ہم کسیکو نہیں پاتے جو ہمارا اسلام تیرے رسول
کو پہونچا دے پس تو ہی ان تک ہمارا اسلام بھیج۔ پس خبر دی
حضرت جبرئیل نے اس کی بابتہ رسول اللہ کو آپنے فرمایا و
علیہم السلام اور باقی رہ گیا منذر بن عمرو ان سے کہا کہ اگر
تو چاہے تو ہم تجھے امن دیدیں تو انکار کیا اور حرام کی مقتل
ہونے کی جگہ پر پہونچکر لڑے یہاں تک کہ قتل کیے گئے تو
فرمایا رسول اللہ نے کہ وہ خود موت کے موںہہ میں گیا اور
تھے اونہی کے ہمراہ عمرو بن امیۃ ضمری پس مار ڈالے گئے
سب اون کے اور کہا اون سے عامر بن طفیل نے کہ میری
ماں پر غلام تھا پس تو آزاد ہے اوس کی جانب سے اور ان کی
پیشانی کے بال کاٹ لیئے۔
عبد اللہ بن قدامہ جنکی کنیت ابا محمد ہے۔ کہا ابن اثیر
نے کہ تخریج کی ہے اسکی ثلاثہ یعنی ابو نعیم بن مندہ
اور ابن عبد البر نے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے اسکو بنی
عامر میں سے اور ابن مندہ اور ابی نعیم نے انکو سلمی کہا اور
بتایا ہے [illegible] ابن مندہ نے ابو قمامہ بو قدامہ کے [illegible]

عبد اللہ بن قدامہ

الآن فی موضعه فهما واحد والله اعلم۔

عبد الله بن قوام او عبد الله بن ثمامة

عبد الله بن ثمامة السلمی۔ اخرجه ابن منده وتقدم تفصیله فی عبد الله بن قدامة۔

عبد بن عمرو

عبد بن عمرو۔ اختلف فی اسمه فهو الاصم عبد الرحمن کتب له کتابا بمائة الذی اسلم علیه۔ التخریج۔ رواه ابن سعد ذکره صاحب سیرة الشامیة

عریب بن عبد کلال

عریب بن عبد کلال۔ کتب الیه والی اخیه حارث وکان الیهما امر حمیر۔ التخریج۔ ذکر ابن الاثیر قاله ابن الکلبی۔

عدی بن شراحیل

عدی بن شراحیل من بنی عامر۔ وفد الیه صلی الله علیه وسلم باسلامه واسلام اهل بیته وسأله الامان من مخافة خافها فکتب له رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ التخریج۔ قال الحافظ روی ابن شاهین من طریق ابراهیم بن یوسف عن زیاد قال حدثنی بعض اصحابنا عن سماک ابن حرب قال کان رجل من بنی عامر یقال له عدای فمر بالنبی صلی الله علیه وسلم الحدیث وفی اسناده من لا یعرف وقال ابن الاثیر اخرجه ابو موسی۔

العداء بن خالد بن هوذة

العداء بن خالد بن هوذة۔ اخرج محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة العداء قال خبرنا المنهال بن بحر ابو سلمة القشیری قال حدثنا عبد المجید ابن ابی یزید قال لما کان زمن یزید بن المهلب خرجت انا وحجر بن ابی النصر الی مکة فمررنا بماء یقال له الرجخ فقالوا لنا ههنا رجل قد رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم

کرچکے ہیں ہم ابو قدامہ کو اوسکے موضع پر پس وہ دونو ایک ہیں واللہ اعلم

عبد اللہ بن ثمامہ سلمی۔ تخریج کی ہے اس کی ابن مندہ نے اور گذر گئی اسکی تفصیل عبد اللہ بن قدامہ کے نام میں

عبد بن عمرو اختلاف ہے ان کے نام میں پس وہ اصم عبد الرحمن ہیں اور لکھا ان کے لیے فرمان اوس پانی (مراد نہر وغیرہ) کی بابتہ جسپر اسلام لائے تخریج۔ روایت کیا اسکو ابن سعد نے۔ بیان کیا ہے صاحب سیرۃ شامی نے۔

عریب بن عبد کلال۔ فرمان لکھا انکو اور انکے بہائی حارث کو جو دونو حاکم تہے حمیر کے تخریج۔ ذکر کیا ابن اثیر نے کہ بیان کیا ہے اسکو ابن کلبی نے عدی بن شراحیل قبیلہ بنی عامر سے ہیں۔ اپنی اور اپنی اہل بیت کے اسلام کی خبر لیکر حاضر خدمت ہوئے اور خوف کیوجہ سے آپ سے امن چاہی پس لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان تخریج۔ کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے ابراہیم بن یوسف کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زیاد سے کہا کہ حدیث بیان کی مجہہ سے بعض اصحاب نے پروایت سماک بن حرب کہا کہ تہا ایک شخص بنی عامر کا جسکو عدی کہتے تہے پس گیا وہ رسول اللہ کے پاس۔ الحدیث اور اسکی سند میں ایک غیر معروف شخص ہے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابو موسے نے عداء بن خالد بن ہوذہ۔ محمد بن سعد نے طبقات میں عداء کے ترجمہ میں تخریج کی ہے کہ خبر دی ہم کو منہال بن بحر ابو سلمہ قشیری نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد المجید بن ابی یزید نے کہا کہ یزید بن مہلب کے زمانہ میں اور حجر بن ابی النصر مکہ کو جاتے تہے پس ہم ایک چشمہ پر پہونچے جس کا نام رخیخ تہا ہم سے لوگوں نے کہا کہ یہاں ایک آدمی رہتا ہے جس نے رسول اللہ کو دیکہا ہے پس پہونچے ہم ایک بوڑہے آدمی کے پاس

فاتينا الشيخا كبيرا قلنا ارايت رسول الله
صلے الله عليه وسلم قال نعم وكتب لى بهذا
الماء قال فاخرج لنا جلدة فيها كتاب رسول
الله صلے الله عليه وسلم قلنا ما اسمك قال
العداء بن خالد - عمير بن اقصى الاسلمي
روى انه قدم عمير فى عصابة من اسلمة
فقالوا قد آمنا بالله و رسوله واتبعنا منهاجك
فاجعل لنا عندك منزلة تعرف العرب فضيلتنا
فانا اخوة الانصار ولك علينا الوفاء والنصر
فى الشدة والرخاء فقال صلے الله عليه وسلم اسلم
سالمها الله وغفار غفرها الله وكتب كتابا لاسلم
ومن اسلم من قبائل العرب لمن سكن السيف
والسهل - فيذكر فيه الصدقة والفرائض
فى المواشى وكتب الصحيفة ثابت بن قيس
ابن شماس و شهد ابو عبيدة بن الجراح وعمر
ابن الخطاب - التخريج - ذكر هذه القصة
فى السيرة الشامية برواية ابن سعد و
قال ابن الاثير اخرجه ابوموسى و قال تركنا
ذكره لان رواته نقلوه بالفاظ غريبة و
بدلوها وصحفوها - عبد الرحمن
ابن عوف - بعثه صلے الله عليه وسلم الى
دومة الجندل فدعاهم ثلثة ايام فيوم
الثالث اسلم الاصبغ بن عمرو الكلبى فكتب
عبد الرحمن الى النبى صلى الله عليه وسلم
يخبره بذالك فكتب اليه - ان تزوج ابنة
الاصبغ - التخريج - اخرجه الدارقطنى
فى الافراد من طريق محمد بن الحسن صاحب

اور پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا ہے اونہوں نے
کہا کہ ہاں اور لکھا آپنے میرے واسطے یہ چشمہ - کہا عبدالمجید نے
پس نکالا ہمارے لیے ایک چمڑہ کا ٹکڑا جس میں فرمان تہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے کہا عدا
بن خالد عمیر بن اقصے سلمی روایت ہے کہ آئے عمیر سلمہ کی
ایک گروہ کے ہمراہ پس کہا کہ ایمان لائے ہم اللہ اور اوس کے
رسول پر اور اختیار کیا ہم نے آپ کا طریقہ پس آپکے پاس ہمارا
مرتبہ بڑہ جائے تاکہ عرب ہمارے فضیلت معلوم کریں پس ہم
بہائی ہیں انصار کے اور ضرور ہے آپکو ہماری مدد سختی اور آرام
میں پس فرمایا رسول اللہ نے کہ قبیلہ اسلم سلامت رکہے اوسکو
اللہ اور قبیلہ غفار بخشے اوسکو اللہ اور لکہا ایک فرمان قبیلہ
اسلم کے لیے اور جو اسلام لائے قبائل عرب میں سے جو رہتے
ہیں سیف و سہل میں پس ذکر کیا اوس میں صدقہ اور جانوروں کی
زکوٰۃ کا اور لکہا صحیفہ ثابت بن قیس بن شماس نے اور گواہی
دی ابوعبیدہ بن الجراح اور عمر بن الخطاب نے - تخریج
ذکر کیا اس قصہ کو سیرۃ شامی میں ابن سعد کی روایت سے
اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابوموسے نے اور
کہا کہ چھوڑ دیا ہم نے اس فرمان کا ذکر کیونکہ اوس کے راویوں
نے بیان کیا ہے اوسکو غریب الفاظ سے اور تصحیف کری
ہے اوس میں اور بدل دیا ہے اوسکو - عبدالرحمن بن عوف
بہیجا اون کو رسول اللہ نے دومۃ الجندل کیطرف - پس
دعوت دی اسلام کی وہاں تین دن پس تیسرے روز اسلام
لایا اصبغ بن عمرو کلبی پس لکہا عبدالرحمن نے نامہ رسول اللہ
کی خدمت میں خبر دیتے تہے آپکو اس امر کی جواب لکہا
رسول اللہ نے - شادی کر لے اصبغ کی بیٹی سے
تخریج - تخریج کی ہے اسکی دارقطنی نے افراد میں
محمد بن حسن شاگرد امام ابوحنیفہ کے طریق سے

١٥٥ عمير بن اقصى الاسلمي

١٥٦ عبدالرحمن بن عوف

ابی حنیفة رح عن سعید بن مسلم بن قاتك
عن عطأ عن ابن عمر رض قال دعا النبی صلی الله
علیه وسلم. الحدیث قال الحافظ وقال قرأت
بتمامه علی احمد بن الحسن الزینی ان محمد بن
احمد بن خالد الفارقی (البارقی) اخبرهم
قال خبرنا ابراهیم بن محمد بن مناقب قال
اخبرنا ابو الیمن الکندی قال خبرنا ابو منصور
القرار قال خبرنا ابو الحسین بن البیعوتی قال
اخبرنا ابو سعید الاسماعیلی بانتقاء الدارقطنی
قال حدثنا محمد بن الحسن الخباز قال حدثنا
عمرو بن تمیم قال حدثنا ابو سلیمان موسی
ابن سلیمان موسی ابن سلیمان الجوزجانی
قال حدثنا محمد بن الحسن صاحب ابی حنیفة رح
فذکره مطولا- قال الدارقطنی فی الافراد
تفرد به محمد بن الحسن عن سعید ولم یروه
عنه غیر ابی سلیمان قلتُ روایة الواقدی
له عن سعید ترد علی هذا الاطلاق - ذکره
الحافظ فی ترجمة الاصبغ بن عمرو- **عبد الله**
ابن الحارث ابو ظبیان الاعرج الغامدی-
کان اسمه عبد شمس فاسلم وغیر النبی
صلی الله علیه وسلم اسمه عبد الله وکتب له
کتابا- **التخریج**- قال ابن الاثیر والحافظ
انه اخرجه ابن الکلبی- **عبد رضی**
الخولانی یکنی ابا مکنف - وفد وکتب له کتابا-
التخریج- قال الحافظ فی الاصابة اخرجه
ابن مندة -**عبد العزیز** بن سیف بن
ذی یزن الحمیری - ذکره ابن مندة فقال

وہ روایت کرتے ہیں سعید بن مسلم بن قاتک سے وہ عطا سے وہ ابن
عمر سے کہا کہ بلایا رسول اللہ نے- الحدیث بیان کیا اس کو
حافظ نے اور کہا کہ پڑھا میں نے اسکو تمامہ احمد بن حسن زینی کے
سامنے کہ محمد بن احمد خالد فارقی (بارقی) نے خبر دی اون کو
کہا کہ خبر دی ہمکو ابراہیم بن محمد بن مناقب نے کہا کہ خبر دی
ہمکو ابو الیمن کندی نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو منصور قرار نے
کہا کہ خبر دی ہم کو ابو حسین بن یعوری نے کہا کہ خبر دی ہمکو
ابو سعید اسماعیلی نے- کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد
بن حسن خباز نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمرو
بن تمیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو سلیمان موسے
بن سلیمان جوزجانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن حسن شاگرد امام ابو حنیفہ نے پس ذکر کیا مطولاً
کہا دارقطنی نے افراد میں کہ منفرد ہوئے ہیں اوس کے
ساتھ محمد بن حسن بروایت سعید اور نہیں روایت کی
اون سے سوا ابی سلیمان کے کہتا ہوں میں روایت واقدی
کی سعید سے رد کرتی ہے اس اطلاق کو- ذکر کیا
اسکو حافظ نے اصبغ بن عمرو کے ترجمہ میں-
عبد اللہ بن حارث ابو ظبیان اعرج غامدی- ان کا نام
عبد شمس تھا پس اسلام لائے اور بدلا رسول اللہ نے
اون کا نام عبد اللہ اور لکھا اون کے لیئے فرمان
تخریج- کہا ابن اثیر نے اور حافظ نے کہ تخریج کی اسکی
ابن کلبی نے **عبد رضی** الخولانی جنکی کنیت ابا مکنف
ہے حاضر خدمت ہوئے اور لکھا اون کے لیئے فرمان-
تخریج- کہا حافظ نے اصابہ میں کہ تخریج کی ہے اسکی
ابن مندہ نے-
عبد العزیز بن سیف بن ذی یزن حمیری- ذکر کیا ہے
اسکو ابن مندہ نے پس کہا کہ لکھا فرمان

٨٧ عبد الله بن الحارث الغامدی
٨٨ عبد رضی الخولانی
٨٩ عبد العزیز بن سیف ذی یزن

كتب صلى الله عليه وسلم اليه قال ابو موسى
في الذيل نكر عليه ابو نعيم وقال ان الذي
كتب اليه هو اخوه ذرعه - اورده الحافظ -
عمرو بن الخفاجي وعمرو بن المحجوب -
صحب النبي صلى الله عليه وسلم وكتب له
كتابا - **التخريج** - قال الرشاطي صحب
النبي صلى الله عليه وسلم - الخ واورد ذلك
الطبري وقال لسيف ان الرسول اليه
بذلك كان زياد بن حنظلة ذكره ابن
حجر في الاصابة - **عيينة بن حصن** - سأل
فامر له بما سئل وامر معوية فكتب له بما سئل -
التخريج - اخرجه ابو داؤد في باب من
روى نصف صاع من قمح عن سهل بن
الحنظلية - **عبد الله بن جحش** - بعث
عبد الله بن جحش وكتب له كتابا وامره ان
لا يقرأه حتى يبلغ مكان كذا وقال لا تكرهن
احدا من اخوانك على المسير معك فلما
قرأه استرجع وقال سمعا وطاعة لرسول
الله فخبرهم الخبر وقرأ عليهم الكتاب فرجع
رجلان ومضى بقيتهم فلقوا ابن الحضرمي
وقتلوه ولم يدروا ان ذلك اليوم من رجب
او جمادى فقال المشركون للمومنين قتلتم
في الشهر الحرام فانزل الله ويسئلونك عن
الشهر الحرام الآيه - **التخريج** - اخرج هذه
القصة ابن جرير وابن المنذر وابن ابي حاتم
والطبراني والبيهقي في سننه بسند صحيح
عن جندب بن عبد الله - كذا في السيرة

ہونکو رسول اللہ نے اور کہا ابو موسی نے ذیل میں
انکار کیا ہے اس کا ابو نعیم نے اور کہا کہ جسکی طرف فرمان لکہا
ہے رسول اللہ نے وہ ان کے بہائی ذرعہ ہیں - بیان کیا
اسکو حافظ نے **عمرو بن خفاجی** اور عمرو بن محجوب صحبت
پائی ہے رسول اللہ کی اور لکہا ان کے لیے فرمان **تخریج**
کہا رشاطی نے صحبت پائی تہی صلے اللہ علیہ وسلم کی الخ
اور بیان کیا ہے اسکو طبری نے اور کہا سیف نے کہ قاصد
اون کیطرف اس کے زیاد بن حنظلہ تہے ذکر کیا اسکو
ابن حجر نے اصابہ میں **عیینہ بن حصن** - آپ سے کچھ مانگا
پس حکم دیا اوس چیز کے لئے جس کا سوال کیا تہا اور حکم دیا
معویہ کو پس لکہا اون کی شے مسئولہ کی بابتہ **تخریج** تخریج
کی ہے اس کی ابو داؤد نے باب من روی نصف
صاع من قمح میں بروایت سہل بن خنظلیہ **عبد اللہ**
بن جحش بہیجا عبد اللہ بن جحش کو اور لکہا اون کے لیے فرمان اور
اور حکم دیا اون کو کہ نہ پڑہیں اوسکو یہاں تک کہ فلاں جگہ پہونچ
جاویں اور کہا کہ مت مجبور کرو کیسکو اپنے بہائیوں میں سے اپنے ہمراہ جانے
پر پس جب اوسکو پڑہا تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہا اور کہا حکم
ہو رسول اللہ کا پس خبر دی اونکو اوس کے مضمون کے اور
پڑہا اون پر فرمان پس لوٹے دو شخص اور گئے باقی کے پس ملے ابن
حضرمی سے اور مار ڈالا اوسے اور نہیں جانتے تہے کہ یہ دن رجب کا
ہے یا جمادی کا پس کہا مشرکین نے مسلمانوں سے کہ قتل کیا انہوں
نے شہر حرام میں پس اتاری اللہ نے یہ آیت کہ یسئلونک
عن الشہر الحرام الآیہ **تخریج** - تخریج کی ہے اس
قصہ کی ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی
اور بیہقی نے اپنی سنن میں صحیح سند سے بروایت
جندب بن عبد اللہ - اسی طرح سیرۃ محمدیہ میں ہے

عمرو بن الخفاجی
العیینۃ بن حصن
عبد اللہ بن جحش

المحمدية واخرجه محمد بن سعد في الطبقات قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثني خارجة ابن عبد الله عن داؤد بن الحصين عن نافع ابن جبير قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد الله بن جحش في رجب على راس سبعة عشر شهرا سرية الى نخلة وخرج معه نفر من المهاجرين ليس فيهم انصاري وامره عليهم وكتب له كتابا وقال اذا سرت يومين فانشره فانظر فيه ثم امض لامري الذي امرتك به۔

عون بن فلان (حاشیہ)

عون ابن فلان۔ روی ان طلحة خرج في عهد النبي صلى الله عليه وسلم فنزل بسميراء ودعى الناس الى امره وارسل الى النبي صلى الله عليه وسلم يوادعه فارسل رسول الله حزار بن الازور فقدم على سنان بن ابي سنان وعلى قضاعة ثم اتى بني ورقاء من بني صيداء بكتاب النبي صلى الله عليه وسلم الى عون بن فلان فاجابه۔ **التخريج** اخرجه ابن عساكر عن سيف باسناده عن عثمان بن قطبة عن نفر من اسد انهم اتوه احدهم ان طلحة خرج۔ ذكره صاحب السيرة المحمدية۔

غالب بن عبداللہ اللیثی (حاشیہ)

غالب بن عبد الله الليثي۔ ذكره ابن سعد في الطبقات في ذكر السرايا فقال اخبرنا عبد الله بن عمرو ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث بن سعيد قال حدثنا محمد ابن اسحق عن يعقوب بن عتبة عن مسلم ابن عبد الله الجهني عن جندب بن مكيث

اور تخریج کی ہے اسکی محمد بن سعد نے طبقات میں کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے خارجہ بن عبداللہ نے بروایت داؤد بن حصین وہ روایت کرتے ہیں نافع بن جبیر سے کہا کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے عبداللہ بن جحش کو ہجرت کے سترویں مہینہ کے شروع رجب کے مہینہ میں ایک لشکر لیکر نخلہ کیطرف اور گئے اون کے ہمراہ مہاجرین جنمیں انصاری کوئی نہیں تھا اور لکھا آپ نے اون کے لیے ایک فرمان۔ اور فرمایا کہ جب دو روز چل چکو تب اسے کھولنا اور دیکھنا اور جس امر کا میں نے حکم دیا ہے وہ کرنا۔ **عون بن فلاں**۔ روایت ہے کہ طلحہ نے خروج کیا رسول اللہ کے عہد میں پس اترا سمیراء میں اور بلایا لوگوں کو اپنے دین کیطرف اور بھیجا آدمی رسول اللہ کیطرف عہد چاہتا تھا آپ سے۔ پس بھیجا رسول اللہ نے حزار بن ازور کو پس گئے وہ سنان بن ابی سنان اور قبیلہ قضاعہ کے پاس پھر آئے بنی ورقاء کے پاس جو بنی صیداء میں سے ہیں رسول اللہ کا فرمان لیکر بنام عون بن فلاں پس قبول کیا اوس نے فرمان رسول اللہ کو۔ **تخریج**۔ تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر نے بروایت سیف اپنی سند سے بروایت عثمان بن قطبہ جو روایت کرتے ہیں قبیلہ اسد کے آدمیوں سے بیان کیا اونمیں سے ایک نے کہ طلحہ نے خروج کیا۔ ذکر کیا اسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے۔

غالب بن عبد اللہ لیثی۔ ذکر کیا ہے اسکو ابن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا کہ خبر دی ہم کو عبداللہ بن عمرو ابو معمر نے کہا کہ ــــــــ حدیث بیان کی ہم سے عبد الوارث بن سعید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسحق نے یعقوب بن عتبہ کی روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں مسلم بن عبد اللہ جہنی سے وہ جندب بن مکیث جہنی سے کہا کہ بھیجا

الجهنی قال بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم غالب بن عبد الله اللیثی فی سریة فکتب فیهم وامرهم ان یشنوا الغارة علی بنی الملوح بالکدید وهم من بنی لیث وذکر القصة مطولا - **فیروز الدیلمی** - روی عنه ان اول ردة کانت فی الاسلام کانت بالیمن علی عهده صلی الله علیه وسلم علی یدی ذو الحمار عبهلة بن کعب وهو الاسود خرج بعد حجة الوداع فجاءتنا کتاب النبی صلی الله علیه وسلم یامرنا فیها ببعث الرجال لمجادلته - **التخریج** - اخرجه ابن عساکر والسیف عن الضحاک بن فیروز الدیلمی عن ابیه ان اول ردة الحدیث کذا فی السیرة المحمدیة - **قیس بن کعب النخعی** - وفد علی النبی صلی الله علیه وسلم فکتب له کتابا - **التخریج** - قال ابن عابس حدثنی ابی عن زرارة عن قیس بن عمرو انه وفد فاسلم فکتب له کتابا ذکره ابو موسی فیما فات ابن منده ونسبه ابن حبیب عن ابن الکلبی - قال ابن الاثیر فی الاسد فی ترجمة الارقم النخعی - **قتادة** ابن الاعور التمیمی صحب النبی صلی الله علیه وسلم وکتب له کتابا بالشبکة وهو موضع بالدهناء - **التخریج** - قال ابن الاثیر ذکره البغوی فی الوحدان وقال قال محمد بن سعد صحب النبی صلی الله علیه وسلم - واخرجه ابو موسی وهکذا ذکره محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة قتادة - **قیس بن سلمة**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبد اللہ لیثی کو ایک لشکر کے ہمراہ پس لکھا اون کے لیے فرمان اور حکم دیا اونکو کہ لوٹ مار کریں بنی ملوح پر کدید میں اور وہ بنی لیث میں سے ہیں - پس ذکر کیا پورا قصہ مطول - **فیروز** دیلمی سے روایت ہے فیروز سے کہ اول ارتداد جو اسلام میں ہوا - رسول اللہ کے زمانہ میں یمن میں تھا ذو الحمار عبہلہ بن کعب کے ہاتھوں اور وہ اسود ہے جسنے خروج کیا بعد حج وداع کے پس آیا ہمارے پاس فرمان رسول اللہ کا جس میں حکم دیتے تھے آپ ہمکو لشکر بھیجنے کا اوسکی لڑائی کے لیے **تخریج** تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر اور سیف نے بروایت ضحاک بن فیروز جو روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ اول ارتداد الحدیث اسیطرح ہے سیرۃ محمدیہ میں - **قیس بن کعب** نخعی - حاضر ہوئے رسول اللہ کے پاس پس لکھا اون کے لیے فرمان **تخریج** - کہا ابن عابس نے کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے بروایت زرارہ وہ روایت کرتے ہیں قیس بن عمرو سے کہ وہ حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور لکھا اون کے لیے فرمان ذکر کیا ابو موسے نے اون لوگوں میں جو رہ گئے تھے ابن مندہ سے اور روایت کیا ابن حبیب نے ابن کلبی سے - بیان کیا اسکو ابن اثیر نے اسد الغابہ ترجمہ ارقم نخعی میں **قتادہ** بن اعور تمیمی صحبت پائی رسول اللہ کی اور لکھا آپنے اون کے لیے فرمان شبکہ کی بابت جو ایک موضع ہے دہنا میں **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو بغوی نے وحدان میں اور کہا کہ کہا محمد بن سعد نے کہ صحبت پائی رسول اللہ کی - اور تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے - اور اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو محمد بن سعد نے طبقات میں قتادہ کے ترجمے میں

قیس بن سلمہ

فیروز الدیلمی

قیس بن کعب النخعی

قتادة بن الاعور التمیمی

قیس بن سلمة بن شراحیل

ابن شراحيل - وفد سلمة بن يزيد واخوه
لامه قيس بن سلمة بن شراحيل فاسلما
واستعمل النبي صلى الله عليه وسلم قيسًا على
بني مروان وكتب له كتابًا - التخريج - قال
الحافظ في الاصابة اخرج هذه القصة المرزباني
وذكره صاحب السيرة الشامية في وفود
۱۹۹ قیس بن نمط
الجعفي برواية ابن سعد - قيس بن نمط
قيل ان قيس بن نمط لما وفد على النبي صلى
الله عليه وسلم وصفه بانه فارس مطاع
فكتب اليه النبي صلى الله عليه وسلم - التخريج
قال الحافظ ذكره الرشاطي والهمداني في
۲۰۰ قیس بن یزید
الاكليل - قيس بن يزيد - روي انه قال
وفدت الى النبي صلى الله عليه وسلم فاسلمت
وبايعت وكتب لي كتابًا واعطاني عصًا -
فجاء الى قومه ودعاهم الى الاسلام فاجتمعوا
اليه الى جبل يقال له سلمان - (اصابه)
التخريج - قال الحافظ ذكره المستملي في
طبقات اهل بلخ واورد من طريق العباس
ابن زنباع عن ابيه عن ابيه ضحاك عن
ابيه عن جده فاتك بن قيس عن ابيه
قيس بن يزيد انه قال وفدت - الحديث
۲۰۱ قیس بن حصین المازنی
قيس بن حصين المازني - لما وفد قيس
على النبي صلى الله عليه وسلم كتب له كتابًا
الى قومه - التخريج - قال الحافظ اخرج ابن
شاهين من طريق المدائني عن ابي معشر
عن يزيد بن رومان وسلمة بن علقمة عن
خالد الحذاء عن ابي قلابة وعن ابي ريحانة

بن شراحیل - حاضر ہوئے سلمہ بن یزید اور ان کے بھائی ماں کی
جانب سے قیس بن سلمہ بن شراحیل پس اسلام لائے دونو
اور عامل بنایا رسول اللہ نے قیس کو بنی مروان پر اور لکھا
اون کے لیے فرمان - تخریج - کہا حافظ نے اصابہ میں
کہ تخریج کی ہے اِس قصہ کی مرزبانی نے اور ذکر کیا
ہے اسکو صاحب سیرۃ شامی نے وفود جعفی میں بروایت
ابن سعد - قیس بن نمط - کہا گیا ہے کہ قیس بن
نمط جب کہ حاضر خدمت ہوئے تو تعریف کی آپنے اونکی
ان لفظوں میں کہ انہ فارس مطاع یعنی وہ شہسوار ہے جس کی
اطاعت کیجاتی ہے - پس لکھا رسول اللہ نے اون کیطرف
فرمان - تخریج - کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اوسکو رشاطی نے
اور ہمدانی نے اکلیل میں قیس بن یزید - روایت
کی گئی ہے کہا قیس نے کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ
کی خدمت میں پس اسلام لایا اور لکھا آپنے میرے
لیے فرمان اور عنایت کیا مجھکو ایک عصا (چوبدستی)
پھر آئے وہ اپنی قوم کیطرف اور بلایا اونکو اسلام کیجانب
پس جمع ہوئے وہ سب ان کے پاس ایک پہاڑ پر جس کا نام
سلمان تہا (اصابہ) تخریج کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اسکو
مستملی نے طبقات اہل بلخ میں اور بیان کیا عباس بن زنباع
کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے باپ ضحاک سے
وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا فاتک بن قیس سے وہ اپنے باپ قیس
بن یزید سے کہ اونہوں نے کہا کہ حاضر ہوا میں الحدیث -
قیس بن حصین المازنی جب حاضر ہوئے قیس رسول اللہ کیخدمت میں
تو لکھا آپنے اون کے لئے فرمان اونکی قوم کیجانب - تخریج
کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن شاہین نے مدائنی کے طریقہ
سے روایت کرتے ہیں یزید بن رومان اور سلمہ بن علقمہ وہ روایت
کرتے ہیں خالد الحذاء سے وہ ابی قلابہ اور ابی ریحانہ وغیرہ سے

* بروایت ابی معشر ۱۲

كبيس بن هوذة السدوسي

ماعز بن مالك الاسلمي

مسعود بن وائل

وغيرهم قالوا- وقاله ابن الكلبي ايضاً-
كبيس بن هوذة السدوسي- اتى النبي
صلى الله عليه وسلم وبايعه فكتب له كتاباً-
التخريج- قال الحافظ اخرجه ابن شاهين
وابن منده من طريق سيف بن عمر عن
عبد الله بن شبرمة عن اياد بن لقيط بن
كبيس بن هوذة احد بني الحارث بن سدوس
انه- الحديث وقال ابن منده غريب من
حديث ابن شبرمة لم يثبته الا من هذا
الوجه وقال الحافظ وجدته في نسخة من
معجم ابن شاهين قديمة بنون بدل
الموحدة وقال ابن الاثير اخرجه ابن منده
وابو نعيم وابن عبد البر- **ماعز بن مالك**
الاسلمي- كتب له النبي صلى الله عليه وسلم
كتاباً باسلام قومه وهو الذي اتى النبي
صلى الله عليه وسلم فاعترف بالزنا فرجمه-
التخريج- قال ابن الاثير اخرجه ابن عبد البر
مسعود بن وائل ويقال ابن مسروق-
قدم على النبي صلى الله عليه وسلم فاسلم
وحسن اسلامه قال يا رسول الله اني احب
ان تبعث الى قومي رجلا يدعوهم الى الاسلام
عسى الله ان يهديهم بك فقال لمعوية
اكتب قال يا رسول الله كيف اكتب له قال
اكتب بسم الله الرحمن الرحيم- **التخريج**
اخرجه ابو نعيم واخرج ابن منده من
عتبة بن ابي عتبة عن سليمان بن عمرو
عن الضحاك بن النعمان بن سعد ان

کہلاو بیان کیا ہے اس کو کلبی نے بھی۔
کبیس بن ہوذہ سدوسی۔ آئے رسول اللہ کے پاس اور
بیعت کی اونسے پس لکھا ان کے لیئے فرمان۔ **تخریج**
کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن شاہین اور ابن
مندہ نے سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے
ہیں عبد اللہ بن شبرمہ سے وہ ایاد بن لقیط بن کبیس بن
ہوذہ سے جو بنی حارث میں سے ہیں الحدیث اور کہا
ابن مندہ نے غریب ہے بوجہ حدیث ابن شبرمہ کے نہیں ثابت
ہے مگر اسی طریقہ سے اور کہا حافظ نے کہ پایا میں نے
اس کو معجم ابن شاہین کے قدیم نسخہ میں نون کے ساتھ
بعوض بار موحدہ۔ اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے
اس کی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے۔
ماعز بن مالک اسلمی۔ لکھا رسول اللہ نے اون کو فرمان
اون کے قوم کے اسلام کی بابتہ۔ اور وہ وہی ماعز ہیں۔
جنہوں نے رسول اللہ کے پاس حاضر ہوکر زنا کا
اقرار کیا پس رجم کیا آپ نے اون کو۔
تخریج کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن عبد البر نے
مسعود بن وائل اور ان کو ابن مسروق کہا جاتا ہے۔
آئے رسول اللہ کے پاس پس اسلام لائے اور اچھا ہوگیا
اون کا اسلام کہا اے رسول اللہ میں اچھا جانتا ہوں کہ
کسی کو آپ میری قوم کی جانب بھیجئے جو اونکو دعوت اسلام
کرے شاید اللہ اون کو آپ کی وجہ سے ہدایت دے
پس فرمایا معویہؓ سے کہ لکھو پوچھا کہ کس طرح لکھوں یا رسول اللہ
فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم **تخریج** تخریج
کی ہے اس کی ابو نعیم نے اور تخریج کی ہے ابن مندہ نے
عتبہ بن ابی عتبہ کے طریقہ سے جو روایت کرتے
ہیں سلیمان بن عمرو سے وہ ضحاک بن نعمان بن سعد سے

۴۹ مسلم بن حارث التمیمی

مسعود بن وائل فذم الحدیث لاصابہ و
اسد الغابہ) **مسلم بن حارث التمیمی**
ویقال حارث بن مسلم التمیمی - کتب لہ
کتابا بالوصاۃ الی من یعرفہ من ولاۃ الامر
التخریج وما اختلف فی اسمہ - قال البخاری
وابو حاتم وابوذرعۃ الرازی ان لہ صحبۃ
وزاد البخاری ھو والد الحارث وصحح البخاری
والترمذی وغیر واحد ان اسم الصحابی
مسلم واسم التابعی ولدہ الحارث و
الاختلاف فیہ علی الولید بن مسلم فقال
جماعۃ عنہ عن عبد الرحمن بن حسان عن
الحارث بن مسلم عن ابیہ وقال ھشام
ابن عمار وغیرہ عنہ عن عبد الرحمن عن
مسلم بن الحارث والراجح الاول لان محمد
ابن شعیب بن سابور رواہ عن عبد الرحمن
کذلک وکذا قال صدقۃ بن خالد عن
عبد الرحمن فی حدیث آخر اخرجہ البخاری
فی التاریخ عن الحکم بن موسی عن صدقۃ
ونقطۃ عن الحارث بن مسلم التمیمی عن
ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب
الحدیث - ھکذا قال الحافظ فی الاصابہ
واما عند ابن الاثیر فھو ذا ھو الحارث فقال
فی ترجمۃ الحارث ویقال مسلم بن الحارث
والاول اصح ویکنی ابا مسلم روی حدیثہ
ھشام بن عمار عن الولید بن مسلم عن
عبد الرحمن بن حسان الکنانی عن مسلم
ابن الحارث بن مسلم التمیمی ان اباہ حدثہ

کہ مسعود بن وائل آئے الحدیث (اصابہ واسد الغابہ)
مسلم بن حارث تیمی اور کہا گیا ہے کہ حارث بن مسلم
تیمی. لکھا اون کے لیے فرمان جس میں وصیت کی تھی اون
کے لیے اون حاکموں کو جو اون کو پہچانتے تھے.
تخریج اور ان کے نام کے اختلاف کا بیان. بخاری
ابو حاتم اور ابو ذرعہ نے کہا کہ اون کی صحبت رسول اللہ
کے ساتھ ثابت ہے اور زاید کیا بخاری نے کہ وہ والد
ہیں حارث کے اور تصحیح کی ہے بخاری اور ترمذی اور بہت
سے اہل حدیث نے کہ صحابی کا نام مسلم ہے اور تابعی
کا نام جو اون کے بیٹے ہیں حارث ہے اور اختلاف اس
میں ولید بن مسلم پر ہے جو راوی ہیں پس کہا ایک جماعت
نے اون کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن
بن حسان سے وہ حارث بن مسلم سے وہ اپنے باپ سے اور کہا
ہشام بن عمار وغیرہ نے اون کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں
عبد الرحمن سے وہ مسلم بن حارث سے - اور راجح قول اول ہے
کیونکہ محمد بن شعیب بن سابور نے روایت کی ہے اونسے
بروایت عبد الرحمن اسیطرح - اور اسی طرح کہا ہے صدقہ بن خالد
نے بروایت عبد الرحمن دوسری حدیث میں تخریج کی ہے بخاری
نے تاریخ میں بروایت حکم بن موسیٰ وہ روایت کرتے ہیں صدقہ
اور نقطہ سے وہ حارث بن تیمی سے وہ اپنے باپ سے کہ رسول اللہ
نے لکھا الحدیث. اسی طرح کہا حافظ نے اصابہ میں لیکن ابن
اثیر کے نزدیک پس انکا نام حارث ہے پس کہا کہ اور کہا
جاتا ہے مسلم بن حارث کے اور اول اصح ہے ان کی کنیت
ابو مسلم ہے روایت کیا ان کی حدیث کو ہشام بن عمار نے
بروایت ولید بن مسلم وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن
بن حسان کنانی سے وہ مسلم بن حارث بن مسلم
تیمی سے کہ اون کے باپ نے حدیث بیان کی

ان النبي صلى الله عليه وسلم ارسلهم- فذكر
الحديث وفيه- قال لي صلى الله عليه وسلم
ساكتب لك كتابا واوصي بك من يكون
بعدي من ائمة المسلمين ففعل وختم عليه
ودفع الي- **مشمرج بن خالد**- وفد عليه
صلى الله عليه وسلم في وفد عبد القيس
فاقطعه صلى الله عليه وسلم ركي ماء بالبادية
وكتب له بها كتابا- **التخريج**- اخرج ابن
السكن عن الحسين بن اسمعيل الفارسي
عن حاتم بن عبد الله بن عبدة عن علي بن
حجر بن اياس بن مقاتل بن مشمرج قال
حدثني ابي عن ابيه اياس عن جده مشمرج
قال قدمت على رسول الله في وفد عبد القيس
الحديث كذا ذكره الحافظ ابن حجر في الاصابه
معوية بن ثور العامري البكائي- كتب له
صلى الله عليه وسلم كتابا ووهب له من
صدقة عامة معونة له- **التخريج**- قال
الحافظ اخرج هذه القصة ابن منده بسند
صاعد بن العلاء بن بشر قال حدثني ابي عن
ابيه عن بشر بن معوية عن ابيه معوية
الحديث (اصابه) واخرجه البخاري في
تاريخه والبغوي وابن منده وابو نعيم عن
بشر بن معوية بن ثور- فذكر الحديث- كذا
ذكره في السيرة المحمدية- **مسفع**- ذكره
ابو عبيد القاسم بن سلام وقال كتب
صلى الله عليه وسلم اليه مع جرير بن عبد الله
البجلي كذا قاله الحافظ- **ملك بصرى**- ذكره

اون سے کہ رسول اللہ نے بھیجا اون کو- پس ذکر کیا حدیث
کو اور اوس میں ہے کہ کہا مجھ سے رسول اللہ نے
کہ لکھوں گا میں تیرے لیے ایک فرمان جس میں وصیت
کروں گا تیری بابت اوس شخص کو جو ہوگا میرے بعد
(خلیفہ) ائمہ مسلمین میں سے پس کیا یہ آپ نے اور مہر کی اوس پر
اور دیدیا وہ فرمان مجھے- **مشمرج بن خالد** رسول اللہ کی
خدمت میں حاضر ہوئے وفد عبد القیس کے ہمراہ پس جاگیر
میں دیا رسول اللہ نے اونکو پانی کا کنواں جنگل میں اور لکھا
اس کی بابت اونکو فرمان- **تخریج**- تخریج کی ہے ابن سکن نے
حسین بن اسمٰعیل فارسی سے بروایت حاتم بن عبد اللہ بن
عبدہ وہ روایت کرتے ہیں علی بن حجر بن ایاس بن مقاتل بن
مشمرج سے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے اپنے
باپ ایاس سے وہ اپنے دادا مشمرج سے کہا آیا میں رسول اللہ
کے پاس وفد عبد القیس میں الحدیث- اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو
حافظ ابن حجر نے اصابہ میں- **معویہ بن ثور** عامری بکائی-
لکھا رسول اللہ نے اونکے لیے فرمان اور عنایت کیا اونکو
بطور امداد کچھ صدقہ عامہ میں سے- **تخریج**- کہا حافظ
نے کہ تخریج کی ہے اس قصہ کی ابن مندہ نے صاعد بن
علا بن بشر کے سند سے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے
باپ نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں بشر بن معویہ سے وہ
اپنے باپ معویہ سے الحدیث (اصابہ) اور تخریج کی ہی بخاری
نے اپنی تاریخ میں اور بغوی اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بروایت
بشر بن معویہ بن ثور- پس ذکر کیا حدیث کو- اسیطرح
ذکر کیا اس کو سیرۃ محمدیہ میں- **مسفع** ذکر کیا ہے اوسکو
ابو عبید قاسم بن سلام نے اور کہا کہ لکھا اون کی طرف
رسول اللہ نے فرمان بہمراہی جریر بن عبد اللہ البجلی کے اسی
طرح بیان کیا ہے اوسکو حافظ نے- **ملک بصری** ذکر کیا

۲۶ مشمرج بن خالد

۲۷ معویہ بن ثور العامری

صاحب السیرة المحمدیة فی ذکر السرایا بغیر تخریج - قال رسل رسول الله صلی الله علیه و سلم الحارث بن العمیر الازدی بکتابه الی ملك بصری (بصره) فلما نزل موتة قتله شرحبیل بن عمرو الغسانی و لم یقتل سواه من رسله صلی الله علیه و سلم واخرجه محمد بن سعد فی الطبقات فی ذکر السرایا بسریه موتة وایضا فی ترجمة الحارث قال اخبرنا محمد بن عمر قال ثنی ربیعة بن عثمان عن عمر ابن الحکم قال بعث رسول الله صلی الله علیه و سلم الحارث بن عمیر الازدی احد بنی لهب الی ملك بصری بکتاب فلما نزل موتة عرض له شرحبیل بن عمرو الغسانی فقتله ولم یقتل لرسول الله صلی الله علیه و سلم رسول غیره -

(۶و۷) نجاشی بادشاہ حبشہ

نجاشی ملك الحبشة - کتب الیه ان یزوجه ام حبیبة رض **وایضا** - کتب الیه ان یبعث الیه صلی الله علیه و سلم من بقی من اصحابه عنده - **التخریج** ذکرهما فی السیرة المحمدیة ولم یذکر سندا ولا تخریجا - واخرجهما محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة عمرو بن امیة فقال اخبرنا عبد الله ابن نمیر قال حدثنا الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی قلابة فی حدیث رواه عن النبی صلی الله علیه و سلم فذکر القصة وقال فیه و بعثه رسول الله صلی الله علیه و سلم الی النجاشی بکتابین فی احدهما ان یزوجه ام حبیبة وفی الآخر یسأله ان یحمل الیه من بقی عنده من اصحابه فزوجه

صاحب سیرة محمدیہ نے سرایا کے ذکر میں بغیر تخریج کے کہا کہ بھیجا رسول نے حارث بن عمیر ازدی کو اپنا فرمان لیکر ملک بصرے (بصرہ) کی جانب پس جب وہ پہونچے مقام موتہ میں تو مار ڈالا اون کو شرحبیل بن عمرو غسانی نے اور اون کے سوا کوئی اور رسول اللہ کے قاصدوں میں سے قتل نہیں کیے گئے۔ اور تخریج کی ہے محمد بن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں سریہ موتہ میں اور تخریج کیا ہے حارث کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ربیعہ بن عثمان سے بروایت عمر بن الحکم کہا کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے حارث بن عمیر ازدی کو جو بنی لہب میں سے تھے ملک بصرے کی طرف فرمان لیکر پس جب اترے وہ موتہ میں تو ملے اونسے شرحبیل بن عمرو غسانی اور مار ڈالا اون کو اور نہیں مارا گیا اون کے سوا رسول اللہ کا اور کوئی قاصد۔

نجاشی بادشاہ حبشہ لکھا اون کی طرف یہ کہ: نکاح کر دیں آپ سے ام حبیبہؓ کا (بطور وکالت) اور کبھی لکھا اون کی طرف کہ بھیجدیں رسول اللہ کے پاس آپکے وہ اصحاب جو حبشہ میں باقی ہوں **تخریج** ذکر کیا دونو فرمانوں کو سیرت محمدیہ میں اور نہیں ذکر کی سند اور نہ تخریج اور تخریج کی ہے ان دونو فرمانوں کی محمد بن سعد نے طبقات میں عمرو بن امیہ کے ترجمہ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو عبد اللہ بن نمیر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے بروایت یحیی بن ابی کثیر وہ روایت کرتے ہیں ابی قلابہ سے اوس حدیث میں جس کو روایت کیا ہے اونہوں نے رسول اللہ صلعم سے پس ذکر کیا قصہ اور کہا اوسمیں بھیجا عمرو بن امیہ کو رسول اللہ نے نجاشی کیطرف دو فرمان لیکر ایک میں تہا کہ بیاہ دیں آپسے ام حبیبہ کو اور اور دوسرے میں آپکی خواہش کی تہی کہ حبشہ میں جو صحابہ باقی ہیں اونکو آپکے پاس

النجاشی ام حبیبة وحمل الیہ اصحابہ فی سفینتین
ولید بن جابر بن ظالم الطائی البحتری۔
وفد فکتب لہ کتابا۔ **التخریج**۔ ذکرہ الحافظ
وابن الاثیر وقالا اخرجہ ابو عمرو۔ **وفود**
ثمالة۔ قدم عبد اللہ بن عیسے الثمال و مسیلمۃ
ابن حزان الحرانی علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم فی رہط من قومہما فبایعا واسلما وبایعا علی
قومہم وکتب لہم رسول اللہ کتابا بما فرض علیہم من
الصدقة فی اموالہم۔ کتبہ ثابت بن قیس
وشہد علیہ عبادة ومحمد بن مسلمۃ۔ **کذا**
ذکرہ۔ فی السیرة الشامیۃ فی بیان الوفود
وفود جرم۔ روی انہ وفد رجلان منہم
یقال لاحدہما اسقع بن شریح بن حریم بن
عمرو بن رباح وللآخر ہوذة بن عمرو بن
یزید بن رباح فاسلما وکتب لہما رسول اللہ
کتابا۔ **اوردہ** فی السیرة الشامیۃ بروایۃ
ابن سعد۔ **وفد تجیب**۔ قدم علیہ وفد تجیب
وہم ثلثۃ عشر رجلا قد ساقوا معہم صدقات
اموالہم التی فرض اللہ علیہم فسر رسول اللہ
بہم واکرم منزلہم وقالوا یا رسول سقنا الیک
حق اللہ فی اموالنا فقال صلے اللہ علیہ وسلم
ردوہا فاقسموہا علی فقرائکم قالوا یا رسول
اللہ ما قدمنا علیک الا بما فضل عن فقرائنا
فقال ابو بکر یا رسول اللہ ما وفد من العرب
بمثل ما وفد بہ ہذا الحی من تجیب فقال رسول
اللہ ان الہدی بید اللہ عز وجل فمن اراد بہ
خیرا شرح صدرہ للایمان وسألوا رسول اللہ

بہیجدیں پس بیاہ دیا نجاشی نے آپسے ام حبیبہ کو اور دو کشتیوں میں آپ
کے صحابہ کو آپ کی طرف روانہ کردیا۔ **ولید** بن جابر بن ظالم طائی
بحتری۔ حاضر خدمت ہوئے پس لکھا اونکے لیے فرمان **تخریج**
ذکر کیا اسکو حافظ اور ابن اثیر نے اور کہا دونوں نے کہ تخریج کی
ہے اسکی ابو عمرو نے **وفود ثمالہ** آئے عبد اللہ بن عیسی الثمال
اور مسلمہ بن حزان الحرانی رسول اللہ کے پاس اپنی قوم کے
ایک گروہ کے ساتھ پس بیعت کی دونوں نے اور اسلام لائے
اور بیعت کی اپنی قوم کی جانب سے پس لکھا اونکو رسول اللہ
نے فرمان اون فرائض صدقات کے بارہ میں جو واجب تھا
اون کے مالوں میں۔ لکھا اسکو ثابت بن قیس نے اور گواہی دی
عبادہ اور محمد بن مسلمہ نے **اسیطرح ذکر کیا اسکو** سیرت شامی میں
وفود کے بیان میں **وفود جرم** روایت ہے کہ آئے دو آدمی
اون میں سے جن میں سے ایک کا نام تو اسقع بن شریح بن حریم
بن عمرو بن رباح تہا اور دوسرے کا ہوذہ بن عمرو بن یزید بن
رباح تہا پس وہ دونو اسلام لائے اور لکھا اون دونو کے لئے
رسول اللہ نے فرمان **بیان کیا اسکو** سیرت شامی میں بروایت
ابن سعد **وفد تجیب** آئے رسول اللہ کے پاس وفد تجیب
اور وہ ۱۳ آدمی تھے جو اپنے ساتھ اپنے مالوں کی زکوۃ مفروضہ
لیکر آئے تھے۔ پس خوش ہوئے اونسے رسول اللہ اور اکرام
کیا اونکا کہا اونہوں نے یا رسول اللہ ہمارے مالوں میں جو اللہ
کا حق تہا ہم وہ لیکر آپکی خدمت میں آئے ہیں آپنے فرمایا کہ
اس کو لیجاؤ اور اپنے فقرا پر تقسیم کردو جواب دیا کہ یا رسول اللہ
ہم آپ کے پاس وہی مال لائے ہیں جو ہمارے فقرا سے
بچگیا ہے پس کہا ابو بکر صدیق نے کہ یا رسول اللہ کوئی قبیلہ عرب
کا اسطرح نہیں آیا جسطرح یہ قبیلہ تجیب تو فرمایا رسول اللہ نے کہ
ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے کھول
دیتا ہے اسکا سینہ اسلام کے لیے اور سوال کیا رسول اللہ سے

اشیاء فکتب لهم بها وجعلوا یسالونه عن
القرآن والسنن فازداد رسول الله صلی الله
علیه وسلم بهم رغبة وامر بلالا ان یحسن
ضیافتهم فاقاموا ایاما ولم یطیلوا اللبث
فقیل لهم ما یعجلکم فقالوا نرجع الی من ورائنا
فنخبرهم برؤیتنا رسول الله صلی الله علیه وسلم
وکلامنا ایاه وما رد علینا ثم جاؤا الی رسول
الله یودعونه فارسل الیهم بلالا فاجازهم
بارفع ما کان یجیز به الوفود قال هل بقی منکم
احد قالوا نعم غلام خلفناه علی رحالنا وهو
احدثنا سنا قال ارسلوه الینا فلما رجعوا الی رحالهم
قالوا للغلام انطلق الی رسول الله فاقض حاجتك
منه وانا قد قضینا حاجاتنا منه وودعناه فاقبل
الغلام حتی اتی رسول الله فقال یا رسول الله
انی امرؤ من بنی ابذی یقول من الرهط الذی
اتوك انفا فقضیت حوائجهم فاقض حاجتی یا رسول
الله قال وما حاجتك قال ان حاجتی لیست کحاجة
اصحابی وان کانوا قد موا راغبین فی الاسلام و
ساقوا ما ساقوا من صدقاتهم وانی والله ما اعملنی
من بلادی الا ان تسأل الله عز وجل ان یغفر لی
ویرحمنی وان یجعل غنای فی قلبی فقال رسول
الله واقبل الی الغلام اللهم اغفر له وارحمه
واجعل غناه فی قلبه ثم امر له بمثل ما امر به
لرجل من اصحابه - فانطلقوا اجمعین الی
اهلهم ثم وافوا رسول الله صلی الله علیه وسلم
بمنی سنة عشر فقالوا نحن بنو ابذی فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ما فعل الغلام

اونہوں نے چند چیزوں کا پس لکھدیا اونکی بابتہ فرمان
اور سوال کرتے تھے وہ قرآن اور سنن کا پس رسول اللہ
کی رغبت اونکی جانب زائد ہوئی اور حکم دیا بلال کو کہ اونکی
دعوت اچھی طرح کریں پس رہے وہ چند دن اور زائد دن ٹھہرنے
کا ارادہ نہیں کیا پس کہا گیا اونسے کہ تمھیں کاہے کی جلدی
ہے تو جواب دیا کہ اپنے باقی ماندہ لوگوں کے پاس جاکر اونکو
خبر دینگے کہ ہم نے رسول اللہ کو دیکھا اور آپسے کلام کیا اور
خبر دینگے اونکو آپکے عطیہ کی پھر آئے رسول اللہ کی خدمت
میں رخصت ہونے کے لیے پس بھیجا اونکی طرف بلال کو پس انعام
دیا اونکو اوس سے زائد جسقدر کہ دیا کرتے تھے آپنے وفد کو فرمایا کہ
کیا باقی ہے تم میں سے کوئی کہا ہاں ایک لڑکا ہے جسکو ہمنے
اپنے سامان میں چھوڑ دیا تہا وہ ہم میں سب سے چھوٹا ہے فرمایا
کہ اُسے ہماری طرف بھیجدو پس جب وہ لوٹے اپنی جاے قیام
کی طرف تو کہا اوس لڑکے سے کہ جا رسول اللہ کے پاس اور
اونسے اپنی حاجت پوری کر کیونکہ ہم اپنی حاجتیں پوری کر آئے
اور آپسے رخصت ہو آئے پس چلا وہ لڑکا یہانتک کہ رسول اللہ کے
پاس پہونچا اور کہا کہ یا رسول اللہ میں بنی ابذی میں سے ایک شخص مراد اوس
وہ گروہ تھے ابھی آئے تھے آپکے پاس پس پوری کیں اونہوں نے اپنی
اپنی حاجتیں آپسے پس اب پوری کیجیے آپ میری حاجت یا رسول اللہ
فرمایا کہ تیری کیا حاجت ہے کہا کہ میری حاجت میرے ساتھیوں جیسی
نہیں ہے اگرچہ وہ اسلام میں راغب ہوکر اور اپنے ہمراہ اموال زکوۃ لیکر حاضر خدمت
ہوئے ہیں اور قسم اللہ کی نہیں برانگیختہ کیا مجھے اپنے شہر سے سفر کرنے پر مگر کہ
سوال کیجیے آپ اللہ عز و جل سے کہ بخشدے مجھے اور رحم کرے مجھپر اور میرے قلب میں غنا دے
پس فرمایا رسول اللہ اور آپ متوجہ تھے لڑکے کیطرف کہ اللھم اغفر لہ الٰہی اسے بخشدے اور اسکو
اور رحم کر اُسپر اور اُسکے قلب کو غنی کر دے پھر حکم دیا اوسکیلئے بھی اُسی عطیہ کا جو اوس کے
ساتھیوں کو دیا تہا پس وہ سب لوٹ گئے اپنے اہل کیجانب پھر ملے وہ رسول اللہ سے منی میں
سنہ دس میں کہا انہوں نے کہ ہم بنی ابذی میں تو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا

الذی اتانی معکم قالوا یا رسول اللہ ما رأینا
مثلہ قط وما حدثنا باقنع منہ بما رزقہ اللہ
لوان الناس اقتسموا الدنیا ما نظر نحوھا
ولا التفت الیہا فقال رسول اللہ الحمد للہ انی
لارجوا ان یموت جمیعا فقال رجل منھم
اولیس یموت الرجل جمیعا یا رسول اللہ
فقال رسول اللہ تشعب اھواءہ وھمومہ
فی اودیۃ الدنیا فلعل اجلہ ان یدرکہ
فی بعض تلک الاودیۃ فلایبالی اللہ عز وجل
فی ایہا ھلک قالوا فعاش ذلک الغلام فینا
علی افضل حال وازھدہ فی الدنیا واقنعہ
بما رزق - فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ورجع من رجع من اھل الیمن عن الاسلام
قام فی قومہ فذکرھم اللہ والاسلام فلم یرجع
منھم احد وجعل ابوبکر الصدیق یذکرہ
ویسأل عنہ حتی بلغہ حالہ وما قام بہ فکتب
الی زیاد بن لبید یوصیہ بہ خیرا - ذکرہ
فی السیرۃ الشامیۃ عن ابی الحویرث وکذا
بلفظہ ذکر فی زاد المعاد - **وفد الرھاویین**
روی انہ قدم خمسۃ عشر رجلا من الرھاویین
وھم حی من مذحج علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فنزلوا دار رملۃ بنت الحارث فاتاھم
رسول اللہ فتحدث عنھم طویلا واھدوا
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھدایا منہ
الفرس یقال لہ المراوح فاسلموا وتعلموا
القرآن والفرائض واجازھم کما کان یجیز
الوفد ثم رجعوا الی بلادھم ثم قدم منھم

حال ہے اوس لڑکے کا جو تمہارے ہمراہ آیا تہا کہا یا رسول اللہ ہم
نے اوس جیسا کوئی نہیں دیکھا اور نہ اوس جیسا قانع نظر سے
گذرا اگر تقسیم کریں لوگ دنیا کو تو نہیں دیکھے اوسکی طرف اور نہ متوجہ
ہو فرمایا رسول اللہ نے الحمد للہ میں امید کرتا ہوں کہ وہ مرے گا
بجمعیت خاطر اور اطمینان قلب کے ساتہہ پس کہا ایک شخص نے
اونمیں سے کیا نہیں مرتا ہے ہر شخص باطمینان خاطر یا رسول اللہ
فرمایا رسول اللہ نے کہ اوسکی افکار اور خواہشیں شاخ در شاخ
رہتی ہیں دنیا میں پس شاید کہ موت پاوے اوسکو ان میں سے
کسی شاخ میں پس نہیں پروا کرتا اللہ کہ وہ کس وادی میں ہلاک
ہو جاوے کہا اونہوں نے پس زندہ رہا وہ لڑکا ہم میں قانع
اوس پر جو اللہ نے اُسے دیا تہا اور زاہد اور بہترین حال پر
پس جب وفات پائی رسول اللہ نے اور اہل یمن میں سے
لوگ مرتد ہو گئے تو کہڑا ہوا وہ لڑکا اپنی قوم میں پس یاد دلایا
اونکو اسلام پس نہیں مرتد ہوا اون میں سے کوئی اور ابوبکر
صدیق ذکر کرتے تھے اوسکا اور پوچہتے تھے اوسکا حال
یہانتک کہ آپ کو معلوم ہوا اوسکا حال اور اوسکا وعظ کے
لئے کہڑا ہونا پس لکھا آپ نے زیاد بن لبید کو جس میں وصیت کرتے
تھے آپ اوسکے لیے بہلائی کی ذکر کیا اسکو سیرت شامی میں روایت
ابو حویرث اور اسیطرح ان ہی لفظوں سے ذکر کیا اوسکو زاد المعاد
میں۔ **وفد الرہاویین**۔ روایت ہے کہ آئے رسول اللہ کے پاس پندرہ
آدمی رہاویین میں سے اور وہ ایک قبیلہ ہے مذحج کا پس اُترے
وہ رملہ بنت حارث کے گہر میں پس آئے اون کے پاس
رسول اللہ اور بہت دیر اونسے بات چیت کی ہدیہ دیں
اونہوں نے رسول اللہ کو چند چیزیں اونمیں سے ایک گہوڑا
تہا جس کا نام مراوح تہا پس اسلام لائے وہ اور سیکہا قرآن اور فرائض
اور انعام دیا آپ نے انکو جیسا کہ دیا کرتے تھے وفود کو پہر لوٹے وہ اپنے
شہروں کو پہر آئے اونمیں سے چند آدمی پس

ذکر وفد الرہاویین

نفر فحجوا مع رسول الله من المدينة ثم اقاموا
حتى توفى رسول الله صلعم فاوصى بجاد مائة
وسق بخيبر فى الكثيبة جازية عليهم وكتب لهم
كتابا فباعوا ذلك فى زمن معوية - اورده
صاحب السيرة الشامية برواية ابن سعد
فى فادات العرب عن ابى طلحة التيمى - يهودى
۲۹ یہودی من اہل یثرب — من اهل يثرب - عن يوسف بن عبد الله بن
سلام قال ان رجلا من اهل الشام نزل بيهودى
من اهل يثرب فانزله واكرمه فقال الشامى انى
لا ادرى ما اجازيك بما صنعت الى الآن الا انى
اكرمك بحديث احدثكه فاحفظه منى انه
خارج بارض العرب نبى فان ادركته فاتبعه فان
انت لم تفعل فليكن بينك وبينه عهد قال فلما
خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء اليهودى
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انك
رسول الله فقال له رسول الله فاتبعنا فقال
اليهودى لا ادع دينى ولكن لى الف نخلة فلك منها
مائة وسق اوديه كل عام اليك وانا آمن على
اهلى ومالى فاكتب لى بذلك فكتب له رسول
الله صلى الله عليه وسلم - اورده - فى الكنز
العمال وقال خرجه ابن عساكر فى تاريخه -
۳۰ یہودی اسمہ فنحاص — الى يهودى اسمه فنحاص - عن عكرمة ان
النبى صلى الله عليه وسلم بعث ابا بكر الى فنحاص
اليهودى يستمده وكتب اليه وقال لابى بكر
لا تفتت على بشئ حتى ترجع الى فلما قرأ فنحاص
الكتاب قال قد احتاج ربكم قال ابو بكر فهممت
ان اقده بالسيف ثم ذكرت قوله صلى الله عليه وسلم

حج کیا رسول اللہ کے ساتھ مدینہ سے اور رہے یہانتک
کہ وفات پائی رسول اللہ نے پس وصیت کی آپنے اونکے
لیے سو وسق کٹی ہوئی کھجوروں کے لیے خیبر کے قلعہ کثیبہ میں
ہمیشہ کے لیے جاری اون کے واسطے اور لکھا اونکو اس بابتہ فرمان
پس بیچدیا اونہوں نے اس کو معویۃ کے زمانہ میں **بیان کیا** اسکو
صاحب سیرۃ شامی نے بروایت ابن سعدؒ فادات عرب کے بیان
میں ابی طلحہ تیمی سے روایت کرکے **یہودی** اہل مدینہ میں سے - روایت
ہے یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے کہا ایک شامی مسافر اترا ایک
مدینہ کے یہودی کے پاس پس اوس نے مہمانی کی اور اوسکا اکرام
کیا پس کہا شامی نے کہ میں نہیں جانتا کہ جو تو نے میرے ساتھ
کیا ہے اسکا تجھے کیا بدلہ دوں مگر یہ میں تجھے ایک بڑی بات بتاتا
ہوں پس یاد رکھ تو اوسکو کہ پیدا ہوگا ارض عرب میں ایک نبی
پس اگر پائے تو اوسکا عہد تو اطاعت کرنا اوسکی پس اگر تو اسکی
پیروی نکرے تو چاہیے کہ اوسکے اور تیرے درمیان عہد ہوجائے پس
جب مبعوث ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ یہودی آیا رسول اللہ
کے پاس اور کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپنے فرمایا کہ میری
اطاعت کر کہا یہودی نے کہ میں اپنا دین نہیں چھوڑوں گا لیکن میرے
ملک ہزار درخت خرما ہیں پس اونمیں سے آپکو ہر سال سو وسق دیا
کرونگا اور میں (اوسکا عوض) امن میں ہوجاؤں اپنے مال اور
اہل پر پس لکھیے میری بابتہ فرمان پس لکھا رسول اللہ نے اوسکے
لیے **بیان کیا** اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن
عساکر نے اپنی تاریخ میں **فرمان** ایک یہودی کی طرف جسکا نام
فنحاص تہا - عکرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بھیجا ابوبکر صدیق کو فنحاص یہودی کیطرف امداد چاہتے تھے
آپ وس سے اور لکھا اوسکے نام ایک فرمان اور فرمایا ابوبکر سے کہ اپنی
خوشی کوئی کام نکرنا یہانتک کہ لوٹے تو میری طرف پس جب پڑھا فنحاص نے
فرمان مبارک تو کہا کہ محتاج ہوگیا تمہارا رب کہا ابوبکرؓ نے پس ارادہ کیا میں نے کہ گردن کاٹ ڈالوں

لاتفتت علی بشیٔ ثم نزلت - لقد سمع الله قول
الذین قالوا ان الله فقیر ونحن اغنیاء - الآیه
- اورده فی کنز العمال وقال اخرجه
ابن جریر فی التفسیر وابن المنذر ورواه ایضًا
ابن جریر عن السدی نحوه - **قوله لاتفتت** -
یقال افتات فلان علی فلان اذ انفرد برایه
فی التصرف والمراد ان لایفعل برایه شیئًا -
قوله ان افده بالسیف - فدّ ای قطع وشق

میں اوسکو تلوار سے پھر یاد آیا مجھے رسول اللہ کا فرمانا کہ کوئی بات اپنی
خوشی نکرنا - پھر اتری یہ آیت - البتہ سنا اللہ نے اون لوگوں کا قول جنہوں نے
کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں - الآیۃ
تخریج - بیان کیا ہے کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن
جریر نے تفسیر میں اور ابن منذر نے اور روایت کیا ہے اسکو ابن
جریر نے سدی سے بھی اسی طرح - **قوله لاتفتت** - بولا جاتا ہے افتات علے
فلاں جبکہ منفرد ہو جاے اپنی راے کیساتھ تصرف کرنیمیں اور مراد یہ ہے کہ اپنی
راے سے کچھ کام مت کر - **قوله** ان افده بالسیف - فدّ یعنی شق کر دیا اور کاٹ دیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هذا ما كتبه النبى صلى الله عليه وسلم فى الصدقات وكان عند ابى بكر رضى الله عنه

بسم الله الرحمن الرحيم - هذه فريضة الصدقة
التى فرضها رسول الله صلى الله عليه وسلم
على المسلمين والتى امر الله بها رسوله - فمن
سُئلها من المسلمين على وجهها فليعطها
ومن سُئل فوقها فلا يعط - فى اربعة وعشرين
من الابل فما دونها من الغنم فى كل خمس
شاة - فاذا بلغت خمسا وعشرين الى خمس
وثلثين ففيها بنت مخاض انثى - فان لم تكن
بنت مخاض فابن لبون ذكر - فاذا بلغت
ستا وثلثين الى خمس واربعين ففيها بنت
لبون انثى فاذا بلغت ستا واربعين الى ستين
ففيها حقة طروقة الجمل - فاذا بلغت احدى
وستين الى خمس وسبعين ففيها جذعة - فاذا
بلغت ستا وسبعين الى تسعين ففيها
بنتا لبون - فاذا بلغت احدى وتسعين

بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ (احکام) فرائض زکوۃ کے ہیں جنکو مقرر
کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر اور وہ جن کا حکم
کیا ہے اللہ نے اپنے رسول کو پس جو شخص مسلمانوں سے اوسکی
موافق طلب کرے تو دینا چاہیئے اور جو اس سے زائد طلب کری
(خواہ زیادتی عدد میں ہو یا عمر میں) تو نہ دینا چاہیے - چوبیس ۲۴ یا اوس
سے کم اونٹوں کی زکوۃ بکری سے دیجائیگی اس طور سے کہ ہر پانچ
اونٹوں پر ایک بکری - اور جب پچیس ۲۵ ہو جاویں تو پینتیس تک
بنت مخاض یعنی وہ بوتی (بچہ مادہ شتر) جو عمر کا اول سال پورا
کرکے دوسرے میں داخل ہوجائے - اور اگر بنت مخاض نہو تو ابن
لبون (وہ بوتہ جو تیسری سال میں داخل ہو جائے) اور جب چھتیس ہو جاویں تو
پینتالیس ۴۵ تک بنت لبون - اور چھیالیس ۴۶ سے ساٹھ تک حقہ طروقة
الجمل یعنی وہ بوتی جو چوتھی سال میں داخل ہو جاوے اور حاملہ ہونے کی
قابل ہو - اور جب اکسٹھ ہو جاویں تو پچھتر ۷۵ تک جذعہ یعنی وہ اونٹ
جو عمر کے پانچویں سال میں داخل ہو جاوے - اور جب چھہتر ۷۶ ہو جائیں
تو نوے تک دو بنت لبون - اور جب اکانوے ہو جاویں تو ایکسو بیس تک

الی عشرین ومائة ففیها حقتان طروقتا
الجمل - فان زادت عن عشرین ومائة ففی کل
اربعین بنت لبون وفی کل خمسین حقة -
ومن لم یکن معه الا اربع من الابل فلیس
فیها صدقة الا ان یشاء ربها - فاذا بلغت
خمسا من الابل ففیها شاة - ومن بلغت
عنده من الابل صدقة الجذعة ولیست
عنده جذعة وعنده حقة فانها تقبل منه
الحقة ویجعل معها شاتین ان استیسرتا له
او عشرین درهما - ومن بلغت عنده صدقة
الحقة ولیست عنده الحقة وعنده الجذعة
فانها تقبل منه الجذعة ویعطیه المصدق
عشرین درهما او شاتین - ومن بلغت عنده
صدقة الحقة ولیست عنده الا بنت لبون
فانها تقبل منه بنت لبون ویعطی المصدق
شاتین او عشرین درهما - ومن بلغت صدقته
بنت لبون وعنده الحقة فانها تقبل منه
الحقة ویعطیه المصدق عشرین درهما او
شاتین ومن بلغت صدقته بنت لبون
ولیست عنده وعنده بنت مخاض فانها
تقبل منه بنت المخاض ویعطی معها عشرین
درهما او شاتین - ومن بلغت صدقته بنت
مخاض ولیست عنده وعنده بنت لبون
فانها تقبل منه بنت لبون ویعطیه المصدق
عشرین درهما او شاتین - فان لم یکن عنده
بنت مخاض علی وجهها وعنده ابن لبون فانه
یقبل منه ولیس معه شیء - وفی صدقة الغنم

دو حقہ قابل حمل - اور اگر ایکسو بیس سے زائد ہوجائیں تو ہر چالیس
کی زیادتی پر ایک بنت لبون اور ہر پچاس کی زیادتی پر ایک حقہ
اور جس کے پاس صرف چار ہی اونٹ ہوں تو اونمیں زکوۃ نہیں ہے
مگر کہ خود اون کا مالک چاہے (یعنی بغرض ثواب بطور نفل) اور
جب اونٹوں کی تعداد پانچ ہوجائے تو اوس میں ایک بکری ہے
اور جس کے پاس اسقدر اونٹ ہوں کہ اوسکو زکوۃ میں جذعہ دینا
واجب ہوا اور اوس کے پاس جذعہ نہو بلکہ حقہ ہو تو حقہ اوس سے
لیلیا جاوے اور لی جاویں اوس کے ہمراہ اوکی پوری کرنے کو دو بکریاں
اگر اوسکو آسانی سے میسا ہوسکیں ورنہ بیس درہم - اور جسکو حقہ دینا لازم
ہوا اور اوس کے پاس حقہ نہو بلکہ جذعہ ہو تو اوس سے جذعہ لیلیا جاوے اور دیدے
اوسکو عامل زکوۃ بیس درہم یا دو بکریاں (تا کہ زکوۃ میں غیر واجب زیادتی
نہ لیلی جاوے) اور جس کے پاس اونٹوں کی اسقدر تعداد ہو کہ اوسکو حقہ دینا
واجب ہوا اور اوس کے پاس بنت لبون ہی ہو تو وہ اوس سے
لیلی جاوے اور دے وہ مصدق کو (علاوہ بنت لبون کے) دو بکریاں یا
بیس درہم - اور جس کے ذمہ بنت لبون واجب ہوا اور اوس کے
پاس حقہ ہو تو وہ اوس سے لیلیا جاوے اور مصدق اوسکو
اپنے پاس سے بیس درہم یا دو بکریاں دیدے - اور جسکو بنت لبون
دینا ہوا اور اوس کے پاس بنت لبون نہو بلکہ بنت مخاض ہو تو لیلی
جاوے اوس سے بنت مخاض لیکن دے وہ اوس کے ساتھ عامل زکوۃ کو
بیس درہم یا دو بکریاں - اور جسکو بنت مخاض دینا ہوا اور اوس کے
پاس وہ نہو بلکہ بنت لبون ہو تو اوس سے بنت لبون
لیلی جاوے اور دے اوسکو عامل زکوۃ بیس درہم یا دو
بکریاں - اور اسیصورت میں اگر اوس کے پاس بنت
مخاض [illegible] نہیں ہے اور اوس کے پاس
ابن لبون ہے تو وہ اوس سے لیلیا جائے برابری
[illegible] ہے اوس کے ساتھ کچھ زیادتی - اور
[illegible] چالیس سے [illegible]

الى سائمتها اذا بلغت اربعين الى عشرين ومائة شاة شاة- فاذا زادت على عشرين ومائة الى مأتين شاتان فاذا زادت على مأتين الى ثلثمائة ففيها ثلث شياه- فاذا زادت على ثلثمائة ففي كل مائة شاة شاة واحدة- فاذا كانت سائمة الرجل ناقصة عن اربعين شاة فليس فيها صدقة الا ان يشاء ربها- ولا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية الصدقة وما كان من خليطين فانهما يتراجعان بينهما بالسوية ولا يوخذ في الصدقة هرمة ولا ذات عوار ولا تيس الا ان يشاء المصدق- وفي الرقة ربع العشر فان لم يكن الا تسعين ومائة فليس فيها صدقة الا ان يشاء ربها- اخرجه البخاري بهذا اللفظ واتمه في عدة ابواب من الزكوة وغيرها مقطعا ورواه ايضا ابن ماجة والنسائي وابو داؤد وامام احمد في مسنده باختلاف يسير- وزاد ابو داؤد في روايته- انه كان عليه خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم-

زکوۃ کی ایک بکری ہے- اور جب ایکسو۱۲۰ بیس سے زائد ہوجائیں تو دوسو تک دو بکریاں اور جب دوسو پر زائد ہوجاویں تو تین سو تک تین بکریاں- اور جب تین سو سے زائد ہوجاویں تو ہر سیکڑے کی زیادتی پر ایک بکری- اور اگر چرائی پر چرانے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو اونمیں کچھ زکوۃ نہیں ہے مگر کہ خود اون کا مالک چاہے (یعنی بطور نفل بغرض ثواب) اور جمع نکیا جاوے زکوۃ لینے کے لیئے مال متفرق (تاکہ غیر نصاب پر زکوۃ لیلیں) اور نہ متفرق کیا جاوے زکوۃ کے لیے مال مجتمع (تاکہ زکوۃ کم آوے) صدقہ کے خوف سے اور جو مال دو شریکوں کا ہو تو زکوۃ دونو پر برابر تقسیم کرنا چاہیئے اور نہ لیا جاوے زکوۃ میں بہت بوڑھا جانور اور نہ عیب دار اور نہ بوک (خواہ مینڈھا ہو یا بکرا) مگر کہ خود عامل زکوۃ چاہے (بوجہ کسی مصلحت کے) اور زکوۃ دراہم میں چالیسواں حصہ ہے پس اگر درہم ایک سو نوے ہوں (مثلاً) تو نہیں ہے زکوۃ اوس میں مگر خود مالک مال خوشی سے دے (یعنی اگر دوسو سے کچھ بھی کم ہو تو زکوۃ نہیں ہے حتی کہ ایک سو نانوے بھی) تخریج کی ہے اسکی بخاری نے ان لفظوں کیساتھ اور تمام کیا ہی پوری تحریر کو زکوۃ اور غیر زکوۃ کے چند بابوں میں علیحدہ علیحدہ ٹکڑے کرکے اور روایت کیا ہی اسکو ابن ماجہ اور نسائی اور ابوداؤد نے بھی اور امام احمد نے اپنی مسند میں الفاظ کے تھوڑا اختلاف کے ساتھ اور زائد کیا ہی ابوداؤد نے اپنی روایت میں کہ تھی اوس تحریر پر مہر رسول اللہ صلعم کی

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

بنت او ابن مخاض- بفتح الميم والخاء والضاد المعجمتين فصيل للناقة التي دخلت في سنة الثانية- بنت او ابن لبون- بفتح اللام وهو من الابل ما اتى عليه سنتان ودخل في الثالثة الحقة- بكسر الحاء المهملة وتشديد القاف

بنت یا ابن مخاض بفتح میم خا معجمہ ضا معجمہ وہ اونٹ کا بچہ خواہ نر ہو یا مادہ جو عمر کا ایک سال پورا کرکے دوسرے میں داخل ہوجائے ابن لبون یا بنت لبون بفتح لام وہ اونٹ یا اونٹنی جو دو برس کی ہوکر تیسرے میں شروع ہو حقہ بکسر حا مہملہ اور تشدید قاف-

وهو من الابل ما اتى عليه ثلث سنين ودخل
فى الرابعة - **طروقة الجمل** - بفتح الطاء
المهملة صفة حقة وهى ناقة دخلت فى سن
يركبها الفحل وتم لها ثلث سنين - **جذعة**
بالكسر وهى من الابل ما تم له اربع سنين -
سائمة وهى من الماشية ما يرسل فى مراعيها -
هرمة - بفتح الهاء وكسر الراء المهملة
وهى كبيرة السن التى سقطت اسنانها -
ذات عوار - قال فى مجمع البحار عور بالفتح
العيب وقد يضم وكذا فى العينى وفى القاموس
هو ذهاب حس احدى العينين - **التيس** -
بفتح التاء المثناة قال فى مجمع البحار اراد به
فحل الغنم يعنى اذا كان ماشيتها كلها او بعضها
اناثا لا يوخذ الذكر الا فيما ورد فيه السنة
التبيع من ثلثين بقرا وابن اللبون مكان
بنت مخاض وقيل لا يوخذ التيس لان المالك
يقصد به الفحولة وقال العينى قوله ولا تيس
هو فحل الغنم وقيده ابن التين انه من المعز -
قوله لا يجمع بين متفرق الخ - بتقديم
الفوقية على الفاء وتشديد الراء وللحموى
والمستملى مفترق بتاخيرها ولا يفرق بين
مجتمع بكسر الميم الثانى كذا فى القسطلانى
قال العينى وغيره اختلف العلماء فى تاويل
هذا الحديث قال مالك فى الموطا تفسيره -
لا يجمع بين متفرق ان يكون ثلثة انفس لكل
واحد اربعون شاة واذا اظلهم المصدق
جمعوها ليؤدوا شاة - ولا يفرق بين مجتمع

وہ اونٹ یا اونٹنی جو پوری تین سال کی ہوجاوے اور چوتھے سال
میں شروع ہو **طروقۃ الجمل** بفتح طاء مہملہ - یہ ترکیب میں صفت
واقع ہوئی حقہ کی یعنی وہ ناقہ جو ایسی عمر کو پہونچ جاوے کہ حامل
ہونیکے قابل ہو اور پورے ہوجاویں اوسکی عمر کے تین سال **جذعہ** بکسر
جیم وہ اونٹنی جو پوری چار سال کی عمر والی ہو - **سائمہ** وہ چوپایہ جو
چراگاہوں میں چرائی جاوین **ہرمہ** بفتح ہاء ہوز - وکسر راء مہملہ - وہ
اونٹنی جو اس قدر بوڑھی ہوجاوے جس کے دانت بڑھاپے
کیوجہہ سے گرجاویں **قولہ** ذات عوار - کہا مجمع البحار میں عور بفتح
عین مہملہ کے معنی عیب کے ہیں اور کبھی عین کا ضمہ ہوتا ہے اسیطرح
عینی میں ہے اور قاموس میں ہے کہ اوسکی معنی ہیں کہ جاتا رہنا ایک
آنکھہ کی حس کا - **التیس** بفتح تاء فوقانیہ کہا مجمع البحار میں کہ مراد
اوس سے بھیڑ و بکا نر ہے یعنی جبکہ ہوں اوس کے سب جانور یا بعض
مادہ تو نہ لے اوس سے نر مگر کہ جس کے بارہ میں شرع سے حکم ہے جیسے کہ تیس
گائے بیل میں ایک تبیع یا ابن لبون بنت مخاض کے عوض
اور کہا گیا ہے کہ نہ لے نر اسوجہہ سے کہ مقصود مالک کا اوس سے بچے لینا ہوتا ہے
اور کہا عینی نے قولہ ولا تیس - اور وہ بھیڑوں کا نر ہے اور مقید کیا ہے ابن
تین نے معز یعنی بکری کیساتہ (یعنی بوک) **قولہ لا یجمع** بین متفرق الخ
تاء فوقانیہ بر فا بر راء مہملہ مشدد اور حموی اور مستملی کی روایت میں ہے
مفترق جسمیں تاء فوقانیہ موخر ہے فا سے - ولا یفرق بین مجتمع میم
ثانی کے کسرہ کے ساتہہ قسطلانی نے یوہنی لکھا ہے عینی وغیرہ نے
کہا کہ علماء نے اختلاف کیا ہے - اس حدیث کی تاویل میں
امام مالک نے موطا میں اس حدیث کی تفسیر میں لکھا ہے - کہ لا یجمع
بین متفرق یعنی تین شخص ہوں کہ ہر ایک کے چالیس
چالیس بکریاں ہوں جب دیکھیں کہ عامل زکوۃ آنے کو ہے تو
سب کو یکجا کرلیں تاکہ اون کو ایک بکری دینا ہو - ولا یفرق
بین مجتمع کے یہ معنی ہیں کہ دو شریکوں کی مثلاً دوسو دو بکریاں
ہوں پس اُن دو تو نیز تین بکریاں زکوۃ کی واجب ہیں

ان يكون للخليطين مائتا شاة وشاتان فيكون عليهما فيهما ثلث شياه فيفرقونها حتى لايكون على كل واحد الا شاة واحدة فنهوا عن ذلك وهو قول الثوري والاوزاعي وقال الشافعي وتفسيره ان يفرق الساعي الاول لياخذ من كل واحد شاة وفي الثاني لياخذ ثلثا - فالمعنى واحد لكن صرف الخطاب الشافعي الى الساعي كما حكاه عنه الداؤدي وصرفه مالك الى المالك وقال الخطابي عن الشافعي انه صرفه اليهما - انتهى ملتقط كلام العيني والقسطلاني - قال ابن همام اذا كان النصاب بين شركاء وصحت الخلط بينهم باتحاد السرح والمرعى والمراح والفحل والمحلب يجب الزكوة فيه عنده اي عند الشافعي لقوله عليه السلام لايجمع بين متفرق الحديث وعندنا لايجب والا لوجبت على كل واحد فيما دون النصاب - لنا هذا الحديث ففي وجوب الجمع بين الاملاك المتفرقة اذ المراد الجمع والتفريق في الامكنة الا ترى ان النصاب المتفرق في امكنة مع وحدة الملك يجب فيه - فمعنى لايفرق بين مجتمع انه لا يفرق الساعي بين الثمانين مثلا او المائة وعشرين ليجعلها نصابين او ثلثة ولا يجمع بين متفرق انه لايجمع مثلا بين الاربعين المتفرقة بالملك بان يكون مشتركة ليجعلها نصابا والحال انه لكل عشرون - انتهى قول ابن الهمام - وقوله خشية الصدقة عند ...

پس زکوۃ کے وقت اون کو علحدہ علحدہ کرلیں تاکہ ہر ایک پر ایک ایک بکری کی زکوۃ آئے - پس ان دونوں فعلوں سے منع کیے گئے ہیں اور یہی قول ثوری اور اوزاعی کا ہے - امام شافعی نے اسکی تفسیر میں کہا ہے کہ تفریق کردے عامل زکوۃ صورت اول میں تاکہ لیلے ہر ایک سے ایک بکری - اور صورت ثانی میں تاکہ لیلے تین بکریاں پس معنی بہرحال ایک ہیں لیکن (فرق آتا ہے) کہ امام شافعی نے حدیث کے خطاب کو عامل زکوۃ کیطرف متوجہ کیا ہے جیسے کہ داؤدی نے اون سے نقل کیا ہے اور امام مالک نے مالک کیطرف متوجہ کیا ہے اور خطابی نے امام شافعی سے روایت کی ہے کہ خطاب دونوں کیطرف متوجہ ہے ختم ہوا کلام عینی اور قسطلانی کا - ابن ہمام نے کہا ہے کہ جب نصاب مشترک ہو شرکا میں - اور شرکت صحیح ہوا ہو بایں طور کہ شریک ہوں وہ چراگاہ اور بتھان اور نر سے بچے لینے میں اور دودھ دوہنے میں تو واجب ہوگی زکوۃ اسی نصاب پر شافعی رح کے نزدیک کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لایجمع بین متفرق الحدیث اور ہمارے نزدیک (یعنی حنفیہ) نہیں واجب ہے ورنہ لازم آئیگا کہ ہر ایک شریک پر نصاب سے کم پر زکوۃ آجائے - ہماری دلیل یہی حدیث ہے پس صورت وجوب میں املاک متفرقہ کا جمع لازم آتا ہے اس لیے کہ مراد جمع اور تفریق مکانی ہے - دیکھو کہ جو نصاب کہ منتشر مکانوں میں ہو وحدت ملک کے ساتھ تو اوس میں زکوۃ واجب ہے - پس معنی لایفرق بین مجتمع کے یہ ہیں کہ نہ تفریق کرے عامل زکوۃ اسی بکریوں کے درمیان یا ایک سو بیس کے درمیان تاکہ بنالے اوس کے دو نصاب یا تین - اور معنی لایجمع بین متفرق کے یہ ہیں کہ مثلاً ان چالیس کو جو متفرق بالملک ہوں جمع نہ کرے جو شریک ہوں درمیان شرکا تاکہ بنالے اون کا ایک نصاب حالانکہ ہر ایک کی بیس بکریاں ہیں ختم ہوا قول ابن ہمام کا - قولہ خشیۃ الصدقۃ ...

على انه مفعول له وقد تنازع فيه الفعلان يجمع ويفرق والخشية خشيتان خشية الساعي ان يقل الصدقة وخشية رب المال ان يكثر الصدقة فامر كل واحد منهما ان لا يحدث شيئا من الجمع والتفريق كذا في العيني و القسطلاني - الرقة - بكسر الراء المهملة وتخفيف القاف هو الدراهم المضروب ويقال له ورق ايضاً -

کہ یہ مفعول لہٗ ہے اور اسمیں دونوں فعلوں یعنے یجمع اور یفرق کا تنازع ہے - اور مراد خشیتہ سے خوف ہے، دونو جانب کا پس خوف عامل زکوٰۃ کا تو یہ ہے کہ (کہیں ایسا نہو کہ) زکوٰۃ کم لیلی جاوے اور خوف صاحب مال کا یہ ہے کہ (کہیں ایسا نہو) زکوٰۃ میں زائد چلا جاوے پس حکم دیا ہر ایک کو کہ نہ احداث کریں وہ کسی شئے کا یعنی نہ جمع کریں اور نہ جدا کریں - اسیطرح لکہا ہے عینی اور قسطلانی میں الرقۃ بکسر راء مہملہ اور تخفیف قاف - درہم سکہ زدہ اور اسکو ورق بکسر راء مہملہ بہی کہتے ہیں +

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط و ماخوذ ہوتے ہیں اِس فرمان سے

قوله فليعطها - فيه دلالة على دفع زكوة اموال الظاهرة الى الامام - قوله فلا يعط - فيه دليل على ان الامام اذا ظهر فسقه بطل حكمه - قوله من المسلمين - فيه دلالة على ان الكافر لا يخاطب بذلك - قوله من الغنم - قال الكرماني قال الفقهاء فيه تفسير من وجه واجمال من وجه فالتفسير انه لا يجب في اربع وعشرين الا الغنم والاجمال انه لا يدري قدر الواجب و من ثم قال بعد ذلك مفسراً لهذا في كل خمس شاة فصار هذا بياناً لقدر الواجب و ابتداء النصاب فاول نصاب الابل خمس - وانما بدأ بزكوة الابل لانها غالب اموالهم وتعم الحاجة اليها - قوله الى خمس وثلثين - الى خمس واربعين - الى ستين - فيه دليل على ان الاوقاص ليست بعفو وان الفرض يتعلق بالجميع وهو احد قولي

قوله فلیعطہا - اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ اموال ظاہرہ کی زکوٰۃ امام کے پاس پہونچانا چاہیئے - قوله فلا یعط اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ جبکہ امام کا فسق ظاہر ہوجاوے تو اوسکا حکم باطل ہوجاتا ہے قوله من المسلمین - اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ احکام زکوٰۃ سے کفار مخاطب نہیں ہیں (پس نہ لی جاوے اون سے زکوٰۃ) - قوله من الغنم ذکر کیا کرمانی نے کہ فقہاء نے کہا ہے کہ اس قول میں اجمال بہی ہے تفسیر بہی ہے تفسیر تو یہ ہے . . . . کہ چوبیس اونٹوں میں نہیں واجب ہے کچہہ مگر ایک بکری - اور اجمال یہہ ہے کہ قدر واجب زکوٰۃ کا نہیں معلوم ہوتا اسیوجہہ سے اس کے بعد اسکی تفسیر کے لیے فرمایا کہ فی کل خمس شاۃٌ - ہر پانچ میں ایک بکری ہے پس یہہ بیان ہوگیا قدر واجب اور ابتداء نصاب کا پس اونٹوں کی زکوٰۃ کا نصاب پانچ اونٹ ہیں اور اونٹوں سے اسوجہہ سے شروع کیا گیا کہ عرب کا اچھا مال اونٹ ہی تہے اور اون سے ہی زائد حاجت پڑتی تہی - قوله الی خمس وثلثین الی خمس واربعین - الی ستین - اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ اوقاص (یعنی بیان شدہ فرائض کے درمیانی اعداد) معاف نہیں ہے اور زکوٰۃ متعلق ہے سب سے اور شافعی رح کے دو قولوں میں سے یہہ

الشافعي قال صاحب التوضيح والاصح خلافه
والوقص محركة ما بين الفريضتين كذا في
مجمع البحار- **قوله** (في بيان صدقة الابل) **فان
زادت الى قوله في كل خمسين حقة**
وبه اخذ الشافعيؒ واحمدؒ وقال ابو حنيفة
اذا زاد على عشرين ومائة استقبل به الفريضة
وعن مالكؒ روايتان واستدل لابي حنيفةؒ
بما رواه ابن ابي شيبة عن سفيان عن ابي اسحٰق
عن علي قال اذا زادت الابل على عشرين ومائة
استقبل به الفريضة- وعورض بان شريكا
رواه عن ابي اسحٰق عن علي اذا زادت الابل
على عشرين ومائة ففي كل خمسين حقة وفي
كل اربعين بنت لبون- الآن سفيان احفظ
من شريك و استدل له من المرفوع ايضا ما في
كتاب الذي كتبه رسول الله صلى الله عليه وسلم
لعمرو بن حزم وسياتي بيانه انشاء الله في
موضعه- **قوله في صدقة الغنم
اذا بلغت اربعين**- قد اجمع العلماء
على ان لا شئ في اقل من الاربعين من الغنم وان
في الاربعين شاة وفي مائة وعشرين شاتين وفي
ثلثمائة ثلث شياه و اذا زادت واحدة فليس
فيها شئ الى اربعمائة ففيها اربع شياه ثم في
كل مائة شاة وهذا قول ابي حنيفة ومالك
والشافعي واحمد في الصحيح عنه والثوري و اسحٰق
والاوزاعي و جماعة اهل الاثر وهو قول علي
وابن مسعود رضي الله عنهما- وقال الشعبي
والنخعي والحسن اذا زادت على ثلثمائة واحدة

ایک قول ہے کہا صاحب توضیح نے کہ قول اصح شافعی کا اس کے خلاف ہے
اور وقص بالتحریک دو فرضوں کے درمیانی اعداد- اسی طرح مجمع البحار میں قولہ
(اونٹوں کی زکوۃ کے بیان میں) **فان زادت** الی قولہ فی کل خمسین حقۃ- اور
اسی پر عمل کیا ہے امام شافعیؒ اور امام احمدؒ نے اور کہا امام ابو حنیفہؒ نے
کہ جب زائد ہو جاویں ایکسو بیس ۱۲۰ پر تو از سر نو زکوۃ کا حساب کیا جاوے
اور امام مالکؒ سے دو روایتیں ہیں- اور امام ابو حنیفہؒ کے قول کا استدلال
بیان کیا گیا ہے اوس حدیث سے جسکو روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے سفیان
سے- سفیان روایت کرتے ہیں ابی اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہیں
علیؓ سے کہا کہ جب زائد ہو جاویں اونٹ ایکسو بیس ۱۲۰ پر تو از سر نو
زکوۃ کا حساب کیا جاوے- اور معارضہ کیا گیا ہے اس سے اس طور
پر کہ شریک نے روایت کیا ہے اسکو ابی اسحٰق سے اور وہ روایت کرتے
ہیں علیؓ سے کہ جبکہ زائد ہو جاویں اونٹ ایکسو بیس ۱۲۰ پر تو ہر پچاس کی زیادتی
میں ایک حقہ ہے اور ہر چالیس کی زیادتی پر ایک بنت لبون- مگر یہی
جواب دیا گیا ہی اوس معارضہ کا اس طور سے کہ سفیان زیادہ یاد رکھنے والا
ہے بہ نسبت شریک کے- اور اون کا استدلال بیان کیا گیا ہی اوس حدیث
مرفوع سے بھی جو اوس فرمان میں ہے جسکو رسول اللہ صلعم نے
عمرو بن حزم کیلئے لکھا ہے اور آیگا اوس کا ذکر آیندہ اوس کے موقع پر انشاء اللہ تعالیٰ
قولہ (غنم کی زکوۃ کے بیان میں) اذا بلغت اربعین تحقیق اجماع کر لیا ہے
علماء نے اس بات پر کہ چالیس سے کم بکریوں پر زکوۃ نہیں ہے اور اس بات پر کہ
چالیس پر ایک بکری ہی- اور ایکسو بیس پر دو بکریاں- اور تین سو پر
تین بکریاں ہیں اور جب زائد ہو جاوے تین سو پر ایک بھی تو چار سو تک
کچھ بھی نہیں ہے اور چار سو پر چار بکریاں ہیں پھر ہر سیکڑے کی زیادتی
پر ایک بکری اور یہی قول ہی ابو حنیفہؒ اور مالکؒ اور شافعی کا اور امام احمد
کا بھی بروایت صحیح یہی مذہب ہے اور ثوری اور اسحٰق اور اوزاعی اور
جماعت اہل حدیث کا بھی یہی قول ہے اور یہی قول ہے علی اور ابن
مسعود رضی اللہ عنہما کا- اور کہا شعبی اور نخعی اور حسن نے کہ جبکہ زائد
ہو جاوے تین سو پر ایک تو اوس میں زکوۃ کے

ففيها اربع شياه الى اربعمائة فاذا زادت واحدة يجب فيها خمس شياه - وهى رواية عن احمد وهو مخالف للآثار وقيل اذا زادت على مائتين ففيها شاتان حتى تبلغ اربعين ومائتين حكاه ابن التين وفقهاء الامصار على خلافه - **قوله فى صدقة الغنم فى سائمتها** - فيه دليل على ان شرط وجوب الزكوة السوم - كذا عند ابى حنيفة والشافعى وهى الراعية فى كلأ مباح وقال ابن حزم قال مالك والليث وبعض اصحابنا تزكى السوائم والمعلوفة والمتخذة للركوب وللحرث وغير ذلك من الابل والغنم - قال بعض اصحابنا اما الابل فنعم واما البقر والغنم فلا زكوة الا فى سائمتها وهو قول ابى الحسن بن المغلس وقال بعضهم اما الابل والغنم فتزكى سائمتها وغير سائمتها واما البقر فلا يزكى الا سائمتها وهو قول ابى بكر بن داؤد ولم يختلف احد من اصحابنا فى ان سائمة الابل وغير سائمة الابل منها تزكى سواء وقال بعضهم تزكى غير السائمة عن كل واحد فى الدهر مرة واحدة ثم لا يعيد الزكوة فيها - وقال اصحابنا الحنفية وليس فى العوامل والحوامل والمعلوفة صدقة وهذا قول اكثر اهل العلم كعطاء والحسن والنخعى وابن جبير والثورى والليث والشافعى واحمد واسحق وابى ثور وابى عبيد وابن المنذر ويروى عن عمر بن عبد العزيز وقال قتادة ومكحول ومالك يجب الزكوة فى المعلوفة

اوس میں زکوٰة کی چار بکریاں ہیں چار سو تک اور جب چار سو پر ایک زائد ہو جاوے تو واجب ہیں زکوٰة میں پانچ بکریاں اور یہ ایک روایت ہی احمد سے اور مخالف ہے آثار کے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ جب زائد ہو جاویں دو سو پر تو زکوٰة کی دو بکریاں ہیں دو سو چالیس تک۔ بیان کیا ہی اسکو ابن تین نے اور فقہاء امصار اسکے خلاف ہیں **قولہ** (بکریوں کی زکوٰة کے بیان میں) **فی سائمتہا** اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ زکوٰة کے وجوب کی شرط چرائی ہی ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کے نزدیک اور تفسیر سائمہ کی یہ ہے کہ سائمہ وہ مویشی ہیں جو چریں مباح چراگاہ میں۔ اور کہا ابن حزم نے کہ کہا مالک اور لیث اور بعض ہمارے علماء نے کہ زکوٰة دیجاوے اُن اونٹوں اور بکریوں کی جو چراگاہ میں چریں اور اونکی جنکو گھر پر کھلایا جاوے اور اونکی جنکو سواری یا کھیتی یا اور مختلف کاموں کے لیے رکھا ہے ہمارے بعض علماء نے تفصیل کی ہے پس کہا کہ اونٹ کی تو ان سب صورتوں میں زکوٰة دیجاوے لیکن بقر اور غنم اونمیں سوا چرائی پر چرنیوالوں کے اور کسی میں زکوٰة نہیں ہے یہی قول ہے ابی الحسن بن المغلس کا اور بعض نے اسطور سے تفصیل کی ہی کہ اونٹ اور بکری میں تو سائمہ اور غیر سائمہ سب کی زکوٰة دیجاوے اور بقر میں صرف سائمہ کی اور یہی قول ہی ابی بکر بن داؤد کا اور ہمارے اصحاب میں سے کسی نے اس بات میں اختلاف نہیں کیا کہ چراگاہ میں چرنیوالے اونٹ اور چراگاہ میں نہ چرنیوالے اونٹ زکوٰة دیے جانے میں برابر ہیں اور بعض علماء کا قول ہی کہ ہر جنس کی غیر سائمہ کی زکوٰة عمر بھر میں ایکبار دیجاوے اور پھر نہیں لازم آویگی اونپر زکوٰة کبھی۔ اور ہمارے فقہاء حنفیہ کا قول ہے کہ کام کرنیوالے اور بوجھ اٹھانیوالے اور گھر کے پالو مویشی میں زکوٰة نہیں ہی یہی قول اکثر اہل علم کا ہی جیسے عطاء اور حسن اور نخعی اور ابن جبیر اور ثوری اور لیث اور شافعی اور احمد اور اسحق اور ابو ثور اور ابو عبید اور ابن منذر۔ اور یہی روایت ہی عمر بن عبد العزیز سے۔ اور قتادہ اور مکحول اور مالک نے کہا کہ گھر پر چرنے والے اور کوئیں پر کام کرنے والے جانوروں پر زکوٰة ہے اس لیئے

والتواضح بالعمومات وهو مذهب معاذ رض وجابر رض بن عبد الله وسعيد بن عبد العزيز والزهري و روي عن علي و معاذ انه لا زكوة فيها وهو قول ابي حنيفة رح - كذا في العيني - **قوله في الرقة فان لم يكن** - فيه دليل على ان الفضة ان لم تكن الا تسعين ومائة فليس فيها شئ لعدم النصاب الا ان يتطوع صاحبها -

الفاظ حدیث کے عام ہیں - اور یہی مذہب معاذ اور جابر بن عبد اللہ اور سعید بن عبد العزیز اور زہری کا ہے - اور روایت ہے حضرت علی اور حضرت معاذ سے کہ ان جانوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا - اسیطرح لکھا ہے عینی میں - **قوله في الرقة فان لم يكن** اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ اگر دراہم ایکسو نوے ہوں تو اونمیں زکوٰۃ نہیں ہے بوجہ نہونے نصاب (یعنی اگرچہ نصاب پورا ہونمیں ایک قلیل رقم کا فرق ہو جب بھی زکوٰۃ نہیں ہے) مگر کہ مالک بخوشی خود دینا چاہے -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لابي ضميرة الليثي وقيل ضمرة الليثي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی ضمیرہ لیثی کے لیے اور بعض نے اوسکو ضمیرہ لیثی کہا ہے -

روى البخاري في تاريخه والحسن بن سفيان من طريق ابن ابي ذئب عن حسين بن عبد الله ابن ضميرة عن ابيه عن جده ضميرة ان النبي صلى الله عليه وسلم مر بام ضميرة وهي تبكي فقال ما يبكيك قالت يا رسول الله فرق بيني وبين ابني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفرق بين والدة وولدها - فارسل الى الذي عنده ضميرة فابتاعه منه ببكرة ثم اعتقهم وكتب لهم كتابا نسخته - بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب لبني ضميرة من محمد رسول الله لبني ضميرة واهل بيته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتقهم وانهم اهل بيت من العرب ان احبوا اقاموا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وان احبوا رجعوا الى اهلهم فلا تعرض لهم الا بحق ومن لقيهم

روایت کیا ہے بخاری نے اپنی تاریخ میں اور حسن بن سفیان نے ابن ابی ذئب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسین بن عبد اللہ بن ضمیرہ سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا ضمیرہ سے کہ رسول اللہ گذرے ضمیرہ کی والدہ کی طرف اور وہ روتی تھیں آپنے فرمایا کہ تیرے رونے کا کیا باعث ہے جواب دیا یا رسول اللہ مجھسے میرا بیٹا جدا کر دیا گیا پس فرمایا آپنے کہ نہ جدائی کیجاوے (یعنی اب آئندہ) ماں اور اوس کے بیٹے کے درمیان میں اور آدمی بھیجا اوس شخص کے پاس جس کے پاس ضمیرہ تھے اور خرید لیا اونکو ایک اونٹ کے عوض پھر اونکو آزاد کر دیا اور ایک فرمان لکھدیا جسکا نسخہ یہ ہے کہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ تحریر ہے ضمیرہ کیواسطے - محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی ضمیرہ اور اوس کے اہل بیت کے لئے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا اونکو اور اب وہ اہل بیت ہیں عرب کے اگر چاہیں ٹھیریں رسول اللہ کے پاس اور اگر وہ چاہیں تو لوٹ جاویں وہ اپنی اہل میں - نہ تعرض کیا جاوے گا اونسے مگر حق [illegible]

مکتوب الی ابی ضمیرۃ

من المسلمين فليستوصِ بهم خيرا- وكتب
ابي بن كعب (رضى الله عنه) قال ابن سعد
البلاذري وفد حسين بن عبد الله بن ضميرة
على المهدي بالكتاب فوضعه على عينيه واعطاه
ثلثمائة دينار- وكان خرج في سفر ومعه قوم
ومعهم هذا الكتاب فعرض لهم اللصوص
فاخذ واما معهم فاخرجوا الكتاب واعلموهم
بما فيه فقرؤه عليهم فردوا عليهم ما اخذوا
منهم ولم يتعرضوا لهم- ذكره في جامع وعزاه
للبزار وقال فيه حسين بن عبد الله متروك
كذاب- قال ابن حجر روينا بعلو من حديث
المخلص- قال ابن صاعد غريب تفرد به ابن
وهب عن ابن ابي ذئب قلتُ ذكر ابن منداة
ان زيد بن حباب تابع ابن ابي ذئب وللحديث
شاهد عند ابن اسحق بسند منقطع- وقد
تابع ابن ابي ذئب ايضا اسمعيل بن ابي اويس-
وضميرة هذا هو الذي انكحه رسول الله صلى
الله عليه وسلم بامرأة على سورة البقرة وزعم
عبد الغني المقدسي في العمدة ان ضميرة هذا
هو اليتيم الذي صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم
في بيتهم- قال فقمتُ انا واليتيم وراءه وفي
رواية واليتيم ورائنا- اقول- وهذا الحديث
هو حديث انس رض مشهور في كتب الحديث-

مسلمان اونکو سلے چاہیے کہ ادن کے ساتھہ بھلائی کرے
لکھا اسکو ابی بن کعب نے- کہا ابن سعد اور بلاذری نے
کہ حسین بن عبد اللہ بن ضمیرہ یہ فرمان لیکر مہدی کے پاس
گئے پس رکھا مہدی نے اوسکو اپنی آنکھوں پر اور عطا کیے
اونکو تین سو دینار اور ایکمرتبہ سفر میں نکلے اور انکے ساتھ انکی
قوم تھی اور حسین کے پاس یہ فرمان تہا اونکو چوروں نے آلیا
اور جو کچھ اونکے پاس تھا لوٹ لیا اُنھوں نے وہ فرمان نکالا اور خبر دی
چوروں کو اُسکے مضمون سے- اور سنایا وہ اونکو پس اوس دیا چوروں
نے وہ مال جو اونسے لوٹا تہا اور پھر اُنسے کچھ تعرض نہیں کیا- ذکر
کیا اس فرمان کو جامع ازہر میں اور منسوب کیا اسکو بزار کیطرف اور کہا
کہ اسکی سند میں حسین بن عبد اللہ ہیں جو متروک ہیں کذاب ہیں- کہا
ابن حجر نے کہ روایت کی ہم نے اس حدیث کو اسکے عالی سند کے ساتھ
مخلص کی حدیث سے- اور کہا ابن صاعد نے کہ یہ حدیث غریب ہے متفرد ہوا
ہے اسکے ساتھ ابن وہب ابن ابی ذئب سے کہا حافظ نے کہ کہتا ہوں میں
کہ ذکر کیا ابن مندہ نے کہ زید بن حباب نے متابعت کی ہے ابن ابی ذئب
کے اور ابن اسحق کے نزدیک اس حدیث کا شاہد بھی ہے منقطع سند کے ساتھ
اور متابعت کی ہے ابن ابی ذئب کی اسمٰعیل بن ابی اویس نے بھی اور یہ ضمیرہ وہی
جنکا نکاح کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے سورہ بقر
پر یعنی مہر تعلیم سورہ بقر مقرر کیا تہا اور گمان کیا عبد الغنی قدسی نے عمدہ
میں کہ یہ ضمیرہ وہی یتیم ہیں جنکے گہر میں رسول اللہ نے نماز پڑہی اور انہوں نے
رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑہی کہا راوی حدیث نے کہ پس کھڑا ہوا میں اور یتیم رسول اللہ
کے پیچھے اور ایک روایت میں ہے کہ یتیم ہمارے پیچھے تہا کہتا ہوں میں کہ یہ حدیث
وہ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی ہے جو مشہور ہے کتب حدیث میں

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله صلى الله عليه وسلم لايفرق بين والدة-

قولہ صلعم لایفرق بین والدۃ- اس میں دلیل ہے

فیه دلیل علی ان لا یفرق بین اثنین کالوالد والوالدة وولدها وکالاخوین واحدهما صغیر وکالزوجین وامثالهما لما فیه من الضرار وقد قال صلی الله علیه وسلم لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام - **قوله ان احبوا** - فیه دلیل علی تخییر المعتق بین ان یلحق بقومه وبین ان یمکث عند معتقه وکان ضمیرة هذا اختار الله ورسوله فمکث عند رسول الله صلی الله علیه وسلم **قوله بکرة** - فیه دلیل علی جواز بیع الحیوان بالحیوان وهذه مسئلة اختلفوا فیها وفصلوها فی کتب الفقه والحدیث - **قوله انهم اهل بیت** - یستفاد منه ان جنس العرب ممن لهم عز فی الاسلام ولذلک اظهر رسول الله صلی الله علیه وسلم عربیتهم

اس بات پر کہ تفریق کیجاوے درمیان دو کے جیسے باپ اور ماں اور بیٹا اور جیسے دو ایسے بھائی جن میں سے ایک چھوٹا ہو یا جیسے میاں بیوی اور ان کیطرح - اسوجہ سے کہ اسمیں ضرر پہونچنے کا اندیشہ ہے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہیں جائز ہے اسلام میں کسیکو ضرر پہونچانا اور نیز نہیں جائز ہے ضرر کا بدلہ لینا **قولہ ان احبوا** اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ آزاد شدہ غلام کو اختیار ہے کہ بعد آزاد ہونیکے اپنے مولیٰ کے پاس رہے یا اپنے اہل میں چلا جاوے اور ضمیرہ نے اختیار کیا تہا اللہ اور اُسکے رسول کو پس رہے رسول اللہ کی خدمتمیں بعد آزاد ہونیکے بھی **قولہ بکرة** اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ بیع حیوانکی دوسرے حیوان سے جائز ہے اور یہ ایسا مسئلہ ہے جسمیں علماء کا اختلاف ہے تفصیل اسکی کتب فقہ وحدیث میں مذکور ہے **قولہ انہم اہل بیت من العرب** کے قید سے معلوم ہوگیا کہ جنس عرب کو خاص عزت ہے اسلام میں اور اسی وجہ سے رسول اللہ نے ممتاز کر کے اون کی عربیت ظاہر کی۔

ــه قوله لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام - الضر ضد النفع ضره ضرا وضرارا واضر به اضرارا فالثلاثی متعد والرباعی متعد بالباء فله ای لا یضر الرجل اخاه فینقصه شیئا من حقه والضرار فعال من الضر ای لا یجازیه علی اضراره بادخال الضرر علیه فالضرر فعل الواحد والضرار فعل الاثنین والضرر ابتداء الفعل والضرار الجزاء علیه وقیل الضرر ما تضر به صاحبک وتنتفع انت به والضرار ان تضره من غیر ان تنتفع به وتکرارهما للتاکید وهما بمعنی واحد وکلامه یدل علی ان لفظه لا ضرر ولا ضرار وکذا فی الثربیین لکنه فی ما رائت من النسخ الاضرار والله اعلم کذا فی مجمع البحار -

ــه قولہ ولا ضرر ولا ضرار فی الاسلام - الضر ضد ہے نفع کے بولا جاتا ہے ضرہ ضرا وضرارا واضر بہ اضرارا پس ثلاثی اسکا متعدی بنفسہ ہے اور رباعی متعدی با کے ساتھ ہے - یعنی نہ ضرر دے کوئی شخص اپنے بھائی کو پس کم کر دے کچھ اوسکے حق میں سے اور ضرار باب فعال ہے الضر سے یعنی نہ بدلہ لے اوسکے ضرر پہونچانے پر اوسکو اپنی جانب سے ضرر پہونچا کر پس ضرر فعل ہے ایک کا اور اضرار فعل ہے دو کا - اور ضرر ابتداء فعل ہے اور ضرار بدلہ ہے اوسکا - اور بعض نے کہا ہے ضرر یہ ہے کہ ضرر دے تو اپنے صاحب کو اور نفع حاصل کرے تو اوس سے اور اضرار یہ ہے کہ ضرر دے تو اوسکو اور تجھے بھی نفع نہ ہو - اور تکرار اس مقام پر واسطے تاکید کے ہے اور وہ دونو ایک معنی میں ہیں - اسکا کلام دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ لفظ اس حدیث کے لا ضرر ولا ضرار ہیں اور اسیطرح غربیین میں ہے لیکن وہ نسخہ جو میں نے دیکھا ہے اون میں الاضرار ہے واللہ اعلم اسی طرح ہے مجمع البحار میں -

قوله الابحق - فيه تعميم لحقوق الله وحق العباد فانه يتعرض لهم في كليهما۔

قولہ الابحق - یہ قول عام ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد میں پس پکڑ ہوگی دونو حقوق کی بابتہ۔

هذا ما كتبوه من رسول الله صلى الله عليه وسلم بامره لابي شاه وهو خطبة خطبها صلى الله عليه وسلم بفتح مكة

یہ وہ تحریر ہے جس کو لکھا صحابہ نے ابوشاہ یمنی کے واسطے رسول اللہ کے حکم سے اور وہ خطبہ ہے جو پڑھا تھا رسول اللہ نے فتح مکہ میں

عن ابي هريرة قال لما فتح الله مكة على رسوله صلى الله عليه وسلم قام في الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الله قد حبس عن مكة القتل (او الفيل) وسلط عليها رسوله والمومنين فانها لا تحل لاحد كان قبلي وانها اُحلت لي ساعة من نهار وانها لن تحل لاحد من بعدي فلا ينفر صيدها ولا يختلى شوكها ولا تحل ساقطتها الا لمنشد ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين امّا أن يفدى وامّا ان يقيد فقال العباس الا الاذخر فانا نجعله لقبورنا وبيوتنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا الاذخر - فقام ابو شاه رجل من اهل اليمن اكتبوا لي يارسول الله فقال صلى الله عليه وسلم اكتبوا لابي شاه رواه البخاري في كتاب العلم واللقطة والديات واللفظ في اللقطة واخرجه الامام احمد ومسلم ومن بعدهما من طريق ابي سلمة عن ابي هريرة - قال وليد بن مسلم (الراوي) قلت للاوزاعي ما قوله اكتبوا لي يارسول الله قال هذه الخطبة التي سمعها من رسول الله صلى الله عليه وسلم - وفي رواية ابن

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا جبکہ فتح کر دیا اللہ نے رسول اللہ کے لیئے مکہ کھڑے ہوئے آپ. حمد کی اللہ کی اور ثنا کہی پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ نے روکا ہے مکہ سے قتل (یعنی لڑائی) یا فیل (تو اشارہ ہوگا قصہ اصحٰب فیل کیطرف) اور مسلط و قابض کر دیا اُسپر اپنے رسول اور مومنین کو پس وہ مجھسے پہلے کسیکے لیے حلال نہیں ہوا (یعنی اوسمیں لڑنا) اور حلال و جایز کیا گیا میرے واسطے بہی ایک گھڑی کیلیے اور اب نہیں حلال ہی میرے بعد کسیکو پس نہ وحشت زدہ کیے جاویں وہانکے شکار اور نہ توڑا جاوے وہانکا کانٹا اور نہیں حلال ہے وہانکی گری ہوئی چیز کا اوٹھانا مگر اعلان کرنیکے واسطے۔ اور جس شخص کا کوئی (رشتہ دار) مار ڈالا جاوے تو وہ مختار ہے دو امر میں یا فدیہ لیلے یا قصاص لے پس فرمایا حضرت عباسؓ نے یارسول اللہ الا الاذخر (یعنی اوسکو مستثنیٰ کر دیجیے اور اُسکے کاٹنے کا حکم دیجیے) کیونکہ کام میں لاتے ہیں ہم اوسکو اپنی قبروں میں اور اپنے گھروں میں آپنے فرمایا الا الاذخر (یعنی ہاں وہ مستثنیٰ ہے) پس کھڑا ہوا ایک یمنی آدمی جسکا نام ابوشاہ تھا اور کہا کہ لکھوا دیجیے یہ خطبہ مجھکو یارسول اللہ آپنے فرمایا کہ لکھدو یہ خطبہ ابوشاہ کیواسطے۔ روایت کیا ہی بخاری نے کتاب العلم اور کتاب اللقطہ اور کتاب الدیات میں اور یہ الفاظ کتاب اللقطہ میں ہیں اور تخریج کیا ہی اسکو امام احمد اور مسلم نے اور اونکے بعد والوں نے ابی سلمہ کے طریقہ سے جو روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ سے کہا ولید بن مسلم نے (جو راوی حدیث ہیں) کہ پوچھا میں نے اوزاعی سے کہا کہ کیا مطلب ہے ابوشاہ کے اس کہنے کا کہ اکتبوا لی یارسول اللہ جواب دیا کہ وہ خطبہ (لکھوانیکی خواہش کی تھی) جسکو سنا تھا رسول اللہ صلعم سے۔ اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے

ابی شیبة سماه شاه واخطأه المحدثون وهو رجل عدوه فی الصحابة ودونوه فی کتبهم۔

کر اون کا نام شاہ تہا اور محدثین نے اسکو غلط کہا تھا اور وہ ایک شخص ہے جسکو محدثین نے صحابہ میں شمار کیا ہے اور اپنی کتابوں میں اسکا تذکرہ کیا ہے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنے شرح لغات

التنفیر۔ هو الزجر ای لایجعله نافراً۔ **لایختلی**۔ ای لایقطع۔ **الساقطة**۔ ماسقط بغفلة مالکها۔ **المنشد**۔ یقال منشد الضالة ای المعرف ومُعلِنها۔ **بخیر النظرین**۔ من الخیرة یعنی الخیار بین الامرین۔ **یقید**۔ من القود محرکة وهو قتل لقاتل بدل المقتول۔ **الاذخر**۔ بکسر الهمزة وسکون الذال المعجمة حشیشة طیب الرائحة عریض الاوراق۔

التنفیر جہڑکنا یعنی اوسکو وحشت زدہ نہ کیا جاوے **لایختلی** یعنی نہ کاٹا جاوے **الساقطة** وہ چیز جو گم ہوجائے اپنے مالک کی غفلت سے **المنشد** بولا جاتا ہے منشد الضالہ یعنی پہچنوانیوالا اور اعلان کرنیوالا گمی ہوئی چیز کا **بخیر النظرین** ماخوذ ہے خیرہ سے یعنی مختار ہے وہ دو امر میں **یقید** ماخوذ ہے قود محرکۃ سے جسکے معنی ہیں قتل کرنا قاتل کو مقتول کے عوض **الاذخر** بکسر ہمزہ وسکون ذال معجمہ۔ ایک قسم کا گھانس ہے۔ خوشبودار۔ چوڑے پتوں والا۔

المسائل المستنبطة من هذا الکتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله لاتنفر صیدها۔ قال الحافظ فی الفتح نبه عکرمة بذلك علی المنع من الاتلاف وسائر انواع الاذی تنبیها بالادنی علی الاعلی وقد خالف عکرمة عطاءٌ ومجاهدٌ فقالا لاباس بطرده مالم یفض الی قتله اخرجه ابن ابی شیبة وروی ایضا من طریق الحکم عن شیخ من اهل مکة ان حماما کان علی البیت فذرق علی ید عمرؓ فاشار عمر بیده فطار فوقع علی بعض بیوت مکة فجاءت حیة فاکلته فحکم عمر علی نفسه بشاة

قوله لاتنفر صیدها۔ کہا حافظ نے فتح الباری میں کہ عکرمہ نے اس بات پر تنبیہ کی ہے کہ ممانعت معلوم ہوتی ہے اس سے تلف کرنے (یعنی مار ڈالنے) اور ہر قسم کی اذیت دینے کی۔ (یعنی جب اون کے لیے ادنی ایذا جائز نہیں ہے یعنے جہکانا تو پھر اونکو مار ڈالنا کب جائز ہوگا) اور مخالفت کی ہے عکرمہ کی عطار اور مجاہد نے پس کہا ان دونوں نے کہ کچھ حرج نہیں ہے اونکے بہگانے میں جبتک کہ موودی الی القتل نہو تخریج کی ہے اسکی ابن ابی شیبہ نے اور روایت کی ہے حکم کے طریقہ سے حکم نے اہل مکہ میں سے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ایک کبوتر خانہ کعبہ کی چہت پر تہا پس بیٹ کردی اُسنے حضرت عمر کے ہاتہہ پر آپنے اشارہ کیا اپنے ہاتہہ سے پس اُڑگیا اور کسی اور گھر پر جا بیٹھا وہاں ایک سانپ آیا اور اُسکو

وروی من طریق اخری عن عثمان نحوہ۔
قولہ لا یختلی شوکھا - وجاء فی روایۃ
بدلھا۔ لا یعضد بھا شجرۃ۔ قال ابن حجر
قال القرطبی خص الفقہاء الشجر المنہی عن
قطعہ بما انبتہ اللہ من غیر صنع آدمی فاما ما
ینبت بمعالجۃ آدمی فاختلف فیہ والجمہور
علی الجواز وقال الشافعی فی الجمیع الجزاء
ورجحہ ابن قدامۃ واختلفوا فی جزاء ما قطع
من نوع الاول فقال مالک لا جزاء فیہ بل
یاثم وقال عطاء یستغفر وقال ابو حنیفۃ
یوخذ بقیمتہ ھدی وقال الشافعی فی
العظیمۃ بقرۃ وفیما دونھا شاۃ واحتج
الطبری بالقیاس علی جزاء الصید وتعقبہ
ابن القصار بانہ کان یلزمہ ان یجعل الجزاء
علی المحرم اذا قطع شیئاً من شجر الحل ولا قائل
بہ وقال ابن العربی اتفقوا علی تحریم قطع
شجر الحرم الا ان الشافعی اجاز قطع السواک
من فروع الشجرۃ کذا نقلہ ابو ثور عنہ
واجاز ایضا اخذ الورق والثمر اذا کان
لا یضرھا ولا یھلکھا وبھذا قال عطاء
ومجاھد وغیرھما واجازوا قطع الشوک
لکونہ یوذی بطبعہ فاشبہ الفواسق
ومنعہ الجمہور واجابوا بان القیاس
المذکور بمقابلۃ النص فلا یعتبر بہ - قال
ابن قدامۃ ولا باس بالانتفاع بما انکسر
من الاغصان وانقطع من الاشجار بغیر
صنع آدمی ولا بما یسقط من الورق ونص

کھا گیا پس حکم کیا حضرت عمر نے اپنے نفس پر ایک بکری کا۔ روایت
کیگئی ہے دوسرے طریقہ سے حضرت عثمان سے مثل اسکے **قولہ** لا یختلی شوکھا
اور ایک روایت میں اسکی عوض اس طرح ہے کہ لا یُعضَدُ بھا شجرۃٌ کہا ابن
حجر نے کہ ذکر کیا ہے قرطبی نے کہ حدیث میں جس پیڑ کے کاٹنے کی ممانعت
ہے فقہاء نے اسکو ان پیڑوں کے ساتھ خاص کیا ہے جنکے لگانے میں
آدمی کے کسب کو دخل نہو بلکہ خودرو ہوں اور جو ایسے نہوں تو اوسمیں
اختلاف ہے اور جمہور کا مذہب اسمیں جواز کا ہے اور کہا امام شافعی نے سب میں
جزا ہے اور ترجیح دی اسکو ابن قدامہ نے اور اختلاف کیا گیا ہے نوع اول
(یعنی جو آدمی کی کسب سے اگی ہوں) کی جزا میں اختلاف ہے امام مالک کے نزدیک
تو کچھ جزا نہیں ہے صرف گنہگار ہوگا اور کہا عطا نے استغفار چاہیے
اور کہا ابو حنیفہ نے کہ اوسکی قیمت سے قربانی خرید لیجائے۔ اور کہا
شافعی نے کہ بڑے درخت کے عوض گائے اور اُسکے سوا میں بکری۔
اور حجت لایا ہے طبری قیاس کرکے جزاء صید پر۔ اعتراض کیا ہے اسپر
ابن قصار نے کہ اس قیاس کی بنا پر لازم آتا ہے کہ اگر محرم حل میں درخت
کاٹے تو اُسپر جزا لازم ہو اور اسکا کوئی بھی قائل نہیں ہے اور کہا ابن
العربی نے کہ اتفاق کیا ہے علماء نے حرم کے درخت کاٹنے کی حرمت پر مگر
شافعی رحمہ اللہ نے اجازت دی ہے درخت کی ٹہنیوں سے مسواک کاٹنے کی۔
ایسا ہی نقل کیا ہے اونسے ابو ثور نے اور یہی اجازت دی ہے پتوں اور پھلوں
کی جبکہ نہ پہونچے اوس پیڑ کو ایذا نہ ہلاک کرے اوسکو اور یہی قول ہے
عطاء اور مجاہد وغیرہ کا اور اجازت دی ہے اونہوں نے کانٹے کو کاٹ
ڈالنے کی اسوجہ سے کہ وہ بالطبع موذی ہے پس مشابہ ہوگیا وہ فاسقوں کے اور
منع کیا ہے اسکو جمہور نے اور جواب دیا ہے بایں طور کہ قیاس نص کے
مقابلہ میں ہے جسکا اعتبار نہیں کیا جا سکتا کہا ابن قدامہ نے کہ
اون شاخوں اور لکڑیوں سے نفع حاصل کرنیمیں کچھ حرج نہیں جو بغیر کسی کے
توڑے ہوئے خود بخود ٹوٹ جاویں اور آدمی کے فعل کو اوسمیں دخل نہو اور
یہی حکم ہے پتوں کا اور نص کی ہے اسپر احمد نے اور
نہیں جانتے ہم اسمیں کسی کا خلاف۔ **قولہ** لا یختلی

عليه احد ولا نعلم فيه خلافًا - قوله لا يحل ساقطتها - فيه دليل على ان لقطة مكة لا تلتقط للتمليك بل للتعريف خاصة وهو قول الجمهور وانما اختصت بذلك عندهم لامكان ايصالها الى ربها لانها ان كانت للمكي فظاهر وان كانت للآفاقي فلا يخلو افق غالبًا من وارد اليها وقال اكثر المالكية وبعض الشافعية هي كغيرها من البلاد وانما تختص مكة بالمبالغة في التعريف لان الحاج يرجع الى بلده وقد لا يعود فاحتاج الملتقط بها الى المبالغة في التعريف -

ساقطتہا- اِس میں دلیل ہے اس بات پر کہ مکہ کی گری ہوئی چیز کا اوٹھانا اِس نیت سے کہ اوسکا مالک بنے جائز نہیں ہے بلکہ صرف اوسکو شناخت کرانے اور اعلان کرنیکو اوٹھالے اور یہی قول ہے جمہور کا- اور اِس حکم کیساتھ مکہ اس وجہ سے خاص کیا گیا کہ وہاں اوس چیز کا اوسکے مالک کو پہونچا دینا ممکن ہے کیونکہ اگر وہ مالک مکہ کا ہے تو ظاہر ہے اور اگر وہ پردیسی ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہے کہ وہاں کا لوگ مکہ میں نہ آتے ہوں اسلئے تین سال اوس چیز کا اعلان کرے ممکن ہے کہ مالک کا پتہ چل جاوے اور اکثر مالکیہ اور بعض شافعیہ کا مذہب ہے کہ اس مسئلہ میں مکہ کا بھی وہی حکم ہے جو اور شہروں کا اور خصوصیت کیساتھ اسکا اسوجہ سے ذکر کیا گیا کہ عموماً حاجی بعد فراغ حج کے اپنے اپنے شہروں کو لوٹ جاتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ نہیں لوٹتے اسیوجہ سے اس چیز کے پہچنوانے میں مبالغہ کیا گیا

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لابي هيمة وابي نخيلة اللهبي

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہیمہ اور ابو نخیلہ لہبی کے لیئے

مکتوب لابی هیمة

قال ابن حجر في الاصابة اخرج ابن مندة من طريق سليمان بن داؤد المكي قال حدثنا محمد بن عثمان الطائفي الثقفي قال حدثني عبد الله بن عقيل عن ابيه قال خرجنا الى لمسلم بن حذيفة العامري فاخبرنا ان ابا رهيمة السمعي وابا نخيلة اللهبي قالا اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بتبر من العقيق فكتب لنا كتابًا وقال فيه من وجد شيئًا فهو له والخمس من الركاز والزكوة من كل اربعين دينارًا دينار -

حافظ ابن حجر نے اصابہ میں ذکر کیا ہے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ نے سلیمان بن داؤد المکی کے طریقہ سے کہا سلیمان نے کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عثمان طائفی ثقفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عقیل نے اپنے باپ سے کہا گئے ہم مسلم بن حذیفہ عامری کے پاس پس خبر دی اونہوں نے ہم کو کہ ابو رہیمہ سمعی اور ابو نخیلہ لہبی نے کہا کہ حاضر ہوئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عقیق کا ایک ٹکڑا لیکر آپ نے ہمارے واسطے ایک فرمان لکھدیا اور لکھا تھا اوس میں کہ جو شخص پاوے کچھ (مراد دفینہ) پس وہ اوس کا مالک ہے اور معادن میں خمس ہے اور زکوة ہر چالیس دینار پر ایک دینار

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنے شرح لغات

رُهيمة - بالراء المهملة وبعدها هاء ثم ياء مثناة من تحت ثم ميم ثم هاء الوقف مصغرا - نُخيلة - بالنون والخاء المعجمة والياء المثناة من تحت بعدها لام ثم هاء الوقف مصغرا وقيل بوبجيلة بالباء الموحدة والجيم مصغرا - اللهبي - بكسر اللام وسكون الهاء وكسر الباء الموحدة - ركاز - بكسر الراء المهملة عند اهل الحجاز كنوز الجاهلية المدفونة في الارض وعند اهل العراق المعادن -

رُہیمہ - را مہملہ اور اوس کے بعد ہا ہوز پھر یا تحتانیہ پھر میم پھر ہا وقف بوزن تصغیر - نخیلہ - نون اور خا معجمہ اور یا تحتانیہ اوس کے بعد لام پھر ہا وقف بوزن تصغیر - اور بعض نے کہا ہے کہ ابوبجیلہ - با موحدہ اور جیم بوزن تصغیر - اللہبی بکسر لام وسکون ہا ہوز وکسر با موحدہ - رکاز بکسر را مہملہ اہل حجاز کے نزدیک تو وہ خزانے جاہلیت کے زمانہ کی زمین میں دفن ہوں اور اہل عراق کے نزدیک کانیں

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله من وجد - قال العيني في شرح البخاري ان وجد المسلم والذمي في داره معدنا فهو له ولا شئ فيه عند ابي حنيفة واحمد الا اذا حال عليه الحول وهو نصاب ففيه الزكوة وعند ابي يوسف ومحمد الخمس في الحال وعند مالك والشافعي الزكوة في الحال والحانوت[1] والمنزل كالدار

قولہ من وجد - ذکر کیا ہے عینی نے شرح بخاری میں کہ اگر پاوے کوئی مسلمان یا ذمی اپنے گھر میں معدن پس وہ اوس کا مالک ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام احمد رح کے نزدیک اوس سے اوس وقت تک کچھ نہیں لیا جائیگا جبتک کہ گذر جاوے اوس پر ایک سال اور وہ بقدر نصاب کا بھی ہو تو اب اوس میں زکوۃ ہے - اور صاحبین کے نزدیک خمس لیا جاوے فی الحال اور امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک زکوۃ ہے فی الحال - اور دکانیں اور منزل مثل دار کے ہے

[1] الحانوت مكان يتخذ للبيع والشراء فان كان للسكنى فما ادير عليه الحدود دار وما بنا فيه بيت والمنزل بين الدار والبيت فالاول يدخل فيه الثاني والثالث والثالث يدخل فيه الثاني ومرافق السكنى كمكان المطبخ وبيت الخلاء والماء - ولا يدخل فيه منزل الدواب والاول يشتمله -

حانوت وہ مکان جو بنایا جاوے خرید و فروخت کے لیے اور مکان اگر رہنے کے لیے ہو تو جس پر حائط ہو چار دیواری تو وہ دار اور جس میں ایک کوٹھڑی ہو وہ بیت اور منزل درمیان دار اور بیت کے ہے پہلا اول شامل ہے ثانی اور ثالث کو اور ثالث شامل ہے ثانی کو اور ضروریات سکونت کو جیسے باورچی خانہ پیخانہ آبدارخانہ وغیرہ وغیرہ - اور نہیں داخل ہے اوس میں منزل دواب اور اول شامل ہے منزل دواب کو بھی.

(از مولوی [illegible] صاحب)

وان وجده فی الفلاة والجبال والموات ففیه الخمس وباقیه للواجد وانکان فی العامر وکان الامام اختطه للغازی ففیه الخمس واربعة اخماس لصاحب الخطة **قوله فی الرکاز** - اختلفوا فی الرکاز هل هو معدن او غیره فقال مالک وغیره الرکاز دفن الجاهلیة فی قلیله وکثیره الخمس ولیس المعدن برکاز واختلفت الروایة فیه عن الشافعی - والمسئلة موضعها کتب الفقه

اور اگر پانے اوسکو جنگل اور پہاڑوں میں اور پرت زمین میں تو اوسمیں خمس ہے اور باقی پانیوالے کیواسطے ہے اور اگر ملے دفینہ آباد زمین میں اور امام نے وہ زمین کسی غازی کو معافی میں دیکر کہی ہو تو اوسمیں خمس ہے اور چار خمس صاحب معافی کے واسطے ہیں **قوله فی الرکاز** - اختلاف کیا فقہا نے رکاز کے معنی میں کہ وہ معدن ہے یا کچھ اور پس کہا امام مالکؒ وغیرہ نے کہ رکاز دفینہ ہے زمانۂ جاہلیت کا اوس کے تھوڑے اور بہت میں خمس ہے اور نہیں ہے معدن رکاز اور مختلف ہیں اس میں روایتیں - امام شافعیؒ سے - اور مقام اس مسئلہ کا کتب فقہ ہیں +

۱۵ الی ابی راشد الازدی

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لابی اشد الازدی والی جمیع الازد

ذکر فی کنز العمال - حدثنا محمد بن احمد قال حدثنا النضر بن سلمة المروزی شاذان قال حدثنا عبد الرحمن بن خالد بن عثمان ابن محمد بن عثمان بن ابی راشد عن ابی راشد الازدی قال قدمت انا واخی ابو عاصیة من سروات الازد فاسلمنا جمیعا فکتب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم کتابا الی جمیع الازد - بسم الله من محمد رسول الله الی من یقرأ کتابی هذا من شهد ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله واقام الصلوة فله امان الله وامان رسوله وکتب هذا الکتاب العباس بن عبد المطلب و قال اخرجه ابن عساکر فی تاریخه وقال اخرجه العقیلی فی الضعفاء وقال النضر ابن سلمة کذاب یضع الحدیث -

ذکر کیا ہے کنز العمال میں - حدیث بیان کی ہمسے محمد بن احمد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے نضر بن سلمہ مروزی شاذان نے کہا کہ حدیث بیان کی ہمسے عبد الرحمن بن خالد بن عثمان بن محمد بن عثمان بن ابی راشد نے بروایت ابی راشد ازدی کہا کہ آیا میں اور میرا بھائی ابو عاصیہ ازد کے سرداروں میں سے پس اسلام لے آئے ہم پس لکھا رسول اللہ نے میرے لیے فرمان جمیع ازد کیطرف نسخہ اوس کا یہ ہے کہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے طرف اوس شخص کے جو پڑہے میرا یہ فرمان جس شخص نے کہ گواہی دی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑہی پس اوس کے لیے امان ہے اللہ اور اوس کے رسول کی اور لکھا اس فرمان کو عباس بن عبد المطلب نے -

اور کہا کہ تخریج کی ہے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اور کہا کہ تخریج کی ہے عقیلی نے ضعفاء میں اور کہا ہے کہ نضر بن سلمہ کذاب اور واضع الحدیث ہے +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاحمر بن معوية وابنه شعبل

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احمر بن معویہ اور اُن کے بیٹے شعبل کے لیے

فی الاصابة واسد الغابة انه اخرج ابونعیم
وابن منده من طریق محمد بن عمرو بن
حفص بن السکن بن سواء بن شعبل
ابن احمر بن معویة عن ابیه عن جده
ان احمر وفد الی النبی صلی الله علیه وسلم
وکان وافد بنی تمیم فکتب صلی الله علیه
وسلم له ولابنه شعبل کتابا ویکنی بابی
شعبل - ونسخة الکتاب هکذا - هذا
کتاب لاحمر بن معویة وشعبل بن احمر
فی رحالهم واموالهم فمن آذاهم فذمة
الله منه خلیة انکانوا صادقین وکتب
علی بن ابی طالب وختم الکتاب بخاتم
النبی صلی الله علیه وسلم وضبط ابن
الاثیر شعبل عن ابن نقطة بکسر الشین
وافاد الکتاب - ان الامام ان آمنهم
علی شرط صح الامن کما یدل علیه قوله صلی
الله علیه وسلم انکانوا صادقین -

اصابہ اور اسد الغابۃ میں لکھا ہے کہ تخریج کی ہے اسکی ابونعیم اور ابن مندہ
نے محمد بن عمرو بن حفص بن سکن بن سوار بن شعبل بن احمر بن معویہ کے
طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور اونکے باپ اپنے دادا سے
کہ احمر حاضر ہوئے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں - اور ایلچی بنکر آئے
تھے بنی تمیم کے پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے اور
اون کے بیٹے کے لیے فرمان اور کنیت اونکی ابوشعبل ہے - اور الفاظ
اوس فرمان کے اس طرح ہیں کہ یہ تحریر (امان) ہے احمر بن معویہ
وشعبل بن احمر کے لیے (امن دیگئی اونکو) اونکی ڈیروں اور مالوں میں
پس جو شخص کہ اونکو ایذا دے تو اللہ کا ذمہ اوس سے بری ہے اگر وہ ہیں
سچے (یعنی اظہار اسلام میں) اور لکھا اسکو علی بن ابی طالب نے
اور مہر کیا گیا فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم سے -
اور ابن اثیر نے ابن نقطہ سے روایت کرکے شعبل کو بکسر شین
ضبط کیا ہے - **اور مستفاد ہوا اس فرمان سے**
یہ مسئلہ کہ اگر امام کفار کو کسی شرط کے ساتھ امن دے
تو جائز و صحیح ہے وہ امن جیسے کہ دلالت کرتا ہے
اس مفہوم پر قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا -
ان کانوا صادقین -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاسبخت (اسیخت) مرزبان بحرین

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسبخت (اسیخت) حاکم بحرین کے لیے

قال فی الاصابة ذکره احمد بن یحیی البلاذری
وقال کتب الیه النبی صلی الله علیه وسلم حین
کتب الی منذر بن ساوی واهل البحرین یدعوهم
الی الله تعالی فاسلم اسبخت والمنذر - وکان

کہا اصابہ میں کہ ذکر کیا ہے اس کا احمد بن یحیی البلاذری نے اور کہا کہ لکھا
اوسکی طرف رسول اللہ نے (اوسی وقت) جبکہ لکھا آپ نے منذر
بن ساوی اور اہل بحرین کیطرف بلاتے تھے آپ انکو اللہ کیطرف
پس اسلام لائے اسبخت اور منذر - نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے

نسخة كتابه - بسم الله الرحمن الرحيم - انه قد جاءني الاقرع بكتابك وشفاعتك لقومك، واني قد شفعتك وصدقت رسولك الاقرع في قومك فابشر فيما سألتني وطلبتني بالذي تحب ولكن نظرت ان اعلمه وتلقاني فان جئتنا اكرمتك وان تفقد اكرمتك اما بعد فاني لا استهدي احدا وان تهدلي اقبل هدايتك وقد حمل عمالي مكانك واوصيك باحسن الذي انت عليه من الصلوة والزكوة وقرابة المومنين واني قد سميت قومك بني عبد الله فمرهم بالصلوة واحسن العمل وابشروا السلام عليك وعلى قومك المومنين -

بسم اللہ الرحمن الرحیم اقرع تمہارا خط اور تمہاری سفارش تمہاری قوم کی بابت لیکر میرے پاس آئے میں نے تمھاری سفارش قبول کرلی اور تمھارے رسول اقرع کو سچا جانا تمھاری قوم کی بابت (یعنی جو کچھ قاصد نے قوم کی بابت کہا اوسکو سچ جانا) پس خوشخبری حاصل کر تو اوس چیز میں جسکا تو نے سوال کیا مجھسے اوس چیز کیساتھ جسکو ہم دوست رکھتے ہیں (یعنی تعلیم اسلام اپنی قوم کو) لیکن خیال کیا میں نے کہ تعلیم دوں میں تمہارے قاصد کو یا تم خود مجھسے ملو پس اگر آؤگے تم میرے پاس تو اکرام کرونگا میں تمہارا اور اگر نہیں آؤگے تب بھی) اکرام کرونگا (بوجہہ تمہارے اسلام لانیکے) بعد اسکے (معلوم ہوکہ) میں کسی سے ہدیہ نہیں مانگتا ہوں اور اگر تم ہدیہ بھیجوگے تو تمہارا ہدیہ میں قبول کرلونگا اور بڑھادیا ہے میرے عاملوں نے تمھارا مرتبہ (یعنی چونکہ ہمارے حکم سے تم نے اونکو جگہ دی اور اونکی اطاعت کی اسوجہ سے ہماری نگاہ میں تمھارا مرتبہ زائد ہوگیا) اور نصیحت کرتا ہوں میں تجکو اوس چیز کے اچھا کرنیکی جسپر تو ہے یعنی نماز اور زکوۃ اور قرابت مومنین کی - اور نام رکھا میں نے تیری قوم کا بنی عبد اللہ پس حکم کر تو اونکو نماز کا اور نیک کام کا اور خوشخبری حاصل کر تو اور سلام ہو تجپر اور تیری قوم کے سب مسلمانوں پر

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى اسقف اهل نجران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسقف اہل نجران کے لیئے -

بسم اله ابراهيم واسحق ويعقوب - اما بعد فاني ادعوكم الى عبادة الله من عبادة العباد وادعوكم الى ولاية الله من ولاية العباد فان ابيتم فالجزية فان ابيتم فقد اذنتكم بحرب والسلام - اخرجه البيهقي في كتاب الدلائل والحاكم من طريق يونس بن بكير عن سلمة بن عبد يسوع عن ابيه عن جده كذا ذكره في زاد المعاد والمصباح وقال في رواه صاحب الهدى ايضا بهذا السند -

شروع کرتا ہوں میں ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کے معبود کے نام سے - بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) بلاتا ہوں میں تمکو بندوں کی عبادت سے اللہ کی عبادت کیطرف اور بلاتا ہوں میں تمکو اللہ کے ولایت کیطرف بندونکی ولایت کی طرف سے پس اگر انکار کرو تم تو جزیہ قبول کرو اور اگر اس سے بھی انکار کرو تو اعلان دیتا ہوں میں لڑائی کا والسلام

تخریج کی ہے اسکی بیہقی نے کتاب الدلائل میں اور حاکم نے یونس بن بکیر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلمہ بن یسوع سے اور سلمہ اپنے باپ سے اور اون کے باپ اپنے دادا سے اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو زاد المعاد میں اور مصباح المضی میں اور کہا کہ روایت کیا ہے اسکو صاحب ہدی نے بھی اسی سند سے -

مکتوب الی اسقف اہل نجران

المسائل منه

وہ مسائل جو معلوم ہوتے ہیں اس سے

قوله باسم اله ابراهيم۔ قال في زاد المعاد فلا اظن ذلك محفوظا وقد كتب الى هرقل بسم الله الرحمن الرحيم و هكذا كان سُنَّتُه في كتبه ولكن وقع في هذه الرواية هذا وقيل ذلك قيل ان ينزل طس تلك آيات الكتاب وقرآن مبين ــ وذلك غلط على غلط فان هذه السورة مكية بالاتفاق وكتابه الى اهل نجران بعد مرجعه من تبوك۔ **قوله فان ابيتم فالجزية۔** علم من هذا ايما يعامل به الكفار فاول مايبداء به دعوة الاسلام فان ابوا فيعلمهم بالجزية فان ابوا فالجهاد۔

قوله باسم اله ابراہیم ذکر کیاہے زاد المعاد میں کہ نہیں خیال کرتا میں اوس روایت کو محفوظ حالانکہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف قیصر کے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اور یہی طریقہ تھا آپ کا جملہ تحریرات میں لیکن اس روایت میں اسیطرح آیا ہے۔ اور بعض نے یہ تاویل کی ہے کہ یہ فرمان لکھا گیا ہے سورۂ طس تلک آیات الکتاب الآیہ کے نزول سے قبل (اور ثابت ہوتی ہے سنیت بسم اللہ کی بعد اس کے کیونکہ سلیمان علیہ السلام نے جو نامہ بلقیس کو لکھا ہے اوسکو بسم اللہ سے شروع کیا ہے) اور ایسا کہہ کر اسکی تاویل کرنا غلطی در غلطی ہے کیونکہ اباتفاق یہ سورت مکی ہے اتفاق ہے۔ اور فرمان آپکا اہل نجران کیطرف تبوک کی واپسی کے بعد کا ہے **قولہ فان ابیتم فالجزیۃ** معلوم ہوگئی اس سے یہ کہ کفار سے اس طرح معاملہ کیا جاوے کہ اول شروع کرے دعوت اسلام سے پس اگر انکار کریں تو جزیہ کی بابت اون سے کہا جائے اور اگر اس سے بھی انکار کریں تو جہاد

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا الى اساقفة نجران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علما و مقتدایان اہل نجران کے واسطے

لما كتب النبي صلى الله عليه وسلم لاساقفة نجران يدعوهم بدعوة الاسلام (كما ذكرناه آنفا) نعقد والمجلس تشاوروا فيه فاستقرا ايهم على ان يرسلوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم شرحبيل بن وداعة الهمداني وعبد الله بن شرحبيل وجبار بن قيس الحارثي فليأتوهم بخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلق الوفد حتى اذا كانوا بالمدينة وضعوا ثياب السفر عنهم

جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اساقفہ نجران کو دعوت اسلام کا فرمان بھیجا (جسکو ہم ابھی ذکر کر آئے ہیں) اونہوں نے مجلس شوریٰ منعقد کی جس میں یہ رائے قرار پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شرحبیل بن وداعہ ہمدانی اور عبد اللہ بن شرحبیل اور جبار بن قیس حارثی کو بھیجیں تاکہ یہ وہاں کی خبر لاویں۔ پس یہہ گروہ ایلچی بنکر روانہ ہوا یہاں تک کہ جب مدینہ میں داخل ہوئے تو اتار ڈالے اپنے سفری کپڑے اور حلّے پہن لیے جو یمنی چادروں کے تھے اور [illegible] اون کے دامن گھسٹتے تھے اور سونے کی انگوٹھیاں پہنیں پھر رسول کی خدمت میں حاضر ہوئے

ويلبسوا حللاً لهم يجرونها من الحبرة وخواتيم
الذهب ثم اتوا الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم وسلموا عليه فلم يرد عليهم السلام
وتصدوا لكلامه نهارا طويلا فلم يكلمهم
فانطلقوا الى عثمان بن عفان وعبد الرحمن
ابن عوف وكانا معرفة لهم فالتقوهما فقالوا
يا عثمان ويا عبد الرحمن ان نبيكم كتب الينا
بكتاب فاقبلنا مجيبين له فاتيناه فسلمنا
عليه فلم يرد سلامنا ولم يلتفت الينا
فما الراي منكما انعود - فقالا لعلي بن ابي
طالب وكان في القوم ما ترى يا ابا الحسن
رضي الله عنك فقال ارى ان يضعوا
حللهم هذه وخواتيمهم ويلبسون
ثياب سفرهم ثم ياتون اليه ففعلوا وعادوا
اليه صلى الله عليه وسلم فسلموا عليه فرد
سلامهم فلم تزل به وبهم المسئلة حتى
سالوا في عيسى عليه السلام فقال اقيموا
حتى اخبركم فاصبح الغد قد نزل اليه
عز وجل ان مثل عيسى عند الله كمثل آدم
الى قوله تعـ - فنجعل لعنة الله على الكاذبين
فاخبرهم الخبر واقبل على اهل بيته يريد
المباهلة - فامتنعوا منها وصالحوا فكتب لهم
النبي صلى الله عليه وسلم هذا الكتاب نسخته
بسم الله الرحمن الرحيم
هذا ما كتب محمد النبي رسول الله لنجران
اذ كان عليهم حكمه في كل ثمرة وفي كل صفراء
بيضاء وسوداء ورقيق فافضل عليهم

اور اسلام کیا۔ آپنے اونکو سلام کا جواب نہیں دیا۔ وہ عرصہ تک منتظر
رہے کہ رسول اللہ کچہ فرماویں لیکن آپ نہیں بولے۔ پس وہ گئے
عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف کے پاس جنکو وہ اول سے
جانتے تہے اون سے ملے اور کہا کہ اے عثمان اور اے عبد الرحمن تمہارے
نبی نے ہمکو خط بہیجا اور اب ہم اُسکے جواب کیلئے آئے ہیں ہم
رسول اللہ کے پاس گئے اور آپکو سلام کیا تو ہمارے سلام کا جواب
نہیں دیا اور نہ ہماری طرف متوجہ ہوئے تو اب تمہاری کیا رائے ہے کیا ہم
واپس چلے جاویں پس مشورہ کیا اونہوں نے علی بن ابی طالب
سے جو وہاں موجود تہے کہ آپکی کیا رائے ہے اے ابو الحسن۔ راضی ہو اللہ آپ سے
جواب دیا کہ میرے خیال میں انکو چاہئے کہ اپنے یہ حُلّے اور انگوٹھیاں اتار دیں
اور سفری کپڑے پہنیں پہر حاضر ہوں رسول اللہ کی خدمت میں پس انہوں نے
ایسا ہی کیا پہر آئے رسول اللہ کی خدمت میں اور سلام کیا آپ کو رسول اللہ نے
جواب دیا۔ پہر آپس میں سوال جواب ہوتے رہے یہانتک کہ سوال کیا اُنہوں نے
عیسے علیہ السلام کے بارہ میں۔ آپنے فرمایا کہ ٹہیرے رہو یہاں تک کہ تم
میں اُسکی بابت خبر دوں جب صبح ہوئی تو اللہ تعـ نے یہ آیت نازل
فرمائی کہ تحقیق مثال عیسے کے اللہ کے نزدیک مثل مثال آدم کے ہے
الی قولہ تعـ۔ پس چاہئے کہ کریں ہم لعنت اللہ کی جہوٹوں پر
پس خبر دی اونکو رسول اللہ نے پہر آپ متوجہ ہوئے اپنے اہلبیت
پر ارادہ کرتے تہے آپ مباہلہ کا پس باز رہے اُس سے کفار اور
صلح کر لی تو لکہا رسول اللہ صلعم نے اون کے واسطے فرمان لفظ
اوس کے یہہ ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہہ وہ فرمان ہے جسکو
محمد نبی رسول اللہ نے لکہا نجران کے لئے جبکہ تسلیم کیا اونہوں نے
رسول کا حکم سب پہلوں اور سونا چاندی تانبہ۔ اور غلاموں کے
جزیہ کے حق میں پس انعام کیا اونپر رسول اللہ نے اور چہوڑ دیا
یہ سب دو ہزار حُلّہ کے عوض میں۔ ہر رجب میں ایک ہزار حلہ
اور ہر صفر میں ایک ہزار حلہ۔ اور ہر حلہ ایک اوقیہ کی قیمت کا جو
کچہ کہ زائد ہو جاوے خرچ پر یا کم ہو جاوے اواقی کی قیمت سے

ونزلت ذلك كله على الفي حلة - في كل رجب
الف حلة وفي كل صفر الف حلة - وكل حلة
اوقية - ما زادت على الخراج او نقصت عن
الاواقي فبحساب وما قضوا من دروع او خيل
اوركاب او عرض اخذ منهم بحساب - وعلى
نجران مثواة رسلي ومتعتهم بها عشرين
فما دونه - فلا يحبس رسول فوق شهر وعليهم
عارية ثلثين درعًا وثلثين فرسًا وثلثين
بعيرا اذا كان كيد باليمن ومعذرة وما هلك
مما اعاروا رسولي من دروع او خيل وركاب
فهو ضمان على رسولي حتى يؤديه اليهم -
ولنجران وحاشيتها جوار الله وذمة محمد
النبي على انفسهم وملتهم وارضهم واموالهم
وغائبهم وحاضرهم وعشيرتهم وتبعهم
وعلى ان لا يغيروا مما كانوا عليه ولا يغير حق
من حقوقهم ولا ملتهم ولا يغير اسقف من
اسقفيته ولا راهب من رهبانيته ولا واقه
من وقيهته وكل ما تحت ايديهم من قليل
او كثير - وليس عليهم ربية ولا دم جاهلية
ولا يحشرون ولا يعشرون ولا يطأ ارضهم
جيش ومن سأل منهم حقا فبينهم النصف
غير ظالمين ولا مظلومين ومن اكل ربًا
من ذي قبل فذمتي منه بريئة ولا يؤخذ
رجل منهم بظلم آخر - وعلى ما في هذه
الصحيفة جوار الله وذمة محمد النبي
رسول الله حتى ياتي الله بامره
واصلحوا فيما عليهم غير متقلبين بظلم -

تو وہ حساب میں مجرا ہوگا - اور جو وہ دینا چاہیں زرہیں یا گھوڑے یا اونٹ
یا سامان تو لیا جاویگا اون سے اواقی کے حساب سے اور نجران میں میرے
رسول (ایجنٹ) رہیں گے اور اون کے محافظ اردلی (باڈی گارڈ)
بیس آدمی یا اوس سے کم ہوں گے - اور نہیں رکھا جاویگا رسول ایک مہینہ
سے زائد - اور اہل نجران پر لازم ہے کہ جب ہو لڑائی یمن میں یا غدر
تو وہ تیس گھوڑے تیس زرہیں اور تیس اونٹ مستعار دیں
اور اگر ہلاک ہو جائے یا ضائع ہو جائے اونکی اس عاریت میں سے کچھ
تو وہ ذمہ داری ہیں ہی میرے رسول کی یہاں تک کہ دیدے
وہ اون کو - اور نجران اور اوس کے توابع کیواسطے ذمہ اللہ اور
محمد رسول اللہ کا ہی اونکی جانوں پر اور اون کے مذہب پر اور
اونکی زمینوں پر اور اون کے مالونپر اور اون کے حاضر و غائب
پر اور اون کے قبائل اور اون کے توابع پر - اور اسبات پر کہ نہ بدلے
جاویں گے وہ اوس حالت سے جسپر وہ ہیں - اور نہ بدلا جاویگا اونکا
کوئی حق اور نہ مذہب اور نہ بدلے جاویں گے اون کے اسقف
اور نہ رہبان اور نہ واقہ اپنے اپنے عہدوں سے - اور ذمہ میں
آگئے اللہ کے) ہر اون کی تھوڑی بہت وہ ملکیت جو اون کے
قبضہ میں ہے - اور نہیں ہے اونپر کوئی اشتباہ اور نہ دم جاہلیت
(یعنی ... ہوگیا) اور نہ یہ جمع کیے جاویں گے (یعنی لشکر بنانے
کے لیے) اور نہ ان سے عشر لیا جاویگا - اور نہ بھیجا جاویگا -
اون کے ملک میں لشکر - اگر اونپر دعوی کرے گا کوئی کسی حق کا
تو انصاف کیا جاویگا اس طور سے کہ وہ نہ ظالم رہیں گے اور
نہ مظلوم - اور جو شخص کہ کھائے سود مستک کے ذریعہ سے تو
میرا ذمہ اوس سے بری ہے اور نہ مواخذہ ہوگا اونمیں سے کسی سے
دوسری کے ظلم کے عوض اور جو کچھ کہ اس تحریر میں ہے اوسپر ذمہ
اللہ کا ہی اور ذمہ محمد نبی کا ہی جو اللہ کے رسول ہیں یہاں تک
کہ اللہ اپنا حکم نازل کرے جبتک کہ وہ خیر خواہی کریں اور صلح سے
رہیں اون معاہدوں کے ساتھ جنپر وہ ہیں نہ بدلیں اونکو زیادتی کرکے

شهد ابو سفيان بن حرب و غيلان بن عمرو
ومالك بن عوف والاقرع بن حابس الحنظلي
والمغيرة بن شعبة وكتب - ذكر في زاد
المعاد فقال اخرجه ابو عبد الله الحاكم عن
الاصم عن احمد بن عبد الجبار عن يونس
ابن بكير عن سلمة بن عبد يسوع عن
ابيه عن جده - قال يونس و كان نصرانيا
فاسلم -

گواہی دی اسپر ابو سفیان بن حرب نے غیلان بن عمرو اور مالک بن
عوف - اور اقرع بن حابس حنظلی اور مغیرہ بن شعبہ نے اور لکھا اسکو
مغیرہ بن شعبہ نے زاد المعاد میں لکھاہے کہ تخریج کی اس کی
ابو عبد اللہ حاکم نے - وہ روایت کرتے ہیں اصم سے اور وہ
احمد بن عبد الجبار سے اور احمد یونس بن بکیر سے اور یونس
سلمہ بن عبد یسوع سے اور سلمہ اپنے باپ سے اور اون کے
باپ اپنے دادا سے - کہا یونس نے اور وہ تھے نصرانی پھر
اسلام لے آئے ❊

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

قوله صفراء بيضاء سوداء - يعني
الذهب والفضة والنحاس - حلة - في
مجمع البحار الحلة بردان يمانيان منسوجان
بخطوط حمر مع سود وقيل كل ما يتزين به
وقيل قميصا يصل كميه بكمين آخرين يرى
انه لابس قميصين - اوقية - بضم
همزة وشدة ياء تحتانية وقد يجئ وقية
بالواو بلا همزة كانت قديما اربعين درهما -
ركاب - وهي الرواحل من الابل - مثواة
رسلي - اي مسكنهم مدة مقامهم ونزلهم
والمثوى المنزل من ثوى بالمكان اذا اقام
فيه - اسقف - هو عالم رئيس من علماء
النصارى ورؤسائهم وهو سرياني ولعله
سمي به لخضوعه وانحنائه في عبادته لان
السقف محركة طول في انحناء - راهب
كان النصارى يترهبون بالتخلي من اشغال

قولہ صفراء بیضاء سوداء یعنی سونا - چاندی - اور تانبہ - حلۃ مجمع البحار
میں ہے کہ حلہ یمنی دو چادریں جو بنی ہوئی ہوتی ہیں سرخ
و سیاہ دہاریوں سے اور بعض نے کہا ہے کہ ہر وہ چیز جس سے آرائش
کیجاوے - اور بعض نے کہاہے کہ وہ کرتا جسکی آستینوں پر اور آستین
لگادی جاویں تاکہ یہ معلوم ہو کہ دو قمیص پہنے ہوئے ہے اوقیہ
بضم ہمزہ و تشدید یاء تحتانیہ - اور کبھی آتاہے - وقیہ - واو کیساتھ
بغیر ہمزہ کے - پہلے (اوقیہ) چالیس درہم کا ہوا کرتا تھا -
رکاب سواریاں اونٹوں کی یعنے اونٹ - مثواۃ رسلی یعنی اون کے
ٹھہرنیکی جگہہ جبتک کہ وہ رہیں - اور مثوی کے معنی منزل کے
ہیں مشتق ہے یہ ثوی بالمکان سے بولا جاتاہے اوسوقت
جبکہ ٹھہرے کوئی مکان میں - اسقف - وہ عالم رئیس ہے
علماء نصاریٰ سے - اور یہ لفظ سریانی ہے شاید اس نام کیساتھ
اسوجہ سے موسوم ہوا کہ وہ عبادت میں ازحد عاجزی کرنے والا اور زائد
جھکنے والا ہوتاہے - اور سقف بالتحریک کے معنے ہیں زائد جھکنا
راہب نصاریٰ دنیا اور لذات دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ
دیتے تو انکو راہب کہا جاتا تھا -

الدنيا وترك ملاذه والعزلة عن اهلها وغير ذلك يقال له الراهب - واقه - فيه لغتان بالقاف والفاء فقال فى القاموس الواقه اى قيّم البيعة وهى بيت صليب النصارى ثم قال الواقه بالقاف هو الوافه والوقهة الطاعة -

دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ دیتے اونکو راہب کہا جاتا تھا۔ **واقہ**- اس میں دو لغت ہیں قاف کے ساتھ اور فا کے ساتھ پس کہا قاموس میں الوافہ یعنی فا کے ساتھ اس کے معنی ہیں کنیسہ کا متولی اور کنیسہ وہ گھر ہے جس میں نصاری کی صلیب ہے۔ پھر ذکر کیا ہے الواقہ یعنی قاف کے ساتھ اور اوسکے معنی میں لکھا ہے وافہ بفا اور وقہتہ کے معنی اطاعت کے ہیں۔

المسائل لمستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

يستنبط منه - جواز اهانة رسل الكفار وترك كلامهم اذا ظهر منهم التعاظم والتكبر فانه صلى الله عليه وسلم لم يكلم الرسل ولم يرد عليهم السلام حتى لبسوا ثياب سفرهم والقوا حللهم - **ويستنبط منه** - ان السنة فى مجادلة اهل الباطل اذا قامت عليهم حجة فلم يرجعوا بل اصروا على العناد ان يدعوهم الى المباهلة وقد امر الله بذلك رسوله فلم يقل ان ذلك ليست لامتك بعدك ودعا اليه ابن عمه عبد الله بن عباس رض من انكر عليه بعض المسائل ولم ينكر عليه الصحابة - **قوله الفى حلة** - افاد جواز صلح اهل الكتاب على ما يريد الامام من الاموال والثياب والثمر وغيرها ويجرى ذلك مجرى ضرب الجزية فلا يحتاج الى ان يفرد كل واحد منهم بجزية بل يكون ذلك المال جزية عليهم يقتسمونها كما يحبون

مستنبط ہوتا ہے اس قصہ سے کفار کے قاصدونکی اہانت کا جواز اور اونسے کلام نکرنا جبکہ ظاہر ہو اونسے بڑائی اور تکبر کیونکہ رسول اللہ صلعم نے نہیں باتیں کریں نجران کے قاصدوں سے اور نہ اونکے سلام کا جواب دیا جبتک اونہوں نے اپنے سفری کپڑے نہ پہن لیے اور حلے نہ اتار ڈالے۔ اور **مستنبط** ہوتی ہے اس سے یہ بات کہ یہ طریقہ مسنون ہے کہ اہل باطل سے مناظرہ کرنے میں اوسپر دلیل قائم ہو جاوے اور وہ اپنے دعوی سے رجوع نکریں بلکہ اوسپر اصرار کریں تو بلاوے اونکو مباہلہ کیطرف کیونکہ اللہ نے حکم دیا اسکی بابتہ اپنے رسول کو اور نہیں فرمایا کہ یہ مباہلہ تیرے بعد تیری امت کو نہیں جائز ہے۔ اور بلایا رسول اللہ کے چچازاد بھائی عبد اللہ بن عباس رض نے اون لوگونکو جو مخالفت کرتے تھے اونسے چند مسائل میں مباہلہ کیطرف اور نہیں اعتراض کیا آپ پر کسی صحابی نے **قولہ** الفی حلۃ۔ فائدہ دیا اس نے اس بات کا کہ جائز ہے صلح کرنا اہل کتاب سے ہر اوس چیز پر جو امام چاہے خواہ مال ہو یا کپڑے ہوں یا پھل وغیرہ اور قائمقام ہو جاتا ہے یہ مال جزیہ کے پس اس بات کی ضرورت نہیں کہ ہر ایک [illegible] پر جزیہ لگایا جاوے بلکہ یہ سب مال بحیثیت مجموعی جزیہ ہے [illegible] کی وصولی وغیرہ جس طرح چاہیں آپس میں باہم تقسیم کرکے کر لیں

قوله مثواة رسلي - علم منه ان يجوز
للامام ان يشترط على الكفار ان يؤوا رسله
ويضيفهم ويكرمهم - قوله عليهم عارية
افاد جواز اشتراط الامام عليهم عارية
ما يحتاج المسلمون اليه من سلاح او متاع
او حيوان - قوله من اكل ربوا - علم
منه ان الامام لا يقر اهل الكتاب على الربوا
لانها حرام في دينهم وكذالك السكر واللواطة
والزنا بل يحدهم في كل ذالك - قوله
ما نصحوا - افاد ان العهد والذمة مشروط
بنصح اهل العهد فاذا غشوا المسلمين
وافسدوا في دينهم فلا عهد لهم ولا ذمة -

قولہ مثواۃ رسلی معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ جائز ہے امام
کو کہ شرط کرے کفار سے اس بات کی کہ ٹھہراویں امام کے قاصدوں
کو اور مہمانی اور اکرام کریں انکا۔ وعلیہم عاریۃ۔ فائدہ دیا اس نے
اس بات کا کہ جائز ہے امام کو کہ شرط کرے کفار سے یہ کہ عاریت
دینا ہوگی انکو وہ چیز جسکی مسلمانونکو حاجت ہو خواہ ہتیار ہوں یا
کسی اور قسم کا سامان یا جانور قولہ من اکل ربوا معلوم ہوگئی اس سے
یہ بات کہ امام اہل کتاب کو ربا کا معاملہ نکرنے دے اسوجہ سے کہ
وہ حرام ہے اونکے مذہب میں بھی اسیطرح زنا نشہ اور لواطت
پس حد جاری کرے کفار پر ان سب میں قولہ ما نصحوا معلوم
ہوئی اس سے یہ بات کہ عہد اور پناہ مشروط ہے خیر خواہی
اہل عہد کے ساتھ پس اگر وہ غدر کریں مسلمانوں سے یا فساد کریں دین
میں تو نہ عہد ہے نہ پناہ کیونکہ وہ غدر سے ٹوٹ جاوے گا۔

کتاب الاسقف ابی الحارث

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم للاسقف ابي الحارث

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا ہے رسول اللہ صلعم نے اسقف ابو الحارث کیلئے

روى ان الاسقف ابا الحرث اتى رسول
الله صلى الله عليه وسلم ومعه السيد العاقب
ووجوه قومه واقاموا عنده يستمعون
ما انزل الله تعالى عليه فكتب للاسقف
الكتاب نسخته - بسم الله الرحمن الرحيم -
من محمد النبي الى الاسقف ابي الحارث
واساقفة نجران وكهنتهم ورهبانهم
واهل بيعهم ورقيقهم وملتهم وشوطتهم عہ
على كل ما تحت ايديهم من قليل وكثير
جوار الله ورسوله لا يغير اسقف من

روایت کی گئی ہے کہ اسقف ابو الحارث حاضر ہوا رسول اللہ کی خدمت
میں اور اس کے ہمراہ سید اور عاقب اور سردار قوم تھے۔ او ٹھیرے
رہے رسول اللہ کی خدمت میں سنتے تھے جو کچھ نازل کرتا تہا اللہ آپ
پر پس لکھا رسول اللہ نے اسقف کے لیے فرمان۔ الفاظ اوس کے
یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ تحریر ہے) محمد نبی صلعم
کی جانب سے اسقف ابو الحارث اور اساقفہ نجران اور کاہنوں
اور رہبانوں اور اہل کنیسہ اور غلاموں اور اہل ملت اور اونکے
خدام کیطرف ہر اونکے چھوٹے بڑے ملکیت پر ذمہ اللہ اور
اوس کے رسول کا ہے۔ نہ بدلا جائے گا کوئی اسقف
اپنی اسقفیت سے اور نہ راہب اپنے عہدہ رہبانیت

عہ الشوط الطوف ويقال للخادم الشواط
يعني الطواف -

عہ شوط کے معنی پھیر کرنیکے ہیں کہا جاتا ہے خادم کو شواط
یعنی پھیرے کرنے والا۔

اسقفیتہ ولا راھب من رھبانیتہ ولا کاھن من کھانتہ ولا یغیر حق من حقوقھم ولا سلطانھم ولا مما کانوا علیہ علی ذلک جوار اللہ ورسولہ ابداً ما نصحوا غیر متقلبین بظلم ولا ظالمین وکتبہ مغیرۃ ابن شعبۃ - ذکرہ صاحب زاد المعاد بسند المذکور قبلہ فی الکتاب -

سے اور نہ کوئی کاہن اپنے عہدہ کہانت سے اور نہ بدلا جاویگا کوئی حق اونکے حقوق میں سے اور نہ حاکم اونکا اور نہ اونکی وہ حالت جسپر وہ ہیں - اس تحریر پر ذمہ اللہ اور اوس کے رسول کا ہے ہمیشہ اوس وقت تک جب تک کہ خیر خواہی کریں وہ اور صلح سے رہیں نہ بدلیں معاہدوں کو ظلم سے اور نہ زیادتی کریں اور لکھا اسکو مغیرہ بن شعبہ نے ذکر کیا ہے اسکو زاد المعاد میں اوسی سند کے ساتھ جو اس سے اوپر والے فرمان میں گذر گئی -

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لاقیال حضرموت

یہ وہ فرمان ہے جس کو لکھا ہے رسول اللہ نے حضرموت کے سرداروں کیواسطے

قال الحافظ فی الاصابۃ ان ابن مندۃ اخرج من طریق عتبۃ بن ابی عتبۃ عن سلیمان بن عمر عن الضحاک بن نعمان ابن سعد ان مسعود بن وائل قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم وحسن اسلامہ فقال یا رسول اللہ انی احب ان تبعث الی قومی یدعوھم الی الاسلام عسی اللہ ان یھدیھم بک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمعویۃ اکتب لہ قال کیف اکتب لہ یا رسول اللہ قال اکتب لہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی الاقیال من حضرموت باقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والصدقۃ علی البیعۃ وفی السواق الخمس وفی البعل العشر - لاخلاط ولا وراط ولا شغار ولا اسباق ولا جنب ولا جلب ولا یجمع بین بعیرین فی عقال من اجبا فقد اربی

کہا حافظ نے اصابہ میں کہ ابن مندہ نے تخریج کی ہے عتبہ بن ابی عتبہ کے طریقہ سے عتبہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں ضحاک بن نعمان بن سعد سے کہ مسعود بن وائل رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور اچھا یعنی خالص ہو گیا اونکا اسلام تو کہا کہ اے رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ کسی کو آپ میری قوم کی طرف بھیجیں جو اونکو دعوت اسلام کرے شاید اللہ اونکو آپ کی وجہ سے ہدایت دے. آپ نے حضرت معویہؓ سے فرمایا لکھدے اس کے لیے فرمان معویہؓ نے پوچھا یا رسول کیا اور کس طرح لکھوں فرمایا کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلعم کی طرف سے حضرموت کے سرداروں کے نام جسمیں حکم ہے نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کا اور مال تجارت سے صدقہ نکالنے کا. اور جو کھیتی کہ چرس سے پلائی جاوے اوسمیں خمس ہے اور سیچے کی زمین پر عشر ہے. مال زکوۃ ایک کا دوسرے کے مال کیساتھ نہ ملایا جاوے اور نہ پوشیدہ کیا جاوے (یعنی عامل زکوۃ سے) اور رسم نکاح شغار آیندہ سے نہ کیجاوے اور شرط لگانا مال رہن کرکے گھوڑدوڑ میں جائز نہیں ہے اور گھوڑدوڑ میں کوتل گھوڑا ساتھ رکھنا جائز نہیں ہے. اور گھوڑے پر اسلیے چلانا کہ دوڑانا دوڑ سے جائز نہیں ہے. اور نہ جمع کیا جاوے دو اونٹوں کو ایک رسی میں اور

وكل مسكر حرامٌ - ذكره صاحب مصباح المضى وقال اخرجه ابن سعد فى الطبقات نحوه الا ان فيه بدل الصدقة على البيعة - الصدقة على تبيعة السائمة وزاد بعد قوله لاجلب وعليهم عون سرايا المسلمين لكنى لم اجده فى الطبقات - اخرجه ابن السكن من طريق بقية (نقبته) عن سليمان ابن عمرو الانصارى عن الضحاك بن النعمان ان مسروق بن وائل قدم على النبى صلى الله عليه وسلم فذكر مثل قصة مسعود بن وائل - واخرجه ايضا ابن ابى عاصم من طريق عتبة بن ابى حكيم عن سليمان بن عمرو عن الضحاك بن النعمان ان مسروق قدم الحديث - وزاد وبعث النبى صلى الله عليه وسلم زياد بن لبيد يعنى الى اقيال حضرموت - قال فى جامع الازهر اخرجه الطبرانى فى الكبير عن الضحاك بن النعمان وفيه بقية ثقةٌ مدلسٌ -

جس نے کھیتی کو پکنے سے اول بیچا تو گویا اُسنے سود لیا اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے ذکر کیا ہے اسکو صاحب مصباح المضی نے اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں اسیطرح مگر اوسمیں الصدقة على البيعة کے عوض الصدقة على تبيعة السائمة ہے اور زائد کیا ہے قوله لاجلب کے بعد وعليهم یعنی اونپر لازم ہے مدد مسلمانوں کے لشکروں کے لیکن میں نے نہیں پایا اسکو طبقات میں تخریج کی ہے اسکی ابن سکن نے بقية بالوحدة (نقبة ای بالنون) کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمر انصاری سے اور وہ ضحاک بن نعمان سے کہ مسروق بن وائل رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر ذکر کیا قصہ مسعود بن وائل کا اور تخریج کی ہے اسکی ابن ابی عاصم نے بھی عتبہ بن ابی حکیم کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمرو سے اور سلیمان ضحاک بن نعمان سے کہ مسروق حاضر ہوئے الحدیث - اور زائد کی اونہوں نے یہ بات کہ بھیجا رسول اللہ نے زیاد بن لبید کو یعنی سرداران حضرموت کی طرف - ذکر کیا ہے جامع ازہر میں کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر میں ضحاک بن نعمان سے روایت کرکے اور اس سند میں بقیہ ہے جو ثقہ ہے لیکن مدلس ہے -

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

اقيال - جمع قيل بفتح قاف وسكون تحتانية ملكٌ دون الملك الاعظم - **سواق** جمع ساقية وهى عاثور التى يجرى فيه الماء يقال له العاثور لان الماشى يتعثر فيه كذا قاله الشوكانى فى النيل والمراد بالساقية هو الدلو الكبير الذى يسقى به الزرع -

اقيال جمع ہے قیل بفتح قاف وسکون تحتانیہ کی - پادشاہ جو بڑے بادشاہ سے چھوٹا ہو (نواب یا رئیس) **سواق** جمع ہے ساقیہ کی اور وہ دُھرا ہے جس میں پانی بہتا ہے - اور اسکو عاثور اس وجہ سے کہتے ہیں کہ چلنے والا اوسمیں گر پڑتا ہے یہی توجیہ ذکر کیا ہے شوکانی نے نیل میں - یا مراد ساقیہ سے وہ بڑا ڈول جس سے پانی پلایا جاتا ہے کھیتوں کو (چرس)

بعل - بباء الموحدة والعين المهملة هو ما نبت من النخيل فی ارض يقرب ماءها فرسخت عروقها فی الماء فاستغنت عن ماء السماء وغيرها - **خلاط** - هو مصدر خالطَ والمراد به ان يخلط رجل ابله بابل غيره او بقره او غنمه ليمنع حق الله منها - **ورّاط** - هو ان يجعل الغنم فی وهدة من الارض ليخفی علی المصدق اخذ من الورطة وهی الهوة العميقة فی الارض ثم استعير للناس اذا وقعوا فی فی بلية يعتسر المخرج منها وقيل الوراط هو ان يغيب ابله او غنمه فی ابل غيره او غنمه وقيل هو ان يقول للمصدق عند فلان صدقة وليست عنده صدقة فهو ورّاط - **شغار** - بالشين والغين المعجمة نهی عن نكاح الشغار وهو نكاح فی الجاهلية كان الرجل يقول شاغرنی ای زوجنی اختك او ابنتك او من تلی امرها حتے ازوجك من الی امرها بلا مهر ويكون بضع كل واحدة بمقابلة بضع الاخرے من شغر الكلب اذا رفع احدی رجليه ليبول لارتفاع المهر بينهما - **سباق** - ما يجعل من المال رهنا علی المسابقة - **جَنَب** - بالجيم ثم النون محركة هو فی المسابقة ان يجنب فرسا الی فرسه الذی يسابق عليه فاذا فتر المركوب تحول الی المجنوب وفی الزكوة ان ينزل العامل

بعل بار موحدہ اور عین مہملہ وہ کہجوریں جو ایسی زمین میں اگیں جس میں پانی قریب ہو۔ سیجہ پس پہونچ جاویں اوسکی جڑیں پانی تک اور ضرورت نہو بارش یا نہر وغیرہ کے پانیکی **خلاط** مصدر ہے خالطَ کا۔ اور معنی یہ ہیں کہ ملا دے کوئی شخص اپنے اونٹ دوسرے شخص کے اونٹوں میں یا اپنی بقر، غنم وغیرہ تاکہ روک سے حق اللہ کو۔ **وراط** یہ ہے کہ اپنی بکریوں کو ایک گڑہے میں چھپا دے تاکہ بچ جاویں وہ زکوۃ لینے والوں سے۔ یہ ماخوذ ہے ورطہ سے جسکے معنی ہیں ایک گہرا غار زمین میں۔ پھر مستعار استعمال کیا جاتا ہے اون لوگوں کے واسطے جو ایسی مصیبت میں پڑجائیں جس سے نکلنا مشکل ہو۔ اور بعض نے وراط کے یہ معنی لکھے ہیں کہ ملا دے اپنے اونٹ یا بکری دوسرے شخص کے اونٹ یا بکری سے (اس ترجمہ کی بنا پر اسکے وہی معنی ہونگے جو خلاط کے) اور بعض نے کہا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ کہے کوئی شخص زکوۃ لینے والے سے کہ فلاں شخص کے پاس نصاب صدقہ کا ہے اور حالانکہ نہو تو وہ کہنے والا شخص وراط کہلایا جاویگا **شغار** شین اور دو نو معجمہ منقوطہ۔ منع کیا ہے نکاح شغار سے اور یہ ایک نکاح کی صورت تھی زمانہ جاہلیت میں کہتا تھا ایک شخص دوسرے سے کہ میرے ساتھ اپنی بہن یا بیٹی یا وہ عورت جسکا تو ولی ہے بیاہ دے اور میں تیرے ساتھ اوس عورت کی شادی کرا دونگا بغیر مہر کے جسکا میں ولی ہوں۔ ہر ایک آپسمیں دوسرے کا عوض ہو کے (گویا یہی مہر ہے) ماخوذ ہے یہ شغر الکلب سے بولا جاتا ہے جبکہ کتا پیشاب کرنیکو اپنی ایک ٹانگ اٹھائے اس معنی اور مجازی معنی میں وجہ شبہ اٹھنا مہر کا دونو کے درمیانسے **سباق** وہ مال جو گھوڑ دوڑ پر شرط لگا کر رہن رکھدیا جائے **جَنَب** جیم پھر نون۔ بالتحریک (یہ لغت دو جگہ استعمال ہوتا ہے) اپس باب مسابقت میں تو یہ معنی ہیں کہ کوتل رکھے ایک گھوڑا اُس گھوڑے کیساتھ جسپر دوڑ کر رہا ہے تاکہ جب یہ تھک جاوے تو اس کوتل پر سوار ہو جائے۔ اور باب زکوۃ میں

باقصی مواضع من اصحاب الصدقة ثم یأمر
بالاموال ان تجنب الیه ای تحضر - وقیل
ان یجنب رب المال بماله ای یبعده عن
مواضعه حتی یحتاج العامل الی الابعاد
فی اتباعه وطلبه - **جلب** - بالجیم ثم
اللام محرکة هو فی الزکوة ان یقدم المصدق
علی اهل الزکوة فینزل موضعا ثم یرسل من
یجنب الیه الاموال من اماکنها لیوخذ الصدقة
ومعناه فی المسابقة ان تبع رجل فرسه
فیزجره ویجلِبُ علیه ویصیح حثا له علی
الجری - **الاجبا** - بالجیم والباء الموحدة
بیع الزرع قبل ان یبدو صلاحه وقیل ان
یغیب ابله من المصدق وقیل ان یبیع
من رجل سلعة بمعلوم الی معلوم ثم
یشتریها منه باقل منه بالنقد -

اوسکے یہ معنی ہیں کہ عامل زکوۃ زکوۃ لینے والوں سے فاصلہ پر اپنا
مقام کرے اور پھر حکم دے کہ مال اوسکے پاس لایا جاوے -
اور بعض نے کہا ہے کہ صاحب مال اپنا مال دور لیجاوے اور عامل
زکوۃ کو ضرورت پڑے کہ زکوۃ لینے کو وہاں آئے - **جلب**
جیم پھر لام متحرک (اسکا استعمال بھی دو ہی جگہ ہوتا ہے اپس
باب زکوۃ میں تو اسکے یہ معنی ہیں کہ آگے بڑھ جلے عامل زکوۃ
پس مقیم ہے ایک جگہ پھر زکوۃ لینے کے لیئے مال اپنے پاس
منگواسکے پس یہ ہم معنی ہوگا جنب کا) اور باب مسابقہ میں
اسکے معنی یہ ہیں کہ پیچھے لگالے ایک شخص کو اپنے گھوڑے
کے اوسکو جھڑکے اور اوسپر چلائے دوڑ پر تیز کرنیکے لیئے -
اجبا جیم اور بار موحدہ - کہڑی کھیتی بیچنا پکنے سے پہلے - اور
بعض نے کہا ہے کہ پوشیدہ کر دے اپنے اونٹ عامل زکوۃ
سے - اور بعض نے یہ معنی کیے ہیں کہ کوئی چیز ایک معین رقم
میں معین مدت تک کے وعدہ پر بیچے پھر خریدنیوالا ہی مدت کے اندر
اوس قرض کی قیمت معینہ سے کم نقد قیمت دیکر خریدے -

المسائل المستنبط من هذا الکتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله باقام الصلوة وایتاء الزکوة - هذا دلیل علی ان الکفار مخاطبون باعمال
الاسلام لما روینا فی سبب الکتابة من انهم
ما کانوا اسلموا قبل ذلك الکتاب فکان الکتاب
کتاب دعوة الاسلام ویؤیده ما روی فی
الصحیحین عن ابن عمر رفعه أُمرتُ ان اقاتل
الناس حتی یشهدوا ان لا اله الا الله وان
محمدا رسول الله ویقیموا الصلوة ویوتوا الزکوة
فاذا فعلوا ذلك عصموا منی دماءهم الحدیث

قوله باقام الصلوة وایتاء الزکوة - یہ دلیل ہے اس
بات کی کہ کفار مخاطب ہیں اعمال اسلام کے ساتھ (مثل مسلمانوں
کے) بوجہ اوس قصہ کے جو روایت کیا ہم نے اس فرمان کے
سبب کتابت میں (جس سے معلوم ہوتا ہے) کہ وہ اس فرمان سے
اول اسلام نہیں لائے تھے پس یہ فرمان دعوت اسلام کا فرمان ہوا
اور تائید کرتی ہے اس مسئلہ کی وہ حدیث جو روایت کیگئی ہے صحیحین میں ابن
عمرؓ سے مرفوع کہ فرمایا رسول اللہ نے حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہانتک
کہ گواہی دیں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اور اس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول
ہیں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں پس جب وہ یہ کرنے لگینگے تو بچالیں گے

وكذا قوله عز وجل حكاية عن جواب اهل النار وهم الكفار قالوا لم نك من المصلين ولم نك نطعم المسكين وكنا نخوض مع الخائضين - الآية - وغير ذلك من الادلة وهو قول جمع من الائمة وقال شرذمة من العلماء انهم لم يخاطبوا بالاعمال حتى يشهدوا ان لا اله الا الله واستدلوا بما رواه البخاري ومسلم ومن بعدهما من حديث ابن عباس رض ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لمعاذ (حين بعثه الى اليمن) انك ستأتي قوما اهل كتاب فاذا جئتهم فادعهم الى ان يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فان هم اطاعوا لك بذلك فاخبران الله قد فرض عليهم خمس صلوة في كل يوم وليلة - الحديث وتفصيل المسئلة في كتب اصول الفقه والعقائد - **قوله الصدقة على البيعة** - يدل على ان اموال التجارة يجب فيها الزكوة وذلك نحو قوله صلى الله عليه وسلم كما رواه ابوداؤد مرفوعا كان يامرنا ان نخرج الصدقة من الذي نعد للبيع - **قوله وفي السواق الخمس وفي البعل العشر** - اعلم ان الاصل في زكوة الزرع ان الزرع الذي فيه مؤنة كثيرة فقدار الزكوة فيه قليل وماليس فيه مؤنة كثيرة فقدار الزكوة فيه كثير وعلى هذا ما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم فيما سقت الانهار والغيم والمطر العشور وفيما سقي

مجھے اپنی جانیں الحدیث اور اسی کا موید ہے قول اللہ عز وجل کا نقل کیا ہے جواب اہل نار کا جو کفار ہیں کہا انہوں نے نہیں نماز پڑھتے تھے ہم اور نہ کھانا کھلاتے تھے ہم مسکینوں کو اور بحث کرتے تھے ہم بحث کرنیوالوں کے ساتھ (یعنے اعتراض کی نیت سے) اور اسکے سوا دلیلیں ہیں یہی مذہب ہے اکثر ائمہ اور علما کا اور کہا چند علما نے کہ کفار مخاطب نہیں ہیں اعمال کے تا یہانتک کہ گواہی دیں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے (یعنی جبتک کہ اسلام نہ لائیں) اور استدلال کیا ہے اونہوں نے اوس حدیث سے جسکو روایت کیا ہے بخاری مسلم اور اونکے بعد والوں نے ابن عباس رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت معاذ رض سے (جبکہ بھیجا تھا اونکو جانب یمن) کہ تم جاؤگے ایسی قوم کے پاس جو اہل کتاب ہیں پس جب تم اونکے پاس پہنچو تو بلانا اونکو اسبات کی طرف کہ گواہی دیں وہ اسبات کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں پس اگر وہ اطاعت کریں اس میں تمہاری (یعنی اسلام لے آویں) تو اب خبردو تم اونکو اللہ نے فرض کی ہیں اونپر پانچ نمازیں رات دن میں الحدیث اور تفصیل اس مسئلہ کی کتب اصول فقہ اور کتب اصول عقائد میں ہے **قوله** الصدقة على البيعة - دلالت کرتا ہے یہ قول اسبات پر کہ اموال تجارت میں واجب ہے زکوۃ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس قول کیطرح ہے جسکو ابوداؤد نے مرفوع روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم ہم کو حکم دیتے تھے کہ نکالیں ہم زکوۃ اون اشیا میں سے جنکو رکھتے ہیں ہم بیچنے کے واسطے **قوله** وفي السواق الخمس الخ - جان تو کہ قاعدہ کلیہ کھیتی کی زکوۃ میں یہ ہے کہ وہ کھیتی جس میں محنت زائد ہو تو مقدار زکوۃ کی اوسمیں تھوڑی ہے اور جسمیں بہت محنت نہو اوسمیں مقدار زکوۃ کی زائد ہے اور اسی کلیہ پر ہے حدیث جو روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اون زمینوں میں جو پلائی جاویں نہروں یا بادل اور بارش سے عشر ہے اور جو پلائی جاوے چرس سے اون میں نصف عشر

بالسانية نصف العشر وعليه العمل عند عامة العلماء وهذا الحديث لا يستقيم فيه هذا الاصل الذي ذكرناه بالمعاني التي ذكرناها الا ان يكون الارض عند تغلبي فعليه الضعف والتغلبي هو نصاري العرب الا ان لفظ الحديث ساكتٌ عنه وفصول الحديث يابى عنه - **قوله لاخلاط** - هذا الحديث يدل على انه لا يجوز ان يخلط الرجل شياهه مثلاً بشياه غيره ليقل مخافة الصدقة بان يكون ثلثة نفر لكل اربعون شاة فيجب على كل شاة فيخلطونها فيكون عليهم شاة واحدةٌ وهو معنى ما ورد في الحديث الثاني لا يجمع بين متفرقٍ ولا يفترق بين مجتمع خشية الصدقة وهذا على مذهب الشافعي واما ابو حنيفة فمعنى الحديث عنده ان لا اثر للخلطة في تقليل الزكوة وتكثيرها فيوخذ عنده في الصورة المذكورة من كل واحد شاة - **قوله لا وراط** يحرم الوراط بكل معانيه المذكورة - **قوله لاشغار** - قال ابن عبد البر اجمع العلماء على ان نكاح الشغار لا يجوز ولكن اختلفوا في صحته فالجمهور على البطلان وفي رواية عن مالك يفسخ قبل الدخول لا بعده وحكاه ابن المنذر عن الاوزاعي وذهبت الحنفية الى صحته ووجوب مهر المثل وهو قول الزهري والثوري ومكحول والليث ورواية عن احمد واسحق وابي ثور قال

ہے۔ اور اسی پر عمل ہے عام علماء کا۔ اور یہ حدیث (یعنی فرمان مذکور) نہیں صحیح رہتا اوسمیں یہ قاعدہ اون معانی کے ساتھ جنکو ہم نے ذکر کیا مگر کہ ہو یہ زمین کسی تغلبی کی کیونکہ اونپر دونا حاصل تہا اور مراد تغلبی سے نصاری عرب ہیں مگر لفظ حدیث کے (فرمان) ساکت ہیں اس سے اور احکام حدیث کے اسکے مخالف ہیں **قولہ لاخلاط**۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ جائز نہیں ہے یہ بات کہ خلط کر دے کوئی شخص اپنی بکریوں کو مثلاً دوسرے کی بکریوں کے ساتھ تاکہ کم ہو جاویں۔ زکوۃ کے خوف سے۔ بایں طور کہ مثلاً تین آدمی ہیں ہر ایک کی چالیس بکریاں پس واجب ہے ہر ایک پر زکوۃ میں ایک بکری اب وہ تینوں آپسمیں اپنی بکریاں ملا دیں تو اب اونپر سب میں صرف ایک بکری آئیگی اور یہی معنی ہیں اوس قول رسول اللہ صلعم کے جو وارد ہوا ہے دوسری حدیث میں کہ لا یجمع یعنی نہ جمع کیا جاوے درمیان متفرق کے اور نہ متفرق کیا جاوے مجتمع کو صدقہ کے خوف سے اور یہ معنے امام شافعیؒ کے مذہب پر ہیں۔ لیکن معنی اس حدیث کے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ ہیں کہ کچھ اثر نہیں ہوتا خلط کرنے سے زکوۃ کی کمی و بیشی میں۔ پس اونکے نزدیک لیجاویگی صورت مذکورہ میں (یعنی خلط کے بعد بہی) ہر ایک سے ایک بکری **قولہ لا دراط** حرام ہے دراط اپنے سب معانی مذکورہ کی رو سے **قولہ لاشغار**۔ کہا ابن عبد البر نے کہ علماء کا اس بات پر تو اجماع ہے کہ نکاح شغار جائز نہیں ہے لیکن (اگر واقع ہو جاوے تو) اوسکی صحت میں اختلاف ہے۔ جمہور کا مذہب ہے کہ باطل ہوتا ہے (یعنی گویا ہوا ہی نتھا) اور امام مالک سے ایک روایت ہے کہ دخول سے اول فسخ کر دیا جائے اوسکے بعد فسخ نہیں ہوگا اور حکایت کیا ہے یہی قول ابن منذر نے اوزاعی سے اور مذہب احناف کا صحت نکاح کا ہے اور واجب ہوتا ہے مہر مثل اور یہی قول زہری اور ثوری اور مکحول اور لیث کا ہے۔ اور ایک روایت ہے احمد سے اور اسحق اور ابو ثور سے۔ کہا حافظ نے کہ یہی

الحافظ وهو قوي على مذهب الشافعي - **قوله لا سباق** - يدل على انه لا يجوز اخذ المال بالمسابقة ولكن ورد فيه الاستثناء فيما روى عن امام احمد وغيره عن ابي هريرة رفعه لا سبق الا في خف او حافر او نصل والمراد به الابل والخيل والسهم هذا مما اتفق عليه الفقهاء وقد الحقوا بها ما كان بمعناه كالبغال والحمير والفيل لانها عدة للقتال - **قوله لا جنب ولا جلب** - علم انه لا يجوز الجنب ولا الجلب بكل معانيهما في ما بين الزكوة والمسابقة - **ولما كان مسئلة السباق والجنب والجلب** - في هذا الكتاب من اهم المسائل اردنا ان نستوعب الكلام فيه من احكامه وصوره وكان الشيخ الامام ابن القيم قد استوفى هذا البحث في كتابه المسمى - **بالسبق والرمي** - جلبنا منه الفصل الذي فيه المرام وهو هذا -

قول امام شافعیؒ کے مذہب کا قوی قول ہے **قوله لا سباق** دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر کہ جائز نہیں ہے مال لینا شرط مسابقت پر لیکن وارد ہوا ہے اس باب میں استثنیٰ اوس حدیث میں جسکو روایت کیا امام احمد نے ابی ہریرةؓ سے مرفوع نہیں جائز ہے شرط با مال مسابقت میں مگر خف یا حافر یا نصل میں اور مراد اوس سے گھوڑا اونٹ اور تیر ہیں یہ ایسی [illegible] جس پر اتفاق کیا ہے فقہا نے اور [illegible] ساتھ اون چیزوں جو ان جیسی ہیں جیسے خچر اور گدھا اور [illegible] وجہ سے کہ یہ سب سامان ہے لڑائی کا **لا جنب ولا جلب** معلوم ہوا [illegible] یہ بات کہ جلب اور جنب دونوں باب یعنے زکوۃ اور مسابقت میں اپنی کسی معنی کی رو سے جائز نہیں ہے **چونکہ** اس فرمان میں باب جنب اور مسابقت کا مسئلہ سب سے اہم مسائل میں سے تھا تو ارادہ کیا ہم نے کہ اسکی پوری بحث اور اس کے متعلقہ احکام اور صورتیں بیان کریں اور شیخ امام ابن القیم نے خوب کامل طور سے بیان کیا ہے اس بحث کو اپنی کتاب مسمی **بالسبق والرمی** میں نقل کرلی ہم نے اوس کتاب سے وہ فصل جس میں مقصود تھا اور وہ یہ ہے۔

الفصل في حكم السبق والرهان وصورته المتفق عليها والمختلف فيها -

فصل سبق اور رہن کے حکم کے بیان میں اور اوس کی وہ صورت جو متفق علیہ ہے اور وہ صورت جس میں علماء کا اختلاف ہے

اتفق العلماء على جواز الرهان في المسابقة على الخيل و السهام في الجملة واختلفوا في فصلين احدهما في الباذل للرهن من هو والثاني في حكم عود الرهن الى من يعود فذهب الشافعي واحمد وابو حنيفة الى

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسابقت خیل اور سہام میں شرط لگانا جائز ہے لیکن اسکی تفصیل میں [illegible] دو حکموں میں اختلاف ہے ایک تو یہ کہ [illegible] میں کون ہو دوسرے یہ کہ مسابقت کا حکم [illegible] شافعیؒ اور امام احمدؒ اور امام ابو حنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ

ان الباذل للرهن يجوز ان يكون احد المتعاقدين ويجوز ان يكون كلاهما وان يكون اجنبيا ثالثا اما الامام واما غيره ولكن ان كان الرهن منهما لم يحل الا بمحلل وهو ثالث يدخل بينهما لا يخرج شيئا فان سبقهما اخذ سبقهما وان سبقاه ه معا احرز اسبقهما ولم يغرم شيئا وان سبق المحلل مع احدهما استدرك والسابق

شرط لگانیوالا ہر دو فریق میں سے ایک ہی ہوسکتا ہے اور جائز ہے کہ دونو ہوں یا کوئی تیسرا اجنبی ہو وہ خواہ امام ہو یا اوس کے سوا کوئی اور لیکن اگر شرط دونو کی جانب سے ہو تو بغیر محلل کے جائز نہیں اور محلل وہ تیسرا شخص ہے جسکو وہ دونو مقرر کرلیں اور رقم شرط میں اوسکو دخل نہو پس اگر محلل دونو فریق پر سبقت لیگیا تو دونو کا مال شرط لیلیگا اور اگر وہ دونو اوس پر سبقت لیگئے معاً یعنی ایسی دونو میں سے ایک کو دوسرے پر فوقیت نہو تو اپنے اپنے مال شرط کے دونو مالک رہینگے اور محلل کو کچھ دینا نہیں ہوگا۔ اور اگر محلل دونو میں کسی ایک کے

ـــه قوله والسابق في سبقه الخ وتفصيل هذا المقام على ما في المحيط والذخيرة وغيرهما ان المسابقة ان كانت بغير شرط وعوض فهو جائز وان كان بعوض وشرط فان كان من الجانبين بان يقول الرجل لآخر ان سبق فرسك او ابلك او سهمك اعطيتك كذا وان سبق فرسي اوغير ذلك اخذت منك كذا ويضع كل منهما مالا ويشرط ان السابق ايهما كان ياخذهما فهو غير جائز لانه من صور القمار والميسر المنهي عنه وفيه تعليق التمليك بالخطر واما اذا كان المال من احدهما بان يقول ان سبقتني فلك كذا وان سبقتك فلا شئ لنا او كان المال من اثنين لثالث بان يقولا ان سبقتنا فالمالان لك وان سبقناك فلا شئ عليك فهو جائز وانما جازت المسابقة في غير صورة القمار لاشتماله على التحريض لا سيما في آلات الحرب كالفرس والسهم وغير ذلك والمراد بالجواز في صورة الجواز حل اخذ المال لا للاستحقاق فانه لا يستحق بالشرط شيئ لعدم العقد والقبض وصرح به في فتاوى البزازية -

ـــه قوله والسابق في سبقه تفصیل اسکی جیسے کہ محیط اور ذخیرہ وغیرہ میں لکھا ہے یہ ہے کہ مسابقت اگر بغیر کسی شرط اور عوض کے ہو تب تو جائز ہے اور اگر عوض اور شرط کے ساتھ ہو تو پھر اوسمیں یہ بھی اگر شرط دونو جانب سے ہے باینطور کہ کہے ایک شخص دوسرے سے کہ اگر تیرا گھوڑا یا اونٹ یا تیر بڑھ جاوے گا تو اسقدر تجھکو دونگا اور اگر میرا گھوڑا یا اونٹ یا تیر تجھسے بڑھ جاویگا تو اسقدر تجھسے لیلونگا یا رکھے ہر ایک دونو فریقوں میں سے کچھ مال اس شرط پر کہ جو بڑھ جاوے وہ دونو کا مال لیلے تو یہ ناجائز ہے اسوجہ سے کہ یہ قمار کی صورتمیں سے ایک صورت ہے جسکی ممانعت ہے اور نیز اسمیں معلق کرنا ہے ملک کا امر متردد کے ساتھ جو ناجائز ہے لیکن اگر ہو مال ایک کی جانب سے اسطور سے کہ کہے ایک دونمیں کا دوسرے سے کہ اگر بڑھگیا تو مجھسے تو تیرے لیے اسقدر مال ہے اور اگر میں بڑھگیا تو میرے لیے کچھ نہیں۔ یا ہو مال دونو کا کسی تیسرے شخص کیواسطے باینطور کہ کہیں وہ دونو کہ اگر تو ہم سے بڑھگیا تو دونو مال تیرے اور جو ہم تجھسے بڑھ گئے تو تجھے کچھ دینا نہیں ہوگا تو یہ جائز ہے۔ اور جن صورتوں میں قمار نہو اونمیں مسابقت اسلیے جائز ہے کہ اس سے مستعدی اور شوق ہوتا ہے جہاد کا خاصکر آلات حرب میں جیسے گھوڑا تیر اور اس کیطرح اور چیزیں اور ان سب جواز کی صورتمیں جواز سے مراد یہ ہے کہ مال لینا جائز ہوجاتا ہے نہ یہ کہ استحقاق ہوجاتا ہے کیونکہ نہیں استحقاق ہوتا ہے مجرد شرط سے کسی چیز کا بوجہ عقد اور قبض نہ ہونیکے تصریح کی ہے اسکی فتاوی بزازیہ میں -

في سبقه - ثم اختلفوا في امر آخر في المحلل وهو انه هل يجوز ان يكون المحلل اكثر من واحدا ولا يجوز الا واحد فظاهر كلامهم ان المحلل يكون كاحد الجزئين اما واحدا واما عددا وقال ابو الحسن الآمدي من اصحاب احمد لا يجوز اكثر من واحد ولو كانوا مائة لان الحاجة تندفع به - قالوا و العقد بدون المحلل اذا اخرجا معا قمار ومذهب مالك انه انما يجوز ان يخرج السبق ثالث ليس المتسابقين اما الامام او غيره ولا يجري معهم فمن سبق منهما اخذ ذلك السبق فان جرى معهما الذي اخرج السبق فلا يخلوا - اما ان يكون خيل السابق فرسين او اكثر فان كانتا فرسين فسبق مخرج السبق فالسبق طعمة لمن حضر ولا يأخذه - السابق وان كانت خيلا كثيرا وقد سبق مخرج السبق على سبقه الذي يليه وهو المصلي ولم يأخذه وقد ذلك ان سبقه لا يعود اليه سواء سبق او سُبق - ولا يجوز عنده ان يخرجا معا لا بمحلل ولا بغير محلل ولا ان يخرج احد المتسابقين وقد روي عن مالك رواية ثانية جواز اخراج السبق منهما بمحلل كقول الثلاثة قال ابن عبد الله وهذا

خـه قوله المصلي هو من صلاه وهو من يكون عن يمين وشمال كذا في مجمع البحار والحاصل ان يليه -

شرکت کے ساتھ دوسرے سے بڑھ گیا تو دونو قسم کا مال لیگا یعنی اوسکو کچھ نہیں ملیگا اور بڑھنیوالا اپنے عوض [illegible] کے کم ہوگا یعنی وہ مالک ہوجاویگا مال شرط کا پھر اختلاف کیا ہی علما نے ایک امر آخر یعنی محلل کے بارہ میں اور یہ کہ کیا جائز ہے کہ محلل چند آدمی ہوں یا سوا ایک کے زائد جائز نہیں پس اونکے ظاہر کلام سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ محلل کا حکم فریقین کا سا حکم ہے خواہ ایک ہو یا چند آدمی ہوں - ابو الحسن آمدی نے جو اصحاب امام احمد سے ہیں کہا ہے کہ ایک سے زائد محلل کا ہونا جائز نہیں اگرچہ فریقین سو نفر ہی کیوں نہوں اسوجہ سے کہ حاجت اور ضرورت اوس ایک سے ہی پوری ہوجاتی ہے اور انہی علما نے کہا ہے کہ عقد بغیر محلل کے اوس صورت میں جبکہ دونو نے معاً شرط لگائی ہو قمار ہے امام مالک کا مذہب یہ ہے کہ محلل وہ ہے جو فریقین کیلئے علیحدہ شرط لگاوے وہ خواہ امام ہو یا کوئی اور اوسکے سوا اور اونکے ساتھ دوڑ میں شرکت نکرے اون دونو میں جو سبقت لیجاوے وہی اوس شرط کا مالک ہے اور اگر محلل ہی دوڑ میں شریک ہوا ہے تو دو حال سے خالی نہیں یا تو دوڑ کے گھوڑے صرف دو ہونگے یا زائد پس اگر دو ہی گھوڑے ہیں اور شرط لگانیوالا ہی بڑھگیا ہے تو مال شرط القمہ ہے حاضرین کیلئے اور نہیں لے سکتا اوسکو سابق یعنی دوڑ میں مال شرط کا اپنے مالک کیطرف جائز نہیں ہے اور اگر دوڑ کے گھوڑے زائد ہوں اور شرط لگانیوالا ہی بڑھگیا ہے تو مال شرط اوس شخص کو دیوے جو کہ [illegible] ہو اور خود نلے اور [illegible] حکم کی یہ [illegible] شرط لگانیوالے کیطرف نہیں لوٹتا خواہ وہ سابق ہو یا اوسپر کوئی سبقت لیجاوے اور امام مالک کے نزدیک جائز نہیں ہے کہ شرط لگاویں وہ دونو [illegible] خواہ محلل کیساتھ ہو یا بغیر محلل کے اور نہ یہ جائز ہے کہ شرط لگاوے [illegible] دونو میں سے ایک اور دوسری روایت اونسے یہ ہے کہ جائز ہے شرط لگانا فریقین [illegible] جبکہ محلل ہو جیسا کہ قول ہے ائمہ ثلاثہ کا

عـه قولہ المصلی [illegible] وہ شخص جو سیدھی اور الٹی جانب ہو [illegible] مجمع البحار میں اور مراد وہ شخص جو دوسرے کے متصل ہو ہے

اجود قوليه وهو اختيار ابن المواز- **قلت**
ولكن اصحابه على خلافه والمشهور عندهم
ما حكيناه عنه اولا والقول بالمحلل مذهب
تلقاه الناس عن سعيد بن المسيب واما
الصحابة فلا يحفظ عن احد منهم قط انه
شرط المحلل ولا راهن به مع كثرة نضالهم
ورهانهم بل المحفوظ عنهم خلافه كما ذكر
عن ابي عبيدة الجراح وقال الجوزجاني
الامام في كتابه المترجم[عـه] - حدثنا
ابو صالح هو محبوب بن موسى الفراء قال
حدثنا ابو اسحق هو الفزاري عن ابن عيينة
عن عمرو بن دينار قال قال رجل عند
جابر بن زيد ان اصحاب محمد كانوا لا يرون
بالدخيل باسا فقال هم كانوا اعف
من ذلك والدخيل عندهم هو المحلل
فغاية ما نقل عنهم انهم لا يكونوا يرون
به باسا وفرق بين ان لا يروا به باسا وبين
ان يكون شرطا في صحة العقد وحله
فهذا لا يعرف عن احد منهم البتة وقوله
كانوا اعف من ذلك اي كانوا اعف من
ان يدخلوا بينهم في الرهان دخيلا
كالمستعار ولهذا قال جابر بن زيد راوي
هذه القصة انه لا يحتاج المتراهنان
الى المحلل- هكذا حكاه الجوزجاني
وغيره عنه- انتهى قول ابن القيم-

عـه وهذا يستعمل بدل لفظ المسمى واما
الكتاب فاسمه كتاب السبق والرمي ١٢

ابن عبد اللہ نے کہا امام مالک کے دونو قولونمیں سے یہی بہتر ہی اور اسکو
اختیار کیا ہے ابن المواز نے۔ کہتا ہوں میں کہ علمار مالکیہ خلاف ہیں
اس کے اور مشہور اونکے نزدیک ہی قول ہے جو ہم نے اول
بیان کیا۔ اور محلل والا قول علما نے سعید بن مسیب کے لیا ہے اور
صحابہ میں سے کسی سے روایت نہیں ہی کہ اونہوں نے محلل کی
شرط لگائی ہو۔ اور نہ محلل کیساتھ مسابقت کی باوجود کثرت سے
تیر اندازی کرنے اور گھوڑ دوڑ کرنیکے بلکہ اونسے اسکے خلاف مروی
ہے جیسے کہ روایت کیگئی ہی ابو عبیدہ بن جراح سے۔ اور کہا امام جوز
جانی نے اپنی کتاب میں کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح محبوب بن
موسیٰ فراء نے کہا ابو صالح نے کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحق فزاری
نے ابن عیینہ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار
سے عمرو کہتے ہیں کہ کہا ایک شخص نے جابر بن زید کی مجلس میں کہ رسول اللہ
کے اصحاب دخیل کے مقرر کرنیمیں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے تھے تو
جواب دیا جابر بن زید نے کہ اصحاب رسول اللہ کے بہت بچنے والے تھے
اس سے اور دخیل اونکی اصطلاح میں محلل کو کہتے ہیں پس غایت الباب
اس امر کی جو اونسے منقول ہے یہ ہے کہ صحابہ محلل کے مقرر کرنیمیں
کوئی حرج نہیں جانتے تھے اور فرق ہی اس امر میں کہ حرج نہیں جانتے
تھے اور اس امر میں کہ اوسکا داخل کرنا شرط ہو صحت عقد اور اوسکے
جواز کے لیے اور یہ بات کسی صحابی سے مشہور نہیں ہی بالکل۔ اور
قول راوی کا کہ کانوا اعف من ذلک یعنی صحابہ بہت بچا کرتے تھے
شرط لگانے میں محلل کے داخل کرنے سے جو مانند مستعار
کے ہے۔ اسی وجہ سے اس قصہ کے راوی جابر بن زید
نے کہا کہ شرط کے دونو فریق محلل کے محتاج نہیں۔ اسی
طرح نقل کیا ہے جوزجانی وغیرہ نے جابر بن زید سے
ختم ہوا کلام ابن قیم کا۔

عـه یہ لفظ یعنی المترجم مستعمل ہوتا ہے لفظ المسمی کی جگہ لیکن وہ
کتاب تو اوسکا نام کتاب السبق والرمی ہے ١٢

ولما كان لهذه المسئلة فروع يفيد ذكرها احتجنا الى فصل آخر

اور چونکہ اس مسئلہ کے ایسے فروع تھے جن کا ذکر مفید تھا تو محتاج ہوئے ہم ایک دوسری فصل کی طرف

من كتاب الامام ابن القيم فقال

اتفقوا على جواز اكل المال بسباق الخيل والابل والنصال من حيث الجملة واختلفوا فى كيفية الجواز واختلفوا فى مسائل - ايضا - **المسئلة الاولى** اختلفوا فى جواز المسابقة على البغال و الحمير بعوض فقال الامام احمد و مالك والشافعى فى احد قوليه والزهرى لا يجوز ذلك وقال ابو حنيفة والشافعى فى القول الآخر يجوز - **المسئلة الثانية** - اختلفوا فى المسابقة على الحمام والنبل والسفن بعوض فمنعه احمد ومالك واكثر الشافعية واجازه اصحاب ابى حنيفة وبعض الشافعية وبعض اصحاب احمد فى الحمام الناقلة للاخبار - **المسئلة الثالثة** - هل يجوز العوض فى المسابقة على الاقدام فمنعه مالك و احمد والشافعى فى المنصوص عنه صريحا واجازه الحنفية وبعض الشافعية وهو مخالف لنص الامام - واتفقوا فى جوازه بلا عوض بما رواه الامام احمد فى مسنده وابو داؤد فى سننه من حديث عائشة قالت سابقنى النبى صلى الله عليه وسلم فسبقته فلبثنا حتى ارهقنى اللحم سابقنى فسبقنى فقال هذه بتلك وسابق الصحابة بالاقدام

امام ابن القیم کی کتاب میں سے پس کہا امام نے کہ اتفاق کیا ہے مال کی شرط کے کھانے میں گھوڑے اور اونٹ اور تیر کی گھوڑدوڑ میں فی الجملہ۔ اور اختلاف کیا ہے جواز کی کیفیت میں اور دوسرے جہت سے بھی چند مسائل میں اختلاف ہے۔ **اول مسئلہ** یہ ہے کہ خچر اور گدھوں کی مسابقت کے جواز میں بشرط مال اختلاف ہے پس امام احمد اور مالک اور شافعی کے دو قولوں میں سے ایک قول اور زہری جائز نہیں رکھتے اور ابو حنیفہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے قول میں جواز ہے۔ **مسئلہ ثانی** یہ کہ اختلاف کیا ہے کبوتر اور تیر اور شکرہ کی مسابقت بالمال میں پس امام احمد اور مالک اور اکثر شافعیہ نے تو منع کیا ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فقہا اور بعض شافعیہ فقہا اور بعض فقہا امام احمد نے جائز رکھا ہے اون کبوتروں میں جنکو خبر رسانی کی تعلیم دیجاوے **تیسرا مسئلہ** یہ ہے کہ کیا جائز ہے عوض مسابقت بالاقدام میں پس منع کیا ہے اسکو امام مالک اور امام احمد نے اور امام شافعی نے اپنی صریح اور منصوص روایت کی رو سے اور اجازت دی ہے اسکی حنفیہ اور بعض شافعیہ نے لیکن وہ خلاف ہے امام شافعی کی نص کے اور علما نے بلا عوض مسابقت بالاقدام کے جواز میں اتفاق کیا ہے کیونکہ امام احمد نے مسند میں اور ابو داود نے اپنی سنن میں حدیث عائشہ سے روایت کیا ہے کہا عائشہ نے میں نے اور رسول اللہ نے مسابقت کی تو میں اوس سے بڑھ گئی چند روز کے بعد جبکہ میں بدن سے بھاری پڑ گئی پھر ہم نے مسابقت کی تو رسول اللہ بڑھ گئے پس فرمایا آپ نے کہ یہ اوس دفعہ کا عوض ہے۔ اور مسابقت کی صحابہ نے رسول اللہ کے سامنے بغیر شرط مال کے۔

بين يديه صلى الله عليه وسلم بغير رهان
وفي صحيح مسلم عن سلمة بن الاكوع
قال بينما نحن نسير وكان رجل من الانصار
لا يسبق ابدا فجعل يقول الا مسابق
المدينة هل من مسابق فقلت اما تكرم
كريما وتهاب شريفا قال لا الا ان يكون
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلت
يا رسول الله بابي انت وامي ذرني لاسابق
الرجل قال ان شئت فسبقته الى المدينة

المسئلة الرابعة - هل يجوز العوض
في المسابقة بالسباحة فمنعه الاكثرون
وجوزه بعض الشافعية والحنفية۔

المسئلة الخامسة - الصراع منع احمد
ومالك وبعض اصحاب الشافعي العوض
فيه وهو مقتضى نص الشافعي في منعه
العوض في المسابقة بالاقدام وجوزه
بعض اصحابه واصحاب ابي حنيفة -

المسئلة السادسة - المشابكة
بالايدي لا يجوز بعوض عند الجمهور وفيها
وجه للشافعية للجواز ومقتضى مذهب
اصحاب ابي حنيفة جوازه فانهم
جوزوه في الصراع والمسابقة بالاقدام
والمغالبة في مسائل العلم - **المسئلة
السابعة** - المسابقة بالسيف والرمح
والعمود منعها بعوض مالك احمد وجوزها
اصحاب ابي حنيفة وللشافعية فيه
وجهان - **المسئلة الثامنة** - المسابقة

صحیح مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہا اونہوں
نے کہ ہم سفر کر رہے تھے اور ایک انصاری تہا جس سے
مسابقت میں کوئی نہیں بڑھا تھا پس وہ کہنے لگا کہ کیا کوئی مدینہ
تک مسابقت کرنیوالا ہے۔ کیا کوئی مسابق ہے۔ مینے کہا کیا
نہیں اکرام کرتا تو کریم کا اور نہیں ڈرتا شریف سے (مطلب یہ کہ
کیا تجھے کسی کا لحاظ نہیں ہے) جوابدیا نہیں مگر رسول اللہ کا۔
مینے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھے
اجازت دیجئے کہ اس شخص سے مسابقت کروں آپنے فرمایا
کہ تیری خوشی پس بڑہ گیا میں اوس سے مدینہ تک **چوتھا مسئلہ**
یہ کہ کیا جائز ہے بدل تیرنے کی مسابقت میں پس اکثر علمائے
اسکو منع کیا ہے اور جائز رکھا ہے اسکو حنفیہ اور بعض شافعیہ
نے - اور **پانچواں مسئلہ** مسابقت کشتی کا ہے امام احمد
اور امام مالک نے منع کیا ہے اور بعض شافعیہ نے اسمیں
رقم لینا منع کیا ہے اور امام شافعی کے قول کا بھی یہی مقتضا
ہے کہ اونہوں نے تصریح کی ہے کہ مسابقت بالاقدام میں عوض
منع ہے اور بعض شافعیہ اور سب حنفیہ کے نزدیک بالکل جائز
ہے **چھٹا مسئلہ** پنجہ لڑانیکا ہے (شامل ہوگیا اسمیں کلائی
لڑانا بھی) نہیں جائز ہے اسمیں عوض لینا جمہور کے نزدیک
اور شافعیہ میں ایک روایت جواز کی ہے اور اصحاب حنفیہ کے
مذہب کا مقتضی یہ ہے کہ جائز ہے اسلیے وہ جائز رکھتے
ہیں عوض لینا کشتی اور بھاگ دوڑ اور مسابقت
فی العلم میں **ساتواں مسئلہ** تلوار اور نیزہ اور لٹھ
کی مسابقت کا ہے - امام مالک اور امام احمد نے
اس میں مال لینا منع کیا ہے۔ حنفیہ جائز رکھتے ہیں۔
مذہب شافعیہ میں اس کی دو روایتیں ہیں **آٹھواں
مسئلہ** گھوڑ دوڑ مسابقت کا ہے عوض کے
ساتھ۔ منع کیا ہے اس کو جمہور نے۔ اور شافعیہ کے

بالمقاليع على العوض منعها الجمهور وللشافعية
فيه وجه ومقتضى مذهب اصحاب
ابي حنيفة الجواز - **المسئلة التاسعة**
المغالبة بشيل الاثقال كالحجارة والعلاج
فالجمهور لا يجوزون العوض فيه ومن
جوزه على المشابكة والسباحة والصراع
والاقدام فمقتضى قوله الجواز ههنا
اذ لا فرق - **المسئلة العاشرة** المثاقفة
لا تجوز بعوض عند الجمهور واباحها بعض
الشافعية وهو مقتضى مذهب اصحاب
ابي حنيفة - **المسئلة الحادية عشر**
المسابقة على حفظ القرآن والحديث والفقه
وغيره من العلوم النافعة والاصابة
في المسائل هل تجوز بعوض منعه اصحاب
مالك واحمد والشافعي وجوزه اصحاب
ابي حنيفة وشيخنا وحكاه ابن عبد البر
عن الشافعي وهو اولى من الشباك والصراع
والسباحة فمن جوز المسابقة عليها
بعوض فالمسابقة على العلم اولى بالجواز
وهي صورة مراهنة الصديق لكفار
قريش على صحة ما اخبرهم به وثبوته
وقد تقدم انه لم يقم دليل شرعي
على نسخه وان الصديق اخذ رهنهم
بعد تحريم القمار وان الدين قيامه
بالحجة والجهاد فاذا جازت المراهنة على
آلات الجهاد فهي في العلم اولى بالجواز
وهذا القول هو الراجح -

نزدیک بھی یہ ایک روایت ہیں ہے اور مقتضی مذہب
حنفیہ کا یہ ہے کہ جائز ہے **نواں مسئلہ** غالب آجانا بھاری
چیزوں کے اٹھانے میں جیسے پتھر اور کھجور کے تنے پس جمہور
نہیں جائز رکھتے اوس میں عوض اور جس شخص نے کہ جائز
رکھا ہے عوض لینا پنجہ لڑانے اور تیرنے اور کشتی اور بھاگ
دوڑ میں اوس کے قول کا مقتضی یہ کہ جائز ہو یہاں بھی اسلیے
اون میں اور اس میں کچھ فرق نہیں ہے **دسواں مسئلہ**
پھیکری پھینکنے کا نہیں جائز ہے اوس میں عوض جمہور کے
نزدیک اور مباح کہا ہے اسکو بعض شافعیہ نے اور یہی مقتضی
ہے مذہب علما حنفیہ کا۔ **گیارھواں مسئلہ** مسابقت
حفظ قرآن اور حدیث اور فقہ وغیرہ اون علوم پر جو نافع ہوں اور
مفید ہوں دریافت مسائل کے لئے کیا جائز ہے اوس
میں عوض لینا منع کیا ہے اسکو اصحاب امام مالک اور
امام احمد اور شافعی نے اور جائز کہا ہے اسکو اصحاب
امام ابوحنیفہ اور ہمارے شیخ نے (مراد از ابن تیمیہ) اور
نقل کیا ہے اسکو ابن عبدالبر نے امام شافعی سے اور یہ بہتر
ہے پنجہ لڑانے اور کشتی لڑنے اور تیرنے سے پس جس نے
کہ جائز رکھا ہے مسابقت کو اونمیں عوض کے ساتھ تو مسابقت
فی العلم میں تو بطریق اولی جائز ہونا چاہیے۔ اور یہ وہی صورت
ہے جس طرح کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شرط کی تھی کفار
قریش سے اوس چیز کے صحیح ہونے کی جس کی اونکو خبر
دی تھی (یعنی خبر دربارہ روم جسکا قصہ مشہور ہے اور
پہلے گذر چکا ہے کہ) اسکے نسخ پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں
ہوئی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مال شرط کفار سے لیا
قمار کی حرمت کے بعد اور دین کا قیام حجت اور جہاد سے ہو
پس جبکہ شرط لگانا آلات جہاد پہ جائز ہوا تو باب علم میں ہے جواز
اولی ہے اور یہی قول راجح ہے۔

المسئلة الثانية عشر - المسابقة بالسهام على بعد الرمي لا على الاصابة فايهما كان ابعد مدى كان هو الغالب منعها بالعوض اصحاب احمد والشافعي ويلزم من جوازها في المسابقة بالاقدام والسباحة والمصارعة جوازها هنا بل هي اولى بالجواز فان المقصود بالرمي امران البعد والاصابة فالبعد احد مقصوديه والسبق به من جنس السبق بالخيل والابل وبكل حال فهو اولى من سائر الصور التي قاسوها على مورد النص بالجواز وظاهر الحديث يقتضيه فانه اثبت السبق في النصل كما اثبته في الخف والحافر وهذا يقتضي ان يكون السبق به كالسبق بهما فاما ان يقال يقتضي الاصابة دون السبق في الغاية فكلا وهو في اقتضائهما معا اظهر من الاقتصار على الاصابة فقط والله اعلم - انتهى قول ابن القيم -

قوله من اجبا - يدل على ان الاجبا لا يحل بكل معانيه اما الاول فهو ما يدل عليه حديث ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها وتفصيل ما اختلف فيه السلف من انه يكفي فيه بدو الصلاح في جنس الثمار او في كل بستان وزرع او في كل شجرة على حدة على الاقوال وموضعه الفقه واما المعنى الثاني فقد سبق حكمه في قوله

بارھواں مسئلہ تیروں کی مسابقت کا ہے دور پھینکنے میں نہ نشانہ صحیح لگانے میں پس دونوں میں سے جو دور پھینکیگا وہی غالب ہوگا۔ منع کیا ہے اسکو عوض کے ساتھ اصحاب امام احمد شافعی نے۔ اور بھاگ دوڑ اور تیرنے اور کشتی کی مسابقت میں عوض جائز رکھنے سے لازم آتا ہے اوسکا جواز اسجگہ بھی بلکہ یہ بہتر ہے جواز کے لیے اسلیئے کہ مقصود تیراندازی سے دو ہوتے ہیں دور پھینکنا اور صحیح نشانہ لگانا پس دوری دو مقصودوں میں سے ایک ہے۔ اور مسابقت اسکی مثل مسابقت گھوڑوں اور اونٹوں کے ہے۔ اور بہرحال یہی اولی ہے اون تمام صورتوں سے جنکو قیاس کیا ہے مورد نص پر جواز کے ساتھ اور ظاہر حدیث کا مقتضی بھی یہی ہے کیونکہ اوسمیں ثابت کی گئی مسابقت تیراندازی میں جیسے کہ ثابت ہے گھوڑے اور اونٹ میں مقتضے اسکا یہ ہے کہ تیراندازی کی مسابقت کا حکم مثل گھوڑ دوڑ کی مسابقت کے چاہیئے پس اگر کہا جائے کہ مقتضے اسکا نشانہ بازی ہے نہ مسابقت غایت اور بعد کا تو جواب یہ ہے کہ ہرگز نہیں۔ شمول قیاس کا دونوں کو اظہر ہے اقتصار کرنے سے فقط نشانہ بازی پر واللہ اعلم۔ ختم ہوا قول ابن قیم کا۔ **قولہ من اجبا** یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ اجبا نہیں جائز ہے اپنی کسی معنی کی رو سے لیکن معنی اول پس اوس کے عدم جواز پر دلالت کرتی ہے ابن عمرؓ کی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پھلوں کے بیچنے سے یہانتک کہ وہ پکجاویں۔ اور تفصیل اس امر کی جس میں سلف نے اختلاف کیا ہے کہ کافی ہے پکنا جنس ثمار کا یا ہر باغ اور کھیتی کا یا ہر درخت کا علیحدہ چند مذاہب پر ہے اور بیان اوسکا فقہ میں ہے۔ لیکن معنے ثانی پس گذر گیا حکم اوسکا قولہ لا دراطین پس وہ مقتضے ہے اس بات کو کہ اس جگہ وہ معنے

ولااوراط وهذا يقتضي ان لا يراد هنا لئلا يتكرر نعم ويجوز ان يراد به المعنى الثالث - **قوله كل مسكر حرام** هذا دليل لمن عمم معنى الخبر وقال ان كل مسكر خمر وهو قول علي وعمر وابنه وسعد وابي موسى وابي هريرة وابن عباس وعائشة ومن التابعين عروة وسعيد بن المسيب والحسن وسعيد بن جبير وهو قول مالك والاوزاعي والثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحق وغيره واستدلوا بحديث ابن عمران النبي صلى الله عليه وسلم قال كل مسكر خمر وكل مسكر حرام وفي رواية كل مسكر خمر وكل خمر حرام وقد خصص بعضهم بالعنب وفصلوا في ان تحريمه قطعي وتحريم ما عداه ظني وروي عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم الخمر من هاتين الشجرتين النخلة والعنبة وهذا دليل التخصيص - **اقول** - هكذا قيل وفيه ان دعوى تخصيص الخمر بالعنب لم يثبت بهذا الا ان يقال انه جواب عن عمم الخبر فكانه اجاب بنقض التعميم ويمكن ان يوجه بان معنى الحديث ان الخمر من احدى هاتين الشجرتين فمن تبعيضية - وهذا التاويل هو مقتضى حديث ابن عباس حرمت الخمر لعينها والمسكر من كل شراب كما رواه الطحاوي ونقل الطحاوي عن ابي حنيفة

مراد نہ ہوں تاکہ تکرار لازم نہ آئے۔ ہاں تیسرے معنی اس جگہ مراد ہوسکتی ہیں۔ **قولہ کل مسکر حرام**۔ یہ دلیل ہے اوس شخص کی جس نے حدیث کے معنے عام لیے ہیں اور کہا ہے کہ ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور یہی قول ہے حضرت علی اور حضرت عمر اور ابن عمر اور سعد بن وقاص اور ابو موسی اور ابوہریرہؓ اور ابن عباس اور عائشہ رضوان اللہ علیہم کا اور تابعین میں سے عروہ اور سعید بن مُسیب اور سعید بن جبیر کا اور یہی قول ہے امام مالک اور اوزاعی اور ثوری اور ابن مبارک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحق وغیرہ کا اور استدلال لائے ہیں وہ حدیث ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے اور بعض نے تخصیص کی ہے خمر کی انگور کے ساتھ اور تفصیل کی اس امر میں کہ تحریم خمر انگور کی قطعی ہے اور تحریم اوسکے ماسوا کے ظنی۔ اور مروی ہے ابوہریرہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ سے کہ خمر اون دو شجروں یعنے نخلہ وعنب کا ہوتا ہے اور یہ دلیل ہے تخصیص کی **کہتا ہوں میں** کہ اسیطرح کہا گیا ہے اور اسمیں یہ اعتراض ہے کہ یہ دعوی کہ خمر خاص ہے عنب کے ساتھ نہیں ثابت ہوتا اس سے مگر کہ کہا جائے کہ یہ جواب ہے اوس شخص کا جس نے حدیث کو عام کیا ہے پس گویا کہ جواب دیا اوسکی تعمیم توڑکر اور ممکن ہے کہ توجیہ کی جاوے باینطور کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ شراب ان دو پیڑوں میں ایک کی ہوتی ہے۔ پس من تبعیضیہ ہوگا اور یہ تاویل مقتضی ہے حدیث ابن عباسؓ کی کہ حرام کی گئی خمر بعینہا اور نشہ کرنے والی ہر قسم کی شراب جیسے کہ روایت کیا اس کو طحاوی نے اور نقل کیا ہے طحاوی نے امام ابوحنیفہ سے کہ خمر حرام ہے بالکل تھوڑا ہو یا بہت اور نشہ

ان الخمر حرام قليلها وكثيرها والسكر من
غيرها حرام وليس كتحريم الخمر والنبيذ
المطبوخ لا باس من اى شئ كان وعن ابى
يوسف لا باس بالنقيع من كل شئ وان
غلى الا الزبيب والتمر قال كذا حكاه محمد
عن ابى حنيفة وعن محمد ما اسكر كثيره فاحب
ان لا اشربه ولا احرمه وقال الثورى اكره
نقيع التمر ونقيع الزبيب اذا غلى ونقيع
العسل لا باس به - انتهى -

غیر خمر کا حرام ہے لیکن اوسکی حرمت مثل خمر کی حرمت کے
نہیں ہے اور جوش دی ہوئے نبیذ کا کچھ ہرج نہیں خواہ کسی
چیز کا ہو اور ابو یوسف سے روایت ہے کہ کچھ ہرج نہیں
ہر چیز کے نقیع کا اگرچہ وہ جوش مارے مگر انگور اور کھجور کا۔
کہا طحاوی نے کہ اسیطرح روایت کی ہے امام محمدؒ نے امام
ابو حنیفہ سے اور امام محمد سے روایت ہے کہ جس شے
کی زیادتی مسکر ہو تو میں اچھا سمجھتا ہوں کہ نہ پیوں اوسکو اور
نہ حرام کروں اور کہا ثوری نے کہ مکروہ جانتا ہوں میں نقیع تمر
اور نقیع زبیب کو جبکہ جوش مارے اور کچھ ہرج نہیں نقیع عسل کا۔

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم لاكيدر واهل دومة الجندل

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ نے اکیدر اور دومۃ الجندل والوں کے لیئے

قال الزرقانى ارسل رسول الله صلى الله
عليه وسلم وهو بتبوك الى اكيدر صاحب
دومة الجندل سرية عليها خالد بن الوليد

کہا زرقانی نے کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے جبکہ
تھے وہ تبوک میں اکیدر کی طرف ایک لشکر
جس کے امیر خالدؓ بن ولید تھے. بس قید کیا آپ نے

سہ قوله النبيذ - من الانتباذ وهو ان يجعل نحو
تمر او زبيب فى الماء ليحلو فيشرب ونهى عنه وهو
منسوخ الا عند جماعة وجواب ابن عباس
به با لحديث للمرأة السائلة عن نبيذ يدل
على ان مذهبه عدم النسخ ۱۲ كذا فى
مجمع البحار -
عـه قوله بالنقيع - جاء فى حديث آخر الكرم
يتخذ ونه زبيبا ينقعو نه اى يخلطو نه بالماء
ليصير شرابا وكلما القى فقد انقع والنقوع
بالفتح ما نقع فى الليل يشرب نهارا وبالعكس
والنقيع شرابا يتخذ من زبيب او غيره ينقع
فى الماء من غير طبخ ۱۲ مجمع البحار

سہ قولہ النبیذ مشتق ہے انتباذ سے اور وہ یہ ہے کہ ڈالی جائے
کھجور یا انگور مثلاً پانی میں تاکہ میٹھی ہو جاویں پھر پی جاویں اور منع کیا گیا
ہے اس سے اور یہ منسوخ ہے مگر ایک گروہ کے نزدیک جواب ابن عباس
کا حدیث سے اوس عورت کو جو سائل تھی نبیذ کی
بابتہ دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ آپ کا مذہب عدم نسخ
کا ہے. مجمع البحار -
عـہ قولہ بالنقیع - دوسری حدیث میں آیا ہے کہ بنانے میں انگور
کا نقیع ملاتے ہیں اوسکو پانی میں تاکہ ہو جاوے شراب اور جب ڈالا جاوے
پانی میں تو ہو جاتا ہے انقع. اور نقوع بفتح وہ چیز جو بھگو دیجاوے
رات کو تاکہ پی جاوے دن میں یا بالعکس اور نقیع ... شراب
جو بنائی جاوے انگور سے پانی میں بھگو کر بغیر پکائے ہوئے ۱۲ مجمع البحار

فاسره وجاء به فصالحه على الجزية
وخلى سبيله وكتب له كتابا نسخته -
بسم الله الرحمن الرحيم -
هذا كتاب من محمد رسول الله صلى
الله عليه وسلم لاكيدر حين اجاب الاسلام
وخلع الانداد والاصنام مع خالد بن
الوليد سيف الله فى دومة الجندل و
اكنافها - ان لنا الضاحية من الضحل والبور
والمعامى واغفال الارض والحلقة والسلاح
والحافر والحصن ولكم الضامنة من النخل
والمعين من المعمور ولا تعدل سارحتكم
ولا تعد فاردتكم ولا يحظر عليكم النبات
تقيمون الصلوة لوقتها وتؤتون الزكوة
بحقها عليكم بذلك عهد الله والميثاق ولكم
الصدق والوفاء شهد الله ومن حضر
من المسلمين - ذكره فى المواهب وقال
الزرقانى اخرجه الواقدى فى المغازى
بحذف قوله حين اجاب الى قوله واكنافها
قال حدثنى شيخ من دومة ان رسول الله
كتب لاكيدر كتابا قال صاحب المصباح
اورده محمد بن سعد فى الطبقات وقال
قال عمرو بن محمد الاسلمى حدثنى رجل
من اهل دومة - ونقله السهيلى هكذا
فى روض الانف عن ابى عبيد قال اتانى
به شيخ فقرأته فاذا فيه - فذكر الكتاب -
وهذا الكتاب صريح فى اسلام اكيدر
وبهذا ونحوه اغتر ابن منده وابونعيم

اوسکو اور سے آئے رسول اللہ کے پاس پس صلح کی
آپ نے اوس سے جزیہ پر اور چھوڑ دیا اور اوسکو فرمان لکھدیا
جس کے لفظ یہ ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب
سے سیف اللہ خالد بن ولید کے ہمراہ اکیدر کے نام جبکہ
قبول کر لیا اوس نے اسلام اور چھوڑ دیا شرک کو
اور بتوں کو دومتہ الجندل میں (اس بابتہ) کہ ہمارے واسطے
ہیں قریب آبادی کے اطراف زمین کی نہریں اور زمین
بے زراعت اور بے عمارت اور پڑت زمین اور زرہیں
اور ہتھیار اور گھوڑے اور قلعہ. اور تمہارے لیے ہیں وہ
درختان خرما جو داخل آبادی ہیں اور بستی کے قریب کی نہریں
اور عامل زکوۃ کے پاس تمہارے چرنیوالے جانور جمع کر کے
زکوۃ لینے کی غرض سے نہ بھیجے جاوینگے (بلکہ زکوۃ وصول کرنیکو
وہ خود آئیگا) اور زکوۃ لینے کے حساب میں تمہارے گلہ کے سوا جانور
نہیں شمار کیے جاوینگے اور نہ روکا جائیگا کوئی تم میں گھاس چرنے سے
جہاں وہ چاہے پڑھوگے تم نماز اوسکے وقتوں پر اور دوگے تم
زکوۃ پوری پوری. لازم واجب ہے تم پر اللہ کے عہد کیا تھا اور تمکو لازم
ہے اس لکھے ہوئے کو سچائی سے پورا کرنا. گواہی دی اسپر اللہ نے اور
اون مسلمانوں نے جو موجود تھے ذکر کیا ہے اسکو مواہب میں اور کہا زرقانی
نے کہ تخریج کی ہے اسکی واقدی نے مغازی میں اور حذف کیا ہے اوسنے
اپنی تخریج میں قول رسول اللہ حین اجاب کو قولہ واکنافہا تک اور کہا
کہ حدیث بیان کی مجھسے دومہ کے ایک شخص نے کہ رسول اللہ نے لکھا اکیدر کو
ایک فرمان. کہا صاحب مصباح المضی نے کہ بیان کیا ہے اسکو محمد بن سعد
نے اپنی طبقات میں اور کہا کہ کہا عمرو بن محمد الاسلمی نے کہ حدیث بیان
کی مجھسے اہل دومہ سے ایک شخص نے اور نقل کیا ہے اسکو سہیلی نے اسیطرح
روض الانف میں ابو عبید سے روایت کر کے کہا ابو عبید نے کہ لایا میرے پاس
اوس فرمان کو ایک بوڑھا آدمی پس میں نے اوسکو پڑھا تو اوسمیں لکھا ہوا تھا کہ -

فذكره في الصحابة وشنّع عليه ابو الحسن ابن الاثير فقال انما اهدى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وصالحه ولم يسلم وهذا امر لا خلاف فيه بين اهل السير ومن قال انه اسلم فقد اخطأ بل كان نصرانيا وقتله خالد ابن الوليد في خلافة ابي بكر كافرا كما ذكره البلاذري ويحتمل ان يكون اسلم بعد ذلك كما قال الواقدي وكما يظهر من هذا الكتاب ثم ارتد بعد النبي صلى الله عليه وسلم مع من ارتد كما قال البلاذري ومات على ذلك كافرا -

پس ذکر کیا فرمان۔ یہ فرمان صریح ہی اکیدر کے اسلام میں اور اس سے اور اس کے مثل روایات سے دہوکہ کہایا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے پس ذکر کیا ہی اون دونو نے اکیدر کو صحابہ میں اور اعتراض کیا ہی اسپر ابوالحسن ابن الاثیر نے پس کہا کہ ہدیہ بہیجا اکیدر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اور صلح کی آپسے اور اسلام نہیں لایا اور یہ بات یعنی اوسکا عدم اسلام بغیر خلاف کے مسلم ہے اہل سیر کے نزدیک اور جس شخص نے کہا کہ وہ اسلام لے آئے تھے اوسنے غلطی کی ہی بلکہ وہ نصرانی تھا اور قتل کیا ہی اوسکو خالد بن ولید نے ابوبکرؓ کی خلافت میں حالت کفر میں جیسا ہی ذکر کیا ہی اسکی نسبت بلاذری نے اور احتمال ہی کہ اسلام لایا ہو اوسکے بعد جیسے کہا ہی واقدی نے اور جیسے کہ معلوم ہوتا ہے اس فرمان سے پہر مرتد ہوگیا بعد رسول اللہ کے اور لوگوں کے ساتھ جو مرتد ہوئے جیسے کہ کہا ہی بلاذری نے اور مرگیا ہو اسیطرح بحالت کفر

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

الضاحية - البارز الظاهر من الارض وفي الروض اطراف الارض - **ضحل** بفتح المعجمة وسكون المهملة واللام الماء القليل وقيل الماء القريب المكان - **بور** الارض التي لم تزرع - **والمعامي واغفال الارض** - في الروض المعامي اراضي المجهولة واغفال الارض ما لا اثر فيه من عمارة او نحوها قال الزرقاني هذا عطف تفسيري وهذا يقتضي تغايرهما الا ان يقال هو بحسب المفهوم وماصدقهما واحد بان يراد بالمجهول ما لا اثر فيه وفي القاموس الاعماء الجهال جمع اعمى واغفال الارض التي لا عمارة بها كالاعمى

الضاحیۃ ظاہر اور صاف زمین اور روض الآنف میں اسکا ترجمہ لکھا ہے کہ اطراف ارض۔ **ضحل** بفتح ضاد معجمہ و سکون حا مہملہ اور لام۔ تھوڑا پانی اور بعض نے کہا ہے کہ وہ پانی جو بستی سے قریب ہو۔ **بور** وہ زمین جو بوئی ہوئی نہ ہو۔ **المعامی و اغفال الارض**۔ روض الآنف میں لکھا ہے کہ معامی بیکار زمینیں اور اغفال الارض۔ وہ زمینیں جنمیں عمارت وغیرہ کا اثر نہ ہو کہا زرقانی نے کہ یہ عطف تفسیری ہے اور عبارت مقتضی ہی اون دونو کے تغایر کو مگر کہ تاویل کی جائے اس طور سے کہ تغایر بحسب المفہوم ہے اور مصدق اس کا واحد ہے باینطور کہ مراد مجہول سے وہی زمین ہے جس میں عمارت وغیرہ کا اثر نہ ہو اور قاموس میں ہے کہ اعماء بمعنی جہال جمع ہے اعمی کی اور اغفال الارض وہ زمین جس میں عمارت نہ ہو گویا جیسے اندھا آدمی۔

الضامنة من النخل - بالمعجمة هو ماكان داخلا في العمارة وتضمنت امصارهم وقراهم لان اربابها ضمنوا حفظها فهي فاعلات ضمان **معين** - الظاهر من ماء الدائم - **لاتعدل سارحتكم** - السرح والسارح والسارحة سواء الماشية اى لاتصرف ولاتمنع ماشيتكم عن مرعى تريدونه كذا قاله الواقدى وقال في الروض معناه لاتحشر الى المصدق - **لاتعد فاردتكم** - يعني الزيادة على الفريضة اى لاتضم الى غيرها فتعد منها وتحسب - **لايحظر عليكم النبات** - بالحاء المهملة والظاء المعجمة الحظر المنع فالمعنى لاتمنعون من الرعي حيث شئتم كذا قاله السهيلي وقال في مجمع البحار اى لاتمنعون من الزراعة حيث شئتم - قال ابن حديدة النبات النخل القديم الذى ضرب عروقه في الارض وثبت انتهى - وفي رواية - **لايحصر** - بمهملة **البيات** - بباء الموحدة والياء التحتانية اى لاتضيق عليكم في البيات بارض تزرعون بها -

الضامنة من النخل ضاد معجمہ میم اور نون۔ وہ چیز جو داخل ہو آبادی میں اور متضمن ہوں اوسپر بستیاں اور شہر اس وجہ سے کہ وہاں رہنے والے ضامن ہیں اوسکی حفاظت کی پس وہ صاحب ضمان ہیں **معین** ظاہر پانی ہمیشگی والا مراد چشمہ **لاتعدل سارحتکم** - السرح ۔سارح ۔سارحہ سب کے ایک معنے ہیں یعنی چوپایہ یعنی نہ روکے جاوینگے اور نہ منع کیے جاوینگے تمہارے جانور چراگاہ سے اسیطرح کہا ہے واقدی نے اور کہا روض الانف میں کہ اوسکے معنی یہ ہیں کہ نہ بھیجے جاوینگے طرف عامل زکوۃ کے **لاتعد فاردتکم** یعنی زائد فرض یہ یعنے نہ ملایا جاویگا فریضہ غیر فریضہ کیطرف تاکہ وہ غیر فریضہ شمار کر دیا جاوے فریضہ کے ساتھ زکوۃ میں **لایحظر علیکم النبات** ۔حا مہملہ ظا معجمہ حظر کے معنی منع کے ہیں پس معنی یہ ہونگے کہ نہ منع کیے جاوگے تم چرائی سے جہاں تم چاہو اسیطرح بیان کیا ہے سہیلی نے اور کہا مجمع البحار میں کہ نہ منع کیے جاوگے تم زراعت سے جہاں تم چاہو تفسیر کی ابن حدیدہ نے نبات کی کہ نبات اوس پرانی کھجور کو کہتے ہیں جسکی جڑیں زمین میں گھس جاویں اور مضبوط ہو جاویں۔ انتہی اور ایک روایت میں بجاے اسکے **لایحصر** بمہملتین **البیات** بار موحدہ اور یا تحتانیہ معنی یہ ہیں کہ نہ تنگی کی جاویگی تم پر شب گذارنے یا گھر بنانے میں اوس زمین میں جہاں تم کھیتی کرتے ہو۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله بور الى اعفال الارض - افاد ان الارض التي ليست في يد احد ... تنزل عليه حكم بيت المال و[illegible]

قولہ بور الی اعفال الارض - اس قول سے فائدہ دیا اس بات کا کہ جو زمین کسی کے قبضہ میں نہ ہو تو نازل ہوتا ہے اوسپر حکم بیت المال کا یعنی وہ زمین ملکی ہو جاتی ہے اور مستنبط ہوتی ہے

كل ما فرغ من الايدى من الاموال فهوا يضا لبيت المال لانه لم يزاحمه احد من الناس **قوله والحلقة الى الحصن** - يستفاد منه ان الامام يجوز له ان يأخذ من رعيته ما يرى من الحلقة والسلاح والحافر والحصن فيعد بها فى قتال المشركين وكم يأخذ ها منه وكم يتركها عند هم فهو على راى الامام واما الحصن فالظاهر انه لا يتركه فى ايديهم ولكن ما وقع فى فتح خيبر يرشد الى انه يجوز للامام ان يترك الحصون فى ايديهم فان يهود خيبر لما الجوا الى حصن نزلوا على الصلح الذى بذلوه ان لرسول الله صلى الله عليه وسلم الصفراء والبيضاء والحلقة والسلاح ولهم رقابهم وذريتهم وان ينفوا من الارض ولم يذكر فيه عقد الحصن فالظاهر انه ترك لهم - **قوله نقيمون الصلوة لوقتها** - فيه دليل على رد من قال بالجمع وهو معنى قوله تعالى كتابا موقوتا وروى عبادة بن الصامت مرفوعا ستكون بعدى عليكم امراء تشغلهم اشياء عن الصلوة لوقتها حتى يذهب وقتها فصلوا الصلوة لوقتها - الحديث رواه ابو داؤد واحمد وغيرهما الا ما كان من عذر نسيان او نوم فوقتها اذا ذكر وقد ورد ذلك منصوصا فى احاديث المرفوعة وليس مقام لبسط الكلام فى ذلك - **قوله نوتون الزكوة بحقها** - معناه بحق الزكوة على ما ورد به

اس سے یہ بات کہ ہر وہ چیز جو کسی کے قبضہ میں نہ ہو خواہ وہ مال ہی ہو وہ بھی بیت المال کا ہوجاتا ہے کیونکہ اوسکے لیے کوئی شخص جھگڑا کرنیوالا نہیں ہے **قولہ** والحلقة الى الحصن. فائدہ دیا اس نے اس بات کا کہ امام کو جائز ہے کہ زرہ۔ ہتھیار قلعہ وغیرہ میں جو کچھ مصلحت دیکھے اپنی رعیت سے لیلے۔ اور تیاری کرے اوسکے ساتھ مشرکین سے لڑنیکی۔ اور کسقدر اونسے لے اور کسقدر اونکے لیے چھوڑدے یہ امام کی رار اور مصلحت پر ہے لیکن قلعہ پس ظاہر تو یہی ہے کہ نہ چھوڑے اوسکو اونکے قبضہ میں لیکن واقعۂ فتح خیبر دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ جائز ہے امام کو کہ قلعہ بھی اونکے قبضہ میں چھوڑ دے کیونکہ جب یہود خیبر محصور ہوئے قلعہ میں تو راضی ہوئے صلح پر جسکو طے کیا اونہوں نے باینطور کہ واسطے رسول اللہ صلعم کے ہے اشرفیاں اور روپیہ اور زرہیں اور ہتھیار اور واسطے اونکے لیے ہے غلام اور اونکی اولاد اور یہ بات کہ جلاوطن ہوجاویں۔ اور نہیں ذکر کیا عقد صلح میں قلعہ کا پس ظاہر یہ ہے کہ وہ چھوڑ دیا گیا تھا اونکے لیے **قولہ** نقیمون الصلوة لوقتها اسمیں رد ہے اوس شخص کا جس نے قول کیا ہے جمع کا اور یہی معنی ہیں قول اللہ عزوجل کے کتابا موقوتا کے اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے مرفوع (فرمایا آپنے) کہ ہونگے میرے بعد ایسے امیر جنکو بہت سی باتیں نماز وقت پر ادا کرنیسے روکدینگی یہانتک کہ نماز کا وقت جاتا رہیگا پس پڑھو تم نماز اپنی وقت پر (یعنی ایسی صورتمیں اقتدا امیر کی واجب نہیں ہے) اس حدیث کو روایت کیا ہے ابو داؤد واحمد وغیرہ نے لیکن اگر کوئی عذر ہو جائے مثلاً بھول جائے یا نماز کے وقت سوتا ہو تو اوسکا وقت وہی ہے جب یاد ہو (یعنی جب وہ عذر رفع ہوجائے) اور اس بارہ میں احادیث مرفوعہ بہت ہیں جنکی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے **قولہ** توتون الزكوة بحقها اسکے معنی یہ ہیں کہ ادا کروگے تم زکوۃ کو حق زکوۃ کے ساتھ۔

الشرع من قدر الزكوة بتفاصيله في
اجناس الحيوانات والنقدين والزرع
وغير ذلك وكذا ما ورد من قوله صلى الله
عليه وسلم لاجلب ولاجنب وغير ذلك
من المنهيات والمامورات فان هذه
هي حق الزكوة - **قوله شهد الله ومن
حضر** - هذا كقوله تعالى شهد الله انه
لا اله الا هو والملائكة واولوا العلم قائما
بالقسط - الآية - وقد ذكروا فيه ان
الشهادة من الله ومن غيره بمعنى واحد
وقال بعضهم انه ليس كذلك فقال الاولون
ان الشهادة هنا عبارة عن الاخبار المقرون
بالعلم وهو مفهوم واحد وحاصل في
حق الجميع وقال الآخرون ان شهادة
الله نصب الدلائل الدالة عليها وانزال
الآيات الناطقة بها وشهادة الملائكة
الاقرار وشهادة اولوا العلم الايمان بها
والاحتجاج عليها كذا فسره البيضاوي -
وعلى الكل يستفيد ان الحديث يدل
على ان كتب الشهادة مما يوجب الوثوق
به سواء كان الكتاب من الامام او
الماموم وانه حجة ويرد به قول من قال
ان الكتاب لا يقوم به الحجة سواء
كان الشهادة مكتوبة عليه ام لا =

یعنی جس طرح شرع میں وارد ہوا ہے مقدار زکوۃ کی اوسکی
تفاصیل کے ساتھ اجناس حیوانات اور نقدین یعنی سونا
چاندی اور کھیتی وغیرہ میں اور اسیطرح وہ احکام جو وارد
ہوئے ہیں قول رسول اللہ صلعم لاجَلَبَ وَلاجَنَبَ میں اور
اس کے سوا جو اوامر و نواہی ہیں پس تحقیق یہ معنی ہیں
حق زکوۃ کے **قولہ** شہد اللہ ومن حضر یہ مثل قول اللہ عزوجل
کے ہے کہ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ - الآیۃ - اور ذکر کیا ہے مفسرین
نے اس کے ترجمہ میں کہ شہادت من اللہ اور شہادت من غیر اللہ
میں دونو جگہ شہادت کے ایک ہی معنی ہیں - اور بعض نے کہا ہے کہ
اسطرح نہیں ہے بلکہ فرق ہے پس اول گروہ نے کہا کہ
اس جگہ شہادت کے معنی ہیں وہ خبر جو ملی ہوئی ہو علم کے ساتھ
اور شہادت بایں معنی مفہوم واحد ہے اور حاصل کل جمیع شہادات
میں - اور کہا دوسرے گروہ نے کہ مراد اللہ کی شہادت سے یہ ہے
کہ وہ قائم کرے ایسے دلائل جو دال ہوں اوسکی وحدانیت پر
اور اتارے ایسی آیات جو دلیل ہوں وحدانیت کی اور مراد شہادت
ملائکہ سے یہ ہے کہ اقرار کریں وہ اوسکی وحدانیت کا اور شہادت
عالموں کی یہ ہے کہ ایمان لائیں خدا کی وحدانیت پر اور حجتیں بیان
کریں اوسکی - اسیطرح اس مقام کی تفسیر کی ہے امام بیضاوی نے
اور ہر معنی کی بنا پر حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ
شہادت کے لکھنے سے تحریر پر اعتبار واجب ہوتا ہے خواہ
وہ تحریر امام کی ہو یا عوام رعایا میں سے کسی کی اور یہ کہ شہادت
حجۃ ہے اور رد ہوتا ہے اس حدیث سے اوس شخص کا
قول جو قائل ہے اس بات کا کہ تحریر حجیت نہیں ہو سکتی
خواہ اوسپر شہادت لکھی ہوئی ہو یا نہ ہو۔

اکثم بن صیفی

هذا ما كتب النبى صلى الله عليه وسلم لاكثم بن صيفى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے اکثم بن صیفی کے لیے

ذكر الحافظ فى الاصابة انه قال ابو حاتم فى المعمرين لما سمع اكثم بن صيفى بخروج النبى صلى الله عليه وسلم بعث اليه ابنه حبيشاً لياتيه بخبره قال يا بنىّ انى اعظك بكلمات فخذ بهن من حين تخرج من عندى الى ان ترجع - فذكر قصة طويلة فيها - فكتب اليه النبى صلى الله عليه وسلم انى احمد اليك الله الذى لا اله هو - ان الله امرنى ان اقول لا اله الا الله - فقال اكثم لابنه ماذا رأيت قال رأيته يامر بمكارم الاخلاق وينهى عن ملائمها فجمع اكثم قومه ودعاهم الى اتباعه وقال ان اسقف نجران كان يخبر بامره وبعثه فكونوا اولاً فى امره فقال لهم مالك بن نويرة ان شيخكم خرف فقال اكثم ويل للشجى من الخلى والله ما عليك آسى ولكن على العامة ثم نادى فى قومه فتبعه منهم مائة رجل فساروا حتى كانوا دون المدينة باربع ليال كره ابنه حبيش مسيره فادلج على ابل اصحاب ابيه فنحرها وشق قربهم ومزاداتهم فاصبحوا ليس معهم ماء فجهدهم العطش وايقن اكثم بالموت

سے الشجى الحزين والخلى من لا زوجة له فانه يزيد فى الوحشة - ١٢

ذکر کیا ہے حافظ نے اصابہ میں کہ بیان کیا ہے ابو حاتم نے ذکر معمرین میں کہ جب اکثم بن صیفی نے رسول اللہ کا مبعوث ہونا سنا تو اپنے بیٹے حبیش کو رسول اللہ کی خدمت میں بھیجا تاکہ وہاں کی خبر لائے اور کہا اے میرے بیٹے میں تجھکو چند باتوں کی نصیحت کرتا ہوں اونکو یاد رکھ یہانتک کہ تو میرے پاس واپس لوٹکر آوے پس ذکر کیا ابو حاتم نے ایک طویل قصہ جسمیں ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثم کو یہ فرمان کہ میں تعریف کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کے کہ سوا اوسکے کوئی معبود نہیں ہے تحقیق اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ کہوں میں لا الہ الا اللہ یعنی نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ پس پوچھا اکثم نے اپنے بیٹے سے یعنی اوسکی واپسی پر کہ کیا دیکھا تو نے اوسنے جواب دیا کہ دیکھا میں نے آپکو کہ حکم کرتے ہیں آپ عمدہ اخلاق کا اور منع کرتے ہیں بری عادتوں سے پس جمع کیا اکثم نے اپنی قوم کو اور بلایا اونکو رسول اللہ کے اتباع کی طرف - اور کہا کہ اسقف نجران خبر دیا کرتا تھا آپکی نبوت اور آپکی بعثت کی پس ہو جاؤ تم اول اس امر میں پس کہا قوم سے مالک بن نویرہ نے کہ تمہارا شیخ سٹھیا گیا ہے تو ابیا اکثم نے کہ خرابی واسطے غمگین کے ہے تنہا آدمی سے قسم اللہ کی مجھے تیرا غم نہیں ہے بلکہ عام مخلوق کا غم ہے پھر پکارا اپنی قوم کی طرف پس تابعداری کی اوسکی اونمیں سے سو آدمیوں نے پس کوچ کیا انہوں نے یہانتک کہ مدینہ سے چار منزل کا فاصلہ رہگیا تو مکروہ جانا اوسکے بیٹے حبیش نے اس سفر کو پچھلی رات کے اٹھا وہ اپنے باپ کے ہمراہیوں کے اونٹوں کو ذبح کر ڈالا اور انکی مشکیں اور پکھالیں

سے شجی بمعنی غمگین - اور خلی وہ شخص جسکے بیوی نہ ہو اس میں زائد ہوتی اوسکی وحشت ۱۲ [illegible]

فقال لاصحابه اقدموا على هذا الرجل فاعلموه بانى اشهد ان لا اله الا الله وانه رسول الله واتبعوه فقدموا عليه واسلموا ولما بلغ حاجبا وكيعا خروج اكثم خرجا فى اثره فلما مرا بقبره نحرا عليه جزورا وقالا لاصحابه ماذا امركم به قالوا امرنا بالاسلام فاسلما معهم قال ابو حاتم عاش اكثم ثلثمائة وثلثين سنة

پہاڑ ڈالیں جب وہ صبح کو اُٹھے تو اون کے پاس پانی نہیں تھا یقین کر لیا اکثم نے اپنی موت کا اور کہا اپنے ہمراہیوں سے کہ جاؤ اس شخص کے پاس (مراد رسول اللہ) اور خبر دو اسکو کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اور تابعداری کرو تم اوسکی پس حاضر ہوئے وہ رسول اللہ کی خدمت میں اور اسلام لے آئے اور جبکہ حاجب اور وکیع کو خبر پہونچی اکثم کے سفر کی تو وہ دونو اُسکے پیچھے چلے جب اوسکی قبر پر پہونچے تو وہاں قربانی کی اور اُسکے ہمراہیوں سے پوچھا کہ تمکو اُسنے کیا حکم دیا جواب دیا کہ اسلام لانیکا۔ وہ دونو بھی ان سب کے ساتھ

هذا ما كتب النبى صلى الله عليه وسلم لاهل قبيلة جربا واذرح

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جربا اور اذرح والوں کے لیئے

قال الواقدى اتوا الى النبى صلى الله عليه وسلم مع صاحب ايلة بجزيتهم فاخذها وكتب لهم كتابا نسخته - بسم الله الرحمن الرحيم هذا الكتاب من محمد النبى رسول الله لاهل اذرح وجربا انهم آمنون بامان الله وامان محمد صلى الله عليه وسلم وان عليهم مائة دينار فى كل رجب وافية طيبة والله كفيل عليهم بالنصح والاحسان الى المسلمين ومن لجاء اليهم من المسلمين من المخافة والتعزير - اذا اخشوا على المسلمين فهم آمنون حتى يحدث اليهم محمد صلى الله عليه وسلم شيئا من قتل وخروج - ورواه البخارى عن ابى حميد الساعدى فى قصة قدوم ملك ايلة - ذكره المواهب وقال من قوله اذا خشوا الى آخر الكتاب - هذا بقية الكتاب عند الواقدى كما ذكره

کہا واقدی نے کہ حاضر ہوئے وہ حاکم ایلہ (اکیدر) کے ساتھ جزیہ لیکر (گویا مطیع ہوکر) پس قبول کیا رسول اللہ نے وہ جزیہ اور لکھدیا اونکو فرمان۔ بلفظ اوسکے یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہہ فرمان ہے محمد نبی رسول اللہ کی جانب سے اذرح اور جربا والوں کے لیے اس بابتہ کہ وہ اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امن میں ہیں اور اونپر سو دینار ہیں (جزیہ) ہر رجب میں پورے اور کھرے۔ اور اللہ نے حکم کیا اونکو عام مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی کرنیکا۔ اور ان مسلمانوں کے ساتھ جو بحالت خوف یا کسی قسم کی مدد مانگنے کو اونکے ہاں پناہ گزیں ہو جاویں اور جب کہیں اندیشہ کریں وہ مسلمانوں کی جانب سے تو وہ اپنے کو امن میں سمجھیں یہانتک کہ فرمان بھیجیں اونکی بابتہ رسول اللہ صلعم خواہ قتل کا یا اخراج کا۔ روایت کیا ہے اسکو بخاری نے ابی حمید ساعدی سے ملک ایلہ کے آنے کے قصہ میں۔ اور ذکر کیا اسکو مواہب نے اور کہا قول رسول اللہ اذا خشوا سے آخر فرمان تک کی بابتہ کہ یہ بقیہ نامہ کا ہے واقدی کے نزدیک جیسے کہ ذکر کیا ہے شامی نے قصہ تبوک میں جربا جیم اور را ر

الشامی فی بتوک - جربا - بالجیم والراء المہملة والباء الموحدة - اذرح - بفتح همزة وسکون الذال المعجمة والراء والحاء المہملتین -

مہملہ اور بار موحدہ اذرح بفتح الف اور سکون ذال معجمہ اور رار اور حار دونو مہملہ -

هذا ما کتب النبی صلی الله علیه وسلم لاهل دومة الجندل مع قطن بن حارثة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے دومتہ الجندل والوں کے لیے ہمراہی قطن بن حارثہ

قال الحافظ روی ابن شاهین من طریق هشام بن الکلبی باسناد له قال وفد حصن وحارثة ابنا قطن علی النبی صلی الله علیه وسلم فاسلما وکتب لهما کتابا وقال صلی الله علیه وسلم فیه - هذا کتاب من محمد رسول الله لاهل دومة الجندل وما یلیها من طوائف کلب مع حارثة بن قطن - لنا الضاحیة من البغل ولکم الضامن من النخل علی الجاریة العشر وعلی العامرة نصف العشر - ورواه ابن سعد عن هشام بن الکلبی باسناد آخر فقال حدثنی هشام بن محمد قال حدثنی ابن ابی صالح رجل من بنی کنانة عن ربیعة بن ابراهیم قال وفد حارثة ابن قطن وحمل بن سعد انه الی رسول الله فکتب النبی صلی الله علیه وسلم لحارثة کتابا - فذکر الکتاب - **الصاخبة** - الضجة واضطراب الاصوات ومنه فی نعته صلی الله علیه وسلم ولا صخب بکسر الخاء المعجمة صفة مشبهة ای لا یرفع صوته علی الناس لسوء خلقه - والصامت - ضد الناطق

کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے ہشام بن کلبی کے طریقہ سے اوسکی سند کے ساتھ کہا کہ ایلچی بنکر حاضر ہوئے حصن اور حارثہ بن قطن رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لے آئے وہ دونوں اور لکھدیا رسول اللہ نے اون کو فرمان - اور تحریر فرمایا آپنے اوس میں کہ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلعم کا دومتہ الجندل والوں کے لئے اور اون لوگوں کے لیے جو اون کے متعلق ہیں قبائل کلب کے حارثہ بن قطن کے ہمراہ ہمارے واسطے صاخیہ ہیں یعنی خچر اور تمہارے واسطے صامت ہیں یعنی کھجوریں - آباد زمینوں پر عشر ہے اور نو توڑ پر نصف عشر اور روایت کیا ہے اسکو ابن سعد نے ہشام بن کلبی سے دوسری سند کے ساتھ پس کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ہشام بن محمد نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ابن ابی صالح نے جو ایک شخص ہے قبیلہ بنی کنانہ کا وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن ابراہیم سے کہا کہ حاضر ہوئے حارثہ بن قطن اور حمل بن سعد انہ رسول اللہ کی خدمت میں تو لکھا رسول اللہ نے حارثہ کے لیے ایک فرمان پھر ذکر کیا اس فرمان کو **الصاخبة** شور اور چیخ پکار اور اسی سے رسول اللہ صلعم کی صفت میں کہ ولا صخب بکسر خار معجمہ صفت مشبہ یعنی نہیں بلند کرتے تھے آپ اپنی آواز لوگوں پر بوجہ سوء خلق کے **والصامت** اوسکا ضد ہے۔ مقید اور خاص کردیا اول کو نقل کے

قید، وخصص الاول هنا فی البغل والثانی فی النخل بقوله من۔

ساتھ اور دوسرے کو نخل کے ساتھ لفظ من سے۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لاهل الطائف

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلعم نے اہل طائف کیواسطے

قال الحافظ اخرج العسکری من طریق عنبة بن سعد (عتبة بن سعید) عن الزبیر بن عدی عن اسید الجعفی قال کنت عند النبی صلی الله علیه وسلم فکتب الی اهل الطائف - ان نبیذ الغبیراء حرام۔ الغبیراء - هو ضرب من الشراب یتخذه الحبش من الذرة ویسمی السکرکة وقیل تعمل من الغبیراء وهو التمر المعروف وقد جاء فی تحریمه حدیث آخر فقال صلی الله علیه وسلم ایاکم والغبیراء فانها خمر العالم ای هی مثل الخمر التی یتعارفها جمیع الناس لا فصل ولا فرق بینهما فی التحریم۔

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے عسکری نے عنبہ بن سعد (عتبہ بن سعید) کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زبیر بن عدی سے اور زبیر اسید الجعفی سے کہا کہ موجود تھا میں رسول اللہ کی خدمت میں پس لکھا آپ نے اہل طائف کو کہ نبیذ غبیراء حرام ہے۔ غبیراء وہ ایک قسم کی شراب ہے جسکو حبش والے جوار سے بناتے ہیں اور اوسکا نام سکرکہ بھی ہے اور بعض نے کہا ہے وہ بنائی جاتی ہے غبیراء سے اور وہ مشہور کھجوریں ہیں۔ اور وارد ہوئی ہے اسکی تحریم میں دوسری حدیث پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ بچو تم غبیراء سے پس تحقیق وہ شراب ہے عالم کی یعنی وہ مثل اوس شراب کے ہے جو متعارف ہے لوگوں میں کچھ فرق نہیں ہے ان دونوں کے حرام ہونے میں۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم ایضاً لاهل الطائف

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کو

قال الحافظ اخرج الدارقطنی فی غرائب مالك فی آخر ترجمة نافع مولی ابن عمر من طریق عبد الرحمن بن خالد بن نجیح عن حبیب کاتب مالك قال قدم علی مالك قوم من اهل عمان وکان فیهم رجل یقال له صدقة بن عطیة بن خماس

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی دارقطنی نے غرائب مالک میں نافع مولی ابن عمر کے اخیر ترجمہ میں عبد الرحمن بن خالد بن نجیح کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حبیب سے جو کاتب ہیں مالک کے کہا کہ مالک کے پاس ایک گروہ اہل عمان کا آیا جن میں سے ایک شخص کا نام صدقہ بن عطیہ بن خماس بن نجیہ بن حمار بن نیاق تھا مالک ذکی

ابن نجبة بن حماد بن نياق وكان مالك
يكرمه فقيل لمالك ان عنده عدة
احاديث فامرني مالك ان اكتب عنه
هذا الحديث فاملى علي قال حدثني
ابي عطية قال سمعت جدي نجبة بن
حماد يحدث عن جده نياق قال كنت
ارعى ابلا ببادية لنا في الطائف فجاءنا
كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
اسلموا وان لم تسلموا فادوا الجزية -

تعظیم کرتے تھے پس کہا گیا مالک سے کہ انکو چند حدیثیں
یاد ہیں پس حکم دیا مجھکو مالک نے کہ لکھوں میں اونسے
یہ حدیث پس لکھوایا اونہوں نے مجھکو کہا کہ حدیث بیان
کی مجھسے میرے باپ عطیہ نے اونہوں نے کہا کہ سنا
میں نے اپنے دادا نجبہ بن حماد سے نجبہ حدیث بیان کرتے
تھے اپنے دادا نیاق سے کہا کہ میں طائف کے
جنگل میں اونٹ چرایا کرتا تھا اوسی زمانہ میں آیا ہمارے
پاس رسول اللہ کا فرمان - اسلام لاؤ تم اور اگر اسلام نہ لاؤ
تو ادا کرو جزیہ (یعنے ذمی ہو)

مکتوب ۹ عمان

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاهل العمان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے اہل عمان کے لیئے

ذكر البخاري وابن ابي خثيمة وسمويه في
فوائده وابن السكن وغيرهم من طريق
ابي جمرة عبد العزيز بن زياد الحنظلي
قال حدثني ابو شداد رجل من بني
ذمار (وهو قرية من قرى عمان) قال
جاءنا كتاب النبي صلى الله عليه وسلم في
قطعة من ادم - من محمد رسول الله الى
اهل عمان - سلام اما بعد فاقروا شهادة
ان لا اله الا الله واني رسول الله وادوا
الزكوة وخطوا المساجد وكذا وكذا
والا غزوتكم - ابو شداد - الذماري -
بالمعجمة والميم والمهملة العماني - قاله
ابو عمر وتعقب بان ذمار من صنعاء لا من
عمان وقال الرشاطي عمان بضم اول
والتخفيف من عمل البحرين وذمار قرية

ذکر کیا ہے بخاری اور ابن ابی خثیمہ نے اور سمویہ نے
اپنے فوائد میں اور ابن سکن وغیرہ نے ابی جمرہ عبد العزیز
بن زیاد حنظلی کے طریقہ سے کہا اونہوں نے کہ حدیث
بیان کی مجھسے ابو شداد نے جو ایک شخص ہے بنی ذمار میں
کا (اور وہ (ذمار) ایک گاؤں ہے عمان کے دیہات میں سے)
کہا کہ آیا ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جو
لکھا ہوا تھا ایک ادھوڑی کے ٹکڑے پر محمد رسول اللہ کی
جانب سے اہل عمان کی طرف سلام - بعد اسکے معلوم ہو کہ
اقرار کرو تم اس بات کی شہادت کا کہ سوا اللہ کے کوئی معبود
نہیں ہے اور اس بات کا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور ادا
کرو زکوۃ اور جاؤ مسجد ونمیں اور یہہ اور یہہ (یعنی احکام متفرقہ اسلام)
ورنہ لڑونگا میں تم سے - ابو شداد - ذماری ذال معجمہ اور میم اور
مہملہ عمانی کہا اسکو ابو عمر نے اور اعتراض کیا ہی اسپر اسطور سے
کہ ذمار صنعاء کے متعلق ہے نہ عمان کے اور کہا رشاطی نے
کہ عمان بضم اول اور تخفیف میم بحرین کے پرگنات میں سے ہے اور ذمار

منہا ویحتمل ان کان ابو عمر حفظه ان
یکون اصله من ذمار و سکن عمان والذی
یقول من اهل العلم-الدمائی- بالمهملة
نسبة الی دماء وهی من عمان وقاله ابن
مندة وابونعیم العمانی- **قوله خطوا
المساجد**- من الخطوة وهو بعد ما بین
القدمین فی المشی ومنه الحدیث کثرة
الخطا الی المساجد- **قوله والاغزوتکم**-
ولم یذکر فیه الجزیة لانهم کانوا من العرب
ولیس علی العرب الجزیة بل فیهم الاسلام
او القتل-

اوسکا ایک گاؤں ہے- اور احتمال ہے کہ ابوعمر کو ایسا یاد ہوکہ
اونکی اصل تو ذمار کی ہے اور رہتے تھے وہ عمان میں- اور جو
بعض اہل علم نے اوسکو دمائی- دال مہملہ کے ساتھ کہا ہے تو
نسبت کی ہے اوسکی دماء- دال مہملہ اور میم کی طرف جو ایک
قریہ ہے عمان کا- اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اوسکو عمانی کہا
ہے- **قولہ** خطوا المساجد مشتق ہے یہ خطوۃ سے جس کے معنی
ہیں فاصلہ دونو قدموں کے درمیان میں چلنے میں اور اسی سے
ہے حدیث کثرۃ الخطا الی المساجد یعنے بہت جاؤ مسجد و نمین
قولہ والاغزونکم- اور نہیں ذکر کیا یہاں جزیہ کا اس وجہ سے
کہ تھے وہ لوگ عرب اور عرب پر جزیہ نہیں ہے بلکہ اونمیں اسلام
ہے یا جہاد-

هذا ما کتبه النبی صلی الله علیه وسلم الی باذان ملک الیمن- کان عاملاً علیه من ملک فارس کسری

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے باذان ملک یمن کو- اور وہ عامل تھا یمن پر کسری بادشاہ فارس کیجانب سے

فی الخمیس قال کتب الی باذان وهو علی الیمن من قبل
کسری- بلغنی ان فی ارضك رجلا یتنبی فاربطه وابعثه
الی- فبعث باذان قهرمانه وهو بابونه وکان کاتبا
حاسبا وبعث معه رجلا من الفرس یقال له خرخره
فکتب معهما الی رسول الله یامره ان ینصرف معهما
الی کسری فقال لبابونه انظر الرجل وما هو وکلمه
وائتنی بخبره فخرجا فلما بلغا الطائف وکان جنبه
جمع من قریش مثل ابی سفیان وصفوان وغیرهما
فسألا عن النبی صلی الله علیه وسلم قالوا
انه بیثرب ولما سمع ابوسفیان وصفوان
مضمون کتاب باذان فرحا وقالا مثل
کسری وقد مر بابونة وخرخرة المدینة
علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما

تاریخ خمیس میں لکھا ہے کہ کسری کی طرف سے باذان حاکم
یمن کو نامہ لکھا گیا کہ مجھے خبر لگی ہے کہ تیرے علاقہ میں ایک
شخص نے نبوت کا دعوی کیا ہے پس اوسکو گرفتار کر کے
میرے پاس بھیجدے پس بھیجا باذان نے اپنے مصاحبین
میں سے ایک شخص جسکا نام بابونہ تھا اور منشی تھا و حسابی اور
بھیجا اوس کے ساتھ ایک فارس کا آدمی جسکا نام خرخرہ تھا پس
لکھا ان دونو کے ہمراہ رسول اللہ کو نامہ حکم کرتا تھا آپ کو کہ جاویں
آپ اون دونو کے ہمراہ کسری کے پاس پس کہا باذان نے بابونہ
سے کہ ملاقات کر اس شخص سے اور معلوم کر کہ وہ کیا کہتا ہے اور
اوس سے گفتگو کر اور میرے پاس خبر لا- پس کوچ کیا اون دونو نے
جب وہ طائف میں پہونچے جہاں کہ اسوقت چند سرداران قریش
مثل ابوسفیان و صفوان وغیرہ کے موجود تھے تو سوال کیا اونہوں نے
رسول اللہ کی بابتہ لوگوں سے کہا کہ وہ مدینہ میں ہیں اور جبکہ

فقدما علیہ انزلهما وامرهما بالمقام ایاها
ثم ارسل رسول الله صلی الله علیہ وسلم
ذات غداة الیهما فلما دخلا علیه قال لهما
اجلسا فبرکا علی رکبهما وکلمه بابونة وقال
ان شاهنشاه ملک کسری کتب الی الملک
باذان یامره ان یبعث الیک من یاتیه
بک وقد بعثنی الیک لتنطلق معی فان
فعلت کتبت الی ملک الملوک بکتاب ینفعک
به وان ابیت فهو ممن قد علمت فهو مهلکک
ومهلک قومک ومخرب بلادک واعطاه
کتاب باذان ولما اطلع رسول الله صلی
الله علیہ وسلم مضمون الکتاب وسمع
حکایتهما المزخرفة تبسم ودعاهما الی
الاسلام فلم یسلما فاتی جبرئیل رسول
الله واخبره ان الله عز وجل سلط علی
کسری ابنه شیرویة فقتله فلما اتیاه
من الغد قال ان ربی قد قتل اللیلة
ربکما (یعنی کسری) کذا وکذا فکتب
صلی الله علیہ وسلم لباذان - ان الله
وعدنی ان یقتل کسری فی یوم کذا -
وبعث به معهما وقال قولا له ان اسلمت
اعطیتک ما تحت یدیک فقدما علی
باذان واخبراه فقال والله ما هذا کلام
ملک لننظرن ما قال فلم یلبث ان قدم
علیه کتاب شیرویه - اما بعد فانی قتلت
کسری ولم اقتله الا غضبا لفارس بما کان
یستحل من قتل اشرافها -

ابوسفیان وغیرہ کو مضمون خط کی اطلاع ہوئی تو بہت خوش ہوئے
اور کہا کہ شُل کسریٰ (یہ عرب کا محاورہ ہے جسکا مطلب یہ ہوا کہ
کسریٰ جیسے سے سابقہ پڑا ہے اب معلوم ہوگا) بابونہ اور خرخرہ
رسول اللہ کے پاس مدینہ میں آئے جب وہاں پہونچے تو آپنے اون
کی مہمانی کی اور مدینہ میں ٹھیرنیکا حکم دیا پھر رسول اللہ نے اونکو ایک
آدمی بھیجکر بلایا جب وہ آئے تو کہا بیٹھ جاؤ وہ دونو دو زانو بیٹھ گئے
اور گفتگو شروع کی بابونہ نے اور کہا کہ شاہنشاہ کسریٰ نے تمام لکھا
ہے ملک باذان کو جس میں اونکو حکم دیا ہے کہ تمہارے پاس
وہ ایسے شخص کو بھیجے جو تم کو وہاں لیجائے اور باذان نے
مجھے بھیجا ہے تاکہ تم میرے ہمراہ چلو پس اگر تم نے مان لیا تو
ملک الملوک کی خدمت میں ایسی تحریر تم کو لکھدونگا جس سے تم کو
نفع ہوگا اور اگر تم نے انکار کیا تو وہ اون لوگوں میں سے ہے جسکو
تم جانتے ہو ہلاک کردیگا تم کو اور تمہاری قوم کو اور ویران کردیگا
تمہارے ملک کو۔ اور دیا آپ کو خط باذان کا جب مطلع ہوئے
رسول اللہ صلعم خط کے مضمون پر اور اونکی بیہودہ باتیں سنیں تو
آپ مسکرائے اور اون دونو کو دعوت اسلام کی پس وہ اسلام
نہیں لائے۔ اور آئے جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ کے پاس اور
خبر دی آپکو کہ اللہ عزوجل نے مسلط کردیا کسریٰ پر اوسکے بیٹے شیرویہ
کو جسنے اوسکو مارڈالا جبکہ وہ دوسرے دن رسول اللہ کے پاس آئے
تو آپنے فرمایا کہ آج کی رات میرے ربنے تمہارے رب (یعنی کسریٰ) کو
مارڈالا اس طرح پس لکھا رسول اللہ صلعم نے باذان کو کہ تحقیق اللہ
نے وعدہ کیا ہے مجھسے کہ مارڈالیگا کسریٰ کو فلاں دن اور بھیجا یہ نامہ
اون دونو کے ہمراہ اور فرمایا کہ اوس سے کہدینا کہ اگر تو اسلام لے آئیگا تو جو
کچھ تیرے قبضہ میں ہے وہ تجھی کو دیدونگا پھر وہ دونو گئے باذان کے پاس اور
خبر دی اوسکو تو اوسنے کہا کہ قسم خدا کی یہ کسی بادشاہ کا کلام نہیں ہے البتہ
اوس جیسا ہم خود انتظار کرینگے اس خبر کا تھوڑے دن نہیں گذرے
تھے کہ اوسکے پاس شیرویہ کا خط آیا کہ اما بعد تمہ سے معلوم ہو کہ میں نے کسریٰ کو

اسلام و اعلان فارس باذان

وتجمير بعوثهم فاذا جاءك كتابي هذا فخذ لي الطاعة ممن قبلك وانظر الرجل الذي كتب اليك الكسرى فيه فلا تهيجه حتى يأتيك امري - فلما قرأه قال هذا الرجل لنبي مرسل فاسلم - وكذا رواه ابو سعد النيسابوري في كتاب شرف المصطفى من طريق ابن اسحق عن الزهري عن ابي سلمة بن عبد الرحمن ورواه ابن هشام عن الزهري ايضا - هكذا في بهجة المحافل وذكره صاحب سيرة الشامي في ذكر المكتوب الى كسرى باختلاف من هذا فقال قال ابو الربيع يقال ان الخبر اتى باذان بموت كسرى وهو مريض فاجتمعت له اساورته فقالوا من تؤمر علينا فقال اتبعوا هذا الرجل وادخلوا في دينه واسلموا وكان باذان اسلم في حيوة رسول الله صلى الله عليه وسلم واخرجه ابو نعيم الاصبهاني في الدلائل وذكره الحافظ في الاصابة عنه -

مار ڈالا ہے اور نہیں قتل کیا مینے اوسکو مگر غصہ ہوکر فارس سے فائدہ کے لئے اسوجہ سے کہ وہ حلال جانتا تھا اشرفائے فارس کا قتل اور روکے رکھتا تھا اون کے لشکروں کو سرحدوں پر پس جب تجھے میرا یہ خط ملے تو حاصل کر معاہدہ جماعت کا میرے لیے اون لوگوں سے جو تیرے سامنے ہیں۔ اور مہلت دے اوس شخص کو جسکی بابت تجھ کو کسری نے لکھا تھا بس نہ چھیڑ اوسکو یہانتک کہ آئے تیرے پاس میرا حکم جبکہ پڑھا باذان نے اس نامہ کو کہا کہ یہ شخص ضرور نبی مرسل ہے پس اسلام لے آیا اسیطرح روایت کیا ہے اسکو ابو سعد نیشاپوری نے کتاب شرف المصطفی میں ابن اسحق کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے اور زہری روایت کرتے ہیں ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اور روایت کیا اوسکو ابن ہشام نے بھی زہری سے اسیطرح بہجۃ المحافل میں لکھا ہے اور ذکر کیا اسکو صاحب سیرۃ شامی نے ذکر مکتوب الی کسری میں اس سے تھوڑے اختلاف کے ساتھ پس کہا کہ کہا ابو ربیع نے کہ کہا جاتا ہے کہ باذان کو جب کسری کے موت کی خبر لگی تو مریض تھا اوسکے پاس اوسکے سردار جمع ہوئے کہ ہم اب اپنے پر امیر کسکو بنا دیں تو جوابدیا کہ تابعداری کرو اس شخص کی اور داخل ہوجاؤ اوسکے دین میں اور اسلام لے آؤ اور باذان اسلام لے آیا تھا رسول اللہ صلعم کی زندگی میں اور تخریج کی ہے اسکی ابو نعیم اصبہانی نے دلائل میں اور ذکر کیا ہے اسکو حافظ نے ابو نعیم کے حوالہ سے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبديل بن ورقاء

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیل بن ورقاء کو

اخرج ابن حجر وابن الاثير باسنادهما الى ابي بكر بن ابي عاصم قال حدثنا عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بشير بن عبد الله ابن سلمة بن بديل بن ورقاء قال حدثني ابي محمد عن ابيه عبد الرحمن عن ابيه محمد

تخریج کی ہے ابن حجر اور ابن اثیر نے اپنی اپنی سندوں سے جو پہونچتی ہیں ابی بکر بن عاصم کی طرف کہا ابو بکر نے کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بشیر بن عبد اللہ بن سلمہ بن بدیل بن ورقاء نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ محمد نے اپنے باپ عبد الرحمن سے اونہوں نے اپنے باپ محمد سے محمد نے اپنے

عن ابيه بشير عن ابيه عبدالله عن ابيه
سلمة قال دفع الى ابى بديل بن ورقاء
كتابا فقال يابني هذا كتاب رسول الله
صلے الله عليه وسلم فاستوصوا به فلن
تزالوا بخير مادام فيكم نسخته -
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول
الله الى بديل بن ورقاء وسروات بني عمرو
فاني احمد اليكم الله الذي لا اله الا هو
اما بعد فاني لم اثم بالكم ولم اضع في جنبكم
وان اكرم اهل تهامة على انتم واقربهم لي
رحما ومن معكم من المطيبين واني قد
اخذت لمن هاجر منكم مثل ما اخذت
لنفسي ولو هاجر بارضه غير ساكن مكة
الا معتمرا او حاجا واني لم اضع فيكم اذا
سلمت وانكم غير خائفين من قبلي ولا محصرين
وان الكتاب بيد علي بن ابي طالب - و
اخرجه الحافظ في ترجمة بسر بالموحدة
والمهملة ايضا بطريق ابن ابي شيبة قال
حدثنا عبد الرحيم بن سليمان عن زكريا
ابن ابي زائدة قال كنت مع ابي اسحق
السبيعي فيما بين مكة والمدينة فسايره
رجل من خزاعة فاخرج الينا رسالة
رسول الله صلے الله عليه وسلم الى خزاعة
وكتبها يومئذ كان فيها -
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى بديل بن ورقاء بسر
وسروات بني عمرو - فذكره ورواه الطبراني

باپ بشیر سے اونہوں نے اپنے باپ عبداللہ سے اونہوں نے
اپنے باپ سلمہ سے کہا کہ دیا مجھکو میرے باپ بدیل بن ورقا نے
ایک خط اور کہا کہ اے میرے بیٹے فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا وصیت قبول کرو اسکی بابتہ ہمیشہ اچھے رہوگے
جب تلک یہ فرمان تم میں رہے گا۔ الفاظ اوسکے یہ ہیں۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے محمد رسول اللہ کا بدیل
بن ورقا اور سرداران قبیلہ بنی عمرو کے نام میں تمہاری طرف
اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور
حمد کے بعد (معلوم ہو کہ) میں تمہارے کسر شان نہیں کرونگا
اور نہ ناقدری کرونگا تمہارے سرداروں کی۔ اور تم تمام اہل تہامہ
میں سے مجھے عزیز ہو اور اون سب سے زیادہ رشتہ میں قریب ہو اور
اسیطرح جو لوگ تمہارے ساتھ ہوں معاہدین حلف مطیبین کے
اور جو کچھ کرینے اپنے نفس کے لیے مقرر کر لیا ہے وہی مقرر کر لیا ہے وس
شخص کیواسطے جو تم میں سے ہجرت کرے۔ اگرچہ ہجرت کرے اپنے
وطن کے علاقہ میں بشرطیکہ مکہ میں رہے مگر عمرہ یا حج کی غرض سے۔
اور تم کو نقصان میں نہیں ڈالونگا جب میں کسی سے صلح کرونگا اور تم
میری جانب سے بیخوف رہنا اور نہ تم روکے جاؤگے (یعنی اپنے مقاصد
سے) اور تحقیق یہ تحریر علی بن طالب کے ہاتھ کی ہے! اور تخریج کی ہے
اسکی حافظ نے بسر بائے موحدہ اور سین مہملہ ابن ابی شیبہ کے طریقہ سے
بھی لکھا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحیم بن سلیمان نے زکریا
بن ابی زائدہ سے روایت کرکے کہا کہ تھا میں ابی اسحق سبیعی کے
ہمراہ مکہ اور مدینہ کے درمیان میں کہ ساتھ ہوا اونکے ایک شخص خزاعہ
کا پس نکالا ایک خط جو رسول اللہ کا تھا خزاعہ کیطرف۔ الفاظ
اوس کے اوس دن یہ تھے۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے بدیل
بن ورقا اور سرداران قبیلہ بنی عمرو کی جانب کے پس ذکر کیا فرمان
اور روایت کیا ہے اوسکو طبرانی نے مطولاً عبدالرحمن

مطولا من رواية عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بسر بن عبد الله بن سلمة بن بديل بن ورقاء عن ابائه عن ابيه الى بديل فذكره واخرجه الفاكهي في كتاب مكة عن عبد الرحمن به وذكر انه املاه عليهم من كتابه واخرجه عمر بن سعد في الطبقات في ترجمة بديل قال كتب اليه النبي صلعم والى بسر بن سفيان يدعوهما الى الاسلام

بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بسر بن عبد اللہ بن سلمہ بن بدیل بن ورقا کی روایت سے۔ ہر ایک اون میں کا روایت کرتا ہے اپنے باپ سے بدیل بن ورقا تک پس ذکر کیا اوس فرمان کو اور تخریج کی ہو فاکہی نے کتاب مکہ میں عبد الرحمن سے اوسی سند سے اور ذکر کیا اونہوں نے بیان کیا تھا اس فرمان کو اپنی کتاب سے اور تخریج کی ہو اسکی محمد بن سعد نے طبقات میں بدیل کے ترجمہ میں اور کہا کہ لکھا اوسکی اور بسر بن سفیان کی طرف رسول اللہ نے فرمان۔ بلاتے تھے آپ اونکو اسلام کی طرف۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

لم اثم۔ من الوثم وهو الكسر والدق ومعناه بتم من اعاة شانكم **لم اضع** من وضع يضع بمعنى حطه وخذله او من وُضِع في البيع اى خسر في راس المال **جنب**۔ وهو من الجانب اى لم اخذل جانبكم يعني انفسكم وايضا الجنب الامراء ومنه قطع جنبا من المشركين **تهامة**۔ بلاد تهامة بحجاز من ذات عرق الى البحر وجدة **مطيبين** اجتمع بنو هاشم وبنو زهرة وتيم في دار ابن جدعان في الجاهلية وجعلوا طيبا في جفنته وغمسوا ايديهم فيه كعادتهم في العهود وتحالفوا على التناصر والاخذ للمظلوم من الظالم فسموا المطيبين وشهده النبي صلى الله عليه وسلم في صغره مع عمومته

لم اثم مشتق ہے وثم سے جسکے معنے ہیں توڑنا اور کچلنا تو یہ معنے ہوئے کہ پوری کیجاویگی اونکی شان کی رعایت یعنی اونکی شان کا خیال رکھا جاویگا **لم اضع** مشتق ہے وضع یضع سے جسکے معنے ہیں گرا دینا مرتبہ سے اور ذلیل کرنا۔ یا مشتق ہے وُضِع فی البیع سے بولا جاتا ہے جبکہ نقصان ہوجائے راس المال میں **جنب** مشتق ہے جانب سے یعنے نہیں پست کرونگا جانب تمہاری (یعنی خود تمکو) اور جنب کے معنی امراء کے بھی ہیں اور اسی سے ہی یہ قول کہ قطع الخ یعنی علیحدہ کئے چند سردار مشرکین کے **تہامہ** بلاد تہامہ کی حد حجاز میں ذات عرق سے دریا اور جدہ تک ہے **مطیبین** جمع ہوئے بنو ہاشم اور بنو زہرہ اور تیم۔ زمانہ جاہلیت میں ابن جدعان کے گھر میں۔ اور رکھی کوئی خوشبو والی چیز ایک برتن میں اور ڈبوئے اپنے ہاتھ اوسمیں جیسے کہ اونکی عادت تھی عہد کرنیکے وقت اور قسمیں کھائیں آپسمیں مدد کرنے اور ظالم سے مظلوم کا بدلہ لینے پر پس نام رکھا گیا اونکا مطیبین اور موجود تھے اس میں رسول اللہ صلعم جبکہ آپ چھوٹے تھے شریک ہوئے تھے اپنے چچاؤں کے ہمراہ۔

اخذت لمن - اخذ له ای لنصره
اذا سلمت - هو من السلامة ومن المسالمة وهو الصلح -

اخذت لمن عرب کا محاورہ ہے کہ اخذ لہ یعنی مدد کی اوسکی
اذا سلمت یہ مشتق ہے سلامت سے یا مشتق ہے سلم سے جسکے معنی صلح کے ہیں۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے مستنبط ہوتے ہیں

قوله من معكم من المطيبين يدل على ان من صالح قوما وعاهدهم فيه حلفائهم فقد تم العهد مع الحلفاء ويجب الوفاء وان لم يشاركهم الحلفاء في هذا العهد مشافهة - **قوله قد اخذت** اعلم ان الهجرة في عرف الشرع الخروج من ارض الى ارض لوجه الله تعالى وابتغاء لمرضاته وقد وقعت الهجرة في الاسلام على وجهين الاول الانتقال من دار الخوف الى دار الامن كما في هجرة الحبشة التي وقعت في ابتداء الاسلام هاجر اليها بعض الصحابة وكالهجرة من مكة الى المدينة من بعض الصحابة قبل هجرة النبي صلى الله عليه وسلم اليها واستقرار الاسلام والثاني الانتقال من دار الكفر الى دار الاسلام وذلك بعد ما استقر النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة وهجرة المسلمين

قولہ من معکم من المطیبین۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ جو شخص کہ صلح کرے ایک قوم سے اور معاہدہ کرے اوس صلح میں اپنے ہم عہدوں کے ساتھ بھی تو پورا ہو جاتا ہے عہد حلفاء کے ساتھ اور واجب ہوتا ہے اوسکا پورا کرنا۔ اگرچہ نہ شریک ہوں حلفاء روبرو انکے ساتھ اس عہد میں۔ **قولہ قد اخذت۔** جاننا چاہیئے کہ ہجرت کے معنی عرف شرع میں یہ ہیں کہ نکل جانا ایک جگہ سے دوسری جگہ اللہ کے واسطے اور اوسکی مرضی چاہنے کے لیے اور واقع ہوئی ہے ہجرت اسلام میں دو طرح اول تو چلا جانا خوف کی جگہ کو چھوڑ کر دار الامن کی طرف جیسے کہ ہجرت حبشہ وہ جو واقع ہوئی ابتدا اسلام میں ہجرت کی حبشہ کیطرف بعض صحابہ نے اور جیسیکہ ہجرت بعض صحابہ کی مکہ سے مدینہ کیطرف قبل ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور استقرار اسلام کے اور دوسرا چلا جانا دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف اور یہ ہجرت تھی بعد استقرار رسول اللہ صلعم کے مدینہ میں اور ہجرت جمیع مسلمانوں کی مدینہ کی طرف مکہ اور غیر مکہ سے اور اس وقت ہجرت شائع اور مخصوص ہوگئی تھی مکہ سے مدینہ کی طرف یہاں تک کہ فتح ہوا مکہ پس جاتا رہا اختصاص۔ اور حدیث لا ہجرۃ بعد الفتح ولکن جہاد و نیۃ (یعنی نہیں ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے لیکن جہاد ہے اور نیت) تو مراد اوس سے یہ ہے کہ نہیں واجب ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے مکہ سے کیونکہ اب ہوگیا وہ دار الاسلام اور باقی رہ گیا حکم

اليه من مكة وغيرها وكانت الهجرة
اذ ذاك شاعت وتخصصت بالانتقال
من مكة الى المدينة الى ان فتحت
مكة فارتفع الاختصاص وحديث
لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد
ونية المراد به لا هجرة بعد فتح
مكة منها لانها صارت دار الاسلام
وبقي الانتقال من دار الكفر لمن قدر
عليه وهو المراد من قوله صلى
الله عليه وسلم لا ينقطع الهجرة
حتى ينقطع التوبة وحكمه ان
يدع اهله وماله لا يرجع في شئ
من ذلك وينقطع بنفسه الى مهاجره
ولهذا كان النبي صلى الله عليه وسلم
يكره الموت بارض هاجر منها و
قال اللهم لا تجعل منايانا بمكة
الا اذا صارت ارضه دار الاسلام
فيجوز رجوعه اليها وللهجرة معنى
آخر روى الامام احمد في مسنده
الهجرة ان تهجر الفواحش ما ظهر
وما بطن وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة
فانت مهاجر وان مت بالحضر
واسناده حسن. فصارت الهجرة
هجرتان روى الامام احمد ايضاً الهجرة
هجرتان احدهما ان تهجر السيئات
والاخرى ان تهاجر الى الله ورسوله
ولا تنقطع الهجرة (اى بمعنى ان تهجر السيئات)

چلے جانے کا دار الکفر سے اوس شخص کو جو قادر ہوا وسپر اور
یہی مراد ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینقطع الہجرة
حتے ینقطع التوبۃ (یعنی نہیں منقطع ہوگی ہجرت جب تلک کہ
منقطع ہو توبہ) اور حکم اوسکا یہ ہے کہ چھوڑ دے اپنی
اہل و مال کو دا اگر اون کی وجہ سے ہجرت میں حرج واقع ہوتا
ہو) نہ رجوع کرے اون میں کسی میں اور چلا جاوے اپنی جان
سے کر اوس جگہ جہاں کی ہجرت کا ارادہ کیا ہے اور اسی
سے رسول اللہ وہاں مرنا بھی برا جانتے جہاں سے کہ
ہجرت کی ہو۔ اور فرمایا آپ نے کہ اے اللہ نہ کر تو ہماری
موت مکہ میں۔ مگر جبکہ وہ جگہ جہاں سے کہ ہجرت کی ہے
دار الاسلام ہو جاوے تو جائز ہے لوٹنا اوس کی طرف۔
اور ہجرت کے ایک معنی اور بھی ہیں روایت کی ہے
امام احمد نے اپنی مسند میں کہ ہجرت یہ ہے کہ چھوڑ دے
تو بری باتیں ظاہر و باطن اور نماز پڑھی اور زکوة ادا کی
تو تو مہاجر ہوگا (یعنی مہاجر کے حکم میں ہوگا) اگرچہ مرے
تو اپنے وطن میں ہی۔ اور اسناد اس کی حسن ہے
پس ہوئی ہجرت دو قسم کی۔ امام احمد نے ہی روایت
کیا ہے کہ ہجرت دو قسم کی ہے ایک تو یہ کہ چھوڑ دی
جاویں بری باتیں اور دوسرے یہ کہ ہجرت کی جاوے
اللہ اور اوس کے رسول کی طرف اور نہیں منقطع
ہوگی ہجرت (یعنی ہجرت بایں معنی کہ چھوڑ دیے جاویں
گناہ) جب تک کہ توبہ مقبول ہے اور اسکا مصرح
ہے قول رسول اللہ لا ینقطع الہجرة میں۔ یہ ہجرت
فرض ہے ہر مسلمان پر ہر حال میں اور یہ دوسری
تاویل ہے دونو حدیثوں کے دفع تعارض کی۔

قولہ ولو هاجر بارضه۔ فائدہ دیا اس قول نے اس
بات کا کہ رسول اللہ صلعم نے نہیں فرض کیا اونپر

ماكانت التوبة مقبولة وحكمه مصرح في قوله لا تنقطع الهجرة يعني انه فرض على كل مسلم في كل حال وهذا توجيه اخر له فعم التعارض بين الحديثين **قوله ولو هلجس بارضه** افاد ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يفترض عليهم الخروج من ارضهم الى المدينة بل افترض عليهم هجران ما نهى الله كما يدل عليه قوله بارضه وقوله غير ساكن مكة ويحتمل ان يراد بالارض ارض بلده فالمعنى ان يترك بلده ويذهب الى غيره من البلد يأمن فيه الكفر كالحبشة يقيه مثلا فيستقيم الهجرة بكلا معنييه فكان صلى الله عليه وسلم افترض عليهم الهجرتان **قوله اذا اسلمت**۔ يفيد ان المعاهد اذا عاهد عهداً ايجب عليه ان يراعي حلفاؤه۔

چھوڑنا ممنوعات شرعیہ کا جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول رسول اللہ کا بِاَرضِہ اور قول رسول اللہ کا غَیرُ ساکِنِ مکّۃَ۔ اور احتمال ہے کہ مراد لیجا دے ارض سے اوس کے وطن کی ارض متعلقہ پس معنے یہ ہونگے کہ چھوڑ دے اپنے وطن کو اور چلا جائے دوسرے شہر میں جہاں امن پاوے کفر سے جیسے حبشہ مثلاً پس درست ہوجاوے گی ہجرت اپنی دونو معنے کے اعتبار سے۔ پس فرض کیں اونپر رسول اللہ نے دونو ہجرتیں۔ قولہ اذا اسلمتُ فائدہ دیا اس بات کا کہ عہد کرنے والا جب معاہدہ کرے کسی سے تو واجب ہے اوس پر کہ خیال رکھے اپنے حلفاء کا بھی

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى بكر بن وائل

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے قبیلہ بن بکر وائل کے لئے

ما اخرج البغوي والامام احمد قال حدثنا عبد الله قال حدثني ابي قال حدثنا يونس وحسين قالا حدثنا شيبان عن قتادة قال حدثنا مرثد بن ظبيان قال جاءنا كتاب من محمد رسول الله فما وجدنا له كاتبا يقرأه علينا حتى قرأه

تخریج کی ہے بغوی اور امام احمد نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس اور حسین نے کہا اون دونوں نے کہ حدیث بیان کی ہم سے شیبان نے قتادہ سے روایت کرکے کہا کہ حدیث بیان کی مرثد بن ظبیان نے کہا آیا ہمارے پاس فرمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے ہم کو کوئی منشی نہیں ملا

رجل من ضبيعة نسخته من
محمد رسول الله - الى بكر بن وائل
اسلموا تسلموا -
قال الحافظ واخرجه ابن مندة وابو
نعيم من طريق محمد بن هشام عن عمير
بن حاجب بن يزيد بن شهاب عن ابيه
عن جده قال وفدت انا وخمسة
الحديث وقال ايضا اخرج ابن السكن
من طريق عمرو بن جيحة قال حدثني
عمير بن حاجب بن يونس من شهاب
ابن زبير بن مذعور بن ظبيان بن
سلمة قال حدثني ابي عن ابيه عن
جده ان مرثد بن ظبيان هاجر
فذكر فيها الكتاب - واخرج ابوبكر
الشيرازي في الالقاب من طريق
احمد بن يعقوب بسنده الى شهاب
ابن زبير قال واخرجه خليفة بن
خياط في تاريخه -

جو وہ ہم کو سناتا یہاں تک کہ پڑھا اوسکو قبیلہ ضبیعہ
کے ایک شخص نے۔ الفاظ اوسکے یہ ہیں کہ محمد رسول اللہ کی
جانب سے بکر بن وائل کیطرف۔ اسلام لے آؤ تم سلامت رہوگے
کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے
محمد بن ہشام کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمیر بن حاجب
بن یزید بن شہاب سے عمیر اپنے باپ سے اور اون کے باپ
روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہا کہ ایلچی بنا میں اور پانچ
شخص۔ الحدیث۔ اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن السکن
نے بھی عمرو بن جیحہ کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھے
عمیر بن حاجب بن یونس بن شہاب بن زبیر بن مذعور بن
ظبیان بن سلمہ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھے میرے باپ نے
اپنے باپ سے روایت کرکے اونہوں کی روایت کی اپنے
دادا سے کہ مرثد بن ظبیان نے ہجرت کی پس ذکر کیا اس قصہ
میں فرمان کا۔ اور تخریج کی ہے ابوبکر شیرازی نے القاب
میں احمد بن یعقوب کے طریقہ سے اون کی سند
پہونچتی ہے شہاب بن زبیر تک۔ کہا حافظ نے اور تخریج
کی ہے اس کی خلیفہ بن خیاط نے اپنی تاریخ
میں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبلال بن حارث المزني

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو

اخرج ابوداؤد من كتاب القطائع
باسانيد عن عوف المزني ان
النبي صلى الله عليه وسلم
اقطع بلال بن الحارث المزني
معادن القبلية جلسيها و
غوريها وقال غيره جلسيها

تخریج کی ہے ابوداؤد نے کتاب القطائع میں
مختلف سندوں کے ساتھ عوف مزنی سے روایت
کرکے کہ جاگیر میں دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بلال بن حارث مزنی کو قبیلہ کی کہانیں
نشیب کے زمین کی بھی اور بلندی کی
بھی۔ اور زمین قابل کاشت بیت المقدس

وغورها وحيث يصلح الزرع من قدس ولم يعطه حقا لمسلم وكتب له في ذلك كتابا ـ

بسم الله الرحمن الرحيم ـ هذا ما اعطى محمد صلى الله عليه وسلم بلال بن الحارث المزني اعطاه معادن القبلية جلسيها وغوريها (جلسيها وغورها) وحيث يصلح الزرع من قدس ولم يعطه حقا لمسلم وكتب ابي بن كعب ـ

میں اور نہیں دیا آپ نے حق کسی مسلمان کا (یعنی ظلماً غصب کرکے) اور لکھدیا اس بابتہ یہ فرمان ـ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ عنایت کیا رسول اللہ نے بلال بن حارث مزنی کو ـ دیں آپنے اوسکو قبیلہ کی کانیں نشیب کے زمین کی بہی اور بلند زمین کی بہی ـ اور زمین قابل کاشت بیت المقدس کی ـ اور نہیں دیا آپنے اوسکو حق کسی مسلمان کا اور لکھا اس کو ابی بن کعب نے ـ

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى بني زهير

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے بنی زہیر کی طرف

اخرج الامام احمد وابو داؤد والنسائی من طریق الجریری عن ابی العلاء وهو یزید بن عبد الله بن الشخیر قال كنا في سوق الابل فجاء اعرابي اشعث الراس معه قطعة اديم احمر فقال افيكم من يقرأ قلت نعم فاخذته فاذا فيه ـ

بسم الله الرحمن الرحيم ـ من محمد رسول الله الى بني زهير بن اقيش حي من عكل انهم ان شهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وفارقوا

تخریج کی ہے امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے جریری کے طریق سے وہ روایت کرتے ہیں ابو العلاء یزید بن عبد اللہ بن الشخیر سے کہا کہ تھے ہم اونٹوں کے بازار میں کہ آیا ایک اعرابی جس کے بال بکھرے ہوئے اور گردآلود تھے اور اوس کے پاس ایک چمڑے کا ٹکڑا تھا اوس نے پوچھا کہ تم میں کوئی پڑہا ہوا ہے میں نے کہا ہاں میں نے وہ ٹکڑا اوس سے لیلیا تو اوس میں لکھا تہا کہ ـ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی زہیر بن اقیش کے نام جو ایک قبیلہ ہے عکل کا (یہ مضمون کہ) اگر وہ گواہی دیں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی محمد اللہ کے رسول ہیں اور علیحدہ ہوجائیں مشرکین سے

المشركين و اقاموا الصلوة و اتوا
الزكوة و اقروا بالخمس من غنائمهم
وسهم النبي صلى الله عليه وسلم
وصفيه فانهم امنون بامان
الله و امان رسوله -

قال الزرقاني واخرجه ابن قانع
والطبراني وفيه فسألنا عنه
فقيل هذا النمر بن تولب واخرجه
ابن الاثير بسنده الى ابي العلاء
المذكور وذكره ابن عبد البر
في الاستيعاب -

واخرجه محمد بن سعد في الطبقات
في ترجمة نمر بن تولب قال اخبرنا
عمرو بن عاصم الكلابي في بعض
الحديث الذي رواه لنا اسمعيل
بن علية من حديث يزيد بن
عبد الله بن الشخير قال اتانا رجل
من عكل ومعه كتاب من رسول
الله صلى الله عليه وسلم في قطعة جراب
كتبه لهم -

من محمد رسول الله الى بني زهير
ابن اقيش والرجل هو النمر بن
تولب الشاعر وبنو زهير بن
اقيش بطن من عكل -

اقيش بضم الهمزة وفتح القاف
وسكون التحتانية والمعجمة قبيلة
من عكل وهم اولاد عوف بن

اور نماز پڑہیں اور زکوۃ دیں اور اقرار کریں
خمس دینے کا اپنے مال غنیمت سے اور اقرار کریں
رسول اللہ کا حصہ اور آپ کی پسند کردہ چیز دینے کا
تو وہ بے خوف ہیں اللہ اور اوس کے رسول کی
پناہ کے ساتھ -

کہا زرقانی نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن قانع اور
طبرانی نے اور مذکور ہے اوس میں کہ پس سوال کیا ہم نے
اوس شخص کی بابتہ تو بیان کیا گیا کہ نمر بن تولب ہیں اور
تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے اپنی سند کے ساتھ جو
پہونچتی ہے ابو العلا مذکور کی طرف اور ذکر کیا ہے اسکو ابن
عبد البر نے استیعاب میں -

اور تخریج کی ہے اسکی محمد بن سعد نے طبقات میں نمر
بن تولب کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہم کو عمرو بن عاصم
کلابی نے بعض اوس حدیث میں جسکو روایت کیا ہے
ہمارے لئے اسمعیل بن علیہ نے یزید بن عبد اللہ بن
شخیر کی حدیث سے کہا کہ آیا ہمارے پاس ایک آدمی عکل
کا اور اوس کے ساتھ ایک فرمان تہا رسول اللہ صلعم کا
ایک چمڑے کے ٹکڑے میں جو اون کے لیے
لکہا تہا -

محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی زہیر بن اقیش
کی جانب - اور وہ آدمی نمر بن تولب شاعر تہا اور
بنو زہیر بن اقیش ایک شاخ ہے قبیلہ عکل
کی -

اقیش بضم ہمزہ اور فتح قاف اور سکون یا
تحتانیہ اور شین معجمہ ایک قبیلہ ہے عکل کا اور وہ
اولاد ہیں عوف بن عبد مناف بن اد العکلی کی -
پرورش کیا اون کو اون کی ماں نے پس نسبت

عبد مناف بن ادلا خضنتم امهم
فنسبوا اليها۔ **صفي**۔ هو ما ياخذ
رئيس الجيش لنفسه من الغنيمة
قبل القسمة والصفية مثله و
جمعه الصفايا ومنه الصفية كانت
من الصفي اى صفية بنت حيي كانت
مما اصطفاه النبي صلى الله عليه وسلم
من غنيمة خيبر۔

ويستنبط منه۔ ان للامام ان
يختص من الغنيمة بشئ لا يشاركه
فيه غيره وهو الذى يقال له الصفي
ومن الدليل عليه ايضاً ما روى
عن ابن عباس ان النبى صلى الله
عليه وسلم تنفل سيفه ذو الفقار
يوم بدر اخرجه احمد والترمذى وقال
بعضهم لا يجوز للامام ان ياخذ من الغنيمة
الا الخمس ودليلهم قوله عز وجل۔
واعلموا انما غنمتم من شئ فان لله
خمسه وللرسول۔ الآية۔ وما رواه
الطبرانى فى الاوسط من حديث ابن
عباس كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا بعث سرية قسم خمس الغنيمة فضرب
ذلك الخمس فى خمسه ثم قرأ۔
واعلموا۔ انما غنمتم الآية۔ وكذا
ما روى عن عمرو بن عنبسة فى
حديثه المرفوع لا يحل لى من غنائمكم
مثل هذا الا الخمس وقالوا ان حكم

کی گئی اوسی کی طرف
صفی وہ چیز جس کو پسند کرے سردار لشکر اپنے واسطے
غنیمت تقسیم ہونے سے اول اور صفیہ اوسی کی طرح
ہے اس کی جمع صفایا۔ اور اسی سے ہے کہ الصفیۃ کانت
من الصفی۔ یعنی ام المومنین صفیہ بنت حیی تھیں
اون چیزوں میں سے جن کو پسند کر لیا تھا
اپنے واسطے رسول اللہ نے غنیمت خیبر میں
سے۔

اور مستنبط ہوتی ہے اس سے یہ بات کہ جائز
ہے امام کو مال غنیمت میں سے اپنے لیے کوئی چیز
پسند کرلے جس میں دوسرا شریک نہ ہو اور اسی کو
صفی کہتے ہیں اور دلیل اسکی وہ حدیث یہی ہے جو
مروی ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ نے پسند
کی تھی اپنی تلوار ذو الفقار بدر کے دن (یعنی مال غنیمت
میں سے) تخریج کی ہے اسکی امام احمد اور ترمذی نے
اور بعض کا قول ہے کہ امام کو سوا خمس کے مال
غنیمت میں سے اور کچھ لینا جائز نہیں ہے اون کی
دلیل قول اللہ عز وجل کا۔ واعلموا۔ الخ ہے یعنی جان لو
اس بات کو کہ جب تم کچھ مال غنیمت لاؤ تو اوس میں
سے خمس اللہ اور اوس کے رسول کا ہے۔ الآیۃ۔
اور دلیل اون کی وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے
طبرانی نے اوسط میں ابن عباس سے کہ جب بھیجتے
تھے رسول اللہ کوئی لشکر تقسیم کرتے تھے آپ مال غنیمت کو
پانچ حصہ پھر اوس خمس کو پانچ حصہ کیا کرتے تھے پھر فرماتے تھے کہ
واعلموا انما غنمتم الآیۃ۔ اور اسیطرح وہ حدیث جو مروی ہے عمرو
بن عنبسہ سے مرفوعاً فرمایا آپ نے کہ نہیں جائز ہے تمہارے
مال غنیمت میں سے مثل اسکے کچھ مگر خمس اور کہا علمانے کہ

الصفي كان قبل نزول الآية وأجاب الأولون بأن الآية ساكتة عن حكم الصفي وثبت حكمه بما روى فلا ضير وأما حديث عمرو يعني لا يحل لي فمعناه على طريق الغلول كما وقع في سبب ورود هذا الحديث ويدل عليه قوله صلى الله عليه وسلم مثل هذا - في حديث المذكور -

صفی کا حکم آیت اُترنے سے پہلے تھا اور جواب دیا اول مذہب والوں نے کہ آیت میں صفی کے حکم کا کچھ بیان نہیں ہے (بلکہ) ثابت ہے اوسکا حکم اس حدیث سے جو بیان کی گئی پس کچھ حرج نہیں ہے (یعنی اس کے ثبوت میں) اور حدیث عمرو بن عنبسہ کے یعنی لا یحلّ لی تو معنی اوسکے یہ ہیں کہ نہیں حلال ہے مجھکو بطور فریب اور غلول کے جیسیکہ اس حدیث کا قصہ وسبب دلالت کرتا ہے اور دلالت کرتا ہے اس دلیل پر قول رسول اللہ صلعم کا مثل ہذا حدیث مذکور میں

۲۳ - کتاب الی بنی نهد

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم إلى بني نهد -

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے بنی نہد کی طرف

عن عمران بن حصين قال قدم وفد بني نهد بن زيد على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال طهفة بن رهم النهدي يشكو الجدب اليه فقال يا رسول الله اتيناك من غوري تهامة باكوار الميس ترتمي بنا العيس نستحلب الصبير ونستخلب الخبير ونستعضد البرير ونستخيل الرهام ونستحيل الجهام من ارض غائلة النطاء غليظة الوطأة قد نشف المدهن ويبس الجعثن وسقط الاملوج ومات العسلوج وهلك الهدي ومات الودي برئنا اليك يا رسول الله من الوثن والعنن وما يحدث الزمن لنا دعوة الاسلام وشرائع الاسلام ما طما البحر وقام تعار ولنا نعم همل اغفال ما تبل ببلال ووقير كثير الرسل قليل الرسل اصابتها سنية حمراء مؤزلة ليس لها علل ولا نهل -

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ بنی نہد بن زید رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پس کھڑے ہوئے طہفہ بن رہم نہدی شکایت کرتے تھے قحط سالی کی پس کہا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کی خدمت میں تہامہ کی جانب نشیب سے حاضر ہوئے ہیں درخت میس کی کاٹھیوں پر بہگا لائے ہمکو اونٹ چاہتے ہیں ہم بارش اور کاٹتے ہیں ہم جانوروں کے اون اور پیلو کے پھل توڑتے ہیں (یعنی ان چیزوں پر ہماری بسر ہے) کم برسے بھی بارش کی اُمید کرتے ہیں ابر کو اپنے اوپر گھومتا ہوا خیال کرتے ہیں (ہم اوس ملک سے ہیں جس کی مسافت مسافر کو ہلاک کرنیوالی ہے جس میں چلنا دشوار ہے تحقیق خشک ہو گئے پہاڑوں کے گڈھوں کے پانی اور درخت سوکھ گئے پتیاں گر پڑیں اور ٹہنیاں خشک ہو گئیں قربانی کے جانور ہلاک ہو گئے کھجوریں سوکھ گئیں ہم آپکے پاس شرک اور ظلم اور حوادث زمانہ سے بیزار ہو کر آگئے ہیں یا رسول اللہ قبول کیا ہمنے دعوت اسلام کو اور احکام اسلام کو جبتک کہ سمندر موجیں مارے اور تعار پہاڑ قائم ہے (یعنی قیامت تک) اور ہمارے لیے آوارہ اونٹ کے گلہ میں جنمیں دودہ نہیں ہے کا نام نہیں اور بکریوں کے گلہ میں جو چرنیکے لیے دور جاتے ہیں اور دودہ کم دیتی ہیں کیونکہ

فقال صلى الله عليه وسلم في الدعاء
لهم - اللهم بارك لهم في محضها ومخضها
ومذقها وابعث راعيها في الدثر بيانع الثمر
وافجر له الثمد وبارك له في المال والولد
من اقام الصلوة كان مسلما ومن اتى الزكوة
كان محسنا ومن شهد ان لا اله الا الله كان
مخلصا لكم يا بني نهد ودائع الشرك ووضائع
الملك لا تلطط في الزكوة ولا تلحد في الحياة
ولا تتثاقل عن الصلوة - ثم كتب معه كتابا
الى بني نهد -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول
الله الى بني نهد بن زيد السلام على من
آمن بالله عز وجل ورسوله - لكم يا بني نهد
في الوظيفة الفريضة ولكم الفارض والفريش
وذو العنان الركوب والفلو الضبيس لا يمنع
سرحكم ولا يعضد طلحكم ولا يحبس دركم
ما لم تضمروا الاماق وتاكلوا الرباق من اقر
بما في هذا الكتاب فله من رسول الله صلى
الله عليه وسلم الوفاء بالعهد والذمة و
من ابى فعليه الربوة -

قال الحافظ اخرجه ابن عساكر في كتاب الامثال
والديلمي وابن الاعرابي في معجمه وابو نعيم
كلهم من طريق عوام بن الحوشب عن الحسن
عن عمران بن حصين رضي الله عنه ورواه
ايضا زبير بن معوية عن ليث بن ابي سليم
عن جبة العرني عن حذيفة بن اليمان مثله
باختلاف يسير قال ابن الاثير وذكره صاحب

قحط سالی سے قحط زدہ ہوگئی ہیں گھاٹ پر اونکو پانی میسر ہوتا ہے
نہ صبح کا نہ شام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دعا دیکر
فرمایا کہ اے اللہ برکت دے تو اونکے خالص دودہ میں اور گھی نکلے
ہوئے دودہ میں اور لسی میں اور اونکے چرواہے کو پہونچا تو
سبز جنگل میں پختہ پھلوں پر اور بہت کردے اونکے لیے پانی
اور اونکے مال اور اولاد میں برکت دے۔ جو اونمیں سے نماز پڑھے
وہ مسلمان ہے جس نے زکوۃ دی اوسنے درجہ احسان کا پایا
اور جس نے گواہی دی کہ اللہ ایک ہے اوسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ
مخلص ہی معاف ہیں تمہارے لیے اے بنی نہد امانات عہد شرک
کے اور تم سے اوسیقدر صدقات لیے جاوینگے جسقدر دیگر بلاد اسلام
سے زکوۃ اور حق سے تمام عمر نہ پہرنا اور نماز میں سستی نہ کرنا پہر اونکو بنی نہد
کیلئے ایک فرمان لکھدیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی
جانب سے بنی نہد بن زید کیطرف سلام ہو اوسپر جو ایمان لائے اللہ اور
اوسکے رسول پر اے بنی نہد بوڑہے اونٹ اور بیمار اور مریض جانور تم
رکھنا (یعنی زکوۃ میں مت دینا) اسیطرح تندرست اور عمدہ جانور
اور اسیطرح سواری کا بنایا ہوا گھوڑا اور بچھیرا نہایت بچہ۔ نہ روکا جاوے
گا تمہاری چراگاہ کو اور نہ کاٹے جاوینگے تمہارے درخت اور نہ
روکے جاوینگے دودہ کے جانور جبتک کہ نہ پیدا کروگے دلمیں
بغض اور نہ توڑ دوگے عہد کو جس نے اقرار کیا اوس سب کا جو اس
فرمان میں ہے اوسکے واسطے تو رسول اللہ کیجانب سے عہد پورا کرنا واجب
اور جسنے انکار کیا تو اوسپر زیادتی ہے (یعنی دوہری زکوۃ۔ گویا جرمانہ)
کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر نے اپنی کتاب الامثال میں
اور دیلمی نے اور ابن الاعرابی نے اپنی معجم میں اور ابو نعیم نے سب نے
عوام بن حوشب کے طریقہ سے روایت کی ہے وہ روایت کرتے ہیں
حسن سے اور حسن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اور روایت کیا ہے اسکو
زبیر بن معویہ نے بھی لیث بن ابی سلیم سے وہ روایت کرتے ہیں جبہ عرنی
سے وہ حذیفہ بن الیمان سے۔ اس تھوڑے سے اختلاف کیساتھ بیان کیا ہے

سيرة المحمدية عن علي رضي الله عنه في
روايته الطويلة وفيها فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اللهم بارك لهم في محضها
ومخضها ومذقها واحبس الزمن بيانع الثمر
وابعث راعيها في الدثر وافجر لهم الثمد وبارك
في الولد ثم كتب معهم كتابا نسخته ـ
بسم الله الرحمن الرحيم ـ من محمد رسول
الله الى بني نهد ـ السلام عليكم ـ من اقام
الصلوة كان مومنا ومن اتى الزكوة كان مسلما
ومن شهد ان لا اله الا الله لم يكتب غافلا
لكم في الوظيفة الفريضة ولكم الفارض
والفريش وذو العنان الركوب والفلو
الضبيس لا يمنع سرحكم ولا يعضد طلحكم
ولا يحبس دركم ما لم تضمروا الرماق
ولم تاكلوا الرباق من اقر فله الوفاء بالعهد
والذمة ومن ابى فعليه الربوة ـ
واما طهفة بن زبير فهكذا سماه ابن عبد البر
في الاستيعاب بالفاء واما ابن مندة وابو نعيم
فحكي عنهما ابن الاثير في الاسد الغابة انهما
سمياه طهيه بالياء التحتانية واما طخفه
بالخاء المعجمة والفاء ونغفه بالغين
المعجمة والنون وطقفه بالقاف والفاء
فذكرها الشهاب الخفاجي في شرح الشفا ـ

اسکو ابن اثیر نے۔ اور ذکر کیا ہے اسکو صاحب سیر محمدیہ نے
علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے اپنی طویل روایت میں اور اسمیں
روایت میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے۔ اے اللہ برکت دے
اونکے خالص دودہ میں اور اونکے گہی نکالے ہوئے دودہ میں اور
اونکی لسی میں اور روکدے زمانہ کو پختہ پہلوں کے ساتھ یعنی پختہ پہل
پیدا کر اور بہیج دے اونکے چرواہے کو سبز جنگل میں اور بہت کردے
اونکے لیے پانی اور برکت دے اونکی اولاد میں پہر لکہا اونکے لیے
ایک فرمان الفاظ اوسکے یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ
کیجانب سے بنی نہد کیجانب۔ السلام علیکم۔ جو شخص کہ نماز پڑہے وہ مومن
ہے اور جو شخص کہ زکوۃ دے وہ مسلمان ہے اور جو گواہی دے
اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے وہ غافل
نہیں لکہا جاویگا۔ تمہارے واسطے ہیں بوڑہے اونٹ اور بیمار
مریض جانور۔ اسیطرح تندرست اور عمدہ جانور اسیطرح
سواری کا بنایا ہوا گہوڑا اور بچھیرا نہایت بچہ۔ نہ منع کیا جاویگا
تمہاری چراگاہ کو اور نہ کاٹے جاوینگے تمہارے درخت اور نہ روکے
جاوینگے دودہ کے جانور جب تک کہ جس شخص نے اقرار کیا اسکا پس
اوسکے واسطے عہد پورا کرنا واجب ہے اور جسنے انکار کیا تو اوسپر
زیادتی ہے طہفہ بن زبیر کے نام میں اختلاف ہے اسی نام کیساتھ بیان
کیا ہے اونکو ابن عبد البر نے استیعاب میں یعنی فا کیساتھ لیکن ابن مندہ
اور ابو نعیم پس نقل کیا اون دونوں سے ابن اثیر نے اسد الغابہ میں کہ
اونہوں نے انکا نام طہیہ بیار تحتانیہ لکہا ہے لیکن طخفہ خا معجمہ اور فا اور نغفہ
غین معجمہ اور نون اور طقفہ قاف اور فا۔ پس ذکر کیا ان تینوں
ناموں کو شہاب خفاجی نے شرح شفا میں۔

غرائب الالفاظ التي وردت في القصة والكتاب

اون لغات کے شرح جو اس فرمان اور روایت قصہ میں وارد ہوئے ہیں

غوری ـ بفتح المعجمة ما انحدر من الارض

غوری بفتح غین معجمہ ـ پست زمین ـ اضافت کی گئی اسکی

فاضيف الى تهامة يعني ما انحدر من ارض
تهامة - اكوار - جمع كور وهو رحل البعير
الميس - بفتح الميم شجر يعمل منه الرحال
ترتمي - من الارتماء وهو القصد - العيس
بكسر المهملة الابل البيض الى صفرة والمراد
هنا الابل مطلقا - نستحلب بالمهملة اى
نطلب المطر - الصبير - وهو سحاب
ابيض متراكب متكاثف - نستخلب
بالمعجمة اى نقطع - الخبير - وهو الوبر
نستعضد - اى نقطع - البرير -
ثمر الاراك اى كانوا ياكلونه فى الجدب
لقلة الزاد - نستخيل بالخاء المعجمة
والتحتانية اى نتخيل - الرهام - بكسر
الراء المهملة وهى الامطار الضعيفة واحدها
رهمة بضم المهملة اى نتخيل الماء فى
سحاب قليل - نستجيل بالجيم والتحتانية
اى نراها جائلة يذهب بها الريح ههنا وههنا
الجهام - بفتح الجيم السحاب الذى فرغ
ماءه - غائلة - التى تهلك سالكها
النطاء - بكسر النون والمهملة البعيد
يقال بلد نطى اى بعيد - غليظة الوطأ
اى يعسر فيه الوطأ وهو المشى - نشف -
اى يبس - مدهن - بضم الميم
والهاء مستنقع الجبل يجتمع فيها الماء -
جعثن - بكسر الجيم وسكون المهملة
وكسر المثلثة اصل النبات - ايلوح بفتح
الهمزة واللام والجيم ورق شجر يشبه الطرفا

تہامہ کی طرف یعنے تہامہ کی نشیب کی زمین۔
اکوار جمع ہے کور کی مراد اونٹ میس بفتح میم وہ درخت
جس کے اونٹوں کے ساز بنائے جاتے ہیں ترتمی مشتق ہے
ارتمار سے جس کے معنی قصد کرنیکے ہیں عیس بکسر عین مہملہ
زردی مائل سپید اونٹ یہاں مراد مطلق اونٹ ہیں نستحلب
حار مہملہ یعنی طلب کرتے ہیں ہم بارش الصبیر سپید ابر
اردو ڈیا بادل اخوب چھایا ہوا اور غلیظ گہرا نستخلب خار معجمہ
یعنی کاٹتے ہیں ہم الخبیر اون پشم نستعضد یعنے
کاٹتے ہیں ہم البریر پیلو کا پھل یعنے کہاتے تھے اوسکو
قحط سالی میں بوجہ کمی اناج وغیرہ کے نستخیل خار معجمہ
یار تحتانیہ یعنی خیال کرتے ہیں ہم الرہام بکسر رار مہملہ کم
بارش (پہوار) اسکا واحد رہمۃ ہے بضم رار مہملہ پس معنے
یہ ہوئے کہ گمان کرتے ہیں ہم بارش کا تھوڑے ابر میں۔
نستجیل جیم یار تحتانیہ دیکھتے ہیں ہم اون کو گھومتے ہوئے
لیجاتی ہے اونکو ہوا کبہی یہاں کبہی وہاں الجہام بفتح جیم
وہ ابر جو اپنا پانی برسا چکا ہو۔ غائلہ وہ راستہ جسکا
چلنے والا ہلاک ہوجاتا ہے۔ النطار بکسر نون وطار مہملہ
دور بولا جاتا ہے بلد نطی یعنی دور غلیظۃ الوطار
یعنی سخت ہو اوس میں چلنا نشف یعنی خشک ہوگیا
مدہن بضم میم اور ہار ہوز پہاڑ کا گڑھا جس میں پانی
جمع ہو جائے جعثن بکسر جیم اور سکون عین مہملہ
اور کسر ثار مثلثہ گہانس کی جڑ ایلوح بضم ہمزہ اور
لام اور جیم اوس درخت کا پتہ جو مشابہ ہوتا ہے درخت
جھاؤ کے عسلوج بضم عین مہملہ وبضم لام وجیم
وہ شاخ جو سوکھ جائے اور اوس کی تراوٹ جاتی
رہے۔ الودی بفتح واؤ وکسر دال مہملہ وتشدید یار تحتانیہ
کھجور۔ مراد یہ کہ سوکھ گئیں کھجوریں۔

عسلوج۔ بضم المهملة واللام والجيم وهو الغصن اذا يبس وذهبت طراوته
الودی۔ بفتح الواو وكسر المهملة وشد التحتانية النخل يريد انه يبست النخل
عنن۔ محركة يقال عن لى الشئ اذا اعترض اراد به الظلم وقيل اراد به الخلاف والباطل۔ طما۔ اى ارتفع بامواجه
تعار۔ ككتاب اسم جبل۔ واراد به الى يوم القيامة۔ نعم بفتحتين
همل بضم الهاء وشد الميم جمع هامل اى مهملة لا رعاء لها۔
اغفال۔ جمع غفل بالفتح التى لا لبن لها۔
لاتبل بلال۔ اى لاترطب برطب۔
وقير۔ بالواو والقاف قطيع الغنم۔
كثير الرسل۔ بفتح الراء المهملة۔ شديد التفرق فى طلب المرعى
قليل الرسل۔ بكسر المهملة هو اللبن
سنية الحمراء۔ بضم السين المهملة صغر للتعظيم اى جدب شديد
مؤزلة من الازل وهو الضيق والشدة۔
علل محركة الشربة الثانية۔ نهل محركة الشربة الاولى۔
محضها۔ بالمهملة والمعجمة اى خالص لبنها۔
مخضها۔ بمعجمتين ما مخض من اللبن واخذ زبده واصله تحريك السقاء الذى فيه اللبن حتى يتميز زبده فيوخذ منه ويسمى ذلك اللبن الماخوذ زبده مخيضا۔ وهو صفة لا مصدر ميمى
مذقها۔ بالميم والمعجمة والقاف اى ممزوج

عنن بالتحریک بولا جاتا ہے عنّ لی الشئ جبکہ پیش آجائے کوئی شے مراد اس سے ظلم ہے اور بعض نے کہا کہ مراد اس سے خلاف اور باطل ہے **طما** یعنی بلند ہوا اپنی موجوں سے **تعار** بروزن کتاب نام ہے ایک پہاڑ کا مراد اس فقرہ سے یہ کہ قیامت تک۔

نعم بفتح نون و عین مہملہ **ہمل** بضم ہا و تشدید میم جمع ہے ہامل کی یعنی مہمل بیکار جس میں چارہ نہ ہو۔ **اغفال** جمع ہے غفل کی بفتح غین معجمہ وہ جانور جس کے دودھ نہ ہو۔

لاتبل ببلال یعنے نہیں تر ہونے کسی تری سے **وقیر** واو۔ قاف۔ بھیڑوں کا گلہ۔ **کثیر الرسل** بفتح را مہملہ۔ بہت دود و دور ہو جانا چارہ کی طلب میں۔

قلیل الرسل بکسر را مہملہ۔ دودھ۔ **سنیۃ الحمراء**۔ بضم سین مہملہ تصغیر واسطے تعظیم کے ہے یعنے سخت قحط سالی۔

موزلۃ ماخوذ ہے ازل زا معجمہ سے جس کے معنی ہیں سختی اور تکلیف۔

علل محرکۃ دوسری مرتبہ پانی پلانا۔ **نہل** محرکۃ اول مرتبہ پانی پلانا۔ **محضہا** حا مہملہ ضاد معجمہ یعنی اونکا خالص دودھ۔

مخضہا خا معجمہ ضاد معجمہ۔ وہ دودھ جو بچا ہوا رہجاوے اور اوس کا مکھن اتار لیا جائے اور اس کے اصل معنے یہ ہیں کہ ہلانا اوس برتن کا جس میں دودھ ہو یہاں تک کہ علیحدہ ہو جائے اوسکا مکھن پس وہ اوس سے لیا جائے۔ اوس دودھ کو جسکا مکھن لیلیا جائے مخیض کہتے ہیں اور وہ صفت ہے نہ مصدر میمی۔

مذقہا میم اور ذال معجمہ اور قاف یعنی پانی ملایا ہوا اور اوس کے اصلی معنی ملانے کے ہیں پھر استعمال

بالماء واصل معناه الخلط ثم استعمل في اللبن المخلوط بالماء والضمائر راجعة لاراضهم ولانعامهم المذكورة في كلام طهفة فدعى النبي صلے الله عليه وسلم بالبركة في البانهم باقسامها والقصد الدعاء لهم بخصب الضهم وسقيها فانما الالبان تكثر بنبات المرعى وهو انما يكون بالمطر فكانه قال اللهم اسق بلادهم واجعلها بخضبة ملبنة - الدثر - بمهملة المفتوحة ثم المثلثة ساكنة ويجوز فتحها ثم المهملة المال الكثير وقيل الخصب والنبات لانه من الدثار وهو الغطاء لانها تغطى وجه الارض - ثمد - بفتح المثلثة واسكان الميم وقد تفتح الماء القليل لامادة له اى صيره كثيرا - ودائع الشرك - المراد به العهود والمواثيق اللتى كانت بينهم وبين من جاورهم من الكفار في المهادنة يقال توادع الفريقان اذا اعطى كل واحد منهم للآخران لا يغزوه ويسمى ذلك العهد ودیعا بلاهاء فيقال اعطيته وديعا اى عهدا قيل والظاهر ان المراد بها العهود الواقعة بعد الحروب بعدم المواخذة بما قتلوا وان ما اراقوا من الدماء هدر كما في حديث الآخر كل دم في الجاهلية تحت قدمی هذا اى متروك هدا وقيل المراد ما كانوا استودعوه من اموال الكفار اللذين لم يدخلوا في دين الاسلام اراد احلالها لهم لانها مال كافر قدر عليه من غير عهد ولا شرط فهو فئ مالم يوجف عليه بخيل ولا ركاب فهو

کیا گیا اوس دودہ کے لیے جس میں پانی ملا ہوا ہو۔ اور یہ سب ضمیریں راجع ہیں اوس قوم کی زمینوں اور جانوروں کی طرف جو مذکور ہیں طہفہ کے کلام میں پس دُعا کی رسول اللہ نے برکت کی اون کے ہر قسم کے دودہ میں اور مقصود اس دعا سے در اصل اون کی زمین کی سرسبزی و شادابی ہے کیونکہ دودہ جبب ہی زائد ہوگا جب کہ چارہ کثرت سے ہو اور چارہ پیدا ہوتا ہے بارش سے پس گویا آپ نے یوں فرمایا کہ اے اللہ پانی دے اونکے شہروں کو اور کردے اونکو تروتازہ اور دودہ والا۔ الدثر دال مہملہ مفتوحہ پھر ثار مثلثہ ساکنہ اور جائز فتح ثار مثلثہ کا ہی پھر را مہملہ بمعنی مال کثیر اور بعض نے کہا ہے کہ ہریائی اور نبات۔ اس وجہ سے کہ مشتق ہے دثار سے جس کے معنے ڈھکنا اور نبات بھی ڈہانک لیتی ہی سطح زمین کو ثمد بفتح ثار مثلثہ اور سکون میم۔ اور کبھی میم مفتوح بھی ہو جاتا ہے۔ تھوڑا پانی جسکا مخرج نہو یعنی کردے اوسکو بہت۔ ودائع الشرک اس سے مراد وہ عہد و پیمان ہیں جو تھے اون کے اور اونکے پڑوسی کافر قبیلوں کے درمیان صلح کی بابتہ بولا جاتا ہے توادع الفریقان جبکہ عہد کرے ہر ایک دونو فریقوں میں سے اِس بات کا کہ نہ لڑیگا اوس سے اور اس عہد کو ودیع (بلا ہا) کہتے ہیں پس بولا جاتا ہی اَعْطَیْتُہٗ وَدِیْعًا یعنی دیا میں نے اوسکو عہد اور بعض نے کہا ہی کہ ظاہر یہ ہے کہ مراد اس سے وہ عہد ہیں جو واقع ہو گئے ہیں بعد لڑائی کے بوجہ نہ مواخذہ ہونے اوس چیز کے جو قتل کیا ہو نے اول کیونکہ جو کچھ خون بہایا وہ ہدر معاف ہی جیسیکہ دوسری حدیث میں ہے کہ ہر وہ خون (قتل) جو جاہلیت میں ہوا میرے اس قدم کے نیچے ہی یعنے ہدر ہے اور معاف اور بعض نے کہا ہی کہ مراد وہ مال ہیں جو ودیعت تھے اون کفار کے جو دین اسلام

علی هذا جمع ودیعة بالهاء ولا یرد انه صلی
الله علیه وسلم لما هاجر خلف علیا لرد
الودائع اللتی کانت عنده لانه کان قبل
حل الغنائم له اولانه صلی الله علیه وسلم
فرمن نسبته للخیانة وذهاب شهامته
وامانته فیطعنوا فی الاسلام ویعرضوا
من الایمان - **وضائع الملك** وضائع
جمع وضیعة بمعنی موضوعة وهی الوظیفة
اللتی تکون علی الملك بکسر المیم وهو ما
یملك وهو ما یلزم الناس فی اموالهم
من الزکوة والصدقة ای انتم فیها کسائر
المسلمین لا نتجاوز عنکم ولا نزید علیکم
شیئا وقیل الملك بضم المیم والمعنی ان ما
کان ملوك الجاهلیة یوظفونه علی الرعایا
فلا یوخذ منکم وهو لکم - فلام لکم علی
ظاهرها علی التفسیرین الاخیرین للودائع
ووضائع وعلی الاولین بمعنی علی کقوله
ومن اساء فعلیها - **لا تلطط** بضم المثناة
الفوقانیة ثم اللام ثم الطائین الاولی
مکسورة والثانیة مجزومة علی النهی ای
لا تمنعها قال ابن الاعرابی لط الغریم اذا
منعه حقه واصله من لطت الناقة
بذنبها اذا سدت فرجها به وقد ارادها
الفحل - **لا تلحد** - بضم المثناة واللام
والمهملتین لا تمل عن الحق مادمت حیا
فریضة - بالفاء والضاد المعجمة ای
الهرمة المسنة بقطعها سنها ولانقطاعها

میں داخل ہنوز نہیں داخل ہوئے تھے حلال ہیں وہ اونکو اسوجہ
سے کہ وہ مال ہے کافر کا قبضہ ہوگیا ہی اوسپر بغیر کسی عہد شرط
کے پس وہ معاف ہی جبتک کہ نہ دوڑائے ہوں اوسپر گھوڑے
اور اونٹ (مراد لڑائی) پس اس ترجمہ کی بنا پر ودائع جمع ہے
وَدیعۃٌ (بالہاء) اور نہیں اعتراض وارد ہوتا اسپر ایسا تھے کہ رسول اللہ
صلعم نے جبکہ ہجرت کی تو چھوڑ دیا تھا حضرت علی کو اون امانات کی
واپسی کے لیے جو آپکے پاس تھیں اسوجہ سے کہ یہ قصہ رسول اللہ کے
واسطے مال غنیمت حلال ہونیسے اول کا ہی اور یا اسوجہ سے
کہ رسول اللہ اس بات سے بچے کہ نسبت کیجاوے آپکی طرف خیانت
کی جس سے آپکی امانت اور اعتبار میں فرق آئے پس کفار طعنہ
کریں اسلام پر اور دور ہوں ایمان لانیسے **وضائع الملک** وضائع
جمع ہے وضیعۃ کی جو معنی میں ہی موضوعۃ کے اور وہ ٹکس ہی جو
مقرر ہو ملک بکسر المیم پر ملک وہ چیز ہے جسکا کوئی مالک ہوا اور وہ وہ
چیز ہے جو لازم ہوتی ہی لوگوں پر اونکے مالونمیں زکوۃ اور صدقہ وغیرہ
یعنی تم اسبارہ میں مثل تمام مسلمانوں کے ہو نہ درگذر کیا جاویگی تم سے اور نہ زائد
لیا جاویگا تم سے کچھہ اور بعض نے کہا ہی وہ ملک بضم میم ہی اور معنی
یہ ہیں کہ جو کچھہ جاہلیت کے زمانہ میں بادشاہوں نے رعایا پر ٹکس مقرر
کر رکھا تھا وہ تم سے نہ لیا جاویگا پس ودائع اور وضائع کی آخری
دونو تفسیروں کے بنا پر لکم کا لام اپنی اصلی معنی پر ہے اور اول دونو
تفسیروں کی بنا پر علی کے معنی میں ہے جیسکہ قول رسول اللہ من اساء فعلیہا
لا تلطط بضم تاء فوقانیہ پھر لام پھر دو طاء مہملہ اول کسرہ اور ثانی مجزوم
کیونکہ صیغہ نہی کا ہی یعنی مت روک تو اوسکو کہا ابن الاعرابی نے
کہ بولا جاتا ہے لط الغریم جبکہ روکے اوسکے حق کو اور اصل میں
یہ مشتق ہے قول عرب لطت الناقۃ بذنبہا سے بولا جاتا ہے جبکہ وہ
اپنی شرمگاہ چھپالے دم سے اوسوقت جبکہ نر اوسکا قصد کر رہا ہو
لا تلحد بضم تاء فوقانیہ اور لام اور حاء اور دال دونو مہملہ یعنی نہ پھر
تو حق سے جبتک کہ زندہ ہے **فریضہ** فاء ضاد معجمہ یعنی بہت

عن العمل ای لا ناخذ فی الصدقات هذا
الصنف - **فارض** - بالفاء والضاد
المعجمة المریضة وروی العارض بالمهملة
وهی الناقة التی یصیبها کسر او مرض **فریش**
بالفاء والشین المعجمة وهی من الابل
الحدیثة العهد بالنتاج وهی من خیار
المال - **ذو العنان** - ای الفرس المعد
للرکوب - **الرکوب** هو الفرس الذلول
ای المعلم - **الفلو** - بفتح الفاء وضم اللام
وشد الواو المهر الصغیر - **ضبیس**
بفتح المعجمة وکسر الموحدة وهو ولد
الفرس العسر الصعب یعنی لکم خیار
المال وشراره ولنا وسطه - **سرح**
بمهملات وفتح الاول الماشیة اللتی تسرح
بالغداة للمرعی والمراد ان مطلق الماشیة
لا تمنع عن مرعاها - **لا یعضد طلحکم**
ای لا یقطع والطلح فی الاصل هو شجر ام غیلان
او شجر عظام والمراد ههنا الشجر الذی لا ثمر له
والمعنی لا یقطع شجرکم طلحًا او غیره لانه اذا
نهی عن قطع الذی لا ثمر له فغیره اولی -
لا یحبس درکم - ای لا تحبس ذوات
اللبن عن المرعی الی ان تجتمع الماشیة
والقصد الرفق بمن نوخذ منهم الزکوة -
تضمروا - ای تخفوا - **الاماق** - الغدر
او البغض - **رباق** - بکسر المهملة وهو الحبل
شبه بالعهد واستعیر لکل الحبل بنقضه -
ربوه بکسر الراء وفتحها وضمها هی الزیادة

ہی بوڑہی ریہ نام رکھا گیا ا بوجہ اوس کی عمر منقطع ہو جانیکے
یا بوجہ کام سے معذور ہو جانیکے یعنی نہیں لینگے ہم زکوٰۃ میں
اس قسم کے جانور **فارض** فا، را مہملہ ضاد معجمہ مریضہ۔ اور
روایت ہے عارض بھی دبعین مہملہ) اور وہ وہ اونٹنی جو بیمار ہو
یا کوئی عضو ٹوٹا ہوا ہو **فریش** فا اور شین معجمہ وہ اونٹنی جو
قریب ہی بیاہی ہو اور وہ عمدہ مال شمار کی جاتی ہے
ذو العنان یعنی وہ گھوڑا جو سواری کے لیے تیار کیا
جاوے۔ **الرکوب** وہ گھوڑا جو سکھایا ہوا ہو۔
الفلو بفتح فا اور لام کا ضمہ اور واو پر تشدید۔ چھوٹا
بچھیرا۔ **ضبیس** بفتح ضاد معجمہ اور کسر بار موحدہ وہ
گھوڑے کا بچہ جسپر چڑھنا دشوار ہو مطلب یہ کہ
بہت عمدہ اور اسی طرح بہت برا مال تمہارے
لیے ہے اور متوسط درجہ کا ہم لینگے۔ **سرح** سین
مفتوحہ۔ را۔ حا۔ مہملہ۔ وہ جانور جو صبح کو بیڑ میں چرنے
جاویں اور یہاں مراد یہ کہ تمہارے جانور نہیں روکے
جاوینگے چراگاہ سے **لا یعضد طلحکم** یعنی نہ کاٹا جاویگا
اور طلح اصل میں ببول کے درخت کو کہتے ہیں۔ یا
بڑا پیڑ۔ اور مراد اس جگہ وہ پیڑ ہیں جن کے پھل نہ ہوں اور
معنی یہ ہیں کہ نہ کاٹا جاوے گا تمہارا پیڑ خواہ طلح کا ہو یا
کسی اور چیز کا کیونکہ جب منع کیا ایسے پیڑ کے کاٹنے
سے جس کے پھل نہ ہو تو اوس کے سوا کی ممانعت
لازمی ہوئی۔ **لا یحبس درکم** یعنی نہ روکے جاوینگے دودہ والے
جانور چراگاہ سے اس انتظار میں کہ جمع ہو جائیں اور جانوروں
مقصود نرمی کرنا ہے اون لوگوں کے ساتھ جنسے زکوٰۃ لیجاتی ہے
تضمروا یعنی چھپاؤ تم **اماق** غدر اور بغض **رباق** بکسرہ را مہملہ
معنی رسی تشبیہ دیگئی عہد کیساتھ اور استعارہ کیا گیا رسی کہولنیکے
ساتھ عہد کے توڑنیکا **ربوہ** بکسرہ را مہملہ اور کبھی بفتح اور ضم۔ بھی ہوتا ہے

يعني من تقاعد عن الزكوة فعليه الزيادة فيها عقوبة له وهي كما روي في صحيح البخاري واما العباس فهي عليه ومثلها معها وكان العباس منعها - **رماق** - الرمق القطيع من الغنم يعني هذا الرفق جار بكم ما لم تخفوا غنمكم عن المصدق - **ويستنبط من قوله ذو العنان الركوب** - ان في الخيل صدقة وتوخذ في الصدقة نفس الخيل لكن ما ذهب اليه محدث ولا فقيه من فقهاء نعم اختلفوا في صدقة الخيل فقال الجمهور ليس فيها شئ من الصدقة وقال ابو حنيفة لا يجب الصدقة في ذكور الخيل منفردة ولا في اناثها منفردة في رواية - وفي كل فرس من المختلطة الذكور والاناث سائمة دينار او ربع عشر قيمته نصابا -

حاشية على كتاب بني نهد بيان فصاحته صلى الله عليه وسلم قال في السيرة النبوية فانظر الى هذا الدعاء والكتاب الذي انطبق على لغتهم اي من حيث المماثلة في غرابة الالفاظ مع انه زاد عليها في الجزالة اي حسن النظم والتاليف وقد كان من خصائصه صلوات الله وسلامه عليه ان يكلم كل ذي لغة بلغته على اختلاف لغة العرب وتركيب الفاظها واساليب كلمها فلما كان كلامه ما تقدم على هذا الحد وبلاغتهم على هذا النمط واكثر استعمالهم هذه الالفاظ

اوس کے معنی زیادتی کے ہیں یعنی جو سستی کرے زکوۃ دینے میں تو اوسپر زیادتی ہے زکوۃ میں اوس کی یہ سزا ہے اور مقدار اسکی جیسیکہ روایت کیگئی ہے صحیح بخاری میں لیکن عباس پس اوسپر زکوۃ ہے اور مثل اوسکے اور وہ اور حضرت عباس نے روک لیا تھا زکوۃ کو **رماق** رمق بھیڑ کا گلہ یعنی یہ رفق اور نرمی ہمیشہ رہیگی تمہارے ساتھ جبتک کہ نہ چھپاؤ گے تم اپنی بکریوں کو عامل زکوۃ سے۔ **اور قول** رسول اللہ ذو العنان سے مستنبط ہوئی یہ بات۔ گھوڑی میں زکوۃ ہے اور لیا دے زکوۃ نفس خیل سے لیکن اسکا کسی محدث اور نہ کسی فقیہ نے قول کیا ہاں اختلاف کیا ہے اونہوں نے گھوڑے کی زکوۃ میں پس کہا جمہور نے کہ گھوڑے میں بالکل زکوۃ نہیں ہے اور کہا ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے صرف نر گھوڑوں میں زکوۃ نہیں ہے اور اسی طرح اگر سب مادہ ہی ہوں۔ ایک روایت میں اور اگر دونو ملے ہوئے ہوں یعنی نر و مادہ تو ہر گھوڑے پر جو چراگاہ میں چرتے ہوں ایک دینار ہے یا اوسکی قیمت کا ربع عشر جبکہ وہ قیمت نصاب کو پہونچ جائے۔

استعملها معهم فاستعملها مع من هى لغته
لا يخل بالفصاحة بل هو من اعلى طبقاتها
وان كان فيها ما هو غريب وحشى بالنسبة
الى غيرهم حتى ان كلام البادية الوحشى
فصيح بالنسبة لهم وكان احدهم لا يتجاوز
لغته وان سمع لغة غيره فكالعجمية يسمعها
العربى وما ذلك منه صلى الله عليه وسلم الا
بقوة الهية وموهبة ربانية لانه بعث الى
الكافة طرا والى الناس سوداء وحمراء فعلمه
الله جميع اللغات قال عز وجل وما ارسلنا
من رسول الا بلسان قومه اى لغتهم فلما
بعثه الله للجميع علمه الجميع ليحدث الناس
بما يعلمون فكان ذلك من معجزته انه صلى
الله عليه وسلم وقد خاطب بعض الحبشة
بكلامهم وبعض الفرس بلغتهم ما هو ثابت
فى كتب السنة - انتهى - وقال القاضى
عياض فى بيان فصاحة اللسان وبلاغة
القول - فقد كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم من ذلك بالمحل الافضل والموضع الذى
لا يجهل سلاسة طبع وبراعة منزع وايجاز
مقطع وفصاحة لفظ وجزالة قول وصحة
معان وقلة تكلف اوتى جوامع الكلم وخص
ببدائع الحكم وعلم السنة العرب يخاطب
كل امة منها بلسانها ويحاورها بلغتها و
يباريها فى منزع بلاغتها كان كثير من
الصحابة يسالونه فى غير موطن عن شرح
كلامه وتفسير قوله من تامل حديثه وسيره

علم ذلك وتحققه - وليس كلامه معرقريش والانصار ككلامه معرذ والمشعار الهمدانى وطهفة النهدى وقطن بن حارثة الكما اقول اطلعت عليه فى كتابنا هذا) والاشعث بن قيس و وائل بن حجر الكندى وغيرهم من اقيال حضرموت وملوك اليمن -

هذا ماكتبه صلى الله عليه وسلم لبنى حبينة وهم يهود بمقنة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے بنی حبینہ کے نام اور وہ یہود ہیں مقنہ کے

ذكر فى مصباح المضئ قال ابن سعد فى الطبقات وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى بنى حبينة وهم يهود بمقنة اما بعد فقد نزل على آيتكم راجعين الى قريتكم فاذا جاءكم كتابى هذا فانكم آمنون لكم ذمة الله وذمة رسوله وان رسول الله صلى الله عليه وسلم غافر لكم سيآتكم وكل ذنوبكم وان لكم ذمة الله وذمة رسوله لاظلم عليكم ولا عدى وان رسول الله جاركم مما منع منه نفسه وان لرسول الله بزكم وكل رقيق فيكم و الكراع والحلقة الا ما عفى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم وان عليكم بعد ذلك ربع ما اخرجت نخلكم وربع ما صادت عروككم وربع ما اغتزل نساءكم وانكم برئتم بعد من كل جزية او سخرة فان سمعتم واطعتم فان على رسول الله ان يكرم كريمكم ويعفو عن مسيئكم اما بعد فالى المومنين والمسلمين فمن اطلع اهل مقنا بخير فهو خير له و

ذکر کیا ہے مصباح المضئ میں کہ کہا ابن سعد نے طبقات میں کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی حبینہ کو فرمان جو یہود ہیں مقنہ کے۔ بعد حمد و صلوۃ کے معلوم ہو کہ تمہارے قاصد میرے پاس آئے جو تمہارے پاس واپس جاوینگے جب تمکو میرا یہ خط پہونچ جاوے تو تم امن میں ہو تمہارے واسطے اللہ اور اسکے رسول کا ذمہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری برائیاں اور تمہارے گناہ تمکو معاف کرینگے اور تمہارے واسطے ذمہ ہے اللہ اور اسکے رسول کا نہ ظلم ہوگا تمپر اور نہ زیادتی اور تحقیق رسول اللہ تمہارے محافظ ہیں ان امور سے جنکو روکیں گے اپنی ہماسے اور تحقیق رسول اللہ کے لئے ہے تمہارا سامان (یہاں وہ سامان مراد ہے جو آپسے صلح سے لیں) اور تمہارا ہر غلام اور گھوڑے اور ہتھیار مگر وہ جسکو معاف کردیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اسکے تمکو دینا ہوگا چہارم اپنی کھجور کی پیداوار کا اور چہارم اوس شکار کا جو تمہاری چھوٹی کشتیوں سے کیا جاتا ہے اور چہارم عورتونکے کاتے ہوئے کا اور یہ دینے کے بعد بری ہو تم ہر قسم کے جزیہ و بیگار سے پس اگر تم قبول کروگے اور اطاعت کروگے تو رسول اللہ تعظیم کرینگے تمہارے بزرگ کی اور معاف کرینگے تمہاری خطا کار کو بعد اسکے تمام مسلمانوں اور مومنین کیلئے اطلاع

من اطلعهم بشر فهو شر له وان ليس عليكم الاميرا الا من انفسكم او من اهل رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

اور حکم ہے اگر جو شخص بتاوے گا اہل مقنہ سے بہتری کا تو اچھا ہی او سکے لیے اور جو برتاؤ کریگا او سنے برا تو خرابی ہے او سکیلیے اور تمپر امیر تم ہی میں سے بنایا جاویگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

مقنة ۔ موضع قریب من ايلة ۔ اٰتيكم اى رسلكم ۔ بزكم ۔ بالباء الموحدة والزاء المعجمة يعنى بزكم الذى تصالحون عليها فى صلحكم قال الجوهرى بزه يبزه بزا سلبه وفى المثل من عز بزاى من غلب اخذ السلب وابتززت الشئ اى استلبته والبز من الثياب امتعة للنساء والبز السلاح ايضا ۔ الحلقة ۔ ما جمعت الدار من سلاح ومال ۔ عرك ۔ خشب يلقى فى البحر يركبون عليها فيلقون شباكهم يصيدون السمك قال الجوهرى والعرك الصيادون ۔ سخرة ۔ التكليف والحمل على الفعل بغير اجرة كذا فى مجمع البحار ۔

مقنہ ایک جگہ ہے قریب ایلہ کے آتیکم یعنی تمہارے قاصد بزکم بار موحدہ اور زار معجمہ یعنی تمہارا وہ سامان جسپر تم صلح کرتے ہو۔ کہا جوہری نے کہ بولا جاتا ہے بزہ یبزہ بزا۔ سامان لیا اوسکا۔ اور ضرب المثل ہے کہ من عز بز یعنی جو غالب ہوا اوسنے مغلوب کا سامان لیلیا۔ اور مثل ہے ابتززت الشئ یعنے چھین لیا میں اور کپڑوں میں سے بز عورتوں کے کپڑوں کو کہتے ہیں اور بز کے معنی ہتھیار کے بھی ہیں **الحلقہ** وہ جو کچھ کہ گھر میں ہو ہتھیار اور مال۔ **عرک** وہ لکڑیاں جو دریا میں ڈال کر اوسپر سوار ہوں پس اپنے جال ڈالتے ہیں جس سے مچھلیاں شکار کرتے ہیں۔ کہا جوہری نے اور عرک۔ شکاری۔

سخرہ تکلیف اور کام لینا بغیر اجرت کے (بیگار) اسیطرح لکھا ہے مجمع البحار میں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبنى بارق اذا وفدوا عليه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے وفد بنی بارق کو

کتاب النبی لبنی بارق

قال صاحب سيرة الشامية قال ابن سعد قدم وفد بارق على رسول الله صلى الله عليه وسلم فدعاهم الى الاسلام فاسلموا وبايعوا فكتب لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم كتابا نسخته

ذکر کیا ہے صاحب سیرۃ شامی نے کہ کہا ابن سعد نے کہ بنی بارق کے ایلچی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے دعوت اسلام کی وہ اسلام لے آئے اور بیعت کر لی۔ لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان لفظ اوس کے یہ ہیں۔ یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ

هذا كتاب من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لبارق ان لا تجد ثمارهم ولا ترعى بلادهم في مربع ولا مصيف الا بمسئلة من بارق ومن مر بهم من المسلمين في عرك اوجدب فله ضيافة ثلثة ايام واذا اينعت ثمارهم فلابن السبيل اللقيط يشبع بطنه من غير ان يقتثم ـ شهد ابو عبيدة الجراح وحذيفة بن اليمان وكتب ابي بن كعب ـ

علیہ وسلم کا (نبی) بارق کے نام (بایں مضمون) کہ نہ کاٹی جاویں اون کے پھل اور نہ چرائے جاویں اونکے شہر (یعنی وہاں کی چراگاہیں) نہ چرائی کے زمانہ میں اور نہ گرمیوں میں مگر اونسے پوچھکر اور جو مسلمان (مسافر) گذرے اونپر خواہ قحط سالی ہو یا نہ ہو ضیافت واجب ہے اوسکی مہمانی تین روز۔ اور جب پکجاویں اونکے پھل تو جائز ہے مسافر کیواسطے اونکے گرے ہوئے پھل اسقدر جس سے اپنا پیٹ بھرلے لیکن جمع نہ کرے۔ گواہی دی اسپر ابوعبیدہ جراح نے اور حذیفہ بن یمان نے اور لکھا اسکو ابی بن کعب نے۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

لا تجد ـ الجد القطع وجاء في حديث ابي سفيان جد ثدي امك ـ **مربع** ـ المربع والمتربع والمرتبع موضع ينزل فيه ايام الربيع ـ **مصيف** ـ موضع ينزل فيه ايام الصيف **عرك اوجدب** عرك هو سنة المطر ضد الجدب **اينعت** ـ من ينع الثمر كمنع وضرب ينعا بالفتح ويُنعا ويُنوعا بضمهما اذا نضج وحان وقت قطافه ـ **يقتثم** يقال فلان اقتثم المال ـ اي جمعه

لا تجد جد کے معنی کاٹنے کے ہیں حدیث ابی سفیان میں ہے کہ کاٹی جاویں تیری ماں کی دونو چھاتیاں **مربع** مربع متربع اور مرتبع وہ جگہ جہاں موسم ربیع میں رہیں **مصیف** وہ جگہ جہاں گرمیوں میں رہیں **عرک اوجدب** عرک بارش کا سال (ہمت) جدب اوسکی ضد یعنی قحط۔ **اینعت** ماخوذ ہے قول عرب ینع الثمر سے باب فتح وضرب ینعاً بفتح تحتانیہ ویُنعا ویُنوعا۔ دونوں میں یا تحتانیہ کا ضمہ۔ بولا جاتا ہے جب پھل پکجاویں اور اون کے توڑنے کا وقت آجائے **یقتثم** بولا جاتا ہے اِقتَثَمَ المال یعنی جمع کیا اوس نے مال کو۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمانے

قوله فله ضيافة ـ يدل على ان الضيف له حق على كل بلد او قرية او حارة على

قولہ فلہ ضیافۃ۔ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ مہمان اسکے لیے حق ہے ہر شہر ہر گاؤں اور ہر محلہ میں ہر حال میں

كل حال سواء كان الايام ايام خصب او جدب ان يضاف ثلثة ايام وهذا الحكم لا يختص بمسلم وقد جاء في الحديث الصحيح الضيافة ثلثة ايام فما بعد ذلك فهو صدقة ولا يحل له ان يثوي (يقيم) عنده يحرجه اخرجه الشيخان ـ

خواہ سمت ہو یا قحط سالی اس بات کا کہ مہمان رکھا جاوے تین روز تک اور یہ حکم خاص نہیں ہے مسلمان کے ساتھ اور آیا ہے حدیث صحیح میں کہ مہمانی تین دن ہے اور اوس کے بعد پھر صدقہ ہے اور نہیں جائز ہے مہمان کو بھی یہ کہ ٹھیرے میزبان کے پاس بعد اس تین دن کے تا کہ اوسکو حرج میں ڈالے تخریج کی ہے اسکی شیخین نے ـ

قوله فلابن السبيل اللقيط

يدل على ان من مر بالبساتين او اشجار مثمرة فله ان ياخذ ما سقط من الثمار و ياكل ولو يشبع بطنه ولا يجوز له ان يقتطف من الشجر ولا ان يجمع لوقت اٰخر

قولہ فلابن السبیل اللقیط. دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر کہ جو شخص گذرے باغوں یا پھل دار درختوں پر تو اوسکو جائز ہے کہ لیلے گرے ہوئے پھل اور کھائے اگر خوب پیٹ بھرلے اور پیڑ سے توڑنا یا اپنے پاس دوسرے وقت کیلیے جمع کرنا الٹ کرکے مدونں کا بھی جائز نہیں ہے ـ

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبني ضمرة وسيدهم مجدي بن عمرو

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے بنی ضمرہ کو اور اونکے سردار مجدی بن عمرو کو تھا

قال في سيرة المحمدية ناقلا عن سيرة ابن اسحٰق في ذكر غزوة ودان فقال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم لاثنتي عشرة ليلة مضت من صفر في سنة الثانية في سبعين رجلا ليس فيهم انصاري يريد قريشا وبني ضمرة فاتفق له موادعة سيد بني ضمرة وهو مجدي ابن عمرو واستقر المصالحة على ان لا يغزو ولا يعينوا عليه وكتب رسول الله بينه وبينهم كتابا نسخته ـ

صاحب سیرۃ محمدیہ نے غزوہ ودان کے ذکر میں سیرۃ ابن اسحٰق سے نقل کرکے کہا ہے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارہ تاریخ صفر سنہ ۲ کو ستر آدمی لیکر جنمیں کوئی انصاری نہیں تھا قریش اور بنی ضمرہ کی لڑائی کے ارادہ سے پس صلح ہوگئی آپ کی سردار بنی ضمرہ سے جو مجدی بن عمرو تھا اور ٹھیری صلح اس بات پر کہ بنی ضمرہ نہ تو کسی سے لڑینگے اور نہ اون کے خلاف کسی کی مدد کرینگے اور لکھی رسول اللہ نے اپنے اور اون کے درمیان ایک تحریر نسخہ اوسکا یہ ہے کہ ـ

يقال انه وادع بني فلان اي صالحهم وسالمهم على ترك الحرب وحقيقته المشاركة اي يدع كل واحد منهما ما هو فيه ومنه الحديث كان كعب القرظي موادعا له صلى الله عليه وسلم ـ كذا في مجمع البحار

بولا جاتا ہے انہ وادع بنی فلان یعنی مصالحت کرلی اونہوں نے لڑائی چھوڑنے پر ـ اور حقیقت میں یہ شرکت کے لیے ہے یعنی چھوڑ دیا ہر ایک نے دونوں میں سے اسکو جسمیں تھا اور اسی سے ہے وہ حدیث کہ تھے کعب قرظی وادع رسول اللہ صلعم کے اسی طرح ہے مجمع البحار

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من
محمد رسول الله صلے الله عليه وسلم لبني ضمرة
بانهم آمنون علے اموالهم وانفسهم وان
لهم النصرة علے من رامهم الا ان يحاربوا
في دين الله ما بل بحر صوفة وان النبي صلے
الله عليه وسلم اذا دعاهم لنصرته اجابوه
عليهم بذلك ذمة الله اليه وذمة رسوله
متعلق لكتاب بني ضمرة واخرجه ابن
سعد في الطبقات في غزوة الابواء و
هذا هو غزوة ودان فقال وفي هذه الغزوة
وادع مخشي بن عمرو الضمري وكان سيدهم
في زمانه -
علے ان لا يغزو بني ضمرة ولا يغزو ونه
ولا يكثر واعليه جمعا ولا يعينوا عدوا
وكتب بينه وبينهم بذلك كتابا -

بسم الله الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا
بنی ضمرہ کے نام (باین مضمون) کہ بیخوف رہیں وہ اپنے
مال اور جان سے اور اونکی مدد کیجاویگی اونکے مخالفوں کے
مقابلہ میں مگر جبکہ لڑائی ہو اونسے دین کی بابتہ جبتک
کہ تر کرے دریا کپڑے کو (مرادتا قیامت) اور رسول اللہ صلعم
جب بلا دیں اونکو تو قبول کرینگے وہ۔ اس تحریر پر ذمہ اللہ
اور اوسکے رسول کا ہے۔
متعلق بنامۂ بنی ضمرہ۔ اور تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے
طبقات میں غزوۃ الابوا میں اور یہی غزوۂ ودان ہے پس
کہا کہ اس غزوہ میں صلح کی آپنے مخشی بن عمرو ضمری سے
جو اوس وقت وہاں کا سردار تھا۔
اس امر پر کہ نہ لڑینگے آپ بنی ضمرہ سے اور نہ
بنی ضمرہ آپ سے اور نہ وہ آپ پر جماعت زائد
کرینگے۔ اور نہ مدد دینگے دشمن کو اور لکھی آپنے
اسکی بابتہ تحریر۔

كتاب تبع الاكبر كتبه تبع اليه صلے الله عليه وسلم قبل مولده بالف سنة

خط تبع کا جو اوسنے رسول اللہ کے نام لکھا تھا آپکی پیدائش سے ہزار سال پہلے

قال في المواهب لما هاجر رسول الله الى المدينة
و دخله صلے الله عليه وسلم ابو ايوب في بيته و
ذكر ابن اسحق في المبتدا و صاحب مختصر
الانبياء ان هذا البيت لابي ايوب بناه
له عليه الصلوة والسلام تبع الاول
بن حسان الحميري - روى ابن عساكر
انه قدم مكة وكسا الكعبة وخرج الى يثرب
وكان في مائة الف وثلثين الفا من الفرسان
ومائة الف وثلثة عشر الفا من الرجالة

ذکر کیا ہے مواہب میں کہ جب ہجرت کی رسول اللہ
نے مدینہ کی طرف تو رکھا رسول اللہ کو ابو ایوب نے اپنے گہر میں
اور ذکر کیا ابن اسحق نے کتاب المبتدا میں اور صاحب قصص الانبیا
نے کہ ابو ایوب کا گہر بنایا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیے تبع بن حسان الحمیری نے روایت کی ابن عساکر نے
کہ تبع مکہ میں آیا اور کعبہ پر غلاف چڑھایا اور گیا مدینہ کیطرف
اور اوسکے ہمراہ ایک لاکھ تیس ہزار (۱۳۰۰۰۰) سوار اور
ایک لاکھ تیرہ ہزار (۱۱۳۰۰۰) پیدل فوج تہی جب مدینہ
میں مقام ہوا تو اوسکو خبر دیگیی کہ اون چار سو علما اور

لما نزلها أخبران اربعمأة رجل من اتباعه من
العلماء والحكماء تحالفوا وتبايعوا على ان لا
يخرج منها فسألهم عن الحكمة فى مقامهم
فقالوا اشرف هذه البلدة من الرجل
الذى يخرج يقال له محمد وهذه دار
هجرته واقامته فلا يخرج منها فامر
ببناء اربعمائة دار لكل رجل دار واشترى
لكل منهم جارية واعتقها وزوجها منه
واعطاهم اعطاء جزيلا وامرهم بالاقامة
الى وقت خروجه وكتب لرسول صلى الله
عليه وسلم كتابا ودفعه الى كبيرهم وسأله
ان يدفعه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
وخرج تبع من يثرب فمات بالهند ومن
موته الى مولده صلى الله عليه وسلم الف
سنة سواء - فى المبتدا والقصص فدار
الدار التى بناها تبع للنبى صلى الله عليه
وسلم لينزلها اذا قدم المدينة الى ان لابى
ايوب وهو من ولد ذلك العالم الذى
دفع تبع اليه الكتاب ولما دعا رسول الله
الناس الى الاسلام ارسلوا اليه كتاب
تبع مع ابى ليلى فلما رآه رسول الله قال
انت ابو ليلى ومعك كتاب تبع الاول
فبقى ابو ليلى متفكرا ولم يعرف رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال من انت فانى
لم ار فى وجهك اثر السحر وتوهم انه ساحر
فقال انا محمد هات الكتاب فلما قرأه
قال مرحبا بتبع الاخ الصالح ثلث مرات

حکمانے جو اوس کے ہمراہ تھے آپسمیں عہد کر لیا ہے
اور اس بات پر قسما قسمی ہوگئی ہے کہ وہ یہاں سے نہیں
جاوینگے۔ تبع نے اونسے وہاں رہنےکی حکمت پوچھی
جوابدیا کہ اس شہر کی شرافت ایک شخص کی وجہ سے ہی
جو آیندہ پیدا ہوگا اور جسکا نام محمد ہوگا اور یہ جگہ اوس کے
ہجرت کرنے اور رہنے کی ہی پس ہم یہانسے نہیں جاوینگے
یہ سنکر حکمدیا تبع نے چارسو مکان بنانیکا ہر شخص کے لیے ایک
گھر اور ہر ایک کو ایک چھوکری خرید دی اور آزاد کیا اوسکو پھر
اوسکی اوسی شخص سے شادی کر دی اور اونکو بہت کچھ دیا اور رسول
کے مبعوث ہونے تک اونکو وہاں ہی رہنے کا حکمدیا اور رسول اللہ
کے نام ایک خط لکھا اور اون سب علما میں جو سردار تھا اوسکو
وہ دیدیا اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلعم کو دیدینا اور چلا گیا
تبع مدینہ سے پس مرا ہندوستان میں۔ اور اوسکی موت
اور رسول اللہ کی پیدائش میں پورے ہزار سال ہیں۔
مبتدا اور قصص الانبیا میں ہے کہ وہ گھر جسکو تبع نے اسلیے
بنایا تھا کہ جب رسول اللہ یہاں آویں تو اوسمیں رہیں نوبت
بہ نوبت مختلف تصرفات میں آتا رہا یہانتک کہ ابوایوب کی
ملک میں آیا اور ابوایوب اوسی عالم کی اولاد میں تھے جسکو تبع نے
اپنا خط سپرد کیا تھا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت
اسلام شروع کی تو بھیجا اونہوں نے وہ تبع کا خط آپکی خدمت میں
ابولیلی کے ہمراہ۔ جب دیکھا رسول اللہ نے ابولیلی کو تو فرمایا کہ
تو ابولیلی ہے اور تیرے پاس تبع اول کا خط ہے ابولیلی حیران
ہوگئے اور نہیں پہچانا اونہوں نے رسول اللہ کو تو پوچھا کہ
تو کون ہے اسلیے مجھے تیری صورت سے ساحر کے آثار
نہیں معلوم ہوتے۔ ابولیلی نے خیال کیا تھا کہ یہ کوئی ساحر
ہے آپنے جواب دیا کہ میں محمد ہوں۔ لاؤ وہ خط جب آپنے اوسکو
پڑہا تو فرمایا کہ مرحبا بتبع الاخ الصالح یکلمہ بے اظہار فرحت کا یہی تین مرتبہ فرمایا

وقد جاء في الحديث انه صلى الله عليه وسلم
قال لا تسبوا تبعًا فانه اسلم رواه الطبراني
واخرجه الامام احمد في المسند عن سهل
ابن سعد رضي الله عنه وقيل اهل المدينة
الذين نصروه عليه الصلوة والسلام هم
ولد اولئك العلماء الاربعمائة وفي رواية
انهم الاوس والخزرج كذا حكاه في تحقيق
النصرة في تاريخ دار الهجرة لقاضي شيخ زين
الدين بن الحسين المراغي من فضلاء
طلبة جمال الاسنوي وذكره ابن دحية
في التنوير والبغوي في معالم التنزيل عن
عكرمة عن ابن عباس وذكره الحلبي و
اخرجه ابن عساكر وابن سعد عن ابي بن
كعب وايضا ابن عساكر عن عباد بن زياد
في كل من هذه الروات - ان تبع اراد
خراب يثرب فاخبروه ان هذه البلدة
دار هجرة نبي يخرج في اخر الزمان - فذكروا
القصة وفيه ذكر الكتاب قال بعضهم كان
مضمون الكتاب هكذا - **اما بعد** فيا
محمد اني امنت بك وبربك ورب كل شئ
وبكتابك الذي ينزله الله عليك وانا
على دينك وسنتك وامنت بك و
بربك وبكل ماجاء من ربك شرائع الاسلام
والايمان فاني قلت ذلك فان اسامت
فيها ونعمت وان لم ادركك فاشفع لي يوم
القيمة ولا تنسني فاني من امتك الاولين
وتابعك قبل مجيئك وقبل ان يرسلك

اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تبع کو بُرا مت کہو کیونکہ وہ اسلام لے آیا تھا روایت کیا اسکو
طبرانی نے اور تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اپنی مسند میں
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے اور کہا گیا
ہے کہ وہ اہل مدینہ جنہوں نے رسول اللہ کی مدد کی (یعنے
انصار) وہ اونہیں چارسو علماکی اولاد میں سے تھے۔ اور ایک
روایت یہ ہے کہ وہ (یعنی اولاد علمار) اوس وخزرج ہیں اسیطرح
بیان کیا ہے کتاب تحقیق النصرۃ فی تاریخ دار الہجرۃ میں قاضی
شیخ زین الدین بن حسین مراغی کی تصنیف ہے جو جمال اسنوی
کے فاضل طلبہ میں سے تھے اور ذکر کیا ہی اسکو ابن دحیہ
نے تنویر میں اور بغوی نے معالم التنزیل میں عکرمہ سے روایت
کر کے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس رض سے اور ذکر کیا ہی
اسکو حلبی نے اور تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر اور ابن سعد نے
ابی بن کعب سے اور تخریج کی ہے ابن عساکر نے عباد بن
زیاد سے بھی۔ ان سب روایتوں میں یہ ہے کہ تبع نے ارادہ
کیا تھا مدینہ کو تباہ کرنیکا تو اوسکو خبر دی کہ یہ شہر ایک نبی کا
دار ہجرت ہے جو آخر زمانہ میں مبعوث ہوگا۔ پھر ذکر کیا وہی قصہ
اور اوسمیں ذکر ہے اس خط کا۔ کہا بعض علما نے کہ مضمون
اوس خط کا یہ تھا کہ بعد حمد وصلوۃ کے اے محمد میں ایمان لایا
تجھپر اور تیرے اور ہر شے کے پروردگار پر اور تیری اوس
کتاب پر جو اللہ تجھپر نازل کریگا۔ اور میں تیرے دین اور تیرے
طریقہ پر ہوں اور ایمان لایا میں تجھپر اور تیرے رب پر اور ہر
اوس چیز پر جو لائیگا تو اپنے رب کے پاس سے احکام اسلام اور
ایمان کے۔ تحقیق مینے ہی کہا ہے یہ پس اگر مینے اسلام کو پایا
تب تو بہت ہی بہتر ہے اور اگر نہ پاؤں میں تجھکو تو شفاعت
کرنا میری قیامت کے دن اور مجھے بھولنا مت اسوجہ سے
کہ میں تیری اول امت سے ہوں اور اطاعت کرنیوالا ہوں تیری

الله فانا على ملتك وملة ابيك ابراهيم وختم
الكتاب - لله الامر من قبل ومن بعد و
يومئذ يفرح المومنون بنصر الله - وكتب
عنوان الكتاب - الى محمد بن عبد الله
صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين والمرسلين
ورسول رب العالمين من التبع الاول -
امانة الله في يد من وقع الى ان يدفعه الى
صاحبه - وفي رواية الحلبي وابن عساكر
عن عباد بن زياد ان تبع قال فيه شعرا
حدثت ان رسول المليك - يخرج حقا
بارض الحرام - ولو مد دهري الى دهره
لكنت وزيرا له وابن عم وفي رواية شهدت على
احمد انه رسول من الله بارى النسم - ولو
مد دهري الى دهره يدل هذا الكتاب
على الايمان قبل البعثة ويدل عليه
قول عز وجل واذ اخذ الله ميثاق النبيين
لما اتيتكم من كتاب وحكمة ثم جاءكم رسول
مصدق لما معكم لتومنن به ولتنصرنه
الاية - قال في الخازن قال الطبري معناه
اذكروا يا اهل الكتاب حين اخذ الله
ميثاق النبيين - واصل الميثاق في
اللغة عقد يوكد بيمين ومعنى ميثاق
النبيين ما وثقوا به على انفسهم من
طاعة الله فيما امرهم به ونهاهم عنه
وذكروا في معنى اخذ الميثاق وجهين
احدهما انه ماخوذ من الانبياء والثاني
انه ماخوذ لهم من غيرهم ولهذا اختلفوا

پیدائش سے پہلے اور پہلے اس کے کہ رسول بنائے تجھکو
اللہ پس میں تیرے اور تیرے باپ ابراہیم کے مذہب پر ہوں
اور ختم کیا تھا خط کو اس عبارت پر کہ للہ الامر یعنی اول آخر
ہمیشہ حکم واسطے اللہ کے ہے اور آج کے دن خوش ہونگے
مسلمان اللہ کی مدد سے. اور لکھا تھا عنوان پر اس خط کا یہ ہے
کہ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو خاتم النبیین
والمرسلین ہیں اور رب العالمین کے رسول ہیں تبع اول کی
جانب سے - امانت ہے اللہ کی جس شخص کے ہاتھ پڑے لازم
ہے کہ اوسکو پہنچا دے مکتوب الیہ کو - اور حلبی اور ابن عساکر
کی اوس روایت میں جو عباد بن زیاد سے کیگئی ہے یہ بھی ہے
کہ تبع نے اوس خط میں شعر بھی لکھے تھے بیان کیا گیا ہے مجھے
کہ اللہ کے رسول پیدا ہونگے سچے ارض حرم میں پس اگر میرے
زمانے طول کھینچا اونکے زمانہ تک یعنی جب تک اگر میں زندہ رہا
تو ہونگا میں اونکا وزیر رشتہ دار - اور ایک روایت میں ہے کہ گواہی دیتا
ہوں میں احمد پر کہ تحقیق وہ رسول ہیں اللہ کیجانب سے جو پیدا کرنیوالا
ہے روح کا **معلوم** ہوتا ہے اس فرمان سے یہ کہ جائز اور معتبر ہے
ایمان قبل بعثت کے اور دلالت کرتا ہے اسی پر قول اللہ کا و اذ
اخذ اللہ یعنی یاد کر جبکہ اللہ نے عہد نبیوں کے لیے کہ البتہ جو کچھ آوے
تمہارے پاس کتاب ہے اور حکمت سے پھر آوے تمہارے پاس
رسول تصدیق کرنیوالا اوسکا جو تمہارے پاس ہے تو البتہ ایمان لاؤ گے
اوسپر اور مدد کروگے اوسکی. کہا تفسیر خازن میں کہ بیان کیا ہے طبری نے
کہ معنی اوس کے یہ ہیں کہ یاد کرو اے اہل کتاب اوس وقت کو جبکہ
لیا اللہ نے میثاق نبیوں کا اور میثاق کے اصلی معنی لغت میں.
اوس عہد کے ہیں جو موکد ہو قسم کے ساتھ اور معنی میثاق النبیین کے
یہ ہیں کہ عہد کیا تھا اونہوں نے اپنی جانوں پر اللہ کی اطاعت کا
اوس چیز میں جسکا اللہ حکم کرے یا جس سے منع کرے اور بیان
کیں مفسرین نے اس موقع پر اخذ میثاق کی دو صورتیں ایک تو

في المعنى فذهب قوم الى ان الله تع اخذ
الميثاق من النبيين خاصة قبل ان يبلغوا
كتاب الله ورسالاته الى عباده ان يصدق
بعضهم بعضا واخذ العهد على كل نبي ان
يومن بمن ياتي بعده من الانبياء وينصره
ان ادركه وان لم يدركه قيام قومه بنصرته
ان ادركوه فاخذ الميثاق من موسى عليه
السلام ان يومن بعيسى عليه السلام و
من عيسى عليه السلام ان يومن بمحمد صلى
الله عليه وسلم وهذا قول سعيد بن جبير
والحسن وطاؤس وقيل انما اخذ الميثاق
من النبيين في امر محمد صلى الله عليه وسلم
خاصة وهو قول علي وابن عباس و قتادة
والسدي فعلى هذا القول اختلفوا فقيل
انما اخذ الله الميثاق على اهل الكتاب الذين
ارسل اليهم النبيين ويدل عليه قوله تعالى
ثم جاءكم وانما كان محمد مبعوثا الى اهل
الكتاب دون النبيين وانما اطلق هذا
اللفظ عليهم لانهم كانوا يقولون نحن اولى
بالنبوة من محمد لانا اهل الكتاب والنبيون
منا وقيل اخذ الله الميثاق على النبيين
واممهم جميعا في امر محمد صلى الله عليه
وسلم فاكتفى بذكر الانبياء لان العهد
مع المتبوع عهد مع الاتباع وهو قول
ابن عباس قال علي بن ابي طالب
ما بعث الله نبيا ادم فمن بعده الا
اخذ عليه العهد في امر محمد صلى الله عليه وسلم

یہ کر لیا گیا تھا انبیا سے دوسرا یہ کہ لیا گیا تھا میثاق انبیا کیلئے اونکی
امت سے اور اسیوجہ سے اختلاف کیا ہے معنی میں پس بعض نے کہا
کہ لیا تھا اللہ نے میثاق خاص نبیوں سے پہلے اس سے کہ پہونچاویں
کتاب اسکی اور اوسکے پیغام اوسکے بندونکو اس بابت کہ تصدیق
کریگا بعض ونمیں سے بعض کی آپسمیں اور لیا تھا عہد ہر نبی سے کہ ایمان
لائیگا اپنے بعد والے نبی پر اور مدد کرے اوسکی اگر پاوے اوسکا زمانہ
اور اگر نہ پاوے تو حکم کر جاوے اپنی قوم کو اوسکی مدد کرنیکا پس لیا
عہد موسی علیہ السلام سے کہ ایمان لاویں عیسی علیہ السلام پر اور لیا
عہد عیسی علیہ السلام سے کہ ایمان لاویں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
یہی قول ہے سعید بن جبیر اور حسن اور طاؤس کا اور بعض نے
کہا ہے کہ لیا تھا عہد نبیوں سے خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
بارہ میں اور یہ قول ہے علی رض اور ابن عباس رض اور قتادہ اور سدی کا
پس اس قول کی بناپر اختلاف کیا ہے پس کہا گیا ہے کہ لیا اللہ
نے میثاق اہل کتاب پر وہ اہل کتاب جنکی طرف بھیجا نبیونکو اور دلالت
کرتا ہے اسپر قول اللہ کا ثم جاءکم اور جز این نیست کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم مبعوث تھے اہل کتاب کیطرف نہ نبیونکیطرف اور سوائے
اسکے نہیں کہ اطلاق کیا گیا اسکا اونپر اسوجہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم
نبوت کیلئے بہ نسبت محمد کے اولی ہیں اسلیئے کہ ہم اہل کتاب ہیں
اور نبی ہم میں سے ہی ہوئے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ لیا اللہ نے میثاق
نبیوں اور اون سب کی امت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ
میں اور اکتفا کی انبیا کے ذکر پر اسوجہ سے کہ عہد لینا متبوع سے عہد
لینا ہوتا ہے تابع کا اور یہی قول ہے ابن عباس کا۔ کہا علی بن
ابی طالب نے نہیں بھیجا اللہ نے آدم اور اون کے
بعد کوئی نبی مگر کہ عہد لیلیا اون سے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے بارہ میں اور اونھوں نے عہد لیا اپنی قوم
سے کہ ایمان لائیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اگر
وہ مبعوث ہوں اور یہ زندہ ہوں تو اون کی مدد کریں

واخذ هو العهد على قومه ليؤمنن به وان
بعث وهم احياء ينصرنه وقيل ان المراد
من الاية ان الانبياء كانوا ياخذون العهد
والميثاق على اممهم بانه اذا بعث محمد صلى
الله عليه وسلم ان يؤمنوا به وينصروه
وهذا قول كثير من المفسرين۔

اور بعض نے کہا کہ مراد آیت سے یہ ہے
کہ انبیا لیتے رہے ہیں عہد اپنی اپنی امتوں
سے اس بات کا کہ جب مبعوث ہوں
محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ایمان لاویں اونپر
اور مدد کریں اون کی اور یہی قول ہے اکثر
مفسرین کا۔

مکتوب بنام تمیم

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لتميم بن اوس الداري وقصة وفودهم وفيها عدة فرامين

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم بن اوس داری کو اور اونکی وفود کا قصہ اور اس میں چند فرمان ہیں

ذكر صاحب اصلاح المضى قصة وفود الداريين
فقال قال ابن سعد قدم وفد الداريين
عليه صلى الله عليه وسلم منصرفه من
تبوك وهم عشرة نفر منهم تميم ونعيم
ابنا اوس بن خارجة والطيب بن ذر وهانى
ابن حبيب وعزيز بن مالك فاسلموا و
سمى رسول الله صلى الله عليه وسلم
الطيب عبد الله وسمى عزيزا عبد الرحمن
واهدى هانى بن حبيب لرسول الله صلى
الله عليه وسلم خمرا وافراسا وقباء
مخوصا بالذهب فقبل الافراس والقباء
واعطاه العباس فقال ما اصنع به قال
تنزع الذهب فتحليه نساءك ثم تبيع
الديباج فتاخذ ثمنه فباعه العباس
من رجل يهودى بثمانية الاف
درهم فقال تميم قريتان من الروم
يقال لاحدهما حبرى وللاخر بيت
عينون فان فتح الله عليك الشام هبهما

ذکر کیا ہے صاحب مصباح المضی نے قصہ وفد داریین کا
پس کہا کہا ابن سعد نے کہ آئے داریوں کے ایلچی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں جب آپ لوٹے تھے غزوہ تبوک سے اور وہ
دس آدمی تھے تمیم ونعیم اوس کے بیٹے اور طیب بن ذر اور ہانی
بن حبیب اور عزیز بن مالک وغیرہ پس اسلام لائے اور نام
رکھا رسول اللہ نے طیب کا عبد اللہ اور عزیز کا عبد الرحمن
اور ہدیہ میں دیا ہانی بن حبیب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو شراب اور گھوڑے اور ایک زردوز قبا پس قبول
کیے آپ نے گھوڑے اور قبا اور دی وہ قبا عباس کو
اونہوں نے کہا کہ میں اسکا کیا کروں فرمایا کہ اس سے
سونا علیحدہ کر کے اپنی عورتوں کا زیور بنا لے اور دیباج
فروخت کر کے اوسکی قیمت لیلے پس بیچا اوسکو عباس نے
ایک یہودی کو آٹھ ہزار درہم کے عوض میں پس کہا تمیم نے
کہ دو گاؤں ہیں روم کے ایک کا نام حبری ہے اور
دوسرے کا بیت عینون پس اگر فتح کردے اللہ
آپ کے لیے ملک شام تو بخشدیجئے وہ دونو مجھکو
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ وہ دونو
واسطے تیرے ہیں۔

لی قال صلی اللہ علیہ وسلم فھما لک کتب
بذلک کتابا فلما قام ابوبکر اعطاہ ذلک و
کتب رضی اللہ عنہ لہ بہ کتابا نذکرہ
انشاء اللہ واقام وفد الداریین حتی توفی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واوصی لہم
بجادمائۃ وسق - وذکر صاحب المصباح
کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بحوالۃ ابن منیر الحلبی قال قال فی شرح
مختصر السیرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کتب لتمیم ونعیم ابنا اوس کتابا -
ان لہم حبری وعینون بالشام سہلہا
وجبلہا وماءھا وحرثہا وقریتہا وانباطہا
ولعقبہ من بعدہ لا یحاقہ فیہا احد ولا
یلج علیہ بظلم ومن ظلمہم فاخذ منہم
شیئا فان علیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ
والناس اجمعین - وذکر قصۃ وفودہم
شیخ الدحلانی فی سیرتہ فقال وفد علیہ
صلی اللہ علیہ وسلم الداریون ابو تمیم
الداری واخوہ نعیم الداری واربعۃ اخرون
وکانوا علی دین النصرانیۃ فاسلموا وحسن
اسلامہم وکان وفدہم علیہ مرتین
مرۃ بمکۃ قبل الھجرۃ ومرۃ بعدھا وفی
المرۃ الاولی سألوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان یعطیہم ارضا من ارض الشام
فقال لہم سلوا حیث شئتم قال ابو ھند

اور لکھی اس بابتہ ایک سند پس جب والی ہوئے ابوبکر تو
دی اونکو وہ تحریر رسول اللہ کی اور لکھا ابوبکرؓ نے بھی اون
کے لیے اس بابتہ فرمان ذکر کرینگے ہم اوسکو انشاءاللہ
اور رہے وفد داریین یہانتک کہ وفات کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور وصیت کی آپ نے اون کیواسطے اسقدر
درخت خرما کے لیے جسمیں سو وسق کی پیداوار ہوجائے اور
ذکر کیا ہے صاحب مصباح نے فرمان رسول اللہ کا
بحوالہ ابن منیر حلبی کے کہا کہ ذکر کیا شرح مختصر السیرۃ میں کہ
لکھا رسول اللہ نے تمیم اور نعیم اوس کے بیٹوں کے
واسطے ایک فرمان جس کے لفظ یہ ہیں -
تحقیق اون کے لیے ہے حبری اور عینون جو شام میں ہے
(بتمامہ) وہانکی نرم زمین اور پہاڑ اور نہریں اور کھیتی اور گاؤں
اور اوس کے جنگل اور اوس کے بعد اوسکی اولاد کے لیے
نہ جھگڑا کرے اوسمیں کوئی اور نہ داخل ہو اوسپر ظلما اور جو ظلم کریگا
اونپر اور لیلیگا اوس میں سے کچھ بھی تو لعنت ہوگی اوسپر اللہ
اور ملائکہ اور تمام مخلوق کی اور داریین کے آنے کا قصہ شیخ
دحلان نے اپنی سیر میں نقل کیا ہے پس کہا کہ آئے رسول اللہ
کی خدمت میں ابو تمیم داری اور اوس کے بھائی نعیم داری اور
چار اور - وہ سب نصرانی تھے پس اسلام لائے اور اچھا
ہوگیا اونکا اسلام - اور وہ حاضر ہوئے ہیں خدمت رسول اللہ
میں دو مرتبہ ایک مرتبہ مکہ میں قبل ہجرت کے اور دوسری مرتبہ
بعد ہجرت کے اول مرتبہ کی حاضری میں اونہوں نے
رسول اللہ سے سوال کیا تھا کہ دیں آپ اونکو زمین دیا گیا
ملک شام سے پس فرمایا آپ نے کہ مانگو جہاں سے چاہو
بیان کیا ابو ہند داری نے جو تمیم کے ساتھ والوں میں سے

الجادّ بمعنی المجد وای نخلا یجد منہ ما یبلغ
مائۃ وسق - کذا فی مجمع البحار -

۵ جاد معنی میں مجذود کے ہے یعنی اسقدر کھجوروں کے درخت جس سے
کاٹ لیے جاویں سو وسق - اسیطرح ہے مجمع البحار میں ۱۲

الداری وھو من اصحاب تمیم فنھضنا من عندہ نتشاور فی ای الارض ناخذ فقال تمیم نسألہ بیت المقدس قال ابو ھند ھذا محل ملک العجم ومحل ملک العرب فاخاف ان لا یتم لنا قال تمیم نسألہ بیت حبرون وکورتھا فنھضنا الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فذکرنا ذالک لہ فدعا بقطعۃ من ادم وکتب لنا کتابا نسختہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا کتاب ذکر فیہ ما وھب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الداریین۔ اعطاہ اللہ الارض فوھب لھم بیت عینون وحبرون ومرطوم وبیت ابراھیم الی الابد شھد عباس بن عبد المطلب وخزیمۃ بن قیس وشرحبیل بن حسنۃ وکتب قال ثم اعطانا کتابا وقال انصرفوا حتی تسمعوا انی قد ھاجرت قال ابو ھند فانصرفنا فلما ھاجر صلے اللہ علیہ وسلم الی المدینۃ قدمنا علیہ وسألناہ ان یجدد لہ کتابا اخر فکتب لنا کتابا اخر نسختہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا ما انطی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمیم الداری واصحابہ انی انطیتکم بیت حبرون وعینون والمرطوم وبیت ابراھیم برمتھم وجمیع ما فیھم نطیۃ بت ووھبت وسلمت ذالک لھم ولاعقابھم من بعدھم ابد الابد فمن اذاھم فیہ اذاہ اللہ وشھد ابو بکر ابن ابی قحافۃ وعمر ابن الخطاب وعثمان بن

تھا کہ اٹھے ہم رسول اللہ کے پاس سے تاکہ مشورہ کریں اس بابتہ کہ کونسی زمین مانگیں پس کہا تمیم نے کہ مانگیں ہم آپ سے بیت المقدس کہا ابو ہند نے کہ یہ جگہ ہے بادشاہان عرب و عجم کی پس ڈرتا ہوں میں کہ نہ لے سکیں گے ہم اوسکو کہا تمیم نے کہ مانگیں ہم آپ سے بیت حبرون اور اوس کے متعلقات پس آئے ہم رسول اللہ کے پاس اور ذکر کیا ہم نے آپ سے یہ مشورہ۔ پس منگوایا آپنے ایک ٹکڑا دہوڑی کا اور لکھا ہمارے واسطے فرمان جس کا نسخہ یہ ہے کہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے جس میں ذکر ہے اوس چیز کا جسکو بخشا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے داریوں کو دی اللہ نے رسول اللہ کو زمین پس بخشا آپ نے اونکو بیت عینون اور بیت حبرون اور مرطوم اور بیت ابرہیم ہمیشہ کے لیے۔ گواہی دی اسپر عباس بن عبد المطلب اور خزیمہ بن قیس اور شرحبیل بن حسنہ نے اور لکھا اسکو شرحبیل بن حسنہ نے۔ کہا راوی نے پھر دیا آپ نے ہمکو فرمان اور کہا لوٹ جاؤ یہانتک کہ سنو تم کہ مینے ہجرت کی کہا ابو ہند نے کہ پس لوٹ آئے ہم پس جب ہجرت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کیطرف تو ہم حاضر خدمت ہوئے اور سوال کیا آپ سے کہ ہمکو نیا فرمان لکھدیجیے پس لکھی ہمارے واسطے دوسری تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم داری اور اوس کے ساتھیوں کو تحقیق دیا مینے تمکو بیت حبرون اور عینون اور مرطوم اور بیت ابراہیم سب کا سب اور جو کچھ کہ اون میں ہے دینا قطعی۔ اور بخشا مینے اور دیا مینے یہ اونکو اور اونکی اولاد کو اونکے بعد ہمیشہ کے لیے پس جو شخص کہ اذیت دے اونکو اسبارہ میں تو اذیت دے اللہ اوسکو اور گواہی دی اسپر ابو بکر بن ابی قحافہ اور عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان

عفان وعلى بن ابى طالب ومعوية بن ابى سفيان وكتب ـ

وآورده فى المواهب فقال قال صاحب باعث النفوس ركن الشام شيخ الاسلام برهان الدين ابراهيم الفرازى روى ابو نعيم من طريق سعيد بن زياد عن ابى هند الدارى فذكر مثل هذا وقال فلما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم واستخلف ابوبكر وجند الجنود الى الشام كتب كتابا نسخته ـ

بسم الله الرحمن الرحيم ـ من ابى بكر الصديق الى ابى عبيدة بن الجراح سلام عليك فانى احمد اليك الله الذى لا اله الا هو اما بعد فامنع من كان يؤمن بالله واليوم الآخر من الفساد فى قرى الداريين وان كان اهلها قد جلوا عنها واراد الداريون ان يزرعوها فيزرعوها بلا خراج واذا رجع اليها اهلها فهى لهم وهم بها احق والسلام عليك

قال ونقل هذا من كتاب اسعاف الاخصا بتفصيل المسجد الاقصا ـ

اور علی بن ابی طالب اور معویہ بن ابی سفیان نے (رضی اللہ عنہم) اور لکھا معویہ بن ابی سفیان نے ـ

اور بیان کیا ہے اسکو مواہب میں پس کہا کہ کہا صاحب باعث النفوس رکن الشام شیخ الاسلام برہان الدین ابراہیم الفرازی نے کہ روایت کیا اسکو ابونعیم نے سعید بن زیاد کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابوہند داری سے پس ذکر کیا اسیطرح اور کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے اور انھوں نے شام کی طرف اپنے لشکر بھیجے تو لکھی ایک تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہے ابوبکر صدیق کی جانب سے ابوعبیدہ بن جراح کو سلام ہو تجھپر پس تحقیق حمد بیان کرتا ہوں میں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی بعد حمد کے پس منع کر تو اسکو جو ایمان لایا ہے اللہ اور یوم قیامت پر داریوں کے گاؤں میں فساد کرنے سے اور اگر وہاں کے آدمی جلاوطن ہو گئے ہوں اور داری وہاں کاشت کرنا چاہیں تو چاہیے کہ کاشت کریں اور اسکو بلا محصول اور جب لوٹ آویں ہاں والے تو وہ انکیواسطے ہے اور وہی مستحق ہیں اوسکے والسلام علیک کہا زرقانی نے اور نقل کیا گیا یہ فرمان کتاب اسعاف الاخصا بتفصیل مسجد الاقصا سے ـ

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے ماخوذ ہوتے ہیں

قوله فقبل الافراس والقباء اى ورد الخمر وهذا يدل على عدم قبول هدية الخمر فانه لا ينتفع به عند المسلمين بوجه من الوجوه اصلا ـ **قوله فتبيعها**

قولہ فقبل الافراس والقباء یعنی واپس کردیا خمر کو اور یہ دلیل ہے اس بات پر کہ شراب کا ہدیہ نہ قبول کرنا چاہیے اسوجہ سے کہ مسلمان کسی طرح بھی اوس سے نفع نہیں حاصل کر سکتا ـ

قولہ فتبیعہا یعنی فروخت کردے دیباج کو اور یہ دلیل ہے

اى الديباج وهذا يدل على جواز بيع
ما يحرم لبسه ويؤيده ما روى عن جابر
بن عبد الله قال لبس النبي صلى الله عليه
وسلم قباء له من ديباج اهدى اليه ثم
اوشك ان نزعه وارسل به الى عمر بن
الخطاب فقيل قد اوشكت فنزعته يا
رسول الله قال نهاني عنه جبرئيل عليه
السلام فجاء عمر يبكي فقال يا رسول الله
كرهت امرا واعطيتنيه فمالي فقال ما
اعطيتك لتلبسه انما اعطيتك لتبيعه
فباعه بالفي درهم رواه مسلم واحمد
وجنس هذه الاحاديث تدل على تحريم
لبس انواع الحرير وقد نقل القاضي عياض
عن قوم اباحته وقال ابو داؤد انه لبس
الحرير عشرون نفسا من الصحابة او
اكثر منهم انس رض وبراء بن عازب رض ولكن
وقع الاجماع على ان التحريم مختص بالرجال
دون النساء وقال ابن الزبير بتعميم التحريم
لعموم قوله صلى الله عليه وسلم لا
تلبسوا الحرير فانه من لبسه في الدنيا
لم يلبسه في الآخرة واستدل من
اباحه بما روى عن سعد قال رايت
رجلا ببخارى على بغلة بيضاء عليه
عمامة خز سوداء فقال كسانيها رسول الله
صلى الله عليه وسلم رواه ابو داؤد
والخز ضرب من ثياب ابريسم وكذا ما
رواه عقبة بن عامر قال اهدى لرسول الله

اس بات کی کہ جسکا پہننا حرام ہے اوسکا فروخت کرنا جائز ہی
اور تائید کرتی ہے اسکی وہ حدیث جو مروی ہی جابر بن عبد اللہ سے
کہا کہ پہنی رسول اللہ نے ایک قبا دیباج کی جو آپ کو ہدیہ
دیگئی تھی پھر آپ نے اوسکو جلدی سے اتار دیا اور بھیجا اوسکو
عمر بن خطاب کے پاس پس پوچھا گیا کہ جلدی کی آپ نے پس
اتار ڈالی آپ نے قبا یا رسول اللہ کہا کہ منع کیا مجھکو اوس سے
جبرئیل نے پس آئے عمر روتے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ
مکروہ جانا آپ نے ایک امر اور دیا آپ نے اوسکو مجھے پس
میں کیا کروں فرمایا رسول اللہ نے مینے اسلئے تجھکو نہیں دیا ہی کہ
تو اوسکو پہنے بلکہ فروخت کر دے تو اوسکو پس بیچا حضرت عمر نے اسکو
دو ہزار درہم کے عیوض میں روایت کیا اسکو مسلم اور احمد نے
اور اس قسم کی احادیث دلالت کرتی ہیں انواع حریر کی حرمت
پر۔ اور تحقیق نقل کی ہے قاضی عیاض نے ایک قوم سے
اوسکی اباحت اور کہا ابو داؤد نے کہ پہنا حریر بیس یا اوس
سے زائد صحابہ نے اور ان ہی میں سے انس اور براء بن
عازب ہیں لیکن اس بات پر اجماع ہوگیا ہے کہ تحریم مردوں
کے ساتھ خاص ہے نہ عورتوں کے ساتھ اور ابن زبیر نے تحریم
کے عموم کا قول کیا ہے یعنی حرمت مرد و عورت دونو کیلئے ہے
بوجہ عام ہونے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ لا تلبسوا
الحریر یعنی مت پہنو حریر اسوجہ سے کہ جو پہنیگا اوسکو دنیا میں
نہیں پہنیگا اوسکو آخرت میں۔ اور استدلال لایا وہ شخص جسنے
مباح کیا ہے اوس حدیث سے جو روایت کیگئی ہے سعد سے وہ
کہتے ہیں کہ دیکھا مینے ایک شخص کو شہر بخارا میں سپید خچر پر سوار
جو ریشمین سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھا کہا اوسنے کہ پہنایا ہے
یہ مجھکو رسول اللہ صلعم نے روایت کیا ہے اسکو ابو داؤد نے
اور خز ایک قسم کا ریشمین کپڑا ہوتا ہے اور اسیطرح وہ حدیث
جسکو روایت کیا ہے عقبہ بن عامر نے کہا ہدیہ دیگئی رسول اللہ

فروجٍ حریرٍ فلبسه ثم صلی فیه وانصرف فنزعه نزعا شدیدا کالکاره له ثم قال لا ینبغی هذا للمتقین متفق علیه - **قوله شهد ابوبکر وعمر وعثمان وعلی** - ترتیب هذه الشهادة یدل علی ترتیب الخلافة الذی وقع بعده صلی الله علیه وسلم وصارت معجزة له فیما الهمه الله علی قلوب امته فی جمعهم واتفاقهم علی ترتیب الخلافة -

کو ایک حریر کی قبا پس پہنا آپ نے پھر اوتارا اوسکو جلدی سے اوسکو کروہ سمجھکر پھر فرمایا کہ نہیں مناسب ہے یہ متقین کیلیے متفق علیہ **قوله شهد** ابوبکر وعمر وعثمان وعلی - اس شہادت کی ترتیب دلالت کرتی ہے اوس ترتیب خلافت پر جو رسول اللہ کے بعد واقع ہوئی اور ہوگیا یہ معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باینطور کہ ڈال دیا اللہ نے آپ کی امت کے دل میں اسی ترتیب کو کہ سب نے اتفاق کیا اوسی پر-

هذا ما كتبه صلی الله علیه وسلم لجرو بن عمرو العذری

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جرو بن عذری کو

قال الحافظ روی ابن مندة من طریق ابی ثمامة بن المس بن الربعی عن ابیه عن ابیه ربعی عن ابیه اقیصران جرو بن عمرو العذری حدثه انه اتی النبی صلی الله علیه وسلم وکتب علیه الصلوة والسلام کتابا ان لیس علیکم حشر ولا عشر - وذکره ابن الاثیر وقال اخرجه ابن مندة وابو نعیم بالراء المهملة وابو عمر ورق ترجمة جزء بالمعجمة وقال الحافظ ورایت فی نسخة صحیحة من الاستیعاب جزاء بالمعجمة بین علی وزن خفاء - **قوله لیس علیکم حشر**

کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن مندہ نے ابی ثمامہ ابن مرلیس ابن ربعی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے باپ ربعی سے اور ربعی اپنے باپ اقیصر سے کہ جرو بن عمرو عذری نے حدیث بیان کی اونسے کہ وہ آئے رسول اللہ کے نزدیک تو آپنے اونکو لکھدیا کہ لشکر بنا نیکو تم کو نہیں جمع کیا جاویگا اور نہ تم سے عشر لیا جاوے گا۔ اور ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے رائے مہملہ کے ساتھ اور تخریج کی ہے ابوعمر نے جزء زائے معجمہ کے ترجمہ میں اور کہا حافظ نے کہ دیکھا میں نے استیعاب کے ایک صحیح نسخہ میں جزاء جیم اور زائے معجمہ کے ساتھ خفاء کے وزن پر- **قوله لیس علیکم حشر** یعنی نہ کھینچے

قوله فروج حریر بالاضافة من باب خاتم فضة ویروی ترکها وهو بفتح فاء وتشدید راء مهملة مضمومة واخره جیم وحکی بوزن خروج جاء فی حدیث آخر انه صلعم صلی وعلیه فروج حریر هو قباء کذا فی مجمع البحار - ۱۲

سے قوله فروج حریر ایسی ہی اضافت سے جیسی کہ خاتم فضة میں اور بلا اضافت بھی مروی ہے اور فروج فتح فا اور تشدید رائے مہملہ مضموم اور آخر میں جیم اور بوزن خروج بھی آیا ہے حدیث میں ہے کہ آپ نے نماز پڑھی اور آپ پر حریر کا فروج تھا قبا ای طرح ہے مجمع البحار میں۔

اى لا تندبون الى الغزو ولا تضرب عليكم البعوث وقيل لا يحشرون الى عامل الزكوة بل يوخذ صدقاتهم فى اماكنهم والحشر ايضا الجلاء من الاوطان كذا فى مجمع البحار ف قوله ولا تعشر - اى لا يوخذ عشر اموالكم وقيل اراد صدقة الواجبة -

جاؤگے لڑائی کی طرف اور نہ لایا جاویگا تم پر لشکر بعض نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ نہ بلائے جاؤگے عامل زکوٰۃ کی طرف بلکہ تمسے تمہارے گھروں پہ زکوٰۃ لیجاویگی اور حشر کے معنی جلاوطن کرنیکے بھی ہیں۔ اسیطرح ہے مجمع البحار میں۔ قولہ ولا تعشر یعنی نہ لیا جاوے گا تمہارے مال کا دسواں حصہ اور بعض نے کہا مراد اس سے زکوٰۃ واجبہ ہے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لجميل بن ردام العذرى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیل بن ردام عذری کو

وذكر ابن الاثير والحافظ قال روى ابن مندة من طريق عتيق بن يعقوب عن عبد الملك بن ابى بكر بن محمد بن عمرو ابن حزم عن ابيه عن جده عن عمرو بن حزم عن ابيه قال كتب رسول الله صلى الله عليه وسلم لجميل بن ردام - هذا ما اعطى رسول الله لجميل بن ردام العذرى - اعطاه الرمداء - لا يحاقه فيها احد وكتب على بن ابى طالب -

ذکر کیا ابن اثیر اور حافظ نے کہا کہ روایت کی ہے ابن مندہ نے عتیق بن یعقوب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے عبد الملک روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ عمرو بن حزم سے اور وہ اپنے باپ سے کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیل بن ردام کیلئے کہ یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ دی آپنے جمیل بن ردام عذری کو۔ دیا آپنے اوسکو رمداء موضع ، نہ جھگڑا کرے اوس میں کوئی اور لکھا اسکو علی بن ابی طالب نے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لجنادة الازدى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ ازدی کے لئے

ذكر صاحب مصباح المضئ بحوالة ابن سعد فقال قال ابن سعد وكتب صلى الله عليه وسلم لجنادة الازدى وقومه ما اقاموا الصلوة واتوا الزكوة واطاعوا الله ورسوله واعطوا من المغانم خمس الله وسهم النبى صلى الله عليه وسلم وفارقوا

ذکر کیا ہے صاحب مصباح المضئ نے ابن سعد کے حوالہ سے پس کہا کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ ازدی اور اوسکی قوم کو کہ جب تک کہ وہ قائم کریں نماز اور دیں زکوٰۃ اور اطاعت کریں اوس کے رسول کی اور دیں مال غنیمت میں سے خمس اور حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور علیحدہ رہیں مشرکین سے تو واسطے

نامہ کتاب جمیل بن ردام

نامہ کتاب جنادۃ الازدی

المشرکین فان لهم ذمة الله وذمة محمد ابن عبد الله۔

وما وجدت هذا الکتاب فیما سوی المصباح لکن لما راجعت الی الاصابة واسد الغابة تفحصًا له صادفت فی ترجمة جنادة غیر منسوب کتابا باسمه فاظن انها والذی ذکرناها واحدة لما فیه من التشابه فی مضمون الکتاب والله اعلم وهو هذا۔

اون سکے ذمہ اللہ کا ہے اور ذمہ ہے محمد بن عبد اللہ کا۔

اور نہیں پایا میں نے یہ فرمان کسی کتاب میں مصباح کے سوا لیکن جب رجوع کیا میں نے اصابہ اور اسد الغابہ کی طرف تو پایا مینے جنادہ غیر منسوب کے ترجمہ میں ایک فرمان اونکے نام کا۔ پس گمان کرتا ہوں میں کہ یہ اور وہ جس کا ذکر اوپر ہوچکا ایک ہی ہیں کیونکہ مضمون دونو کا بہت ہی ملتا ہوا ہے واللہ اعلم اور وہ یہ ہے

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لجنادة غیر منسوب

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ غیر منسوب کے نام

قال الحافظ وابن الاثیر روی ابن مندة باسناد المتقدم فی ترجمة جمیل بن ردام عن عمرو بن حزم عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کتب لجنادة ـ بسم الله الرحمن الرحیم۔ هذا کتاب من محمد رسول الله لجنادة وقومه ومن اتبعه باقام الصلوة وایتاء الزکوة ـ من اطاع الله ورسوله واعطی الخمس من المغانم خمس الله وفارق المشرکین فان له ذمة الله وذمة محمد صلی الله علیه وسلم۔

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ روایت کی ابن مندہ نے اوسی سند کے ساتھ جو جمیل بن ردام کے نام والے فرمان میں گذر چکی عمرو بن حزم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا جنادہ کو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے جنادہ اور اوسکی قوم اور اون لوگون کے نام جو اوسکی تابعداری کریں۔ نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کی بابت۔ جو شخص کہ اطاعت کرے اللہ اور اُسکے رسول کی اور دے مال غنیمت میں سے خمس حصہ اللہ کا اور جدا رہے مشرکین سے تو واسطے اوسکے ذمہ ہے اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

کتابه صلی الله علیه وسلم بالجنّی المعروف بحرز ابی دجانة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جنّی کو جو مشہور ہے حرز ابی دجانہ کے نام سے

ذکر فی خصائص الکبری بتخریج البیهقی عن ابی دجانة قال شکوت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله

ذکر کیا ہے خصائص کبری میں بیہقی کی تخریج سے وہ روایت کرتے ہیں ابو دجانہ سے کہا کہ شکایت کی میں نے رسول اللہ سے پس کہا مینے کہ یا رسول اللہ جبکہ میں

بینا انا مضطجع فی فراشی اذ سمعت فی داری
صریرًا کصریر الرحیٰ ودویًا کدوی النحل ولمعًا
کلمع البرق۔ فرفعت راسی فزعًا مرعوبًا فاذا
انا بظل اسود مدلی یعلو ویطول فی صحن
داری فاهویت الیہ ومسست جلدہ فاذا
جلدہ کجلد القنفذ فرمی فی وجهی مثل شرر
النار فظننت انہ قد احرقنی فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عامرک عامر سوء
یا ابا دجانۃ فقال ائتونی بدوات وقرطاس
فاتی بهما فناولہ علی بن ابی طالب و
قال اکتب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ هذا کتاب من
محمد رسول رب العالمین الی من طرق الدار
من العمار والزوار والسائحین الا طارق
یطرق بخیر یا رحمن۔ اما بعد فان لنا ولکم
فی الحق سعۃ فان تک عاشقًا مولعًا او
فاجرًا مقتحمًا او راعیًا حقًا مبطلًا فهذا
کتاب اللہ ینطق علینا وعلیکم بالحق
انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون ورسلنا
یکتبون ما کنتم تمکرون۔ اترکوا صاحب
کتابی هذا وانطلقوا الی عبدۃ الاصنام
والی من یزعم ان مع اللہ الٰهًا اخر لا الٰہ
الا هو کل شیء هالک الا وجهه لہ الحکم
والیہ ترجعون۔ تغلبون۔ حم لا ینصرون
حمعسق۔ تفرق اعداء اللہ وبلغت حجۃ
اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ فسیکفیکهم
اللہ وهو السمیع العلیم۔

لیٹا ہوا تھا اپنے بستر پر تو سُنی میں نے ایک آواز مثل
آواز چکی کے اور بھنبھناہٹ مثل بھنبھناہٹ مہال کی
مکھی کے اور چمک مثل چمک بجلی کے پس اٹھایا مینے اپنا
سر گھبرا کر تو دیکھا میں نے ایک سیاہ سایہ لٹکا ہوا جو بڑھتا اور
لانبا ہوتا تھا میرے گھر کے صحن میں پس قصد کیا مینے اوسکا
اور مینے اوسکی جلد کو چھوا تو اُسکی جلد مثل چھار پشت کے
تھی پس پھینکے میرے مونہ پر آگ کے انگاروں کے شعلے تو
گمان کیا مینے کہ وہ مجھے جلا دیگا پس فرمایا رسول اللہ نے
رہنے والا گھر کا (یعنی وہی جن) برا ہی یا ابودجانہ پھر فرمایا
کہ کاغذ اور دوات لاؤ پس وہ لائی گئی تو دیا علی بن ابی طالب
کو اور فرمایا کہ لکھو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا جو رسول ہیں رب العالمین کے اوس شخص کیطرف
جو رات کو آوے گھر میں رہنے والا ہو خواہ زیارت کے لئے
آتا یا پھرنیوالا مگر وہ جو رات کو آوے خیر وبہتری کے یا رحمن
بعد اسکے معلوم ہو کہ واسطے ہمارے اور تمہارے حق میں وسعت
ہے پس اگر تو عاشق حریص یا فاجر ذلیل یا پیچ کرنیوالا حق
باطل کی تو یہ کتاب اللہ کی ہے جو حکم کرتی ہے ہم پر اور تم پر حق کہ تحقیق ہم لکھتے ہیں جو
کچھ کہ تم کرتے ہو اور ہمارے رسول لکھتے ہیں جو کچھ کہ تم مکر کرتے ہو چھوڑ دو
اس شخص کو جسکے پاس میرا یہ نامہ ہو اور چلے جاؤ بت پوجنے والوں
کیطرف اور طرف اوس شخص کے جو کہے اللہ کا شریک ہے
حالانکہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی ہر شے فنا ہونیوالی ہے
مگر اوسکی ذات اوسی کے واسطے حکم ہے اور اوسی کیطرف لوٹو
گے تم تغلبون حم نہ مدد کیے جاویں وہ حمعسق متفرق ہو جاویں
اعداء اللہ کے اور پہونچ گئی حجت اللہ کی نہ کوئی حیلہ ہے دفع
شر کا اور نہ قوت ہے تحصیل خیر کی مگر اللہ کی مدد سے پس قریب ہے کہ
کافی ہو جاویگا انکو اللہ اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

قال فجعلته تحت راسی و بت فما انتبهت
الا من صراخ صارخ یصرخ ویقول یا ابا
دجانة احرقتنا واللات والعزی - فبحق
صاحبه لما رفعت عنا هذا الکتاب
فلا عود لنا فی دارك ولا فی جوارك
فغدوت وصلیت الصبح مع رسول الله
صلی الله علیه وسلم واخبرته بما سمعت
من الجن فقال یا ابا دجانة ارفع عن القوم
فوالذی بعثنی بالحق انهم یجدون الم
العذاب الی یوم القیمة -

کہا ابو دجانہ نے پس رکھا میں نے اوسکو اپنے سر کے نیچے اور سوگیا
میں پس نہ جاگا میں مگر ایک چلانے کی آواز سے جو کہہ رہا تھا کہ تم
نے جلا دیا ہمکو اے ابو دجانہ قسم ہے لات و عزی کی پس قسم ہے اس
نامہ والے کے حق کی جبکہ اٹھا لیگا تو ہم سے یہ کتاب تو پھر نہیں
لوٹینگے ہم تیرے گھر میں اور نہ تیرے پڑوس میں پس صبح
کی میں نے اور صبح کی نماز رسول اللہ کے ساتھ پڑھی اور خبر
دی آپکو اوسکی جو سنا تھا میں نے جن سے پس فرمایا اے ابو دجانہ
اٹھا لے اوس نامہ کو قوم سے پس قسم ہے اوس ذات کی جس نے
بھیجا مجھے حق کے ساتھ البتہ پا دینگے وہ تکلیف عذاب
کی قیامت تک -

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی جیفر وعبد ابنی الجلندی ملکی عمان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جیفر و عبد کو جو بیٹے ہیں جلندری کے اور بادشاہ ہیں عمان کے

ذکر فی المواهب ان النبی صلی الله علیه
وسلم کتب الی ملکی عمان وبعثه مع عمرو
ابن العاصی - قال الزرقانی ولفظه کما
رواه ابن سعد مع القصة کلها من
طریق عمرو بن شعیب عن مولی
لعمرو بن العاصی عنه -
بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد بن
عبد الله ورسوله الی جیفر وعبد ابنا
الجلندی - سلام علی من اتبع الهدی
اما بعد فانی ادعوکما بدعایة الاسلام
اسلما تسلما - فانی رسول الله الی الناس
کافة - لانذر من کان حیا ویحق القول
علی الکافرین وانکما ان اقررتما بالاسلام
ولیتکما وان ابیتما ان تقرا بالاسلام فان

ذکر کیا مواہب میں کہ لکھا رسول اللہ نے عمان کے
دونو پادشاہوں (مراد دونو بھائی ہیں) کے نام اور بھیجا اوسکو
عمرو بن العاصی کے ہمراہ - کہا زرقانی نے اور لفظ اوسکے
اسطرح ہیں جیسیکہ روایت کیا اوسکو ابن سعد نے مع پورے
قصہ کے عمرو بن شعیب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے
ہیں عمرو بن العاصی کے ایک آزاد شدہ غلام سے -
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے محمد کی جانب سے جو
اللہ کے بندہ اور اوسکے رسول ہیں جیفر اور عبد کیطرف جو
بیٹے ہیں جلندری کے سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے
ہدایت کی بعد اسکے (معلوم ہو کہ) میں بلاتا ہوں تم دونو کو دعوت
اسلام کیطرف اسلام لے آؤ سلامت رہوگے پس تحقیق میں
اللہ کا رسول ہوں تمام مخلوق کی جانب تاکہ ڈراؤں اوس شخص کو
جو زندہ ہو اور ثابت ہو جاوے قول (یعنی حجت) کافروں پر اور
اگر تم دونو نے اسلام کا اقرار کرلیا تو میں بدستور تمکو والی رکھونگا

۲۵ مکتوب الی جیفر و عبد

ملككما زائل عنكما وخيلي تحل بساحتكما
وتظهر نبوتي على ملككما وكتب ابي بن كعب
فذكر قصة مكالمة العبد لعمرو بن العاص
وملاقاته باخيه جيفر واسلامهما مفصلا
اقول وكذا ذكره صاحب مصباح المضي
بحوالة صاحب هدى المحمدي وقال فيه
كان بعث عمرو بن العاص في ذي القعدة
سنة ثمان من الهجرة وذكر بعده كتابا
اخر الى ملوك عمان لم احده فيما سواه لم
يسم فيه احد بل قال روى ابو عبيد
في كتاب الاموال - قال وكتب رسول
الله صلى الله عليه وسلم الى ملوك عمان
فالتوفيق ان الكتاب الذي اوردناه
كان خاصة بهما وفي هذا اشرك غيرهما
معهما من ملوك عمان ونسخته هكذا

اور اگر تمنے اسلام لانیسے انکار کیا تو تمہارا ملک تمسے جاتا رہیگا
اور میرا لشکر تمہارے میدانونمیں جاویگا اور میری نبوت تمہاری
سلطنتونمیں ظاہر ہوگی۔ اور لکھا اسکو ابی بن کعب نے پھر ذکر کیا
قصہ عمرو بن العاصی اور عبد کی گفتگو کا اور اونکی ملاقات اوس
کے بھائی جیفر سے اور اونکا اسلام لانا خوب تفصیل سے کہتا
ہوں میں کہ اسیطرح ذکر کیا صاحب مصباح المضی نے صاحب
ہدی المحمدی کے حوالے سے اور کہا اوسمیں کہ بھیجا تھا رسول اللہ نے
عمرو بن العاصی کو ذیقعدہ سنہ ۸ ہجری میں اور ذکر کیا اسکے
بعد ایک اور فرمان ملوک عمان کا جسکو مینے سوا اوسکے اور کسی کتاب
میں نہیں پایا وہ فرمان کسی خاص نام سے نہیں ہے بلکہ کہا کہ روایت
کی ہے ابو عبید نے کتاب الاموال میں کہا کہ لکھا رسول اللہ نے ملوک
عمان کیطرف ایک فرمان پس تحقیق دفع تعارض کی یہ ہے کہ
وہ فرمان جسکا ہم ذکر کر چکے خاص تہا اون دونوکے نام اور
اسمیں شریک کیے گئے ہیں اونکے ساتھ اور ملوک بھی
منجملہ ملوک عمان کے اور نسخہ اوسکا اسطرح ہے کہ

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى ملوك عمان (جيفر وعبد وغيرهما)

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملوک عمان کی طرف (جیفر و عبد اور اون کے سوا)

من محمد رسول الله لعباد الله الاسديين
ملوك عمان واسد عمان من كان منهم
بالبحرين انهم ان امنوا واقاموا الصلوة
واتوا الزكوة واطاعوا الله ورسوله واعطوا
حق النبي صلى الله عليه وسلم ونسكوا
نسك المسلمين فانهم امنون وان لهم
ما اسلموا عليه غير ان مال بيت النار
ثنيا لله ولرسوله وان عشور التمر صدقة
ونصف عشور الحب وان للمسلمين

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اللہ کے
بندوں کی جانب جو اسدی ہیں بادشاہان عمان اور اسدین عمان جو ہوں
اونمیں سے بحرین میں (یہ) مضمون کہ اگر وہ ایمان لائیں اور نماز
پڑہیں۔ اور زکوۃ دیں اور اطاعت کریں اللہ اور اسکے رسول
کی اور حق رسول اللہ کا دیں اور عبادت کریں مسلمانوں کی تو امن
میں ہیں اور اونکے لیے وہ سب کچھ ہے جس پر وہ اسلام لائے (یعنی وہ
چیزیں جو اوسوقت اونکے قبضہ میں تہیں جبکہ وہ اسلام لائے) سوا
اسکے کہ آتشکدہ کا مال مستثنے کیا گیا اللہ اور اسکے رسول کیلئے اور
عشر تمر کے صدقہ ہیں اور اسیطرح نصف عشر اناج کے اور

(۳۶) کتاب الی جیفر و عبد و غیرہما من ملوک عمان

نصرهم و نصحهم وان لهم ما للمسلمين مثل ذلك وان لهم ارجاءهم يطحنون بها ما شاؤا

قوله ان مال بيت النار - افاد ان الاوقاف في غير ملة الاسلام اوقاف في الاسلام ايضاً اذا ظهر واعلم فهو حق بيت المال ولذلك اظهر هذا الحكم وجعله مستثنىً من سائر الاموال ولم يجعله ملكاً لاحد من العباد۔

تحقیق مسلمانوں کے لیے ہے مدد دینی انکی اور خیر خواہی انکی اور انکے لیے وہ حقوق ہیں جو مسلمانوں کے لیے ہیں مثل اسکے اور واسطے انکے چکیاں ہرا دیں چکی انکی ہیں پیسیں اونسے جسقدر چاہیں (یعنی کوئی حاصل خراج اسکا ادا نہ لیا جاویگا) **قوله ان مال بیت النار** - اس قول نے یہ فائدہ دیا کہ دوسرے مذہب والوں کے اوقاف ملت اسلام میں بھی بدستور اوقاف رہتے ہیں جبکہ مسلمان اونپر غالب آجائیں پھر وہ حق بیت المال کا ہوجاتا ہے اسی لیے اس حکم کو ظاہر کیا اور باقی مالوں سے اسکو مستثنیٰ کردیا اور اسکو بندوں میں سے کسی کی ملک نہیں رکھا

(۱۳) خطاب حارث بن ابی شمر

هذا ما كتبه صلی اللّٰه عليه وسلم لحارث بن ابي شمر الغساني

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن ابی شمر غسانی کے نام

وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى حارث بن ابي شمر الغساني وكان اميراً بدمشق من جهة قيصر يبنى غوطتها (غوطة اسم موضع متعلق بدمشق قاله الجوهري) نسخة الكتاب هكذا بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى حارث بن ابي شمر سلام على من اتبع الهدى وآمن بالله وصدق فاني ادعوك الى ان تؤمن بالله وحده لا شريك له يبقى لك ملكك -

ذكره في المواهب مع القصة عن الواقدي وابن عائذ وله ذكر في مصباح المضيء فقال قال ابن الجوزي روى الواقدي من اشياخه - فذكره مفصلاً -

اور فرمان لکھا رسول اللہ نے حارث بن ابی شمر غسانی کو جو امیر تھا غوطہ دمشق پر قیصر کی جانب سے (غوطہ ایک جگہ کا نام ہے جو متعلق ہے دمشق کے ایسا ہی بیان کیا ہے جوہری نے) نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے حارث بن ابی شمر کی طرف. سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ پر اور تصدیق کرے - میں بلاتا ہوں تجھکو اس بات کی طرف کہ ایمان لائے تو ایسے اللہ پر جس کا کوئی شریک نہیں ہے تو باقی رہیگا تیرے پاس تیرا ملک۔

ذکر کیا اس کو مواہب میں قصہ کے ساتھ واقدی اور ابن عائذ کے حوالہ سے اور ذکر کیا اسکو مصباح المضی نے بھی پس کہا کہ کہا ابن جوزی نے کہ روایت کیا ہے واقدی نے اپنے اساتذہ سے پس ذکر کیا اس فرمان کو۔

(۱۴) خطاب حارث بن کلال و معافر و ہمدان

هذا ما كتبه صلی اللّٰه عليه وسلم لحارث بن كلال ومعافر وهمدان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن کلال اور معافر و ہمدان (یہ دو نام قبیلہ) کے نام

قال الحافظ هو حارث بن كلال احد اقيال اليمن كتب اليه النبي صلى الله عليه وسلم كتابا وذكره ابن الاثير وقال له ذكر في حديث عمرو بن حزم روى الزهري عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب لحارث وشرحبيل ونعيم بنو عبد كلال - لكن لم يذكر لفظ الكتاب فتفحصته في عدة كتب فلم اجد لكن ذكره جدي في كتابه الذي الفه في السيرة المسمى بالحلية ولم يذكر فيه التخريج فلفظه فيه هكذا -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله الى الحارث بن عبد كلال والى نعمان ومعافير وهمدان اما بعد فاني احمد اليكم الله الذي لا اله الا هو اما بعد فانه وقع بنا رسولكم مقفلنا من ارض الروم فلقينا بالمدينة وبلغ ما ارسلتم به وخبر ما قبلكم وانبأنا باسلامكم وقتلكم المشركين وان الله قد هداكم بهداه وانكم قد اصلحتم واطعتم الله ورسوله واقمتم الصلوة واعطيتم الزكوة واعطيتم من الغنائم خمس الله وسهم النبي وصفيه وما كتب على المومنين من الصدقة - **اقول** ثم ظفرت بلفظ الكتاب في طبقات ابن سعد في ترجمة حارث ونعيم ابنا عبد كلال فقال حدثنا محمد بن عمر قال حدثنا

کہا حافظ نے کہ وہ یعنی حارث بن کلال یمنی سرداروں میں سے تھا فرمان لکھا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ذکر کیا اس کو ابن اثیر نے اور کہا کہ اوسکا ذکر ہے عمرو بن حزم کی حدیث میں۔ روایت کی ہے زہری نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے۔ ابی بکر روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا حارث اور نعیم اور شرحبیل بنو عبد کلال کو فرمان لیکن حافظ اور ابن اثیر نے فرمان کے لفظ نہیں ذکر کیے پس ڈھونڈا میں نے چند کتابوں میں لیکن نہیں پایا انکو لیکن ذکر کیا ہے اوسکو میرے دادا نے جو اونہوں نے سیر میں تصنیف کی ہے جسکا نام حلیہ ہے اور نہیں ذکر کیا اوس میں تخریج فرمان کو۔ لفظ اوس فرمان کے اوس میں اسطرح پر ہیں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کا حارث بن عبد کلال اور نعمان اور معافیر اور ہمدان کی طرف۔ بعد حمد و صلوۃ کے پس تعریف کرتا ہوں میں طرف تمہارے اوس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد اس کے معلوم ہو کہ تمہارے قاصد ہمارے پاس آئے جبکہ لوٹے تھے ہم ارض روم سے پس ملے ہم سے وہ مدینہ میں اور پہونچا وہ پیغام جس کے ساتھ تم نے اونکو بھیجا تھا اور خبر دی تمہارے حالات کی اور خبر دی تمہارے اسلام اور مشرکین سے تمہارے لڑنے کی تحقیق اللہ نے اپنی جانب سے تم کو ہدایت کی ہے اور تحقیق تم صلاحیت پر آگئے اور اطاعت کی تم نے اللہ اور اوسکے رسول کی اور قائم کی تم نے نماز اور دی تم نے زکوۃ اور دیا مال غنیمت میں سے خمس واسطے اللہ کے اور حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور پسند کردہ چیز آپکی مال غنیمت میں سے اور وہ صدقے جو مقرر کیے ہیں اللہ نے مسلمانوں پر۔ **کہتا ہوں** میں پھر مجھے ملگئے اس فرمان کے لفظ طبقات ابن سعد میں حارث و نعیم بن عبد کلال کے ترجمہ میں پس کہا کہ حدیث بیان کی

عمر بن محمد بن صهبان عن زائل بن عمرو عن شهاب بن عبد الله الخولانی ان الحارث ونعیما ابنی عبد کلال والنعمان قیل ذی رعین ومعافر وهمدان اسلموا فدعا رسول الله صلعم ابی بن کعب فقال اکتب الیهم ـ اما بعد ذلکم الحدیث بلفظه الا انه لم یذکر لفظ فلقینا ـ وقال ان اصلحتم بدل قوله انکم اصلحتم ـ

قوله خبر عما قبلکم وانبأنا باسلامکم

اعلم ان من لفظ صیغ الاداء والروایة حدثنا ـ واخبرنا ـ وخبرنا وانبأنا ـ ونبأنا فکل هذه الالفاظ مترادفة عند المتقدمین من اهل الاصول وما ورد فی هذا الکتاب من قوله خبر عما قبلکم وانبأنا باسلامکم اصرح دلیل لهم ویدل علیه ایضا قوله تعم عز وجل یومئذ تحدث اخبارها وقوله تعالی ولا ینبئك مثل خبیر ـ ولکن المتأخرین منهم فرقوا بین هذه الالفاظ فقالوا اذا قال المحدث حدثنا یحمل علی السماع من الشیخ واذا قال اخبرنا یحمل علی سماع الشیخ واذا قال انبأنا یحمل علی الاجازة وهذا باب واسع والاختلاف مبسوط فی کتب الاصول ـ

ہم سے محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمر بن محمد بن صہبان نے بروایت زائل بن عمرو وہ روایت کرتے ہیں شہاب بن عبد اللہ خولانی سے کہ حارث ونعیم بن عبد کلال ونعمان سرداران ذی رعین ومعافر وہمدان اسلام لائے پس بلایا رسول اللہ نے ابی بن کعب کو اور فرمایا کہ لکھ اون کیطرف امابعد ذلکم ـ الحدیث لفظ مثل اوسی فرمان کے مگر نہیں ہے اسمیں لفظ فَلَقِیْنَا کا اور کہا ہے اِنْ اَصْلَحْتُمْ عوض میں اَنَّکُمْ اَصْلَحْتُمْ کے

قوله خبر عما قبلکم وانبأنا باسلامکم ـ جان تو کہ ادا اور روایت الفاظ کے صیغوں میں سے لفظ حدثنا اور اخبرنا ـ اور خبرنا اور انبأنا اور نبأنا ہیں پس یہ سب الفاظ ہم معنی ہیں متقدمین اہل اُصول کے نزدیک اور وہ جو اس فرمان میں ہے یعنے قول رسول اللہ کا ـ خبر عما قبلکم ـ الخ ـ

یہ اون کی صریح دلیل ہے اور یہی دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ عز وجل کا ـ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ـ اور قول اللہ تعالیٰ کا وَلَا یُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِیْرٍ ـ لیکن متاخرین اہل اُصول نے اس میں فرق کیا ہے اور کہا ہے کہ جب محدث حدثنا کہے تو محمول ہوگا اس بات پر کہ اس نے یہ لفظ سُنا ہے اپنے شیخ سے اور جب اخبرنا کہے تو محمول ہوگا شیخ کے سننے پر (یعنی شیخ نے اسکی قراۃ سُنی ہے) اور جب کہے انبأنا تو محمول ہوگا اجازت پر ـ

اور یہ باب وسیع ہے اور لکھا ہے اسکا اختلاف مفصل کتب اُصول میں ـ

هذا ایضاً ما کتبه صلی الله علیه وسلم للحارث ومسرح ونعیم بنو عبد کلال

یہ بھی فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث اور مسرح اور نعیم بنو عبد کلال کو

۳۹ هذا ایضاً ما کتبه صلعم للحارث ونعیم ومسرح بنو عبد کلال

ذکرہ صاحب مصباح المضئی فقال قال محمد بن سعد فی الطبقات عن الزهری قال کتب رسول الله صلے الله علیه وسلم الی الحارث ومسروح ونعیم بنو عبد کلال نسخة الکتاب هکذا۔

الی الحارث ومسروح ونعیم بن عبد کلال من حمیر تسلموا انتم ما امنتم بالله ورسوله وان الله واحد لا شریك له بعث موسی بآیاته وخلق عیسے بکلماته وقالت الیهود عزیر ابن الله وقالت النصاریٰ الله ثالث ثلثة وعیسے ابن الله۔

قال وبعث بهذا الکتاب عیاش بن ابی ربیعة المخزومی۔

ذکر کیا صاحب مصباح المضئی نے پس کہا کہ کہا محمد بن سعد نے طبقات میں زہری سے روایت کرکے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث اور اوس کے بھائیوں بنو عبد کلال کی جانب فرمان (نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ

(یہ خط ہے) حارث اور مسروح اور نعیم بن عبد کلال کی جانب جو قبیلہ حمیر سے ہیں۔ سلامت رہوگے تم جب تک کہ تم ایمان رکھوگے اللہ اور اوس کے رسول اور اس بات پر کہ اللہ ایک ہے نہیں ہے کوئی شریک اوسکا بھیجا اوسنے موسیٰ کو اپنے معجزات دیکر اور پیدا کیا عیسیٰ کو اپنے کلمات سے۔ کہا یہود نے کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور کہا نصاریٰ نے کہ اللہ تیسرا ہے تین میں کا اور عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں (مقصود رسول اللہ کا یہ ہے کہ تم اس سے بچو اور ایسا نہ کہو) کہا راوی نے کہ بھیجا یہ فرمان دیکر عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی کو۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لحارث بن زهیر بن اقیش العکلے

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن زہیر بن اقیش عکلی کے نام

ذکرہ الحافظ وابن الاثیر فقالا روی ابن شاهین من طریق الحارث بن یزید العکلے عن مشیخة من الحی عن الحارث بن زهیر بن اقیش العکلے ان النبی صلے الله علیه وسلم کتب له ولقومه کتابا نسخته۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد النبی لبنی قیس بن اقیش اما بعد فانکم ان اقمتم الصلوة وآتیتم الزکوة واعطیتم سهم الله عز وجل والصفی فانتم آمنون بامان الله عز وجل۔

اختلف فی تعیینه فقال ابن شاهین

ذکر کیا اس کو حافظ اور ابن اثیر نے پس کہا کہ روایت کی ابن شاہین نے حارث بن یزید عکلی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شیخ قبیلہ سے کہ وہ حارث بن زہیر بن اقیش عکلی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا اونکی اور اونکی قوم کے لئے ایک فرمان نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی قیس بن اقیش کے نام۔ بعد حمد وصلوٰۃ کے معلوم ہو کہ اگر تم نے نماز پڑھی اور زکوٰۃ دی اور دیا حصہ اللہ عز وجل کا یعنی خمس مال غنیمت کا اور پسند کردہ شئے رسول اللہ کی مال غنیمت سے تو تم اللہ عز وجل کی امن میں ہو مکتوب الیہ کے تعیین میں اختلاف کیا گیا ہے پس کہا ابن شاہین

مکتوب بنام حارث بن زہیر

(وادری هو حارث بن اقیش ام حارث بن زهیر ذکره ابن الاثیر وقال اما انا فلا اشك انهما واحد ولعل اشتبه علی ابن شاهین حیث رأی لاحدهما حدیث کتاب النبی صلی الله علیه وسلم (ای لابن زهیر) وللآخر حدیث من مات له اربع من ولد (ای لابن اقیش) فظنهما اثنین وانما الحدیثان لواحد وهو الحارث بن اقیش العکلی وهو ابن زهیر بن اقیش نسب مرةً الی ابیه ومرةً الی جده لکن قال الحافظ فی ترجمة ابن زهیر۔ وزعم ابن الاثیر انهما ای هذا والحارث بن اقیش واحدٌ ولیس کما زعم۔

ے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ حارث بن اقیش ہیں یا حارث بن زہیر۔ ذکر کیا اس کو ابن اثیر نے اور کہا مجھے تو اس بات میں کچھ شک نہیں ہے کہ یہ دونو ایک ہیں شاید ابن شاہین کو اس وجہ سے شبہ پڑا کہ اوس نے دیکھا ایک کے نام رسول اللہ کی فرمان والی حدیث کو (یعنی واسطے ابن زہیر کے) اور دوسرے کے لیے من مات له اربعٌ من الولد کی حدیث کو (یعنی واسطے ابن اقیش کے) پس گمان کیا اوس نے اس سے اونکو دو حالانکہ دونو حدیثیں ایک ہی شخص کی ہیں۔ اور وہ حارث بن اقیش عکلی ہیں اور وہ ابن زہیر بن اقیش ہیں کبھی نسبت کیے گئے اپنے باپ کی طرف اور کبھی دادا کی طرف۔ لیکن کہا حافظ نے ابن زہیر کے ترجمہ میں کہ گمان کیا ابن اثیر نے کہ وہ دونو ابن زہیر اور حارث بن اقیش ایک ہی ہیں اور جیسا اوس نے گمان کیا ایسا نہیں ہے بلکہ وہ دونو علیحدہ علیحدہ ہیں۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لحارثة وحصن ابنی قطن

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارثہ اور حصن کے لیے جو بیٹے ہیں قطن کے

ذکر ابن الاثیر ان الحارثة والحصن ابنا قطن وفدا علی النبی صلی الله علیه وسلم فکتب بهما کتابا نسخته۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم لحارثة وحصن ابنی قطن۔ لاهل المواة من بنی خباب من الماء الجاری العشر ومن العثری نصف العشر فی عمائر کلب۔

قال واخرجه ابو عمرو وابو موسی۔

ذکر کیا ابن اثیر نے کہ حارثہ اور حصن بن قطن رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اون دونو کو فرمان لکھدیا نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے حارثہ و حصن ابنی قطن کے نام بنی خباب میں بنجر زمین والوں پر اگر اونہوں نے آباد کیا ہے اوسکو بارجاری سے تو عشر ہے اور جس سے پلائی ہوئی زمین پر نصف عشر ہے ایک سال میں۔ یہ حکم قبائل کلب کے لیے ہے۔

کہا اور تخریج کی ہے اسکی ابو عمرو اور ابو موسے نے۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لخبیب بن عمرو الطائی ثم الاجائی

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے خبیب بن عمرو طائی کو لکھا

۳۳ مکتوب لحارثة وحصن ابنی قطن

۳۴ مکتوب لخبیب بن عمرو الطائی

قال الحافظ ذكر الرشاطي عن علي بن حرب العراقي في التيجان عن ابي المنذر وهو هشام ابن الكلبي عن جميل بن مرثد قال وفد رجل من الاجائيين يقال له حبيب بن عمرو على رسول الله صلى الله عليه وسلم فكتب عليه الصلوة والسلام له كتابا - من محمد رسول الله لحبيب بن عمرو احد بني اجاء ولمن اسلم من قومه واقام الصلوة وآتى الزكوة ان له ماله وماءه -

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا رشاطی نے علی بن حرب سے روایت کر کے کتاب التیجان میں وہ روایت کرتے ہیں ابو منذر ہشام بن کلبی سے وہ روایت کرتے ہیں جمیل بن مرثد سے کہا قبیلہ اجائیین میں سے ایک شخص جسکا نام حبیب بن عمرو طائی تہا رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا پس لکہا آپنے اوسکے لیے ایک فرمان۔ (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے حبیب بن عمرو کے لیے جو بنی اجا میں سے ہے اور اوس شخص کے لیے جو اوسکی قوم میں سے اسلام لایا اور نماز پڑہی اور زکوۃ دی (یاین مضمون کہ) اوسی کیواسطے ہے مال اوسکا اور پانی اوسکا (مراد پانی سے کنواں یا نہر جو ذریعہ آمدنی ہو مطلب کہ ان چیزوں پر قبضہ نہیں کیا جاوے گا)

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحصين بن نضلة الاسدي

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ نے حصین بن نضلہ اسدی کے لئے

عـ۴۷ کتاب لحصین بن نضلة

ذكر الحافظ وابن الاثير قالا رواه ابن منده من طريق عتيق بن عبد الرحمن عن عبد الملك بن ابي بكر بن حزم عن ابيه عن جده عمرو بن حزم ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب لحصين بن نضلة الاسدي ان له ارمدا وكنيفا لا يحاقه فيها احد و كتبه المغيرة -

هذا لفظ الحافظ وعند ابن الاثير ثريرا بالمثلثة وكنيفا - وفي زاد المعاد ثرمدا بالمثلثة والميم وكتيفة - بالتاء الفوقانية والفاء - وايما كان فهما اسم موضعين اقطعهما اله -

ذکر کیا حافظ اور ابن اثیر نے کہا کہ روایت کی ہے ابن منده نے عتیق بن عبد الرحمن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن ابی بکر بن حزم سے عبد الملک روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اون کے باپ روایت کرتے ہیں اپنے دادا عمرو بن حزم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکہا حصین بن نضلہ اسدی کے لیے کہ واسطے اوسکے (معافی میں) ہے ارمد اور کنیف نہ جہگڑا کرے اوسمیں کوئی اور لکہا اسکو مغیرہ نے یہ لفظ حافظ کی روایت کے ہیں اور ابن اثیر کے نزدیک ثریر ثا مثلثہ و کنیفا ہے اور زاد المعاد میں ہے ثرمدا۔ ثا مثلثہ اور میم۔ کتیفۃ۔ تا فوقانیہ۔ اور فا۔ اور جو کچھ بہی ہو وہ نام ہے دو جگہ کا جن کو اون کی جاگیر میں دیا تہا۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لخالد بن الوليد في جواب كتابه رضي الله عنه حين بعثه الى نجران

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے خالد بن ولید کو اونکے خط کے جواب میں لکہا جبکہ اونکو نجران بہیجا تہا

عـ۴۸ کتاب الی خالد بن الولید

ذكر في سيرة الشامية قال قال ابن سعد
في السرايا ان النبي صلى الله عليه وسلم
بعث خالد بن الوليد في شهر ربيع الاول
او جمادى الاولى من سنة عشر الى نجران
وامره ان يدعوهم الى الاسلام قبل ان
يقاتل ثلثة ايام وقال ان استجابوا
فاقبل منهم وان لم يفعلوا فقاتلهم
فخرج اليهم خالد حتى قدم عليهم فبعث
الركبان يضربون في كل وجه ويدعون
الى الاسلام ويقولون ايها الناس
اسلموا تسلموا فاسلموا ودخلوا فيما
دعوا اليه فاقام فيهم خالد يعلمهم شرائع
الاسلام وكتاب الله وسنة نبيه صلى
الله عليه وسلم ثم كتب بذلك الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

بسم الله الرحمن الرحيم لمحمد النبي من
خالد بن وليد السلام عليك يا رسول
الله ورحمة الله وبركاته فاني احمد اليك الله
الذي لا اله الا هو اما بعد يا رسول الله
انك بعثتني الى بني الحارث بن كعب و
امرتني اذا اتيتهم ان لا اقاتلهم ثلثة ايام
وان ادعوهم الى الاسلام فان اسلموا
قبلت منهم واعلمهم معالم الاسلام وكتاب
الله وسنة نبيه وان لم يسلموا اقاتل
معهم واني قدمت عليهم فدعوتهم الى
الاسلام ثلثة ايام كما امرتني يا رسول
الله وبعثت فيهم ركبانا ينادون يا بني

ذکر کیا ہے سیرۃ شامیہ میں کہا کہ کہا ابن سعد نے ذکر سرایا
میں کہ رسول اللہ نے بھیجا خالد بن ولید کو ماہ ربیع الاول
یا جمادی الاول سنہ ۱۰ھ میں نجران کی طرف اور اونکو حکم دیا
کہ لڑنے سے اول اونکو تین دن تک دعوت اسلام کریں
اور فرمایا اگر وہ مان لیں تو قبول کر لو اونسے اسلام اور اگر
نہ مانیں تو لڑو۔ پس کوچ کیا حضرت خالد نے یہاں تک
کہ جب وہاں پہنچے تو بھیجے سوار جو ہر طرف پھرتے تھے
اور بلاتے تھے اسلام کی طرف اور کہتے تھے کہ
اے لوگو اسلام لے آؤ سلامت رہو گے۔ پس
اسلام لے آئے اور داخل ہو گئے اوس امر میں جسکی
طرف بلائے جاتے تھے۔ پس رہے وہاں خالد سکھاتے
تھے اونکو احکام اسلام اور قرآن اور طریقہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا۔ پھر لکھا اس کی بابت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ خط ہے) محمد رسول اللہ
کے لئے خالد بن ولید کی جانب سے۔ سلام ہو آپ پر
یا رسول اللہ اور رحمتیں اللہ کی اور برکتیں اوس کی پس میں
حمد بیان کرتا ہوں طرف آپ کے ایسے اللہ کی کہ نہیں
ہے کوئی معبود مگر وہی۔ بعد حمد کے معلوم ہو کہ یا رسول اللہ
بھیجا تھا آپ نے مجھے بنی حارث بن کعب کی طرف اور حکم کیا
تھا مجھے کہ جب وہاں پہونچوں تو تین دن اونسے نہ لڑوں
اور بلاؤں اونکو اسلام کیطرف پس اگر اسلام لے آئیں تو قبول
کروں اونسے اور سکھاؤں اونکو احکام اسلام اور کتاب اللہ
و سنت رسول اللہ صلعم کی اور اگر اسلام نہ لاویں تو لڑوں اونسے
پس میں یہاں آیا اور تین دن تک اونکو دعوت اسلام
کی جیسکہ حکم دیا تھا آپ نے یا رسول اللہ۔ اور بھیجے
میں نے اونمیں سوار جو پکارتے تھے کہ اے بنی حارث اسلام

کتاب خالد الی رسول اللہ صلعم

الحارث اسلموا تسلموا فاسلموا ولم يقاتلوا
وانی مقیم بین اظهرهم آمرهم بما امرهم
الله به وانهاهم عما نهاهم الله عنه و
اعلمهم معالم الاسلام وسنة النبی صلی الله
علیه وسلم حتی یکتب الی رسول الله صلی
الله علیه وسلم والسلام علیك یا رسول الله
فکتب رسول الله صلی الله علیه وسلم فی جوابه
بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله
الی خالد بن الولید سلام علیك فانی
احمد الیك الله الذی لا اله الا هو اما بعد
فان کتابك جاءنی مع رسولك تخبر ان
بنی الحارث بن کعب قد اسلموا وشهدوا
ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله
قبل ان تقاتلهم واجابوا الی ما دعوتهم الیه
من الاسلام وان الله قد هداهم فبشرهم
واقبل ولیقبل معك وفدهم والسلام
علیك ورحمة الله وبرکاته ـ

سے آؤ سلامت رہوگے پس وہ اسلام لے آئے اور
نہیں لڑے اور میں اون ہی میں ٹھہرا ہوا ہوں حکم کرتا ہوں
اونکو اوس چیز کا جس کے لئے اللہ نے حکم دیا ہے
اور منع کرتا ہوں اوس چیز سے جس سے اللہ نے منع کیا ہے اور
سکھاتا ہوں اونکو احکام اسلام اور سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
یہانتک کہ فرمان آوے میری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والسلام علیک یا رسول اللہ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسکا جواب لکھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے)
محمد رسول اللہ کی جانب سے خالد بن ولید کے نام بسلام ہو تجھپر
میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کی جس کے
سوا کوئی معبود نہیں ہے. بعد حمد کے معلوم ہو کہ تمہارا
خط تمہارے قاصد کے میرے پاس آیا خبر دی مجھکو کہ بنی حارث
بن کعب اسلام لے آئے اور گواہی دی اونہوں نے کہ سوا اللہ کے
کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے بندہ اور اوسکے رسول
ہیں لڑنے سے پہلے اور قبول کیا اونہوں نے دعوت اسلام کو
تحقیق اللہ نے ہدایت دی پس خوشخبری دے انکو اور چاہیئے
کہ آئیں تیرے ہمراہ اونکے ایلچی والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لخالد بن ضماد الازدی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے خالد بن ضماد ازدی کے نام

ذکر فی مصباح المضیء فقال قال ابن سعد
فی الطبقات وکتب رسول الله صلی الله
علیه وسلم الی خالد بن ضماد الازدی
ان له ما اسلم من ارضه علی ان یؤمن
بالله لا شریك له ویشهد ان محمدا عبده
ورسوله وعلی ان یقیم الصلوة ویؤتی
الزکوة ویصوم رمضان ویحج البیت

ذکر کیا مصباح المضی میں پس کہا کہ کہا ابن سعد نے طبقات
میں کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ضماد ازدی
کو فرمان بایں مضمون کہ واسطے اوسکے وہ زمین ہے جسپر وہ
اسلام لایا ہے اس شرط پر کہ ایمان رکھے اللہ پر اس بات کا
کہ نہیں ہے کوئی شریک اوسکا اور گواہی دے کہ محمد اللہ کے بندے
اور اوس کے رسول ہیں اور اس شرط پر کہ نماز پڑھے اور زکوۃ
دے اور رمضان کے روزے رکھے اور کعبہ کا حج کرے

مع ترجمہ فرمان الی خالد بن ضماد الازدی

ولا يؤوي محدثا ولا يرتاب وعلى ان
ينصح لله ولرسوله وعلى ان يحب احباء
الله ويبغض اعداء الله - وعلى محمد
النبي صلى الله عليه وسلم ان يمنعه مما
يمنع منه نفسه وماله واهله وان
لخالد الازدي ذمة الله وذمة محمد
النبي صلى الله عليه وسلم ان وفى وكتب هذا
الكتاب وكتبه ابي. **قوله لا يؤوي**
محدثا - اعلم انه كان من اكبر الكبائر
كما ورد في حديث الصحيح من حديث
على رضي الله عنه لعن الله من آوى
محدثا - ولهذا اعتنى به في مبادي الاسلام
قوله على محمد النبي هذا و **قوله**
ان لخالد الازدي ذمة الله
كلاهما بالشرط في قوله ان وفى -

اور نہ پناہ دے محدث کو اور نہ شک کرے اور اس شرط پر
کہ خیر خواہی کرے اللہ اور اوس کے رسول کی اور دوست
رکھے اللہ کے دوستوں کو اور دشمنی رکھے اللہ کے دشمنوں
سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب ہے کہ روکیں گے
اوس سے وہ امور جو اپنے مال اور نفس اور اہل سے
روکیں اور تحقیق خالد ازدی کے لیے ذمہ اللہ اور ذمہ محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اگر پورا کرے وہ اون
امور کو جو اس فرمان میں ہیں اور لکھا اسکو ابی بن کعب نے
قولہ لا یؤوی محدثا - جان تو کہ محدث کو پناہ دینا اکبر کبائر سے ہے
جیسا کہ وارد ہوا ہے حدیث صحیح میں جو روایت ہے علی
رضی اللہ عنہ سے کہ لعنت کی اللہ نے اوس شخص پر جو پناہ
دے بدعتی کو۔ اور اسی وجہ سے مہتم بالشان کر کے ذکر کیا اسکو
مبادی اسلام میں **قولہ** علی محمد النبی۔ یہ قول اور **قولہ** ان لخالد
الازدی ذمۃ اللہ دونو متعلق ہیں اوس شرط کے ساتھ جو
رسول اللہ کے قول ان وفی میں ہے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لخزيمة بن عاصم بن قطن العكلي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ بن عاصم بن قطن عکلی کے نام

ذكره ابن الاثير وقال الحافظ اخرج ابن
شاهين من طريق سيف بن عمر عن
البحتري بن حكيم العكلي قاضي سجستان
عن ابيه عن خزيمة بن عاصم العكلي وروى
ابن قانع من طريق سيف بن عمر ايضا
عن المنير بن عبد الله بن عدس ان
عدسا وخزيمة وفدا على النبي صلى الله
عليه وسلم فكتب صلى الله عليه وسلم
لخزيمة كتابا نسخته -

ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی
ابن شاہین نے سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں
بحتری بن حکیم عکلی سے جو قاضی تھے سجستان کے۔ وہ
روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ خزیمہ بن عاصم
عکلی سے اور روایت کی ابن قانع نے بھی سیف بن عمر کے
طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں منیر بن عبد اللہ بن عدس سے
کہ عدس اور خزیمہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے
پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کے لئے
فرمان جسکی [illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله لخزيمة بن عاصم انی بعثتك ساعيا علی قومك فلا يضاقوا ولا يظلموا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے فرمان ہے اخزیمہ بن عاصم کے لیے تحقیق بھیجا مینے تجھکو تیری قوم پر عامل زکوۃ بنا کر پس چاہیے کہ نہ تنگ کیے اور ظلم کیے جاویں

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم لذرعة بن سيف

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرعہ بن سیف کے لئے

اعلم ان فی هذا الكتاب اختلاف الروايات فالذی رواه ابن الاثير برواية ابی جعفر عبيد ابی اسحق فهو باسم ذرعه هذا وحارث واخوانه بنو عبد كلال جميعا والذی اخرجه ابن منده وابو نعيم فهو باسم ذرعة وحده كما سنبين وهذا الكتاب عليحدة مستقلة لا جزء كتابه الذی فيه الحارث كما شبه علی البعض لما فيه من التشابه به فجعل هذا الكتاب جزءه وليس كذلك فروی ابن منده من طريق محمد بن عبد العزيز بن عفير قال سمعت ابوی يحدثان عن ابيهما عن جدهما عفير عن ابيه ذرعة بن سيف قال كتب الی رسول الله صلعم - الحديث بطوله و روی ايضا من طريق ابی عبيد بن سلام (ثم) من طريق ابن لهيعة عن ابی الاسود عن عروة ان رسول الله صلے الله عليه وسلم كتب الی ذرعة اذا اتتك رسلی الحديث - قد نقلت هذه الاسانيد من الاصابة واسد الغابة

جان تو کہ اس فرمان میں اختلاف روایات ہے پس وہ جسکو روایت کیا ہے ابن اثیر ابو جعفر عبید ابو اسحق کی روایت سے وہ تو اس ذرعہ اور حارث اور اوس کے بھائی بنو عبد کلال وغیرہ کے نام مشترک ہے۔ اور جس کی تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے وہ اکیلے ذرعہ کے نام کا ہے۔ جیسیکہ ہم ابھی بیان کرینگے۔ اور یہ فرمان خود علیحدہ اور مستقل فرمان ہے نہ جزو ہے اوس فرمان کا جس میں حارث وغیرہ بھی شریک ہیں جیسیکہ بعض کو شبہ ہوا ہے بوجہ مشابہت مضمون کے پس کر دیا اوس نے اس فرمان کو جزو اوسکا اور واقع میں ایسا نہیں ہے۔ پس روایت کی ابن مندہ نے محمد بن عبد العزیز بن عفیر کے طریقہ سے کہا سنا میں نے اپنے والدین سے جو حدیث بیان کرتے تھے اپنے والدین سے اور وہ اپنے دادا عفیر سے عفیر اپنے باپ ذرعہ بن سیف سے کہا کہ فرمان لکھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الی آخرہ اور ابن مندہ نے بھی ابی عبید بن سلام اور ابن لہیعہ کے طریقوں سے روایت کی ہے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسود سے اور وہ عروہ سے کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا ذرعہ کیطرف کہ اذا اتتک رسلی الحدیث نقل کیں ہیں ایسے یہ سندیں اصابہ اور اسد الغابہ سے اور اسی طرح ذکر کیا ہے زاد المعاد میں۔ اور اس کا پورا نسخہ سیرۃ محمدیہ

وكذا ذكره في زاد المعاد۔ وتمام نسخته
في سيرة المحمدية هكذا۔
ان اذا اتاكم رسلي فاوصيكم به خيرا
معاذ بن جبل وعبد الله بن زيد و
مالك بن عبادة وعقبة بن نمر ومالك
بن مرارة واصحابهم وان اجمعوا ما
عندكم من الجزية من مخالفيكم وابلغوها
رسلي وان اميرهم معاذ بن جبل فلا
ينقلبن الا راضيا اما بعد فان محمدا يشهد
ان لا اله الا الله وانه عبده ورسوله
وان مالك بن كعب بن مرارة قد حدثني
انك قد اسلمت من اول حمير وقتلت
المشركين فابشر بخير وامرك بحمير
خيرا ولا تخونوا ولا تخاذلوا فان
رسول الله هو مولى غنيكم وفقيركم
وان الصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل
بيته انما هي زكوة تزكى على فقراء
المسلمين وابن سبيل وان مالكا قد
بلغ الخبر وحفظ الغيب وامركم به خيرا
واخرجه محمد بن سعد في الطبقات في
ترجمة ذرعة قال اخبرنا محمد بن عمر
قال حدثنا عمر بن محمد بن صهبان
عن زائل بن عمرو عن شهاب بن عبد الله
الخولاني ان ذرعة ذا يزن اسلم فكتب
اليه رسول الله صلعم۔ فاخرج طرفا من
هذا الكتاب من قوله اما بعد الى قوله
فابشر بخير وزاد بعده واامل خيرا۔ واشار

ہیں اس طرح ہے کہ تحقیق جب پہونچیں تمہارے پاس
میرے قاصد تو وصیت کرتا ہوں میں تم کو اون کے ساتھ
بھلائی کرنے کی اور معاذ بن جبل اور عبداللہ بن زید اور مالک
بن عبادہ اور عقبہ بن نمر اور مالک بن مرارہ اور اون کے ساتھ
والے ہیں۔ اور وصیت کرتا ہوں میں اس بات کی کہ جو کچھ تم
اپنے مخالفین سے جزیہ جمع کرو وہ دیدو میرے قاصدوں کو
اور تحقیق امیر اون سب کے معاذ بن جبل ہیں پس نہ لوٹیں وہ مگر راضی
اور خوش۔ بعد اس کے معلوم ہو کہ محمد گواہی دیتے ہیں اس
بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور وہ اللہ کے بندہ اور
اوس کے رسول ہیں اور تحقیق مالک بن کعب بن مرارہ نے
خبر دی مجھکو کہ حمیر میں سب سے اول تو نے اسلام لایا اور قتل کیا تو نے
مشرکین کو۔ پس خوشخبری حاصل کر تو بھلائی کی اور حکم کرتا ہوں میں
تجھکو حمیر کے ساتھ بھلائی کرنیکا اور اس بات کا کہ مت خیانت
کرو اور مت گمراہ ہو تحقیق رسول اللہ آقا ہیں تمہارے غنی اور فقیر
کے اور تحقیق صدقہ نہیں حلال ہے محمد کو اور نہ آپ کے
اہل بیت کو جز این نیست کہ وہ زکوۃ ہے خرچ کرتے ہیں آپ
اوسکو فقرائ مومنین اور مسافروں پر اور تحقیق مالک نے پہونچادی
خبر اور یاد رکھا پیغام کو اور حکم کرتا ہوں میں تم کو اوس کے ساتھ
بھلائی کرنیکا اور تخریج کی ہے اس کی محمد بن سعد نے طبقات
میں ذرعہ کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے عمر بن محمد بن صہبان نے بروایت زائل بن عمرو
وہ روایت کرتے ہیں شہاب بن عبداللہ خولانی سے کہ ذرعہ
ذی یزن اسلام لایا پس لکھا اوس کی طرف رسول اللہ صلعم نے
فرمان پس تخریج کی اس میں سے ایک ٹکڑے کی۔ قولہ اما بعد
سے قولہ فابشر بخیر تک اور زائد کیا ہے اس کے بعد
واامل خیرا اور اشارہ کیا ہے اسی فرمان کی طرف مالک بن
مرارہ اور مالک بن عبادہ اور عقبہ بن نمر کے ترجمہ میں جو قاصد

ايضا في ترجمة مالك بن مرارة ومالك
ابن عبادة وعقبة بن نمر الى هذا وكانوا
رسله صلعم اليه - وقال في ترجمة عقبة
وكتب رسول الله الى زرعة ذي يزن يوصيه
بهم ويامرهم ان يجمعوا الصدقة فيدفعوها
الى رسله -

قوله ان الصدقة لا تحل لمحمد - روى البخاري ومسلم في
حديث ابي هريرة انا لا ناكل الصدقة
وفي رواية لمسلم - انا لا تحل لنا الصدقة
واختلف فيه انه ما المراد بانا او لنا
فقال الشافعي رحمه الله وجماعة
من العلماء هم بنو هاشم و بنو
مطلب واستدلوا بما رواه البخاري
انما بنو المطلب وبنو هاشم شئ واحد
وقال ابو حنيفة رحمه الله ومالك
رحمه الله هم بنو هاشم فقط ويدل
عليه ما رواه مسلم واصحاب السنن
من حديث عبد المطلب بن ربيعة
ان هذه الصدقات انما هي اوساخ
الناس وانها لا تحل لمحمد ولا لآل محمد
والمراد بالآل هنا هم بنو هاشم -
وعن احمد في بني المطلب روايتان -

تھے رسول اللہ صلعم کے زرعہ کی طرف - اور کہا ہے عقبہ
کے ترجمہ میں اور فرمان لکھا رسول اللہ نے زرعہ ذی یزن
کی طرف وصیت کرتے تھے آپ اون کی بابتہ اور حکم کرتے
تھے اون کو کہ جمع کریں صدقہ پس دیدیں آپ کے
قاصدوں کو -

قولہ ان الصدقة لا تحل لمحمد - روایت کی ہے بخاری و مسلم نے
ابی ہریرہ کی حدیث میں کہ ہم نہیں کہاتے ہیں صدقہ - اور مسلم
کی روایت کے لفظ ہیں کہ ہم کو نہیں حلال ہے صدقہ - اور
اختلاف ہے اس امر میں کہ ہم سے مراد کون ہے پس کہا
امام شافعی اور ایک جماعت علما نے کہ اوس سے مراد بنو ہاشم
اور بنو مطلب ہیں اور استدلال کیا ہے اونہوں نے
اوس حدیث سے جس کو روایت کیا ہے بخاری نے
کہ بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی چیز ہیں اور کہا امام ابو حنیفہ
اور امام مالک نے کہ مراد ہم سے فقط بنو ہاشم ہیں اور وہ
حدیث دلالت کرتی ہے اسپر جس کو روایت کیا ہے
مسلم اور اصحاب سنن نے عبد المطلب بن ربیعہ سے
کہ یہ صدقہ جز این نیست کہ میل ہے لوگوں کا اور وہ
نہیں حلال ہے محمد کو اور نہ آل محمد کو - اور مراد آل سے
اس جگہ بنو ہاشم ہیں - اور امام احمد سے بنو مطلب کی بابتہ
دو روایتیں ہیں -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لربيعة بن ذي مرحب الحضرمي

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے ربیعہ بن ذی مرحب حضرمی کو لکھا

قال ابن سعد وكتب رسول الله لربيعة ابن ذي مرحب الحضرمي - ونسخته هكذا ذكره في مصباح المضي - انّ لهم اموالهم ونخلهم ورقيقهم واثمارهم وشجرهم ومياههم وسواقيهم ونبتهم وشراجهم بحضرموت وكلّ مال لآل ذي مرحب وانّ كلّ راهن بارضهم يحسب ثمره وسدره وقضبه عن رهنه الذي هو فيه - وان كل ما كان في ثمارهم من خير فانه لايسأله احدٌ عنه وان الله ورسوله براء منه وان نصر آل ذي مرحب على جماعة المسلمين وان ارضهم بريئة من الجور وان اموالهم وانفسهم وزافر حائط الملك الذي كان يسيل الى آل قيس وان الله ورسوله جار على ذلك وكتب معوية الجذامي -

کہا ابن سعد نے اور نامہ لکھا رسول اللہ نے ربیعہ بن ذی مرحب حضرمی کو اور نسخہ اوسکا اسطرح پر ہے - ذکر کیا ہے اسکو مصباح المضی نے تحقیق معاف ہیں اون سبکے مال اور درختہا ے خرما اور اون کے غلام اور اون کے پھل اور اون کے پیڑ اور اون کی نہریں اور اونکا مال تجارت اور اونکا گھانس اور کنکریلی زمین کے نالے جو حضرموت میں ہیں - اور معاف ہے ہر وہ مال جو آل ذی مرحب کا ہے - اور اون کے شہر میں جو باغ وغیرہ رہن ہو اوس کے پھل اور لکڑی اور پیداوار زر رہن میں مجرا کی جاویگی اور اون کے پھلوں میں جو بہتری ہو تو نہ سوال کرے گا اوس کی بابتہ کوئی اونسے اور تحقیق اللہ اور اوس کا رسول بری ہیں اوس سے اور تحقیق آل ذی مرحب کی مدد واجب ہے جماعت مسلمین پر اور اون کی زمین بری ہے ظلم سے اور حکومت اونکے مالوں اور جانوں کی اور اونکے باغات کی آبپاشی کی رجوع کی جاوے آل قیس کی طرف اور اللہ اور اوس کے رسول نے بحال کیا اسکو اور لکھا اسکو معویہ جذامی نے -

غرائب الالفاظ

شرح لغات

قوله سواق - ان كان من سوقة فهي الرعية وان كان من سويقة فهي التجارة - **قوله شراج** - جمع شرجة هو مسيل الماء من الحرة الى السهل -

قولہ سواق - اگر مشتق ہو سوقہ سے تو اس کے معنی رعیت کے ہیں اور اگر مشتق ہو سویقہ سے تو اس کے معنی تجارت کے ہیں - **قولہ** شراج - جمع ہے شرجۃ کی شرجہ کے معنی ہیں زمین جس کا پانی نشیب میں ہے -

قوله سدر - هو شجر النبق وهو نوعان عبری لا شوك له الا ما لا یضر وضال له شوك ونبقه صغار -

المسئلة فی قوله ان کل رهن بارضهم - مفاده ان المرتهن لیس له ان ینتفع بما یحصل من منافع المرهون وقد اختلف فیه العلماء فقال الشافعی وابو حنیفة ومالك وجمهور العلماء لا ینتفع المرتهن من الرهن بشئ وان انتفع فعلیه الضمان وقال احمد واسحق واللیث والحسن وغیرهم انه یجوز للمرتهن الانتفاع بالرهن اذا قام بما یحتاج الیه ولولم یاذن المالك وقال بعض الفقهاء من الحنفیة وغیرهم انه یجوز ذلك باذن المالك مطلقًا

قوله سدر بیری کا پیڑ اور اوس کی دو قسمیں ہیں ایک کو عبری کہتے ہیں وہ تو وہ ہے جس میں سے ایسے کانٹے ہوتے ہیں جن سے ضرر نہو۔ اور دوسرے کو ضال کہتے ہیں جس میں کانٹے ہوتے ہیں اور اوس کے بیر چھوٹے ہوتے ہیں **مسئلہ ہے قول** رسول اللہ ان کل رہن بارضہم میں - فائدہ اِس قول کا یہ ہے کہ رہن لینے والے کو شئے مرہونہ سے نفع لینا جائز نہیں ہے اختلاف کیا ہے اسمیں علما نے پس امام شافعی اور ابو حنیفہ اور امام مالک اور جمہور علما کا مذہب یہ ہے کہ رہن لینے والا شئے مرہونہ سے کسی قسم کا نفع نہ لے اور اگر نفع لیگا تو اوس پر تاوان ہے۔ اور کہا امام احمد اور اسحق اور لیث اور حسن وغیرہ نے کہ جائز ہے رہن لینے والے کو شئے مرہونہ سے نفع حاصل کرنا جبکہ وہ مصارف مرہون کے اپنے ذمہ لیلے اگرچہ اجازت نہ دے مالک یعنی رہن رکھنے والا۔ اور کہا بعض فقہاء حنفیہ وغیرہ نے کہ انتفاع جائز ہے بالکل ہر طرح مالک کی اجازت سے۔

هذا ما كتبه صلی الله علیه وسلم لربیع بن معویة ومطرف بن عبد الله وانس بن المنتقق فی وفد بنی عقیل

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے ربیع بن معویہ اور مطرف بن عبد اللہ اور انس بن منتفق کو لکھا جو ایلچی تھے بنی عقیل کے

قال الحافظ ذكر ابن سعد قال حدثنا هشام بن محمد بن سائب یعنی الكلبی قال حدثنا رجل من بنی عقیل قال وفد مطرف بن عبد الله بن اعلم بن عمرو بن عقیل وانس بن المنتفق بن عامر بن عقیل فبایعوه واسلموا وبایعوه علی من ورائهم من قومهم واعطاهم العقیق وهی ارض فی بلادهم فیها عیون ونخل فكتب صلی الله علیه وسلم بذلك لهم كتابًا

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ابن سعد نے پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن محمد بن سائب یعنے کلبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بنی عقیل میں سے ایک شخص نے کہا کہ ایلچی بنکر آئے مطرف بن عبد اللہ بن اعلم بن عمرو بن عقیل اور انس بن منتفق بن عامر بن عقیل پس بیعت کی اونہوں نے اور اسلام لائے اور بیعت کی اپنی باقی قوم والوں کی طرف سے اور دی اون کو رسول اللہ نے عقیق اور وہ ایک زمین تھی اونکے شہر میں جس میں نہریں اور کھجوروں کے درخت تھے پس لکھی آپ نے اس کی بابتہ اون کے لیے ایک تحریر اسند

۴۲ كتاب لربیع بن معویة

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ هذا ما اعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم ربيعًا و مطرفًا و انسًا اعطاهم النبي صلى الله عليه وسلم العقيق ما اقاموا الصلوة و اتوا الزكوة وسمعوا واطاعوا ولم يعطهم حقا لمسلم قال وكان الكتاب في يد مطرف ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ دی آپنے ربیع اور مطرف اور انس کو۔ دی آپ نے اونکو ارض عقیق جب تک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور حکم مانیں اور اطاعت کریں، اور نہیں دیا ہم نے ادن کو حق کسی مسلمان کا۔ کہا حافظ نے کہ تھا وہ فرمان مطرف کے قبضہ میں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لرزين بن انس سلمى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رزین بن انس سلمی کو

قال ابن الاثير حدثنا ابو الفضل بن ابي الحسن بن ابي عبد الله الفقيه باسناده الى ابي يعلى احمد بن علي قال حدثنا ابو وائل خالد بن محمد البصري قال اخبرنا فهد بن عوف بمنزل بني عامر قال اخبرنا بابل بن مطرف بن رزين بن انس السلمي قال حدثني ابي عن جدي رزين بن انس قال لما اظهر الله عز وجل الاسلام كان لنا بئر فخفنا ان يغلبنا عليها من حولنا فاتيت والنبي صلعم فكتب لي بذلك كتابا بسم الله الرحمن الرحيم ۔ من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم اما بعد فان لهم بئرهم ان كان صادقا ولهم دارهم ان كان صادقا ۔

قال الحافظ اخرجه ابن السكن والطبراني ايضا بهذا الطريق وكذا ذكره ابن عبد البر وقال فهد بن عوف كذاب فلاس وقد تكلم فيه ابو زرعة وغيره **اقول** له شاهد قال

کہا ابن اثیر نے کہ خبر دی ہم کو ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ جو پہونچتی ہے ابو یعلی احمد بن علی تک کہا ابو یعلی نے کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو وائل خالد بن محمد بصری نے کہا خبر دی ہم کو فہد بن عوف نے منزل بنی عامر میں کہا کہ خبر دی ہم کو بابل بن مطرف بن رزین بن انس سلمی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے دادا رزین بن انس سے روایت کر کے کہا جبکہ اللہ عز وجل نے اسلام کا غلبہ کیا تو ہمارا ایک کنواں تھا ہم ڈرے کہ ہمارے پڑوس والے اوسکو ہم سے چھین نہ لیں پس آیا میں رسول اللہ کے پاس آپ نے مجھے اسکی بابتہ فرمان لکھدیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے۔ بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) اونکے واسطے اونکا کنواں ہے اگر ہیں وہ سچے اور اونکے واسطے اونکا گھر ہے اگر ہیں وہ سچے (یعنی اپنی اظہار ملکیت میں) کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن سکن اور طبرانی نے بھی اسی سند سے اور اسی طرح ذکر کیا ہے ابن عبد البر نے اور کہا کہ فہد بن عوف کذاب فلاس ہے اور کلام کیا ہے اسمیں ابو زرعہ وغیرہ نے **کہتا** ہوں میں کہ اس روایت کے لیے

الحافظ روی محمد بن جميل عن بابل بن
مطرف بن العباس عن ابيه عن جده
العباس قال استقطعت النبي صلى الله
عليه وسلم ركية - الحديث وقال ابن مندة
رواه عبد السلام بن عمر الحسني عن بابل
بن عبد الرحمن بن عبد الله بن حزم بن
انس بن عامر السلمي قال حدثني ابي عن
ابائه ان الكتاب كتبه رسول الله صلى
الله عليه وسلم لرزين بن انس - قال
الحافظ ما ادری هل بابل واحد او اثنان

شاہد ہے کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے محمد بن جمیل نے
بابل بن مطرف بن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے اور وہ اپنے دادا عباس سے کہا کہ جاگیر میں دیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رکیۃ الحدیث۔ اور کہا ابن مندہ نے کہ
روایت کیا اسکو عبد السلام بن عمر حسنی نے بابل بن عبد الرحمن
بن حزم بن انس بن عامر سلمی سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ
سے میرے باپ نے اپنے باپ دادا سے روایت
کر کے کہ فرمان لکھا تھا رسول اللہ صلعم نے رزین بن انس
سلمی کو۔ کہا حافظ نے کہ میں نہیں جانتا کہ بابل ایک شخص ہے
یا دو ہیں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لرفاعة بن زيد الجذامي ثم الضبيني

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے رفاعہ بن زید جذامی کو لکھا

ذكر في مصباح المضي فقال قال ابن اسحق
وقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم
في هدنة الحديبية قبل خيبر رفاعة
ابن زيد فاهدى لرسول الله صلى الله عليه
وسلم غلاما (قال ابن عبد البر غلاما
اسود المسمى بمدعم المقتول بخيبر)
واسلم رفاعة فحسن اسلامه وكتب له رسول
الله صلى الله عليه وسلم كتابا الى قومه
وفي كتابه -
بسم الله الرحمن الرحيم - هذا الكتاب من
محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لرفاعة
ابن زيد اني بعثته الى قومه عامة ومن
دخل فيهم يدعوهم الى الله والى رسوله
فمن اقبل منهم ففي حزب الله وحزب رسوله

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں پس کہا کہ کہا ابن اسحق نے اور
آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حدیبیہ کے
سال میں خیبر کے واقعہ سے اول رفاعہ بن زید پس ہدیہ دیا
رسول اللہ کو اونھوں نے ایک غلام (کہا ابن عبد البر نے
کہ اوسکا نام مدعم تھا جو خیبر میں مارا گیا)
اور اسلام لائے رفاعہ پس اچھا ہو گیا اون کا اسلام
اور لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے اونکی قوم کی طرف
ایک فرمان۔ اوس فرمان میں تھا کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی جانب سے رفاعہ بن زید کے لئے بیشک بھیجا ہے اوسکو
اوس کی تمام قوم کی طرف اور اوس شخص کی طرف جو شامل
ہو جاوے اون میں بلاتے ہیں یہ اونکو اللہ اور اوس کے
رسول کی طرف پس جو شخص کہ قبول کرے وہ گروہ اللہ اور
اوس کے رسول کے گروہ میں ہے اور جو نہ قبول کرے

ومن ادبر فله امان شهرين - قال فلما
قدم رفاعة الى قومه اجابوا واسلموا ثم ساروا
الى الحرة حرة الرجلاء فنزلها -
حرة الرجلاء - بفتح اوله ممدودة
في ديار جذام قاله البكري - قال ابن عبد
البر اهل النسب يقولون - الضبيني بالنون
من بني ضبينة من جذام - **ويستنبط**
من قوله فله امان شهرين ان يجوز للامام
ان يقيد الامان بالزمان -
اقول ذكر ابن سعد في الطبقات كتابا
لزيد بن رفاعة الجذامي ولم يخرج لفظه كونه
سابقا في الاسماء فلعل هذا هو واشتبه
في سمه -

اوس کے لیے امن ہے دو ماہ تک - کہا راوی نے
جب آئے رفاعہ اپنی قوم کی طرف تو قبول کیا اونہوں
نے اور اسلام لے آئے پھر گئے رفاعہ حرۃ الرجلا کیطرف اور
وہیں رہنے لگے **حرۃ الرجلاء** بفتح اول الف ممدودہ
دیار جذام میں سے ہے بیان کیا اسکو بکری نے - کہا ابن عبد البر
نے کہ اہل نسب کہتے ہیں رفاعہ کو ضبینی نون کے ساتھ
بنی ضبینہ میں سے جو جذام میں سے ہے - اور **مستنبط** ہوتا ہے
قول رسول اللہ فلہ امان شہرین سے یہ مسئلہ کہ امام کو جائز
ہے کہ امان کو ایک محدود زمانہ تک خاص کر دے -
کہتا ہوں میں کہ ذکر کیا ابن سعد نے طبقات میں
ایک فرمان زید بن رفاعہ جذامی کے نام کا اور نہیں تخریج
کی اوس کے لفظوں کی ذکر کر دیا ہے اوسکو اسماء میں - شاید
یہ وہی ہو اور اس کے نام میں اشتباہ ہو گیا ہو -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لزمل بن عمرو العذري

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمل بن عمر عذری کو

ذكر في زاد المعاد عن ابي الحارث محمد
ابن الحارث بن هاني بن حارث بن هاني
ابن مدلج بن المقداد بن زمل بن عمرو العذري
قال حدثني ابي عن ابيه عن جده عن
ابيه عن زمل بن عمرو قال كتب لنا
النبي صلعم كتابا نسخته -
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول
الله لزمل بن عمرو ومن اسلم معه خاصة
واني بعثته الى قومه عامة - فمن اسلم
ففي حزب الله ومن ابى فله امان شهرين

ذکر کیا زاد المعاد میں ابی الحارث محمد بن الحارث بن ہانی بن
حارث بن ہانی بن مدلج بن المقداد بن زمل بن عمر عذری
سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے
باپ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے
اور وہ اپنے باپ زمل بن عمرو سے کہا کہ لکھا رسول اللہ نے
ہمارے واسطے فرمان جسکا نسخہ یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ
کی جانب سے خاص زمل بن عمرو اور اوس شخص کے لیے
جو اوس کے ساتھ اسلام لا سکے بھیجا میں نے اسکو اسکی
تمام قوم کیطرف پس جو اسلام لا سکے وہ شامل ہے اللہ کے

۱۶ کتاب زمل بن عمرو

شهد على بن ابى طالب ومحمد بن مسلمة الانصارى ۔

گروه میں اور جو انکار کرے اوسکے لیے دو ماہ کیواسطے امن ہے گواہی دی اسپر علی بن ابی طالب اور محمد بن مسلمہ انصاری نے

۵۷ کتاب الی زیادہ بن جہور

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لزيادة بن جهور اللخمي ۔

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ بن جہور لخمی کو

قال ابن الاثير روى حذاق بن حميد بن المستنير بن مساور بن حذاق بن عامر ابن عياض بن محرق اللخمي عن ابيه حميد عن خاله (اخى امه) وهو خالد بن موسى عن ابيه عن جده زيادة بن جهور قال ورد على كتاب النبى صلى الله عليه وسلم نسخته بسم الله الرحمن الرحيم - اما بعد فانى اذكرك الله واليوم الآخر اما بعد فليتق ضعن كل دين دان به الناس الا الاسلام - فاعلم ذلك

کہا ابن اثیر نے کہ روایت کی ہے حذاق بن حمید بن مستنیر بن مساور بن حذاق بن عامر بن عیاض بن محرق لخمی نے اپنے باپ حمید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے ماموں سے (ماں کا بھائی) جو خالد بن موسیٰ ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا زیادہ بن جہور سے کہا آیا میرے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) یاد دلاتا ہوں میں تمھکو اللہ اور قیامت کا دن بعد اس کے (معلوم ہو کہ) چاہیے کہ چھوڑ دیا جاسے ہر وہ دین جسکو لوگوں نے اختیار کر رکھا ہے مگر اسلام جان لے تو اس بات کو۔

قال الحافظ روى الطبرانى فى الصغير وابن مندة من طريق خالد بن موسى بن نائل ابن خالد بن زيادة عن ابيه عن جده عن زيادة بن جهور قال ورد على كتاب النبى صلى الله عليه وسلم - ورواه الوليد بن عمير بن سفيان بن موسى بن نائل عن آبائه ايضاً بهذا الاسناد ۔

کہا حافظ نے کہ روایت کیا اسکو طبرانی نے صغیر میں اور ابن مندہ نے خالد بن موسیٰ بن نائل بن خالد بن زیادہ کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اونکے دادا زیادہ بن جہور سے کہا کہ آیا میرے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور روایت کیا اسکو ولید بن عمیر بن سفیان بن موسیٰ بن نائل نے اپنے باپ دادا سے روایت کر کے اسی سند کے ساتھ

۵۸ کتاب الی سعید بن سفیان

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسعيد بن سفيان الرعيني

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن سفیان رعینی کو

قال ابن الاثير اخرجه ابو موسى من طريق ابى معشر عن يزيد بن رومان عن رجال

کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابو موسیٰ نے ابی معشر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن رومان سے اور

المهد انتهى قال ـ
أعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم سعيد بن سفيان نخل السوارقية و قصرها لا يحاقه فيها احد ومن حاقه فلا حق له وحقه حقٌ وكتب خالد بن سعيد ذكره الحافظ ايضًا وقال فى مصباح المضى الرعلى بدل الرعينى ـ لعلّه تصحيفٌ لانه لم يقله غيره ـ

وہ اشخاص مدائنی سے کہا کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن سفیان کو نخل سوارقیہ اور وہاں کے محل نہ جھگڑا کرے اُس سے ہمیں کوئی اور جو جھگڑا کرے گا اوسکا کوئی حق نہیں ہے اور حق سعید بن سفیان کا ثابت ہے اور لکھا اسکو خالد بن سعید نے ذکر کیا اسکو حافظ نے بھی اور مصباح المضی میں رعینی کی جگہ رعلی ہے۔ شاید وہ کتابت کی غلطی ہے کیونکہ اوس کے سوا اور کسی نے یہ نہیں کہا

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسلمة بن مالك السلمى

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ بن مالک سلمی کے لیے لکھا

قال ابن الاثير اخرجه ابن مندة وابو نعيم وقال الحافظ روى البغوى (الباوردى) من طريق عبد الله بن ابى عبيدة بن محمد بن عمار بن ياسر عن ابيه عن جده عمار بن ياسر ان النبى صلى الله عليه وسلم اقطع سلمة بن مالك السلمى وكتب له ـ
بسم الله الرحمن الرحيم ـ هذا ما اقطع محمد رسول الله سلمة بن مالك اقطعه مابين الحباطى الى ذات الاساور ومن حاقه فهو مبطلٌ وحقه حقٌ ـ
فى الاصابة قال ابن مندة غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه ـ

کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے بغوی نے (باوردی) عبد اللہ بن ابی عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا عمار بن یاسر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی سلمہ بن مالک سلمی کو اور لکھا اون کے واسطے ایک فرمان کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس کی کہ جاگیر دی رسول اللہ نے سلمہ بن مالک کو۔ جاگیر میں دیا آپ نے ذات الاساور اور حباطی کی درمیان کی زمین اور جو جھگڑا کرے اوس سے پس وہ باطل ہے اور اوسکا حق ثابت ہے
اصابہ میں ہے کہ کہا ابن مندہ نے غریب ہے نہیں پہونچی ہم کو یہ حدیث مگر اسی طریقہ سے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسهيل بن عمرو

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے سہیل بن عمرو کو

قال الحافظ قال ابو قرة موسى بن طارق
في السنن له ذكر ابن جريج عن ابن حسين
ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب الى
سهيل بن عمرو
ان جاء كتابي ليلاً فلا تصبحن او نهاراً
فلا تمسين حتى تبعث الي من ماء زمزم
قال فاستعان سهيل باثيلة الخزاعي
حتى جعلا مزادتين فملأهما سهيل
من ماء زمزم وبعث بهما على بعيرين
ورواه المفضل بن محمد الجندي عن
ابن ابي عمر عن سفيان عن ابراهيم بن نافع
عن ابن ابي حسين نحوه - ويعلم مما
رواه الفاكهي من طريق محمد بن سليمان
ابن مسمول عن حزام عن هشام عن ابيه
عن ام معبد ان المبعوث بذلك من
عند سهيل مولاة له ازيهر -

کہا حافظ نے کہ بیان کیا ابو قرہ موسی بن طارق نے اپنی
سنن میں کہ ذکر کیا اسکو ابن جریج نے ابن ابی حسین سے روایت
کر کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا سہیل
بن عمرو کو۔
اگر پہونچے تجھے میرا خط رات کو تو صبح مت ہونے دے
اور جو پہونچے دن کو تو رات مت ہونے دے یہانتک کہ
بھیجے تو مجھے مار زمزم (مطلب یہ کہ نامہ پہونچنے پر
بہت جلد مجھے مار زمزم بھیجدے) کہا راوی نے پس
مدد چاہی سہیل نے اثیلہ خزاعی سے یہانتک کہ دو مشکیں
طیار کریں اور بھرا اونکو سہیل نے مار زمزم سے اور بھیجا اونکو
اونٹ پر لادکر۔ اور روایت کیا ہے اسکو مفضل بن محمد جندی نے
ابن ابی عمر سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے
سفیان روایت کرتے ہیں ابراہیم بن نافع سے وہ ابن ابی حسین سے مثل
اسکے اور معلوم ہوتا ہے اوس روایت سے جو فاکہی نے محمد بن سلیمان بن
مسمول کے طریقہ سے کی ہے محمد بن سلیمان روایت کرتے ہیں حزام
سے حزام اپنے باپ ہشام سے وہ اپنے باپ سے اور وہ ام معبد سے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسلمان الفارسي رضي الله عنه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے لیے

ذكر في السيرة المحمدية في المعجزات
قال وكتب عليه السلام عهداً لحي سلمان
هذا الكتاب من محمد بن عبد الله رسول
الله سأله الفارسي سلمان وصية باخيه
ماهاد بن فروخ بن مهيارة واقاربه

ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں ذکر معجزات میں کہا کہ لکھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عہدنامہ سلمان کے قبیلہ کے
لیے یہ کتاب ہے محمد بن عبد اللہ کی جانب سے جو اللہ کے رسول
ہیں درخواست کی ہے اوسکے لیے سلمان فارسی نے وصیت
کی غرض سے اپنے بھائی مہاد بن فروخ بن مہیارہ اور اوس کے

اهل بيته وعقب من بعده ما تناسلوا من اسلم منهم سلام الله - احمد الله اليكم ان الله امرني ان اقول لا اله الا الله وحده لا شريك له - الى اخره وفيه وكتب علي بن ابي طالب - هكذا اخبر تمام ذكره واني تفحصت في عدة كتب لكني ما وجدت فيما سواه -

اقارب اور اہل بیت کیلئے اور اوسکے بعد اون کے لیے جبتک کہ اونکی نسل باقی رہے جو لوگ کہ مسلمان ہوں اونمیں سے اللہ کا سلام ہو حمد بیان کرتا ہوں میں تمہاری طرف اللہ کی تحقیق اللہ نے حکم کیا ہے مجھکو کہ کہوں میں لا الہ الا اللہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے - الی آخرہ اور اسمیں ہے کہ - اور لکھا علی بن ابی طالب نے - اسیطرح ناقص ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں میں نے اوسکو چند کتابوں میں ڈھونڈا لیکن سوا اوس کے اور کسی میں نہیں ملا -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى شرحبيل وحارث ونعيم بنو عبد كلال اقيال ذي رعين ومعافر وهمدان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے شرحبیل و حارث و نعیم بنو عبد کلال سرداران ذی رعین و معافر و ہمدان کو

اخرج الحاكم فقال اخبرنا ابو نصر احمد بن سهل الفقيه بخارا قال حدثنا صالح بن محمد بن حبيب الحافظ قال حدثنا الحاكم بن موسى حدثنا يحيى ابو زكريا بن محمد العنبري قال حدثنا ابو عبيد الله محمد بن ابراهيم بن سعيد العبدي قال حدثنا ابو صالح الحاكم بن موسى القنطري قال حدثنا يحيى بن حمزة عن سليمان بن داؤد عن الزهري عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كتب الى اهل اليمن بكتاب فيه الفرائض والسنن والديات وبعث مع عمرو بن حزم فقرأت على اهل اليمن وهذا نسختها -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله الى شرحبيل بن عبد كلال والحارث ابن عبد كلال ونعيم بن عبد كلال قيل ذي

تخریج کی ہے حاکم نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو نصر احمد بن سہل فقیہ نے بخارا میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن محمد بن حبیب حافظ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حاکم بن موسیٰ نے اور حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ ابو زکریا بن محمد عنبری نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو عبید اللہ محمد بن ابراہیم بن سعید عبدی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح حاکم نے موسیٰ قنطری سے روایت کر کے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے سلیمان بن داؤد سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اور ابو بکر اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ سے کہ آپ نے لکھا اہل یمن کو ایک فرمان جسمیں فرائض سنن اور دیات کا بیان تھا اور بھیجا وہ فرمان عمرو بن حزم کے ہمراہ پس پڑھا گیا وہ اہل یمن پر نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے شرحبیل بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال سرداران قبیلہ ذی رعین اور معافر و ہمدان کے نام بعد حمد و ستایش کے معلوم ہو کہ

ذکر کتاب الی شرحبیل و نعیم و حارث بنو عبد کلال

رعين ومعافيرو همدان - اما بعد فقد
رجع رسولكم واعطيتم من المغانم خمس
الله وماكتب الله على المؤمنين من العشر
وما سقت السماء اوكان سيحا اوكان بعلا
ففيه العشر اذا بلغ خمسة اوسق وما
سقي بالرشاء والدالية ففيه نصف العشر
اذا بلغ خمسة اوسق وفى كل خمسة من
الابل سائمة شاة الى ان تبلغ اربعا
وعشرين فان زادت واحدة على اربع
وعشرين ففيها بنت مخاض فان لم توجد
بنت مخاض فابن لبون ذكرا الى ان تبلغ
خمسا وثلثين فاذا زادت واحدة ففيها
بنت لبون الى ان تبلغ خمسا واربعين
فان زادت واحدة على خمس واربعين
ففيها حقة طروقة الجمل الى ان تبلغ
ستين فان زادت على ستين واحدة
ففيها جذعة الى ان تبلغ تسعين فان زادت
واحدة ففيها حقتان طروقتا الجمل الى ان
تبلغ عشرين ومائة فان زادت على
عشرين ومائة ففى كل اربعين بنت لبون
وفى كل خمسين حقة - وفى صدقة الغنم
فى سائمتها اذا بلغت اربعين الى عشرين
ومائة شاة فاذا زادت على عشرين
ومائة ففيها الخ ففيها شاتان الى ان تبلغ
مائتين فان زادت واحدة ففيها ثلث
شياه الى ان تبلغ ثلثمائة فان زادت ففى
كل مائة شاة لا يؤخذ فى الصدقة هرمة

واپس آیا تمہارا قاصد اور دیا تم نے مال غنیمت میں سے
خمس واسطے اللہ اور وہ جو فرض کیا اللہ نے مسلمانوں
پر یعنی عشر اور بارانی کھیتی یا جاری پانی کی کھیتی یا سیحہ
کے باغ پس ان سب میں عشر ہے جبکہ (پیداوار)
پانچ وسق ہوجاوے اور جو پلایا جاوے مشکوں اور
ڈول سے تو اوس میں نصف عشر ہے جبکہ (پیداوار)
پانچ وسق ہوجاوے - اور بیڑ میں چرنیوالے اونٹوں پر
ہر پانچ پر ایک بکری ہے چوبیس تک پس اگر زائد ہوجاوے
چوبیس پر ایک ہی تو اون میں ایک بنت مخاض اگر بنت
مخاض نہ ملے تو ایک ابن لبون نر پینتیس تک پس اگر
زائد ہوجاوے ایک ہی تو اون میں زکوۃ بنت لبون ہے
پینتالیس تک پس اگر زائد ہوجاوے پینتالیس پر ایک ہی
تو اوس میں ایک حقہ ہے جو جفتی کے قابل ہو ساٹھ تک
پس اگر زائد ہوجاوے ساٹھ پر ایک بھی تو اوس میں ایک
جذعہ ہے نوے تک پس اگر زائد ہوجاوے ایک ہی
تو اوس میں دو حقہ ہیں قابل جفتی ایک سو بیس تک پس اگر
زائد ہوجائیں ایک سو بیس پر تو ہر چالیس کی زیادتی پر ایک
بنت لبون ہے اور ہر پچاس کی زیادتی پر ایک حقہ - اور
بیڑ میں چرنیوالی بکریوں کی زکوۃ میں جب چالیس ہوجاویں
تو ایک سو بیس تک ایک بکری ہے اور جب زائد ہوجاویں
ایک سو بیس سے تو اسمیں الخ - دو بکریاں ہیں دو سو تک
پس اگر زائد ہوجاوے اوسپر ایک ہی تو اوس میں تین
بکریاں ہیں تین سو تک - پس اگر اوسپر زائد ہوجاویں تو
ہر سینکڑے کی زیادتی پر ایک بکری ہے اور نہ لیے
جاویں زکوۃ میں بیکار اور بہت بوڑھا اور نہ عیب دار
اور نہ بوک اور جمع نہ کیا جاوے زکوۃ کے لیے مال
متفرق - اور نہ متفرق کیا جاوے مجتمع صدقہ کے خوف سے

ولا ذات عوار ولا تيس الغنم ولا يجمع
بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية
الصدقة وما كان من خليطان فانهما
يتراجعان بينهما بالسوية وفي كل خمس
اواق من الورق خمسة دراهم وما زاد ففي
كل اربعين درهما درهم وليس فيما دون
خمس اواق شئ وفي كل اربعين دينارًا
دينار والصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل
بيته انما هي زكوة تزكي بها انفسكم وللفقراء
المؤمنين وفي سبيل ولا في رقيق ولا في
مزرعة ولا عمالها شئ اذا كانت تودي
صدقتها من العشر وانه ليس في عبد
مسلم ولا في فرسه شئ - وان اكبر
الكبائر عند الله تعالى يوم القيمة الشرك
بالله وقتل النفس المؤمنة بغير حق
والفرار في سبيل الله يوم الزحف و
عقوق الوالدين ورمي المحصنة وتعلم
السحر واكل الربوا واكل مال اليتيم وان
العمرة الحج الاصغر ولا يمس القرآن الا
طاهر ولا طلاق قبل املاك ولا عتاق
حتى يبتاع ولا يصلين احد منكم في ثوب
واحد ليس على منكبيه شئ ولا يحتوي
في ثوب واحد ليس بين فرجه وبين السماء
شئ ولا يصلي احد منكم في ثوب واحد و
شقه باد ولا يصلي احد منكم عاقص
شعره ومن اعتبط مؤمنا قتلا عن
بينة فانه قود الا ان يرضي اولياء المقتول

اور جو مال دو شریکوں کا ہو تو اونکو چاہیئے کہ زکوٰۃ آپس میں
برابر تقسیم کرلیں اور چاندی کی زکوٰۃ میں ہر پانچ اوقیہ کی
مقدار پر پانچ درہم ہیں اور جب زائد ہو تو ہر چالیس درہم
پر ایک درہم۔ اور پانچ اوقیہ سے کم مقدار پر کچھ زکوٰۃ
نہیں ہے۔ اور ہر چالیس دینار میں زکوٰۃ کا ایک دینار
ہے اور صدقہ جائز نہیں محمدؐ کے لیے اور نہ آپ کے
اہل بیت کے لیے جز این نیست کہ وہ زکوٰۃ ہے
کہ تزکیہ کرتے ہیں رسول اوس سے تمہارا اور وہ
واسطے فقراء مومنین کے ہے اور مسافروں کے لیے
ہے۔ اور مسلمان کے غلام اور اوس کے گھوڑے
میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور تحقیق اکبر کبائر اللہ کے نزدیک
قیامت کے دن شرک کرنا ہے اللہ کے ساتھ اور مار ڈالنا
مسلمان کا بلا کسی سبب کے اور بھاگنا اللہ کے راستہ
سے لڑائی میں اور نافرمانی والدین کی اور تہمت لگانا عفیفہ
کو اور جادو سیکھنا اور سود کھانا اور یتیم کا مال کھا جانا اور
تحقیق عمرہ حج اصغر ہے اور نہ چھوئے کوئی قرآن کو مگر
پاک اور طلاق نہیں قبل نکاح کے اور نہیں جائز آزاد کرنا
یہانتک کہ خریدے اوسکو اور نہ نماز پڑھے تم میں سے کوئی
ایک کپڑے میں حالانکہ نہو اوسکے مونڈھوں پر کچھ اور نہ اختیار کرے
ایک کپڑے میں کہ نہ ہو اوس کے فرج اور آسمان کے
درمیان کچھ اور نہ نماز پڑھے کوئی تم میں کا ایک کپڑے
میں اور اوس کی ایک جانب کھلی ہوئی ہو اور نہ نماز پڑھے
کوئی تم میں کا اپنے بالوں کا جوڑا باندھکر اور جو شخص
کہ قتل کردے مومن کو جو ثابت ہو جاوے گواہوں
سے قصاص لیا جائے مگر کہ راضی ہو جاویں وارث
مقتول کے اور تحقیق بدلہ میں نفس کے دیت کے
سو اونٹ ہیں اور ناک میں جبکہ جڑ سے کاٹ لی جاوے

وان فی النفس الدیۃ مائۃ من الابل وفی الانف اذا اوعب جدعہ دیۃ وفی اللسان الدیۃ وفی الشفتین الدیۃ وفی الذکر الدیۃ وفی البیضتین الدیۃ وفی الصلب الدیۃ وفی العینین الدیۃ وفی الرجل الواحدۃ نصف الدیۃ وفی المامومۃ نصف الدیۃ وفی الجائفۃ ثلث الدیۃ وفی المنقلۃ خمسۃ عشر من الابل وفی کل اصبع من الاصابع فی الید والرجل عشر من الابل وفی کل سن خمس من الابل وفی الموضحۃ خمس من الابل وان الرجل یقتل بالمرأۃ وعلی اہل الذہب الف دینار۔

اخرجہ الی قولہ لا فی فرسہ شئ فی جامع ازہر وقال اخرجہ الطبرانی فی الکبیر عن عمرو بن حزم وفیہ سلیمان بن داؤد الجرشی وثقہ احمد وضعفہ ابن معین وبقیۃ رجالہ ثقات۔ **قلت** وکذا رواہ النسائی فی العقول فی ذکر باب حدیث عمرو بن حزم واختلاف الناقلین لہ فروی طرفا منہ فی العقول وساق الکتاب بقولہ اما بعد وکان فی کتابہ ان من اعتبط مومنا۔ وفی اسنادہ ایضا سلیمان بن داؤد۔ وقد تابعہ سلیمان بن الارقم فیما رواہ النسائی ایضا ھناک من طریق محمد بن بکار قال حدثنا یحیی قال حدثنا سلیمان بن الارقم قال حدثنی زہری عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلعم کتب

پوری دیت ہے اور زبان میں پوری دیت ہے اور دونوں ہونٹوں کی پوری دیت ہے اور عضو تناسل کی پوری دیت ہے اور خصیتین کی پوری دیت ہے اور کمر ٹوٹنے میں پوری دیت ہے اور دونوں آنکھوں کی پوری دیت ہے اور ایک پاؤں کی آدہی دیت ہے اور زخم مامومہ میں نصف دیت ہے اور زخم جائفہ میں ثلث دیت ہے اور اوس چوٹ میں جو لکڑی وغیرہ کی جنس سے ہو پندرہ اونٹ ہیں اور ہاتھ اور پیر کی اونگلیوں میں سے ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں اور ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہیں اور زخم موضحہ میں پانچ اونٹ ہیں اور مرد مار ڈالا جائے عورت کے عوض میں اور مالداروں پر دیت کے ہزار دینار ہیں۔

تخریج کی ہے قولہ لا فی فرسہ شئ تک اس کی جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر میں عمرو بن حزم سے اور اس کی سند میں سلیمان بن داؤد جرشی ہیں ثقہ بیان کیا ہے ان کو امام احمد نے اور تضعیف کی ہے انکی ابن معین نے اور باقی راوی اس کے ثقہ ہیں **کہتا** ہوں میں اور اسیطرح روایت کیا ہے نسائی نے دیات میں عمرو بن حزم کی حدیث اور اختلاف ناقلین کے بیان میں پس روایت کیا ہے ایک ٹکڑا اسکا دیات میں اور بیان کیا کتاب کو اپنے قول اما بعد سے اور تہا اوس فرمان میں کہ جو کوئی قتل کرے مومن کو اور اوسکی اسناد میں بہی سلیمان بن داؤد ہیں اور متابعت کی ہے اسکی سلیمان بن ارقم نے اوس روایت میں جسکو روایت کیا ہے نسائی نے بہی اسی مقام پر محمد بن بکار کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یحیی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن ارقم نے کہا کہ حدیث بیان کی مجہہ سے زہری نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ

الی اهل الیمن بکتاب فیه الفرائض والسنن والدیات وبعث به مع عمرو بن حزم فقرئ علی اهل الیمن فذکر مثله قال النسائی و سلیمان بن الارقم متروک الحدیث و قد روی هذا الحدیث یونس عن الزهری مرسلا ثم اسنده عن الزهری قال قرأت کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی کتب لعمرو بن حزم حین بعثه علی نجران و کان الکتاب عند ابی بکر بن حزم فکتب رسول الله صلعم هذا بیان من الله و رسوله یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ وکتب الآیات فیها حتی بلغ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ثم کتب هذا کتاب الجراح فی النفس الحدیث **قلت** قد وهم النسائی رحمه الله فی قوله قد روی هذا الحدیث یونس عن الزهری مرسلا وذلک لان النبی صلعم حین بعث عمرو بن حزم الی نجران کتب له کتابین الکتاب الاول کتبه الی بنو عبد کلال الذی صرح فیه من محمد رسول الله الی شرحبیل بن عبد کلال و کان فی جواب رسالتهم وهو هذا والثانی کتبه لعمرو بن حزم بنفسه خاصة وسنورده فی حرف العین فهو غیر ذلک ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا اہل یمن کی طرف ایک فرمان جس میں فرائض اور سنن اور دیات کا بیان تھا اور بھیجا اسکو لیکر عمرو بن حزم کو پس پڑھا گیا وہ اہل یمن پر پس ذکر کیا مثل اس کے کہا نسائی نے کہ سلیمان بن ارقم متروک الحدیث ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو یونس نے زہری سے مرسل پھر سند چلائی ہے زہری سے کہا کہ پڑھی میں نے وہ تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو لکھی تھی آپنے اونکو جبکہ بھیجا تھا نجران اور تھی کتاب ابی بکر بن حزم کے پاس پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ بیان ہے اللہ اور اوس کے رسول کی جانب سے اے وہ لوگو جو ایمان لائے پورا کرو عہدوں کو۔ اور لکھیں آیتیں اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَاب تک۔ پھر لکھا ہذا کتاب الجراح فی النفس الحدیث۔

کہتا ہوں میں کہ وہم ہوا ہے نسائی رحمہ اللہ کو اپنے قول قد روی ہذا الحدیث یونس عن الزہری مرسلاً میں۔ اور یہ اس لیے کہ جب رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو نجران بھیجا ہے تو اونکو دو فرمان لکھکر دئے تھے۔ ایک تو بنو عبد کلال کے نام جس میں تصریح ہے کہ من محمد رسول اللہ الی شرحبیل ابن عبد کلال اور یہ اون کے خط کے جواب میں تھا اور دوسرا خود عمرو بن حزم کو بھی لکھدیا تھا جس کو بیان کرینگے ہم حرف عین میں اور وہ اس سے علیحدہ ہے۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

سیحًا۔ السیح بالفتح الماء الجاری المنبسط

سیحًا سیح بفتح۔ وہ پانی جو بہتا ہوا ہو پھیلی ہوئی زمین پر۔

علی الارض والمراد الارض الذی سقی منہا۔ **بعلاً**۔ ھو مانبت من النخیل فی ارض یقرب ماءھا ورسخت عروقھا فی الماء فاستغنت عن ماء السماء والانہار وغیرھا **قولہ عجفا ھرما**۔ العجف بالحرکۃ الھزال والھرم کبیر سقط اسنانہ وایضا کبر سن یودی الی تساقط بعض القوی وضعفھا۔ **قولہ وما کان من خلیطان** - ای ما کان متمیز الاحد خلیطین فاخذ الساعی من ذلک المتمیز یرجع الی صاحبہ بحصتہ بان کان لکل عشرون یرجع بقیمۃ نصف شاۃ ولو کان لاحدھما مائۃ وللاخر خمسون فاخذ الشاتین من صاحب المائۃ رجع بثلث قیمتہا او من صاحب الخمسین رجع بثلثی قیمتہا او من کل شاۃ رجع صاحب المائۃ بثلث قیمۃ شاۃ والاخر بثلثی قیمۃ شاۃ وصورتہ الاخران یکون لاحدھما مثلا اربعون بقرۃ وللاخر ثلثون بقرۃ ومالھما مختلط فیاخذ الساعی عن الاربعین مسنۃ وعن الثلثین تبیعا فیرجع باذل المسنۃ بثلثۃ اسباعھا علی شریکہ وباذل التبیع باربعۃ اسباعہ علی شریکہ لان کلواحد من السنین واجب علی الشیوع کان المال ملک واحد وفی قولہ **بالسویۃ** دلیل علی ان الساعی اذا ظلم احدھما بالزیادۃ لا یرجع بھا علی شریکہ وفی

حدیث میں مراد وہ زمین ہے جس کی کھیتی ایسے پانی سے ہو **بعلاً** وہ درختہائے خرما جو ایسی زمین میں ہوں جسکا پانی سطح زمین سے قریب ہو اور جڑیں درختوں کی پانی تک پہونچی ہوئی ہوں کہ بارش اور نہر وغیرہ کی محتاج نہوں **قولہ عجفاً ہرماً** عجف بفتح العین والجیم۔ دُبلا جانور۔ ہرم بوڑھا دنداں شکستہ۔ اور بھی ہرم وہ بوڑھا جانور جس کے قوی بڑھاپے کی وجہ سے بیکار ہوگئے ہوں۔

قولہ وما کان من خلیطان۔ یعنی جو مال کہ ممتاز ہو ہر ایک شریک کا پس لیوے عامل زکوۃ اس متمیز مال میں سے تو اوس کا دوسرا شریک اپنے حصہ کا مقدار زکوۃ اپنے شریک سے واپس لیلے اسطرح کہ مثلاً ہر ایک کی بیس بکریاں ہوں تو شریک اپنے دوسرے شریک سے آدہی بکری کی قیمت واپس لیلے اور اگر ایک شریک کی سو بکریاں ہوں اور دوسرے کی پچاس اور عامل زکوۃ نے دو بکریں سو بکریوں والے سے لیلی ہوں تو وہ پچاس بکریوں والے سے دو بکریوں کی ثلث قیمت لیلے یا اگر عامل زکوۃ نے پچاس بکری والے سے دو بکریاں لیلی ہوں تو وہ سو بکری والے سے دو بکریوں کی قیمت کا دو ثلث لیلے اور اگر عامل نے ہر ایک سے ایک ایک بکری لی ہو تو سو والا اپنی بکری کی ثلث قیمت سے اور پچاس والا دو ثلث اپنی بکری کی قیمت کا۔ اور اسکی دوسری صورت یہ کہ مثلاً ایک کے چالیس بیل دوسرے کے تیس بیل اور مال دونوں کا ملا ہوا ہے اور عامل زکوۃ نے چالیس والے سے مسنہ لیا اور تیس والے سے تبیعہ لیا۔ تو مسنہ دینے والا اوسکی قیمت کا ۳/۷ اپنے شریک سے لے اور تبیعہ دینے والا ۴/۷ اپنے شریک سے لے اسواسطے کہ ہر ایک مسنہ و تبیعہ اوس مال پر واجب ہے علی سبیل الاشتراک گویا مال ملک واحد ہے اور قول رسول اللہ کا **بالسویۃ** دلیل ہے اِس بات پر کہ عامل اگر ایک شریک پر زیادہ لیکر ظلم کر جاوے تو وہ زیادتی اپنے

التراجع دليل على ان الخلطة تصح مع
تمييز الاعيان عند من يقول به
اواقي - بشدة ياء وخفتها جمع
اوقية بضم همزة وشدة ياء و
قد يجيئ وقية وليست بغالبة وكانت
قديما اربعين درهمًا -

شریک سے واپس نہیں لے سکتا اور تراجع پر دلیل ہے اس بات پر کہ خلط کرنا مال کا درست ہے اگرچہ
اموال شرکا کے متمیز ہوں اور یہ مذہب ہے فقہا کا - **اَواقی** یائے تحتانیہ
کی تشدید اور تخفیف بھی جائز ہے جمع ہے اوقیہ کی بضم ہمزہ و
تشدید تحتانیہ اور کبھی مستعمل ہوتا ہے وقیہ اور یہ فصیح نہیں ہے
قدیم عہد میں چالیس درہم کا ہوتا تھا ۔

صحيفة النبي صلى الله عليه وسلم الذي كان عند علي رضي الله عنه

صحیفہ رسول اللہ صلعم کا جو تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس

روى الامام احمد في المسند باسانيد
مختلفة عن علي رضي الله خطب على المنبر
وعليه سيف حليته حديد يقول والله ما
عندنا كتاب نقرأه عليكم الا كتاب الله
وهذه الصحيفة اعطانيها رسول الله صلعم
فيها فرائض الصدقة -
ومن احدث حدثا او آوى محدثا فعليه
لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا
يقبل منه صرف ولا عدل وان ابراهيم
عليه السلام حرم مكة واني احرم المدينة
حرام ما بين حرتيها وفي نسخة ما بين عائر
الى ثور ويحماها كله لا يختلى خلاها ولا
ينفر صيدها ولا تلتقط لقطتها الا لمن
اشاد بها ولا تقطع منها شجرة الا ان
يعلف رجل بعيره ولا يحمل فيها
السلاح لقتال وان المؤمنون تتكافأ
دماؤهم ويسعى بذمتهم ادناهم وهم
يد على من سواهم وان لا يقتل مؤمن بكافر

امام احمد نے مسند میں مختلف طریقوں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ
عنہ سے روایت کی ہے کہ اونہوں نے خطبہ پڑھا منبر پر اور آپ ایک
تلوار باندھے ہوئے تھے جسکی [illegible] لوہے کی تھی آپ فرماتے
تھے کہ قسم اللہ کی ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے جو تم پر پڑھیں سوا
کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے جو مجھے رسول اللہ نے دیا تھا۔
اس میں فرائض صدقہ کا بیان ہے ۔
اور یہ بھی ہے کہ جو کوئی بدعت کرے یا بدعتی کو پناہ دے اوس پر اللہ
اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے نہ قبول کیا جاوے گی اوس سے
توبہ اور نہ فدیہ اور یہ کہ ابراہیم علیہ السلام نے حرم بنایا تھا مکہ کو اور
میں نے حرم کر دیا ہے مدینہ کو حرام ہے لینا اوس چیز کا جو مدینہ کے دونوں
جانب پتھریلی زمین کے درمیان ہے اور ایک نسخہ میں ہے کہ درمیان
عائر کے ثور تک اور اوسکی [illegible] حرمت کی جائے اوسکا گھاس اور
نہ بھگایا جائے اوسکا شکار اور نہ اوٹھائی جاوے وہاں کی پڑی چیز مگر وہ
شخص جو اوسکا اعلان کرے اور نہ کاٹا جائے اوسکا درخت مگر یہ کہ چرا دے
اپنے اونٹ کو اور نہ اوٹھائے جاویں اوس میں ہتھیار لڑائی کیلئے اور
مسلمان سب برابر ہیں قصاص میں اور کوشش کیا وے
ادنی مسلمان کی حفاظت میں اور مسلمان مشترک ہیں مدد
میں اپنے ماسوا پر نہ قتل کیا جاوے مومن کافر کے بدلے میں

صحیفۃ النبی صلعم الذی کان عند علی [illegible]

ولا ذو عهد فی عهده وان من ادعی الی
غیر ابیه ومن تولی قوما بغیر اذن موالیه
فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین
لا یقبل الله عنه صرفا ولا عدلا ولعن الله
من ذبح لغیر الله ولعن الله من سرق
منار الارض ولعن الله من لعن والدیه
وفی روایة للبخاری عن ابی حذیفة قال
قلت لعلی رض هل عندکم کتاب قال لا
الا کتاب الله او فهم اعطیه رجل مسلم
او ما فی هذه الصحیفة قلت وما فی هذه
الصحیفة قال ـ
العقل و فکاک الاسیر ولا یقتل مومن بکافر
وقد روی اطراف هذا الکتاب فی مسلم
وغیره من السنن قال الحافظ والجمع بین
هذه الاحادیث ان الصحیفة کانت
واحدة وکان جمیع ذلک المسائل مکتوبا
فیها فنقل کل واحد من الرواة عنه ما حفظه

اور ذمی نہ قتل کیا جائے اپنے عہد کی حیثیت سے۔ اور جو
شخص کہ دعوے کرے نسب کا اپنے باپ کے نسب کے سوا
یا دوستی رکھے کسی قوم سے بغیر اپنے موالی کے اجازت
کے اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں
کی نہیں قبول کرے گا اللہ اوس سے توبہ اور نہ فدیہ اور
لعنت ہے اللہ کی اوسپر جو ذبح کرے اللہ کے نام کے سوا
پر اور لعنت ہے اللہ کی اوسپر جو چوری کرے زمین کی سرحدوں
میں اور لعنت ہے اللہ کی اوس شخص پر جو لعنت کرے اپنی
والدین پر۔ اور بخاری کی روایت میں ہے حضرت ابوحذیفہ رض سے
کہتے ہیں کہ کہا میں نے علی رض سے کیا ہے تمہارے پاس کوئی کتاب
کہا نہیں مگر کتاب اللہ یا وہ سمجھ جو مسلمان کو دیگئی ہے یا وہ جو کہ
اس صحیفہ میں ہے۔ مینے پوچھا کیا ہے اس صحیفہ میں کہا کہ دیت
کا بیان اور چھوڑانا قیدی کا اور نہ مارا جائے مومن کافر کے عوض
میں اس حدیث کے ٹکڑے مسلم اور اوس کے سوا اور سنن
میں ہیں حافظ نے کہا ہے کہ توفیق ان اختلافات حدیث کی یہ
ہے کہ صحیفہ ایک ہی تہا اور یہ سب مسائل اوسمیں تہے پس ہر ایک نے
حضرت علی سے وہی نقل کیا جو اُسے یاد رہا۔

حاشیۃ هذا القول باق بعض هذا الصحیفۃ ۱۲

غرائب الالفاظ

شرح لغات

قوله من احدث ـ الحدث الامر الحادث المنکر الذی لیس بمعتاد ولا معروف فی السنة والمحدث بکسر الدال المهملة وفتحها فمعنی الکسر من نصر جانیا او اجاره والفتح هو الامر المبتدع وایواءه الرضاء عنه والصبر علیه واقرار قائله ـ **قوله صرف**

قوله من احدث۔ حدث وہ نیا برا کام جو نہ عادات اسلام میں ہو اور نہ معلوم سنت نبی صلعم سے اور محدث دال مہملہ کے فتح سے بہی ہے اور کسرہ سے بہی۔ کسرہ کے معنی وہ شخص جو مدد کرے گنہگار کی اور پناہ دے اوسکو اور فتح کے معنی وہ امر جو بدعت ہے۔ اور پناہ دینا اوسکا یہ ہے کہ اوس سے راضی رہنا اوس پر صبر کرنا اور اوس کے قائل کو برقرار رکہنا
قوله صرف وما عدل۔ یعنی توبہ اور فدیہ یا نفل اور فرض۔

ولا عدل - ای توبةٌ وفديةٌ او نافلة وفريضة - **قوله حرتها** - الحرة بتشديد الراء المهملة ارض ذات حجارة سود - مجمع البحار - **قوله عائر وثور** - هما جبلان اما عير فمعروف بالمدينة واما ثور فالمعروف انه بمكة وفيه غارٌ بات فيه لما هاجر وروي قليلا ما بين عير و أُحد فيكون ثورا غلطا من الراوي وقيل ان عيرا جبلٌ بمكة والمراد انه حرم من المدينة قدر ما بين عير وثور من مكة او حرم المدينة تحريما مثل تحريم ما بين عير وثور بمكة على حذف مضاف و وصف مصدر محذوف - **قوله لا يختلى خلاها** بضم اوله وفتح اللام ای لا يقطع والخلا بالقصر النبات الرقيق ما دام رطبا يقال اخلت الارض ای كثر خلاها واذا ايبس فهو حشيش - **قوله تتكافأ** - ای تتساوى في القصاص والديات والكفو النظير والمساوي - **اقول** - واما المسائل فكل الصحيفة مملوّ من المسائل الظاهرة لا احتياج لبيانها والاكثر ذكرتها سابقا و من اهمها -

قولہ حرتہا - حرۃ تشدید را مہملہ سیاہ پتھروں والی زمین مجمع البحار -

قولہ عائر وثور - وہ دو پہاڑ ہیں پس عیر مدینہ میں مشہور پہاڑ ہے اور ثور پس مشہور تو یہ ہے کہ مکہ میں ہے اور اس میں ایک کھوہ ہے جس میں شب گذاری تہی رسول اللہ نے جب آپ نے ہجرت کی تہی اور کم روایت کیا گیا ہے کہ ما بین عیر و اُحد - پس اب ہوگا لفظ ثور غلطی راوی کی - اور بعض نے کہا ہے کہ عیر پہاڑ ہے مکہ کا اور مراد یہ ہے کہ آپ نے حرام کیا ہے مدینہ میں سے بقدر اوس زمین کے جو درمیان عیر وثور کے ہے مکہ میں یا حرام کیا ہے مدینہ کو ایسی تحریم سے کہ وہ مثل تحریم اوس جگہ کے ہے جو درمیان عیر وثور کے ہے مکہ میں . . . بہ تقدیر حذف کرنے مضاف کے اور وصف مصدر محذوف کے -

قولہ لا یختلی خلاہا - بضم اول اور بفتح لام - یعنی نہ کاٹا جائے اور خلا - الف مقصورہ کے ساتھہ - چہوٹی گہانس جو تر ہو بولا جاتا ہے اَخلَتِ الارض - یعنی بہت ہوگئی گہانس اوس کی اور جب سوکہہ جاوے تو وہ حشیش کہلاتی ہے -

قولہ تتکافا - یعنی برابر ہے قصاص میں اور دیت میں اور کفو کے معنی نظیر اور مساوی کے ہیں -

کہتا ہوں میں - لیکن ذکر مسائل پس پورا صحیفہ بہرا ہوا ہے مسائل ظاہرہ سے جن کے ذکر کی ضرورت نہیں اور اکثر ان میں ذکر کر دئے ہیں میں نے اوپر اور اہم مسائل ہیں -

متعلق بصحیفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی کان عند علی رضی اللہ عنہ

متعلق ہے اوس صحیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حضرت علی کے پاس تھا

قول علی ؓ او فہم اعطیہ رجل مسلم۔ فالمراد بہ فہم حکم اللہ الذی حکم بہ فی کتابہ او علی لسان رسولہ والتفقہ فیہما وبذل الجہد واستفراغ الوسع لیتوصل بہ الی استنباط الاحکام التی لیست منصوصۃ فی النصوص۔ اعلم ان الفہم والرأی فی الدین من اعظم نعم اللہ التی انعم بہا علی عبادہ بل ما اعطی عبد عطاء بعد الاسلام افضل منہ بل قیام الاسلام ونظامہ علیہ وبہ بقاءہ ثم ان الاجتہاد والاستنباط عما نطق بہ الکتاب وورد بہ السنۃ واتفق علیہ الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم فقال اللہ تعالی وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَی الرَّسُوْلِ وَاِلٰی اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ۔ قال فی الاکلیل ہذا اصل عظیم فی الاستنباط وقال اللہ سبحانہ وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا کَآفَّةً۔ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ

قول علی ؓ کا کہ او فہم اعطیہ رجل مسلم پس مراد اوس سے سمجھنا ہے اللہ کے حکم کا جس کا حکم کیا ہے اپنی کتاب میں یا اپنے رسول کی زبان پر۔ اور اون میں تفقہ کرنا یعنی اتمام کوشش اور پورا صرف کرنا اپنی وسعت علم کو تاکہ وسیلہ ہو یہ اون احکام کے استنباط کا جو نص صریح سے مذکور نہیں ہیں جان تو کہ سمجھ اور رائے رکھنا دین میں اللہ کی اون بڑی نعمتوں میں سے ہے جو اوس نے اپنے بندوں پر انعام کی ہیں بلکہ نہیں دیا گیا بندہ کوئی بخشش اوس سے افضل اسلام کے بعد بلکہ قیام اور نظام اسلام کا اوسی پر ہے اور اسی سے اوس کی بقا ہے۔ اجتہاد اور استنباط وہ ہے کہ ذکر ہے اس کا قرآن میں اور وارد ہوئی ہے اس کے لیے حدیث۔ اور اتفاق کیا اوس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے۔ پس فرمایا اللہ پاک نے وَلَوْ رَدُّوْهُ۔ یعنی اگر رجوع کریں وہ طرف رسول کے اور اپنے حاکموں کے تو سمجھ لیں اوس کو وہ لوگ جو استنباط کر سکتے ہیں اون میں سے۔
کہا صاحب اکلیل نے کہ یہ اصل عظیم ہے استنباط میں اور کہا اللہ عزوجل نے۔ وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ اور ایسے تو نہیں مسلمان کہ سارے چلے جاویں۔ پس کیوں نہ نکلا اون کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ کہ سمجھ پیدا کریں دین میں اور تاکہ ڈرائیں اپنی قوم کو کہا صاحب اکلیل نے بھی کہ اشارہ ہے اس میں اس بات کی طرف کہ سمجھ حاصل کرنا دین میں اور تعلیم کرنا جاہلوں کو فرض کفایہ ہے۔ اور استدلال لایا گیا ہے اس کے ساتھ

فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا
فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ
الآية - قال في الاكليل ايضا فيها ان
التفقه في الدين وتعليمه الجهال فرض
كفاية واستدل به على جواز التقليد
للعامي - واما السنة فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من يرد الله به خيرا
يفقهه في الدين وانما انا قاسم والله
يعطي رواه الشيخان وغير ذلك من
الاحاديث الواردة في مدونات
الاحاديث - واما الآثار فروى سفيان
الثوري عن الشيباني عن الشعبي عن شريح
ان عمر كتب اليه اذا وجدت شيئا في كتاب
الله فاقض به ولا تلتفت الى غيره وان
اتاك شئ ليس في كتاب الله فاقض بما سن
به رسول الله صلى الله عليه وسلم فان
اتاك ما ليس في كتاب الله ولم يسن به
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقض
بما اجمع عليه الناس وان اتاك ما ليس
في كتاب الله ولا سنة رسول الله صلى
الله عليه وسلم ولم يتكلم فيه احد قبلك
فان شئت ان تجتهد رايك فتقدم وان
شئت ان تأخر فتاخر وما ارى التاخر الا خيرا
لك وروى ابو عبيد قال حدثنا ابو معوية
عن الاعمش عن عمارة بن عمير عن عبد الرحمن
ابن يزيد عن ابن مسعود رض اكثروا عليه
يوم الحديث وفيه فان جاءه امر ليس في

تقلید کے جائز ہونے پر جاہل کے لئے۔ اور لیکن حدیث
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے سمجھدار
کر دیتا ہے اوس کو دین میں عزیز نیست کہ میں تقسیم
کرنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے روایت کیا اسکو
شیخین نے اور اس کے سوا حدیثیں جو مذکور ہیں کتب
احادیث میں۔

لیکن آثار صحابہ پس روایت کیا ہے سفیان ثوری نے
شیبانی نے کہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ شریح سے
کہ حضرت عمر نے اون کو کہا تھا کہ جب پائے تو کوئی
حکم قرآن میں تو فیصلہ کر اوس کے موافق اور اوس کے ماسوا
پر متوجہ نہ ہو اور اگر پیش آئے تجھکو ایسا امر جو نہ ہو
کتاب اللہ میں پس حکم کر سنت رسول اللہ کے موافق پھر
اگر پیش آئے ایسا مسئلہ جو نہ ہو کتاب اللہ میں اور
نہ سنت رسول اللہ میں تو حکم کر لوگوں کے اجماع
کے موافق اور اگر ایسی صورت پیش آئے کہ کتاب اللہ
میں نہ ہو اور نہ سنت رسول اللہ میں اور نہ اوس مسئلہ میں
کلام کیا ہو تجھ سے پہلے کسی نے تو اگر تو چاہے اجتہاد
کرے تو اجتہاد کر اور تو چاہے کہ باز رہے اس سے
تو باز رہ۔ اور نہیں خیال کرتا میں باز رہنے میں مگر بہتری
واسطے تیرے۔

اور روایت کی ابو عبید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم
سے ابو معویہ نے اعمش سے روایت کرکے وہ روایت
کرتے ہیں عمارہ سے وہ عمیر سے وہ عبد الرحمن بن یزید سے
وہ ابن مسعود رض سے کہ ایک روز اون سے لوگوں نے
بہت سوال کیے الحدیث اور اوس میں ہے کہ اگر
پیش آئے تجھے ایسا امر جو نہ ہو کتاب اللہ میں اور نہ

كتاب ولا قضى به نبيه صلى الله عليه وسلم
ولا قضى به الصالحون فليجتهد رأيه وروى
ابن ابي خيثمة من طريق الاعمش عن
القاسم بن عبد الرحمن عن ابيه عن
عبد الله بن مسعود مثله وكذا روى
سفيان بن عتبة عن عبيد الله بن ابي يزيد
عن ابن عباس انه كان اجتهد رأيه وغير
ذلك من الآثار التي رواها الامام
ابن القيم في كتابه الاعلام الموقعين
ثم ان من شروط الاجتهاد مما اتفق
عليه علماء الاصول كما في مسلم
الثبوت وحصول المامول وغيرهما
ان يكون عارفا بعلوم الصرف والنحو
واللغة وغير ذلك من علوم العربية
وان يكون عالما بنصوص الكتاب والسنة
بقدر ما يتمكن به على استخراج الاحكام
من ماخذها ومعرفة مواقع الاجماع
وان يكون عالما بالناسخ والمنسوخ وان يكون
عالما باصول الفقه الذي هو عماد
فسطاط الاجتهاد واساسه الذي
تقوم عليه اركان بنائه - قال الامام ابن
القيم في الاعلام ان الرأي ثلثة اقسام
رأي باطل بلا ريب ورأي صحيح ورأي
هو موضع الاشتباه - والاقسام الثلثة
اشار اليه السلف فاستعملوا الرأي الصحيح
وعملوا به وافتوا به وسوغوا القول به و
ذموا الباطل ومنعوا من الفتيا -

فیصلہ کیا ہو اوسکی بابتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ حکم
کیا ہو اوسکی بابتہ سلف صالحین نے پس چاہیئے کہ اجتہاد
کرے اپنی رائے سے۔ اور روایت کی ہے ابن ابی خیثمہ نے
اعمش کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں قاسم بن عبد الرحمن
سے وہ اپنے باپ سے وہ عبد اللہ بن مسعود سے مثل اسکے
اور اسیطرح روایت کی ہے سفیان بن عتبہ نے عبید اللہ
بن ابی یزید سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے کہ وہ
اجتہاد کیا کرتے تھے اپنی رائے سے۔ اور اس کے سوا بہت
سے وہ آثار صحابہ جنکو روایت کیا ہے امام ابن قیم نے اپنی
کتاب اعلام الموقعین میں پھر جان تو کہ شرط اجتہاد کی جسپر
علماء اصول نے اتفاق کیا ہے جیسیکہ مسلم الثبوت اور
حصول المامول وغیرہ میں . . . مذکور ہے کہ وہ جاننے والا
ہو صرف نحو اور لغت اور ان کے سوا علوم عربیہ اور عالم
ہو نصوص کتاب اللہ اور حدیث کا اوسقدر کہ ممکن ہو اوس
کے ذریعہ سے استخراج احکام کا اوس کے ماخذ سے
اور پہچانے مواقع اجماع کے اور عالم ہو ناسخ منسوخ کا
اور عالم ہو اصول فقہ کا جو ستون ہے بنیاد اجتہاد کی
اور اوس کی وہ بنیاد ہے جسپر قائم ہیں ارکان بناء اجتہاد
کی۔ کہا امام ابن القیم نے اعلام الموقعین میں کہ رائے کی
تین قسم ہیں۔ رائے باطل بلاشک. رائے صحیح بلاشک.
اور ۳ وہ رائے جو محل اشتباہ ہو۔ اور ان تینوں قسموں کی طرف
اشارہ کیا ہے سلف نے پس استعمال کیا انہوں نے
رائے صحیح کو اور عمل کیا اوسپر اور فتوے دیے اوس کے
موافق اور جاری کیا اپنے مذہب کو اوسپر
اور برائی کی رائے باطل کی اور منع کیا اوسپر عمل کرنے
اور اوس کے موافق فتوے اور فیصلہ دینے سے
اور رکھولا اپنی زبانوں کو اوس کی اور اوس رائے دینے

والقضاء به واطلقوا السنتهم بذمه وذم
اهله فالرای الباطل انواع احدها هو
الرای المخالف للنص وثانيها هو الكلام
فی الدين بالخرص والظن من غير النظر
الى النصوص والآثار وثالثها هو الرأی
بالمقائس الباطلة التی وضعها اهل البدع
والضلال ورابعها الرای الذی احدثت
به البدع وغيرت به السنن وخامسها
هو الرای المذموم فی احكام شرائع الدين
بالاستحسانات والظنون والرای المحمود
ايضا انواع الاول رای الصحابة الذين
شاهدوا التنزيل وعرفوا التاويل وفهموا
مقاصد الرسول فنسبة آرائهم كنسبتهم
الى صحبته صلى الله عليه وسلم والثانی هو
الرأی الذی يفسر النصوص ويبين
وجه الدلالة منها ويقررها ويوضح محاسنها
ويسهل طريق الاستنباط منها كما قال
عبدان سمعت عبد الله بن المبارك
يقول ليكن الذی تعتمد عليه الاثر وخذ
من الرای ما يفسر لك الحديث - وهذا
هو الفهم الذی يختص الله سبحانه به من
يشاء من عباده والثالث الذی تواطأت
عليه الائمة وتلقاه خلفهم عن سلفهم
فان ما تواطأ عليه من الرای لا يكون الا
صوابا - والرابع هو الرای الذی يكون بعد
طلب علم الواقعة من الكتاب والسنة
وقضاء الخلفاء الراشدين بان لم يجد فيها

والے کی مذمت میں۔ پس رائے باطل کی چند قسمیں ہیں۔
اول وہ رائے جو مخالف ہو نص کی۔ دوسرے کلام کرنا
دین میں اٹکل اور گمان کے ساتھہ نصوص اور آثار پر
نظر کے بغیر تیسرے وہ رائے جو مبنی ہو قیاسات باطلہ پر
جن کو وضع کیا اہل بدع نے۔ اور چوتھی وہ رائے کہ پیدا ہوئی
اوس سے بدعتیں اور بدل جائیں سنتیں۔ اور پانچویں
وہ رائے مذموم احکام شرائع دین میں جو طبیعت کو خوش
لگے اور اٹکل سے ہو اور رائے محمود بھی چند قسم ہے
اول رائے صحابہ کی جنھوں نے مشاہدہ کیا قرآن کا اور پہچانا
تاویل کو اور سمجھا مقاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
پس نسبت اون کی رایوں کی مثل اون کی نسبت کے
ہے صحبت رسول اللہ کی طرف اور دوسرے وہ رائے
جو تفسیر کی جاوے نصوص سے اور بیان کی جاوے
وجہ دلالت کی اور ثابت کیا جائے اوسکو بیان ہوں
محاسن اوس کے اور سہل ہو طریقہ استنباط کا اوس سے
جیسکہ کہا عبدان نے کہ سنا میں نے عبد اللہ بن المبارک
سے کہ چاہیئے کہ ہو کہ اعتماد کرے اوس پر اثر اور اختیار کر
وہ رائے کہ تفسیر کرے اوس کی حدیث۔ یہ وہ سمجھہ ہے
کہ خاص کرتا ہے اللہ اوس کے ساتھہ اپنے بندوں
میں سے جس کو چاہتا ہے اور تیسرے وہ رائے ہے
جسپر تواتر کرے امت اور پہونچی ہو خلف کو سلف سے
اور جسپر اتفاق اور تواتر ہوگا وہ رائے نہیں ہوگی مگر صواب
چوتھی وہ رائے جو ہو بعد تلاش اوس علم کے جو کتاب اللہ
اور سنت اور قضاء خلفاء راشدین میں ہے بایں طور کہ نہ
پاوے ان میں پس اجتہاد کرے اپنی رائے سے اور دیکھے
اقرب اس مسئلہ کی طرف کتاب اللہ اور سنت اور قضایا
صحابہ میں پس یہ رائے وہ ہے کہ جاری کیا اوسکو

فاجتهد رایه ونظر الی اقرب ذلك من الكتاب
والسنة واقضية الصحابة فهذا هو الرای
الذی سوّغه الصحابة واستعملوه واقر
بعضهم بعضا علیه - **اقول** ان الامام
ابن القیم قد قسم الرای الی ثلثة اقسام كما
اسلفناه من قوله فی صدر المسئلة من
كتابه الاعلام ثم انه ساق الكلام فی
تفاصیل القسمین الاولین وهو الرای
الباطل بلا ریب والصحیح بلا ریب وفات
منه الكلام فی القسم الثالث وهو الرای فی
موضع الاشتباه وهو الرای الذی هو فی
محل الاجتهاد وعند تعارض النصوص
والادلة بان یكون نص مقتضاه قول
قال به مجتهد بالاستنباط عنه او القیاس
علیه وثم نص اخر قضیته خلاف هذا
القول فاشتبه الامر فهذا هو الرای
الثالث - ثم بعد ذلك **اقول** ان ما
قال به علی رضی الله تعالی عنه من قوله
او فهمٌ اعطیه رجلٌ مسلمٌ فاراد به رضی
الله تعالی عنه الرای علی مقتضی النص
سواء كان من قسم الثانی او الثالث و
اما ما روی عن علی رضی الله تعالی عنه
ایضا بخلاف ذلك القول من قوله رضی
الله عنه لو كان الدین بالرای لكان اسفل
الخف اولی بالمسح من اعلاه وقد رأیت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسح
علی ظاهر خفیه رواه ابو داؤد وغیره

صحابہ نے اور استعمال کیا اوسکا اور ثابت رکھا اوسپر
بعض نے بعض کو۔
کہتا ہوں میں کہ امام ابن قیم نے تقسیم کی ہے
راے کی تین قسموں کی طرف جیسا کہ اول بیان کر دیا ہم نے
اوس کی کتاب اعلام الموقعین کا قول صدر مسئلہ میں۔ پھر
اول دونو قسموں کی تفصیل لکھی ہے اور وہ راے باطل
اور راے صحیح ہیں۔ اور فوت ہوگیا کلام کرنا اوسنے
قسم ثالث میں۔ اور وہ وہ رائے ہے جو محل اشتباہ میں
ہو۔ اور وہ راے ہے جو ہو محل اجتہاد میں نصوص
اور ادلہ کے تعارض کے وقت باین طور کہ ہو ایک نص
جس کا مقتضے ایک مسئلہ ہو قول کرے اوسکا مجتہد اوس
نص سے استنباط کرکے یا اوسپر قیاس کرکے اور
اسی مسئلہ میں دوسری نص ہو کہ اوسکا اقتضاء خلاف
ہو اس قول کے پس مشتبہ ہوگیا امر پس یہ ہے
وہ تیسری قسم پھر اس کے بعد **کہتا** ہوں میں کہ حضرت
علی رض نے جو یہ کہا ہے کہ اَوْ فہمٌ اعطیہ رجلٌ مسلمٌ
تو مراد آپ کی اس سے وہ راے ہے جو مقتضاے
نص کے موافق ہو۔ خواہ قسم ثانی سے ہو یا قسم ثالث
سے۔
اور لیکن وہ روایت جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
ہے اس قول کے خلاف کہ کہا آپ نے کہ اگر ہوتی
بنیاد دین کی عقل پر تو ہوتا مسح کرنا موزہ کے تلے پر اولیٰ
اوپر مسح کرنے سے اور دیکھا ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتے تھے آپ ظاہر خفین
پر روایت کیا ہے اس کو ابو داؤد وغیرہ نے تو
مراد اوس سے راے باطل ہے یعنی جبکہ وارد ہوگی
نص ایک صورت پر کسی مسئلہ میں پس نہ عقل کام دیگی

فالمراد به هو الرای الباطل یعنی اذا ورد
النص علی وجه فی مسئلة فلا فهم ولا
رای بخلافه فانه باطل ولیس من
الدین بل الدین هو وجه النص فالرای
فی مسئلة الخف ان اسفله یباشر
الارض ویلاقی النجاسة وقضیته ان
یمسح علی اسفله رای باطل لما یرده
النص وکذا ما قاله الشیخ فی الاعلام
ایضا قال الامام احمد حدثنا یزید بن
هارون قال اخبرنا عاصم الاحول عن
الشعبی قال سئل ابو بکر عن الکلالة فقال
انی ساقول برائی فان یکن صوابا فمن
الله وان یکن خطأ فمنی ومن الشیطان
اراه ما خلا الوالد والولد **فان قیل**
کیف یجتمع هذا مع ما صح عنه من
قوله ای سماء تظلنی وای ارض تقلنی
ان قلت فی کتاب الله برائی وکیف یجامع
هذا الحدیث الذی تقدم بمن قال
فی القرآن برایه فلیتبوأ مقعده من
النار **فالجواب** ان الرای نوعان
احدهما رای مجرد لا دلیل علیه بل
هو خرص وتخمین فهذا الذی
اعاذ الله الصدیق والصحابة عنه رضی الله
تعالی عنهم والثانی رای مستند الی
استدلال واستنباط من النص وحده
او من نص آخر معه فهذا من الطف
فهم النصوص وادقه ومنه رایه فی

اوس کے خلاف نہ سمجھ پس وہ باطل ہے اور نہیں داخل
ہے دین میں بلکہ دین تو وہی ہے جو مقتضی ہے نص کا
پس رائے مسئلہ خف میں کہ اوسکا اسفل مباشر ہوتا ہے
زمین ہے اور ملاقی ہوتا ہے نجاست سے جسکا مقتضی
یہ ہے کہ مسح کیا جاوے موزہ کے اسفل پر رائے
باطل ہے اس وجہ سے کہ رد کرتی ہے اسکو نص۔
اور اسیطرح وہ جو ذکر کیا ہے شیخ ابن قیم نے اعلام میں
کہ کہا امام احمد نے حدیث بیان کی ہم سے یزید بن
ہارون نے کہا خبر دی ہم کو عاصم احول نے شعبی سے
روایت کرکے کہا کہ سوال کیے گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ
کلالہ کی بابتہ تو فرمایا آپ نے کہ کہوں گا میں اوس میں
اپنی رائے سے۔ پس اگر وہ درست ہے تو اللہ کی جانب
سے اور اگر خطا ہے تو میری جانب سے اور شیطان کی جانب سے خیال کرتا ہوں میں
کلالہ کو ماسوا والد اور ولد کے **پس** اگر اعتراض کیا جاوے
کہ کیسے جمع ہوگا یہ قول اوس صحیح روایت کے ساتھہ جو
ابوبکر صدیق سے ہے کہ کونسا آسمان مجھے ڈھانکیگا اور
کونسی زمین مجھے ٹھہرائیگی اگر قرآن میں میں اپنی رائے سے
کچھہ کہوں اور کیسے جمع ہوگی یہ حدیث متقدم من قال
فی القرآن الحدیث کے ساتھہ یعنی جس نے تفسیر کی قرآن
کی اپنی رائے سے پس چاہیئے کہ بنالیں اپنا ٹھکانا دوزخ کا
تو جواب اوسکا یہ ہے کہ رائے کی دو قسمیں ہیں ایک
تو رائے مجرد جسپر کوئی دلیل نہ ہو بلکہ ہو اٹکل اور اندازہ ہے
پس یہ ہے جس سے پناہ مانگی ہے ابوبکر صدیق رض
اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے۔ اور دوسرے وہ رائے جو
مستند ہو دلیل کیطرف اور مستنبط ہوتی ہو صریح حکم یا ایسے حکم
سے جسکے ساتھہ دوسری دلیل ملکر صریح ہوا یہ بہ باریک
بینی سے اولیں اور لطیف رائے ہے اور اسی قسم سے ہے

الکلالة انها ما عدا الوالد والولد فان الله سبحانه ذکر الکلالة فی موضعین من القرآن ففی احد الموضعین ورث معها الاخ والاخت من الام ولا ریب ان هذه الکلالة ما عدا الوالد والولد والموضع الثانی ورث معها ولد الابوین او الاب النصف والثلثین فاختلف الناس فی هذه الکلالة والصحیح فیها قول الصدیق الذی لا قول سواه وهو الموافق للغة العرب کما قال الشاعر۔

شعر۔ ورثتم قناة المجد لا عن کلالة + عن ابنی مناف عبد شمس وهاشم +

ای انما ورثتموها عن الآباء والاجداد لا عن حواشی النسب وعلی هذا فلا یرث ولد الاب والابوین لا مع اب ولا مع جد کما لا یرثوا مع الابن ولا ابنه وانما یرثوا مع البنات لانهم عصبة فلهم ما فضل عن الفروض۔ انتهی ما قال ابن القیم فی کتابه الاعلام۔

راے ابوبکرؓ کی کلالہ کے بارہ میں کہ وہ ماسوا والد اور ولد کے ہے پس اللہ سبحانہ نے ذکر کیا ہے کلالہ کا قرآن میں دو جگہ پس ایک جگہ وارث کیا ہے اوسکو بھائی اور اخت من الام کے ساتھ اور شک نہیں ہے کہ یہ کلالہ ماسوا والد اور ولد کے ہے اور دوسری جگہ وارث کیا ہے اوس کے ساتھ ولد الابوین یا ولد الاب کے ساتھ نصف کا اور دو ثلث کا۔ پس اختلاف کیا لوگوں نے اس کلالہ کے ترجمہ میں اور صحیح اس بارہ میں قول ابوبکر صدیق کا ہے۔ نہیں ہے کوئی قول (معتبر) اوس کے سوا۔ اور وہی موافق ہے لغت عرب کے جیسے کہا شاعر نے کہ شعر

وارث ہوئے ہو تم بزرگی کے سلسلہ کے کلالہ کی جانب سے نہیں بلکہ ابن مناف یعنے عبد شمس اور ہاشم کی طرف سے

یعنی وارث ہوئے ہو تم بزرگی کے آبار واجداد سے نہ زوائد نسب سے اور اس بنا پر پس نہیں وارث ہوگا ولد الاب اور نہ ولد الابوین باپ کے ساتھ اور نہ دادا کے ساتھ جیسے کہ نہیں وارث ہوتے وہ بیٹے کے ساتھ اور نہ پوتے کے ساتھ جز این نیست کہ وارث ہوتے ہیں بیٹوں کے ساتھ اس وجہ سے کہ وہ عصبہ ہیں پس اون ہی کیلئے ہے جو بچ جاوے ذوی الفروض سے۔ ختم ہوا ابن قیم کی کتاب الاعلام کا قول۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم للصلح یوم الحدیبیة

یہ وہ تحریر ہے جو لکھی رسول اللہ نے صلح حدیبیہ میں

اخرج الامام احمد قال حدثنا یزید بن هارون قال اخبرنا محمد ابن اسحٰق بن یسار عن الزهری محمد بن مسلم بن شهاب عن عروة بن الزبیر عن المسور بن مخرمة ومروان

تخریج کی ہے امام احمد نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن اسحٰق بن یسار نے زہری محمد بن مسلم بن شہاب سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں عروہ بن زبیر سے وہ روایت کرتے ہیں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے کہا

ابن الحكم قالا خرج رسول الله صلى الله
عليه وسلم عام الحديبية يريد زيارة
البيت لا يريد قتالا وساق معه الهدي
سبعين بدنة وكان الناس سبع مائة
رجل - فكانت كل بدنة عن عشرة
قال وخرج رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى اذا كان بعسفان لقيه
بشير بن سفيان الكعبي فقال يا رسول
الله هذه قريش قد سمعت بمسيرك
فخرجت معها العوذ المطافيل قد لبسوا
جلود النمر يعاهدون الله ان لا تدخلها
عليهم عنوة ابدا وهذا خالد بن الوليد
في خيلهم قد قدموا الى كراع الغميم
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا ويح قريش لقد اكلتهم الحرب ماذا
عليهم لو خلوا بيني وبين سائر الناس
فان اصابوني كان الذي ارادوا وان
اظهرني الله عليهم دخلوا في الاسلام
وهم وافرون وان لم يفعلوا قاتلوا
وبهم قوة فما تظن قريش والله اني
لا ازال اجاهد لهم على الذي بعثني الله
له حتى يظهره الله له او تنفرد هذه السالفة
ثم امر الناس فسلكوا ذات اليمين بين
ظهري الحمض على طريق تخرجه على
ثنية المرار والحديبية من اسفل
مكة قال فسلك بالجيش تلك الطريق
فلما رأت خيل قريش قترة الجيش قد

دونوں نے کہ سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ
کے سال میں بقصد زیارت بیت اللہ نہ بارادہ قتال۔
اور اپنے ہمراہ ستر اونٹ قربانی کے لئے۔ آپ کے
ہمراہ سات سو آدمی تھے۔ پس تہا ہر اونٹ دس آدمیوں
کی جانب سے۔ کہا راوی نے پس تشریف لیچلے رسول اللہ
یہانتک کہ جب مقام عسفان پر پہونچے تو ملا آپ سے
بشیر بن سفیان کعبی۔
پس کہا کہ اے رسول اللہ قریش تیار ہیں انہوں نے
آپ کے سفر کی خبر سنلی تھی۔ اپنے ہمراہ سب بچے
اور بڑوں کو لے لیا ہے۔ اور چیتوں کی کہالوں کی
(یعنی چلتہ) اپنے ہوئے ہیں قسم کہائی ہے کہ آپ کو
قوت اور غلبہ سے ہرگز مکہ میں نہیں جانے دینگے اور
خالد بن ولید بھی لشکر سواروں کا لیکر آ رہے ہیں اور منزل کراع
غمیم تک پہونچ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
افسوس قریش پر لڑائی نے اونکو کھا لیا کاش اگر قریش مجھے
اور لوگوں کے معاملہ میں تعرض نہ کرتے اور حائل نہوتے پس
اگر وہ لوگ مجھپر غالب آتے تو قریش کی مراد حاصل تھی اور اگر اللہ
مجھے اون لوگوں پر غالب کر دیتا تو قریش اسلام لے آتے
جو ایک جماعت کثیر ہیں اور اگر اسلام نہ لاتے تو لڑتے اور وہ
صاحب قوت ہیں۔ قریش کا کیا خیال ہے قسم اللہ کی میں قریش سے
ہمیشہ لڑتا رہونگا اوس امر پر جسپر خدا نے مجھے بہیجا ہے جبتک
کہ اللہ اسلام کو غالب کرے یا جاہلیت ہی تنہا باقی رہے۔ پھر
آپنے لوگوں کو حکم دیا کہ اوس راستہ چلیں جو آبادی حمص کی پشت
کیجانب کو سیدہی طرف واقع ہے اور وہ راستہ حدیبیہ کو نشیب
مکہ کیجانب چھوڑتا ہوا ثنیۃ المرار کو جاتا ہے پس چلا لشکر اسی راستہ
پس سواران قریش کو معلوم ہوا کہ اسلامی لشکر نے راستہ
بدل دیا ہے تو وہ جماعت قریش کی طرف لوٹ آئی

خالفوا عن طريقهم نكسوا راجعين الى قريش فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا اسلك ثنية المرار بركت ناقته فقال الناس خلأت فقال صلى الله عليه وسلم ما خلأت وما هو بخُلُق ولكن حبسها حابس الفيل عن مكة والله لا تدعوني قريش اليوم الى خطة يسألوني فيها صلة الرحم الا اعطيتهم اياها ثم قال للناس انزلوا فقالوا يا رسول الله وما بالوادي من ماء ينزل عليه الناس فاخرج صلى الله عليه وسلم سهما من كنانته واعطاه رجلاً من اصحابه فنزل في قليب من تلك القلب فغرزه فيه فجاش الماء بالرواء حتى ضرب الناس عنه بعطن فلما اطمان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا بديل بن ورقاء في رجال من خزاعة فقال لهم كقوله لبشير بن سفيان فرجعوا الى قريش فقالوا يا معشر قريش انكم تعجلون على محمد وان محمد الم يات لقتال انما جاء زائرا لهذا البيت معظما لحقه فاتهموهم قال محمد بن اسحق قال الزهري وكانت خزاعة في عيبة رسول الله صلى الله عليه وسلم مسلمها ومشركها لا يخفون على رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا كان بمكة قالوا وان كان انما جاء لذلك فلا والله لا يدخلها ابدا علينا عنوة ولا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر فرماتے رہے یہانتک کہ جب ثنیۃ المرار تک پہونچے تو ناقۂ مبارک بیٹھ گئی لوگوں نے کہا کہ تھک گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھکنا اسکی عادت نہیں ہے لیکن روکا ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے قسم بخدا نہیں چاہینگے مجھسے قریش کوئی امر آج جس سے کہ مقصود انکو صلۂ رحم ہو مگر کہ مان لونگا میں اوسکو پھر لوگوں سے فرمایا کہ یہیں مقام کرو عرض کی کہ یا رسول اللہ اس وادی میں پانی نہیں ہے جسپر لوگ ٹھہریں آپ نے اپنی ترکش سے تیر نکالا اور ایک صحابی کو دیا اوس صحابی نے اوس تیر کو ایک گڑھے میں گاڑ دیا جہاں سے پانی نے بڑی شدۃ سے جوش مارا جس سے سب لوگ سیراب ہوگئے جب مقام کر چکے رسول اللہ تو بدیل بن ورقاء خزاعہ کی ایک جماعت کے ہمراہ آئے۔ آپ نے انسے بھی وہی فرمایا جو بشیر بن سفیان سے کہا تھا۔ پس لوٹ گئے وہ سب قریش کی طرف اور کہا کہ اے گروہ قریش تم جلدی کر رہے ہو محمدؐ پر حالانکہ وہ تم سے لڑنے کو نہیں آئے ہیں بلکہ بیت اللہ کی زیارت کو آئے ہیں پس باز رہو اونسے کہا محمد بن اسحق نے کہا زہری نے کہ تھے خزاعہ مسلمان اور مشرک سب کے سب رسول اللہ کے ہم عہد جو بات مکہ میں ہوتی تھی وہ آپ سے بالکل نہیں چھپاتے تھے کہا قریش نے اگرچہ وہ اسی واسطے آئے ہیں تب بھی قسم بخدا ہرگز نہیں داخل ہوسکیں گے مکہ میں ہم زبردستی تاکہ آئندہ عرب اس کی بابت باتیں بنائیں۔

پھر قریش نے مکرز بن حفص بن احنف کو جو بنی عامر میں سے تھے آپ کی خدمت میں بھیجا۔ جب اوس پر رسول اللہ کی نظر پڑی تو فرمایا یہ شخص فریبی ہے جب وہ آپ کے پاس پہونچا تو آپ نے اوس سے

تحدث بذلك العرب ثم بعثوا اليه
مكرز بن حفص بن الاحنف احد بني
عامر بن لوئ فلما راٰه رسول الله صلے
الله عليه وسلم قال هذا رجل غادر فلما
انتهى الى رسول الله صلے الله عليه وسلم
كلمه صلے الله عليه وسلم بنحو مما
كلم به اصحابه ثم رجع الى قريش فاخبرهم
بما قال له رسول الله صلے الله عليه وسلم
فبعثوا اليه الحلس بن علقمة الكناني
وهو يومئذ سيد الاحابيش فلما راٰه
رسول الله صلے الله عليه وسلم قال هذا
من قوم يتألهون فابعثوا الهدى في وجهه
فبعثوا الهدى فلما رأى الهدى يسيل
عليه من عرض الوادي في قلائده قد
اكل اوتاره من طول الحبس عن محله
رجع ولم يصل الى رسول الله صلے الله
عليه وسلم اعظاما لما رأى فقال يا معشر
قريش قد رأيت ما لا يحل صد الهدى
في قلائده قد اكل اوتاره من طول
الحبس عن محله فقالوا اجلس انما انت
اعرابي لا علم لك فبعثوا اليه عروة
ابن مسعود الثقفي فقال يا معشر قريش
اني قد رأيت ما يلقى منكم من تبعثون
الى محمد اذا جاءكم من التعنيف وسوء
اللفظ وقد عرفتم انكم والد واني ولد
وقد سمعتم بالذي نابكم فجمعت من
اطاعني من قومي ثم جئت حتى آسيتكم

بہی وہی فرمایا جو بشیر و بدیل سے فرمایا تہا۔ اوس نے
واپس جاکر خبر دی قریش کو اون باتوں کی جو رسول اللہ نے
فرمائی تہیں پہر بہیجا قریش نے آپ کی خدمت میں
حلس بن علقمہ کنانی کو جو قبیلہ احابیش کا سردار
تہا جب آپ نے اوس کو دیکہا تو فرمایا کہ یہ خدا
پرست قوم میں سے ہے اِس کے سامنے قربانی
کے اونٹ لاؤ (چنانچہ وہ سب اوس کے سامنے
کیے گئے) جب اوس نے قربانی کے اونٹوں کو
اپنی طرف پہاڑ سے اُترتے دیکہا کہ قلائد کی ناتیں اونہوں
نے بہوک کی وجہ سے چاب لی ہیں تو وہ رسول اللہ
کی خدمت میں ہی نہیں آئے اور وہیں سے لوٹ
گئے کیونکہ قربانی کے اونٹوں کی حالت نے اونپر
اثر کیا (حلس نے واپس جاکر کہا کہ اے جماعت
قریش میں نے وہ چیز دیکہی ہے جس کا روکنا جائز
نہیں ہے یعنی قربانی کے اونٹ اون کے گلے
میں ہار پڑے ہوئے ہیں جن کی ناتیں بہت روز ٹہرنے
کی وجہ سے بہوک میں اونہوں نے چاب لی ہیں۔
قریش نے کہا تو بیٹھ جا تو تو بے سمجھ آدمی ہے تو نہیں
سمجہتا پہر عروہ بن مسعود ثقفی کو بہیجنے کا ارادہ کیا عروہ
نے جواب دیا کہ اے جماعت قریش میں دیکہ رہا ہوں اس
بات کو جس کو تم بہیجتے ہو محمد کے پاس جب وہ واپس
آتا ہے تو اوس سے بدگوئی اور اوسپر بدگمانی کیجاتی ہے
حالانکہ تم جانتے ہو کہ تم میرے بجائے والد کے ہو
اور میں بجائے تمہاری اولاد کے ہوں اور جب میں نے
سنا کہ تم پر امر اہم طاری ہوا ہے تو اپنے مطیع قوم کو
تمہارے ساتہہ شریک کیا اور اپنی جان لیکر تمہاری غمخواری
کو حاضر ہوا۔ قریش نے کہا تو سچا ہے اور تجہپر ہمکو بدگمانی

بنفسہ قالوا صدقت ما انت عندنا بمتہم فخرج حتی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجلس بین یدیہ فقال یا محمد جمعت اوباش الناس ثم جئتہم لبیضتک لتفضہا انہا قریش معہا العوذ المطافیل قد لبسوا جلود النمور یعاہدون اللہ ان لا تدخل علیہم عنوۃ ابدا وایم اللہ لکانی بہؤلاء قد انکشفوا عنک غدًا قال وابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم فقال امصص بظر اللات انحن تنکشف عنہ قال من ہذا یا محمد قال ہذا ابن ابی قحافۃ قال اما واللہ لولا ید کانت لک عندی لکافاتک بہا ولکن ہذہ بہا ثم تناول لحیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمغیرۃ بن شعبۃ واقف علی راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحدید جعل یقرع یدہ قال امسک یدک عن لحیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل واللہ لا تصل قال ویحک ما افظک واغلظک قال فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ہذا یا محمد قال ہذا ابن اخیک المغیرۃ بن شعبۃ قال اغدر ہل غسلت سوءتک الا بالامس قال فکلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثل ما کلم بہ اصحابہ فاخبرہ انہ لم یات

نہیں ہوگی۔ پس عروہ رسول اللہ کی خدمت میں گئے اور آپ کے سامنے بیٹھ گئے اور کہا کہ اے محمد تم نے چند اوباش جمع کر لیئے اور پھر ان کو لائے ہو کہ اپنی نسل کو ہلاک کرو۔ وہ لوگ قریش ہیں جو نکل کھڑے ہوئے ہیں اپنے چھوٹے بڑوں کے ساتھہ۔ چیتوں کی پوستینیں پہنے ہوئے ہیں اور قسم کھا کر آئے ہیں کہ تم کو ہرگز زبردستی مکہ میں داخل نہیں ہونے دینگے۔ اور خدا کی قسم میں دیکھ رہا ہوں کہ کل ہی یہ سب علحدہ ہو جاوینگے تم سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے پیچھے تھے سخت گالی دیکر کہا کہ کیا ہم علحدہ ہو جاویں گے آپ سے۔ کہا عروہ نے اے محمد یہ کون ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ابو قحافہ کے بیٹے ہیں عروہ نے کہا قسم خدا کی اگر آپ کی عظمت کا خیال نہ ہوتا تو میں اسکا بدلہ لے لیتا لیکن یہ اسکا بدلہ ہے پس ہاتھہ لگایا آپ کے ریش مبارک کے۔

مغیرہ بن شعبہ زرہ بکتر پہنے رسول اللہ کے پیچھے کھڑے تھے وہ عروہ کے ہاتھہ جھٹکتے تھے اور کہتے تھے کہ علحدہ کر اپنا ہاتھہ رسول اللہ کی ڈاڑھی پر سے پہلے اس سے کہ پہونچے نہیں۔ کہا عروہ نے کس قدر بدگو اور درشت زبان ہو۔ رسول اللہ نے تبسم فرمایا تو عروہ نے پوچھا یہ کون ہے فرمایا کہ تیرا بھتیجا ہے مغیرہ بن شعبہ۔

عروہ نے کہا اے بدعہد کل ہی سے تو تو نے استنجا کرنا سیکھا ہے پس کلام کرتے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عروہ کے ساتھہ جیسے پچھلے قاصدوں کے ساتھ گفتگو کی تھی اور فرمایا کہ ہم لڑنے کے ارادہ سے نہیں آئے ہیں پس رخصت ہوئے عروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور وہ دیکھ رہے تھے ان برتاؤں کو جو آپ کے اصحاب آپ کے ساتھ

يريد حربا قال فقام من عند رسول الله
صلى الله عليه وسلم وقد رأى ما يصنع
به اصحابه لا يتوضأ وضوءاً الا ابتدروه
ولا يبصق بصاقا الا ابتدروه ولا يسقط
من شعره شئ الا اخذوه فرجع الى
قريش فقال يا معشر قريش انى جئت كسرى
فى ملكه وجئت قيصر والنجاشى فى ملكهما
والله ما رأيت ملكاً قط مثل محمد فى اصحابه
ولقد رأيت قوماً لا يسلمونه بشئ
ابدا فروا رأيكم قال وقد كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قبل ذلك بعث
خراش بن امية الى مكة وحمله على جمل
يقال له الثعلب فلما دخل مكة عقرت
به قريش وارادوا قتل خراش فمنعهم
الاحابيش حتى اتى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فدعا عمر رضى الله عنه
ليبعثه الى مكة فقال يا رسول الله
انى اخاف قريشا على نفسى وليس بها من
بنى عدى احد يمنعنى وقد عرفت قريش
عداوتى اياها وغلظتى عليها ـ ولكن
ادلك على رجل هو اعز منى عثمان بن
عفان قال فدعا رسول الله صلى الله
عليه وسلم فبعثه الى قريش تخبرهم انه
لم يات للحرب وانه جاء زائراً لهذا
البيت معظما لحقه فخرج عثمان حتى
اتى مكة ولقيه ابان بن سعيد بن العاص
فنزل عن دابته وحمله بين يديه ورادفه

کرتے تھے جب آپ وضو کرتے تو مستعمل پانی ہاتھوں
ہاتھ لیتے اور جب آپ تھوکتے تو آپ کے تھوک
کو ہاتھوں میں لیتے تھے اور نہیں گرتا تھا کوئی بال آپ کا
مگر کہ اوسکو جھپٹ لیتے تھے۔ عروہ نے قریش سے
آکر کہا کہ اے گروہ قریش میں نے کسرے کو اوس
کے ملک میں دیکھا ہے قیصر کو اوس کے ملک اور
نجاشی کو اوس کے ملک میں دیکھا ہے قسم اللہ کی
کسی پادشاہ کو ایسا نہیں دیکھا جیسا محمد کو اوس کے
اصحاب میں۔ میں نے دیکھا ہے ایسی قوم کو کہ نہیں
قبضہ کرنے دینگے محمدؐ پر کسیطرح۔ آیندہ تم کو اختیار
ہے۔ اور اس سے پیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خراش بن امیہ خزاعی کو اپنی ثعلب نامی اونٹ
سوار کرکے بجانب مکہ روانہ کیا تھا جب خراش مکہ میں
داخل ہوئے قریش نے اون کے اونٹ کو ہلاک
کردیا اور خراش کے قتل کا ارادہ کیا لیکن پناہ دی
اون کو قبیلہ احابیش نے یہانتک کہ وہ واپس آئے
خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ تو
آپ نے حضرت عمرؓ کو بلاکر فرمایا کہ تم مکہ جاؤ اونہوں نے
عرض کی یا رسول اللہ مجھے قریش سے اپنی جان کا اندیشہ ہے
کیونکہ وہاں کوئی بھی میرے قبیلہ بنی عدی میں سے نہیں ہے
جو مجھے پناہ دیگا اور آپ کو معلوم ہے جو کچھ قریش کو مجھ سے
عداوت اور بغض ہے۔ البتہ میں ایک آدمی بتاتا ہوں جو
مجھسے زیادہ اونکو عزیز ہوگا یعنی عثمان بن عفان پس آپنے اونکو
بلوایا اور قریش کے پاس بھیجا کہ وہ جاکر کہیں کہ رسول اللہ لڑنے کو
نہیں آئے ہیں بلکہ بیت اللہ کی زیارت کے لیے آئے
ہیں۔ حضرت عثمان روانہ ہوئے اور مکہ آئے وہاں اونکو ابان
بن سعید بن العاص ملے اونکو دیکھکر سواری سے اُتر پڑے

خلفه واجاره حتى بلغ رسالة رسول الله
صلے الله عليه وسلم فانطلق عثمان حتى
اتى ابا سفيان وعظماء قريش فبلغهم
عن رسول الله صلے الله عليه وسلم
ما ارسله به فقالوا لعثمان ان شئت
ان تطوف بالبيت فطف به فقال
ما كنت لافعل حتى يطوف به رسول الله
صلے الله عليه وسلم قال فاحتبسه قريش
عندها فبلغ رسول الله صلے الله عليه
وسلم والمسلمين ان عثمان قد قتل۔
قال محمد فحدثني الزهري ان قريشا بعثوا
سهيل بن عمرو واحد بني عامر بن لوئ
قالوا ائت محمدا فصالحه ولا يكون في
صلحه الا ان يرجع عنا عامه هذا فوالله
لا تحدث العرب انه دخلها علينا عنوة
ابدا فاتاه سهيل بن عمرو فلما راه النبي
صلے الله عليه وسلم قال قد اراد القوم
الصلح حين بعثوا هذا الرجل فلما انتهى الى
رسول الله صلے الله عليه وسلم تكلما واطالا الكلام
وتراجعا حتى جرى بينهم الصلح فلما التأم
الامر ولم يبق الا الكتاب وثب عمر بن
الخطاب فاتى ابابكر وقال يا ابابكر اوليس
برسول الله اولسنا بالمسلمين او ليسوا
بالمشركين قال بلى قال فعلام نعطي الذلة
في ديننا فقال ابوبكر يا عمر الزم غرزه
حيث كان فاني اشهد انه رسول الله
فقال عمر وانا اشهد ثم اتى رسول الله

حضرت عثمان کو آگے بٹھایا خود پیچھے بیٹھے اور اونکو اپنی
پناہ میں لیلیا اسوقت تک کہ پہونچایا اونہوں نے پیغام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پس آئے حضرت عثمان
ابوسفیان اور رؤسائے قریش کے پاس اور جو کچھ رسول اللہ
نے فرمایا تھا اونسے کہا۔ قریش نے حضرت عثمان سے کہا
اگر تو طواف کرنا چاہتا ہے تو طواف کرلے اونہوں نے
کہا جب تک رسول اللہ طواف نہیں کرینگے میں نہیں
کرونگا قریش نے اونکو اپنے پاس روک لیا اور رسول اللہ
کو یہ خبر پہونچی کہ قریش نے عثمان کو مار ڈالا کہا محمد نے کہ
حدیث بیان کی مجھ سے زہری نے کہ قریش نے بھیجا
سہیل بن عمرو کو جو بنی عامر میں سے تہا اور کہا کہ محمد سے
مصالحت کرلو لیکن صلح میں یہ شرط ضرور ہو کہ اس سال
واپس ہوجاویں قسم اللہ کی ہم اس بات کا موقع نہیں دینگے
کہ آیندہ عرب باتیں بناویں وہ داخل ہوگئے ہم پر زبردستی
پس آئے سہیل جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اونپر نظر پڑی تو فرمایا کہ قریش نے صلح کا ارادہ کرلیا
ہے جو اس شخص کو بہیجا جب پہونچے سہیل رسول اللہ
کی خدمت میں تو گفتگو کی آپسمیں اور سلسلہ کلام نے
طول پکڑا جانبین سے گفتگو ہوتی رہی یہانتک کہ صلح
کی گفتگو درمیان میں آئی اور صلح قرار پاگئی تحریر صلحنامہ
باقی تھا کہ حضرت عمرؓ اچھل پڑے اور ابوبکرؓ کے پاس
گئے اور کہا کہ اے ابوبکر کیا محمد اللہ کے رسول نہیں ہیں ہم
مسلمان نہیں ہیں یا قریش مشرک نہیں ہیں حضرت ابوبکر
نے جواب دیا کہ ہاں تو کہا کہ پھر ہم کس لیے اپنے دین میں ذلت اختیار
کریں حضرت ابوبکر نے کہا کہ اے عمر اونکی قرار داد قائم رہنے
دو جسطرح سے کہ ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے
رسول ہیں۔ حضرت عمر نے کہا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ

فقال یا رسول الله اولسنا بالمسلمین
اولیسوا بالمشرکین قال بلیٰ قال فعلام
نعطی الذلة فی دیننا قال انا عبد الله و
رسوله این اخالف امره ولن یضیعنی
ثم قال عمر ما زلت اصوم واتصدق
واصلی واعتق من الذی صنعت مخافة
کلامی الذی تکلمت به یومئذ حتی رجوت
ان یکون خیرا قال ودعا رسول الله علی
ابن ابی طالب فقال له رسول الله اکتب
بسم الله الرحمن الرحیم فقال سهیل لا
اعرف هذا ولکن اکتب باسمك اللهم
کما کنت تکتب فقال رسول الله صلی
الله علیه وسلم اکتب باسمك اللهم۔
فکُتِب الصحیفة نسخته هکذا۔
باسمك اللهم هذا ما اصطلح علیه محمد
بن عبد الله وسهیل بن عمرو اصطلحا علی
وضع الحرب عشر سنین یامن فیه الناس
ویکف بعضهم عن بعض علی انه من اتی
رسول الله صلی الله علیه وسلم من
اصحابه بغیر اذن ولیه رده علیهم ومن
اتی قریشا ممن مع رسول الله صلی الله
علیه وسلم لم یردوه علیه وان بیننا
عیبة مکفوفة وانه لا اسلال ولا
اغلال وانه من احب ان یدخل فی
عقد محمد وعهده دخل فیه ومن
احب ان یدخل فی عقد قریش وعهدهم
دخل فیه وانك ترجع عنا عامنا هذا

وہ اللہ کے رسول ہیں پھر آئے حضرت عمر رسول اللہ کے
پاس اور کہا کہ اے رسول اللہ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں
یا قریش مشرک نہیں ہیں آپنے فرمایا ہاں تو کہا کہ پھر کیوں اپنے
دین میں ذلت اختیار کریں آپ نے فرمایا بیشک میں اللہ کا
بندہ اور اوسکا رسول ہوں کس طرح مخالفت کرسکتا ہوں اُسکی
حکم کی وہ ہرگز مجھے ضائع نہیں کریگا حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں
ہمیشہ روزہ رکھتا رہا اور صدقہ دیتا رہا اور نمازیں پڑہتا رہا اور
غلام آزاد کرتا رہا اپنی اون باتوں کے ڈر سے جو میں نے
اوس روز کی تھیں یہانتک کہ امید کرتا ہوں میں کہ ہوگی بھلائی
کہا راوی نے اور بلایا رسول اللہ نے علی بن طالب کو اور فرمایا
کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم تو کہا سہیل نے کہ ہم اسکو
نہیں سمجھتے لیکن لکھ باسمک اللھم جسطرح کہ پہلے لکھا کرتے تھے
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھ باسمک اللھم
پس لکھا گیا صحیفہ نسخہ اوسکا اس طرح ہے کہ
شروع کرتا ہوں میں اے اللہ تیرے نام سے یہ وہ تحریر ہے
جسپر صلح کی ہے محمد بن عبد اللہ اور سہیل بن عمرو نے صلح کی ہے
ان دونوں نے لڑائی موقوف کرنیکی دس برس تک امن میں
رہینگے اونمیں لوگ اور رک جاوینگے بعض بعض سے اور صلح
کری ہے اس بات پر کہ جو آوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آپکے اصحاب میں سے بغیر اجازت اپنے ولی کی تو لوٹا دیں
اونکو رسول اللہ قریش کیطرف اور جو شخص کہ آجاوے قریش کے
پاس اون لوگوں میں سے جو رسول اللہ کے ساتھ ہیں تو
وہ نہیں واپس دینگے اوسکو اور تحقیق درمیان ہمارے مصالحت
مستحکم ہے نہ چوری ہے باطنی اور نہ ظاہری اور تحقیق جو شخص
کہ دوست رکھے اس بات کو کہ داخل ہو وے محمد اور اون کے عہد
(پناہ) میں تو داخل ہو سکتا ہے اوسمیں اور جو شخص کہ چاہے
کہ داخل ہو مذہب قریش اور اونکے عہد (پناہ) میں تو داخل

فلا تدخل علينا مكة وانه اذا كان عام قابل
خرجنا عنك فدخلتها باصحابك فاقمت فيهم
ثلاثا معك سلاح الراكب لا تدخلها
بغير السيوف في القراب ۔
واخرجه ابن هشام برواية ابن اسحق
عن الزهري باختلاف يسير عن هذا ۔

ذكر الاختلافات والروايات والالفاظ التي وردت في تحرير هذا الصلح ووجوه الروايات فيه ۔

اقول روى البخاري في باب ۔ كيف
يكتب هذا ما صالح فلان بن فلان ۔ من
كتاب الصلح عن براء بن عازب بدل لفظ
السيوف في القراب لا يدخلوها الا بجلبان
السلاح ۔ وان كان ما قصدهما واحد ثم
ما رواه البخاري في هذا الباب من حديث
براء ايضا وفيه زيادة الفاظ لم يردوها في
روايات اخرى وهي ۔ ان لا يخرج من اهلها
باحد ان اراد ان يتبعه ولا يمنع احدا من
اصحابه ان اراد ان يقيم بها ۔

الاختلاف في كاتب الصلح

ثم انه ورد الاختلاف في الكاتب انه من
كتب الصحيفة على قولين الاول انه كتبه
علي بن ابي طالب وهو الاصح رواه اسحق
ابن راهويه في مسنده والحاكم في مستدركه
من كتاب قتال اهل البغي في رواية ابن
عباس وكذا رواه الشيخان فالبخاري في
كتاب الصلح وغيره والمسلم في صلح الحديبية
في حديث براء بن عازب وكذا رواه عمرو بن

ہوسکتا ہے اوسمیں۔ اور تحقیق آپ لوٹ جاویں ہم سے ہمارے
اس سال میں پس نہ داخل ہوں آپ ہم پر مکہ میں اور جبکہ ہوگا سال
آیندہ تو چھوڑ جاوینگے ہم مکہ کو تمہارے لیے پس داخل ہوں آپ
اوسمیں مع اپنے اصحاب کے اور رہیں اوسمیں اپنے اصحاب کے ساتھ تین
دن آپکے ساتھ ہتھیار ہوں سوار کے نہیں داخل ہوسکینگے آپ مکہ میں سوا
اسکے کہ تلواریں میان میں ہوں اور تخریج کی ہے اسکی ابن ہشام
نے ابن اسحق کی روایت سے جو روایت کرتے ہیں زہری سے
تھوڑے سے فرق کے ساتھ۔ ذکر اختلافات اور روایات
اور زیادتی الفاظ نامہ مذکور معہ بیان روایات۔

کہتا ہوں میں کہ روایت کی ہے بخاری نے کتاب الصلح
باب۔ کیف یکتب ہذا ما صالح فلان بن فلان۔ میں حضرت براء
بن عازب سے روایت کرکے۔ اور اوسمیں بجائے السیوف
فی القراب کے یہ لفظ ہیں کہ۔ لا یدخلوہا الا بجلبان السلاح
اگرچہ مقصود وہی ہے۔ بخاری نے اسی باب میں دوسری حدیث
براء بن عازب سے روایت کی ہے اوسمیں یہ الفاظ زائد ہیں
جو دوسری روایتوں میں بیان نہیں کیے گئے اور وہ یہ ہیں
ان لا یخرج الخ یعنی نہ بیجاویں رسول اللہ مکہ والوں میں سے
کسی کو اپنے ہمراہ اگرچہ اونمیں کوئی جانا چاہے اور نہ منع کریں
اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو مکہ میں ٹھہر جانے سے اگر کوئی ٹھہرنا
چاہے۔ پھر ایک اختلاف کاتب نامہ کی بابت ہے اگر کس نے
یہ صحیفہ لکھا اسمیں دو قول ہیں۔ قول اول یہ کہ کاتب اس
صلح نامہ کے حضرت علیؓ ہیں اور یہی صحیح قول ہے بیان کیا
ہے اسکو اسحق بن راہویہ نے اپنی مسند میں اور حاکم نے
مستدرک میں کتاب قتال اہل البغی میں بروایت ابن عباسؓ
اور اسیطرح روایت کیا ہے اسکو شیخین نے پس بخاری نے
کتاب الصلح وغیرہ میں اور مسلم نے صلح حدیبیہ میں بحدیث
براء بن عازب اور اسیطرح روایت کیا ہے اسکو

شيبة - والقول الثانى ان الكاتب كان محمد ابن مسلمة رواه ايضا عمر بن شيبة من طريق عمرو بن سهيل (وسهيل هذا هو سهيل بن عمرو الذى تم الصلح على لسانه) ويمكن التوفيق بين القولين ان اصل العهد كتبه على رضى الله عنه كما رواه الشيخان وغيره ثم ان محمد بن مسلمة بيّضه ثانيا ونقله - كذا جمعه الحافظ فى الفتح - ثم وقع الاختلاف فى كتابة التسمية فالبخارى وابن هشام والامام احمد وغيره رووا فى رواياتهم انه كتب فيه باسمك اللهم كما هو المروى فى البخارى من كتاب الشروط فى باب الشروط فى الجهاد والمصالحة مع اهل الحرب وقال فيه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للكاتب اكتب بسم الله الرحمن الرحيم فقال سهيل اما الرحمن فوالله ما ادرى ما هى ولكن اكتب باسمك اللهم كما كنت تكتب فقال المسلمون والله لا نكتبها الا بسم الله الرحمن الرحيم فقال النبى صلى الله عليه وسلم اكتب باسمك اللهم - واما ابن جرير فروى هذا عن سلمة بن الاكوع فى حديثه الطويل وفيه بسم الله الرحمن الرحيم ولما كان سياق هذا الكتاب من هذه الرواية يخالف ما رويناه سابقا اردنا ان نورده على وجهها فنسخته هكذا -

الاختلاف فى كتابة التسمية فى هذا الكتاب

عمر بن شیبہ نے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ کاتب صلح نامہ محمد بن مسلمہ ہیں اور روایت کیا ہے اسکو بھی عمر بن شیبہ نے عمرو بن سہیل کے طریقہ سے (اور یہ وہی سہیل ہیں جن سے صلح کی گفتگو ہوئی ہے) اور ان دونوں قولوں میں جمع اسطرح کیا جاسکتا ہے کہ اصلی عہدنامہ کے کاتب حضرت علی رضی ہیں جیسیکہ روایت ہے شیخین وغیرہ کی اور محمد بن مسلمہ نے اسکو صاف کیا ہے اور ثانیاً نقل کیا ہے اسیطرح جمع کیا ہے حافظ نے ان دونوں قولوں کو فتح الباری میں۔ دوسرا اختلاف بسم اللہ کی بابتہ ہے پس بخاری اور ابن ہشام اور امام احمد وغیرہ نے تو اپنی روایتوں میں کہا ہے کہ اوسمیں لکھا گیا بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ جیسیکہ مروی ہے بخاری سے کتاب الشرط باب الشَّرْطِ فِي الْجِهَادِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ میں اور کہا ہے اوسمیں کہ کہا رسول اللہ نے کاتب سے کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم پس کہا سہیل نے کہ رحمٰن پس قسم اللہ کی ہم نہیں جانتے وہ کیا ہے لیکن لکھو بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ جیسیکہ اول لکھا کرتے تھے پس کہا مسلمانوں نے قسم اللہ کی نہیں لکھیں گے ہم اوسمیں مگر بسم اللہ الرحمن الرحیم پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھہ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ لیکن ابن جریر نے روایت کیا ہے اس تحریر کو سلمہ بن اکوع سے اپنی طویل حدیث میں اور اوسمیں ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم چونکہ اس روایت کی تحریر کے الفاظ اور مضمون بھی مخالف تھا اوس روایت کے جو ہم نے اوپر لکھی تو ارادہ کیا ہم نے کہ اوسکو پورا ذکر کردیں پس نسخہ اوسکا اسطرح ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ تحریر ہے جس پر صلح کی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے صلح کی اوس سے اس بات پر کہ نہ کوئی نئی بات ہو اور

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا ما صالح عليه محمد رسول الله صلے الله عليه وسلم قريشا صالحهم عطـ علے ان لا اهلال ولا امتلال وعلے انه من قدم مكة من اصحاب محمد صلے الله عليه وسلم حاجا او معتمرا او يبتغي من فضل الله فهو آمن علے دمه وماله ومن قدم المدينة من قريش عبتاز الى مصر او الى الشام يبتغي من فضل الله فهو آمن علے دمه وماله وعطـ علے انه من جاء محمدا صلے الله عليه وسلم من قريش فهو اليهم رد ومن جاءهم من اصحاب محمد صلے الله عليه وسلم فهو لهم وعطـ علے ان يعتمر في عام قابل في هذا الشهر لا يدخل علينا بخيل ولا سلاح الا ما يحمل المسافر في قرابه يثوى فينا ثلث ليال وعطـ علے ان هذا الهدى حيثما حبسناه محله لا يقدمه علينا -

نکوئی رنج کی بات ہو اور اس بات پر کہ جو شخص آئے مکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے عمرہ کیلئے یا حج کیلئے یا تلاش کرتا ہو فضل اللہ کا (مراد اس سے تجارت) پس وہ بخوف ہے اپنی جان پر اور مال پر اور جو شخص کہ جائے مدینہ قریش میں سے مصر یا شام جانیکے لئے تلاش کرے فضل اللہ کا (مراد تجارت) پس وہ بخوف ہے اپنی جان پر اور مال پر اور (صلح کی ہے) اس بات پر کہ جو آجاسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش میں سے پس وہ لوٹایا جائے طرف قریش کے اور جو شخص کہ چلا جائے قریش کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے پس وہ واسطے اونکے ہی ہے (یعنی اوسکو واپس نہیں کرینگے) اور (صلح کی ہے) اس بات پر کہ عمرہ کریں سال آیندہ کے اسی مہینہ میں (دراں حالیکہ) نہ داخل ہوں ہم پر لشکر لیکر اور نہ ہتھیار لیکر مگر اوسقدر جو مسافر اپنے ساتھ رکھتا ہے اور وہ بھی میان میں - ٹھہریں مکہ میں تین راتیں اور (صلح کی ہے) اس بات پر کہ یہ قربانی اسی جگہ ہو جائے جہاں ہم نے اوسکو روکدیا ہے اور اب ہم پر آگے نہ بڑھائی جاوے -

واخرجه ابن سعد في الطبقات في ذكر السرايا فقال بعدما ذكر القصة بطوله - فبعثوا سهيل ابن عمرو في عدة من رجالهم فصالحوه علے ذلك وكتبوا بينهم -

هذا ما صالح عليه محمد بن عبد الله وسهيل بن عمرو واصطلحا علے وضع الحرب عشر سنين يأمن فيها الناس ويكف بعضهم عن بعض علے انه لا اسلال ولا اغلال وان بيننا عيبة مكفوفة وانه من احب ان يدخل في عهد محمد وعقده فعل وانه من احب ان يدخل في عهد قريش فعل وانه من القيه (صفحه ١٨١)

اور تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا بعد طویل قصہ ذکر کرنے کے - پس بھیجا اونہوں نے سہیل بن عمرو کو اپنے چند آدمیوں کے ہمراہ پس صلح کرلی آپسے اس عہدنامہ پر اور لکھا آپسمیں کہ

یہ وہ عہدنامہ ہے کہ مصالحت کی ہے اوسپر محمد بن عبد اللہ اور سہیل بن عمرو نے - صلح کی دونوں نے لڑائی بند کرنے پر دس برس کہ بیخوف رہیں اونمیں لوگ اور رک جاویں بعض بعض سے اس بات پر کہ نہ چوری ہے ظاہری اور نہ باطنی اور تحقیق ہمارے درمیان میں مصالحت مستحکم ہے اور جو شخص کہ دوست رکھے کہ داخل ہو محمد کے عہد اور اوسکے دین میں کرے اور جو شخص کہ دوست رکھے کہ داخل ہو قریش کے عہد میں کرے - (بقیہ حاشیہ صفحہ ١٨١)

غرائب الالفاظ التی وردت فی هذه الروایات

ان لغات کی شرح جو اس روایت میں آئی ہیں

بدنة - تقع علی الجمل والناقة والبقرة

بدنة اسکا اطلاق اونٹ اونٹنی اور بیل پر آتا ہے۔

اتی محمد منهم بغیر اذن ولیه رده الیه وانه من اتی قریشا من اصحاب محمد لم یردوه وان محمدا یرجع عنا عامه هذا باصحابه ویدخل علینا قابلا فی اصحابه فیقیم بها ثلاثا لا یدخل علینا بسلاح الا سلاح المسافر السیوف فی القرب شهد ابو بکر بن ابی قحافة وعمر بن الخطاب وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن وقاص وعثمان بن عفان وابو عبیدة بن الجراح ومحمد بن مسلمة وحویطب بن عبد العزی ومکرز بن حفص بن الاخیف وکتب علی صدر هذا الکتاب ثم ان ابن سعد زاد فی خاتمة الکتاب مالم یروه غیره فقال اخبرنا سلیمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن عکرمة قال لما کتب النبی صلی اللہ علیه وسلم الکتاب الذی بینه وبین اهل مکة یوم الحدیبیة قال اکتبوا بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قالوا اما اللہ فنعرفه واما الرحمن الرحیم فلا نعرفه قال فکتبوا باسمک اللهم قال وکتب رسول اللہ فی اسفل الکتاب۔ ولنا علیکم مثل الذی لکم علینا۔

اور جو شخص کہ آجاوے گا محمدؐ کے پاس قریش میں سے اپنے ولی کے بے اجازت تو وہ واپس دیا جاوے اور جو چلا جائے قریش کے پاس محمدؐ کے اصحاب میں سے تو وہ اوسکو واپس نہیں دینگے اور اس بات پر کہ محمدؐ اس سال اپنے اصحاب کے ہمراہ لوٹ جاویں اور سال آئندہ مع اصحاب کے آویں اور مکہ میں تین دن رہیں نہ داخل ہوں ہم پر ہتھیار لیکر مگر ہتھیار مسافر کے تلواریں میان میں۔ گواہی دی اسپر ابو بکر بن ابی قحافہ اور عمر بن الخطاب اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن وقاص اور عثمان بن عفان اور ابو عبیدة بن الجراح اور محمد بن مسلمہ اور حویطب بن عبد العزی اور مکرز بن حفص بن الاخیف نے اور لکھا حضرت علی نے شروع اس فرمان کا۔ پھر ابن سعد نے زائد کیا ہے خاتمہ فرمان میں جو نہیں روایت کیا اس کے سوا کسی نے پس کہا کہ خبر دی ہم کو سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ سے کہا جبکہ لکھی رسول اللہ صلعم نے وہ تحریر جو درمیان آپ کے اور درمیان اہل مکہ کے قرار پائی تھی صلح حدیبیہ کے دن تو کہا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا اہل مکہ نے کہ اللہ کو تو ہم پہچانتے ہیں لیکن رحمن اور رحیم کو نہیں پہچانتے کہا راوی نے پس لکھا اونہوں نے باسمک اللہم اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس تحریر کے نیچے یہ کہ جس طرح ہمارے تم پر ہیں اسی طرح تمہارے ہم پر ہیں

وبالابل الشبه لعظمها - **قوله العوذ المطافيل** - يريد النساء والصبيان اصله جمع عائذ وهى الناقة اذا حملت بعد ما وضعت ايا ما حتى يقوى ولدها وقيل امهات الاطفال يريد ان هذه القبائل قد احتشرت وساقت اموالها معها والمطافيل والمطافل - جمع المطفل الناقة القريبة العهد بالنتاج مع طفلها يقال اطفلت فهى مطفلة ومطفل والمراد ان جاؤا بجمعهم كبارهم وصغارهم - **قوله او تنفرد هذه السالفة** - قال فى مجمع البحار جاء فى رواية - لا قاتلنهم حتى تنفرد سالفتى اى اموت والسالفة صفحة العنق كنى بانفرادها عن الموت لانها لا تنفرد عما يليها الا بالموت وقيل اراد حتى يفرق بين راسى وجسدى - **قوله قترة الجيش** - قترة محركة غبرة الجيش - **قوله خلأت** اى حزنت وتصعبت الخلاء للنوق كالالحاح للجمال والحران للدابة - **قوله كنانة** هى قربة يكون فيها النشاب - **قوله قليب** - بئر قلب ترابها قبل ان طى - **قوله فغرزه** - الغرز هو النخس كذا فى القاموس - **قوله وكانت خزاعة فى عيبة رسول الله** - العيبة وعاء يجعل فيه افضل الثياب اى سر مكتوم بينهم - **قوله آسيتكم** - يقال اسى الجرح اذا داواه

اونٹ کے ساتھ زائد مناسب ہے بوجہ اوس کے بڑے ہونے کے **قوله العوذ المطافيل** مراد اس سے عورتیں اور بچے اصل میں وہ جمع ہے عائذ کی وہ ناقہ جو حاملہ ہو بعد بچہ جننے کے اتنے دن بعد کہ قوی ہو جاوے اوسکا بچہ۔ اور بعض نے اس کے معنی کہے ہیں کہ بچہ والیاں مراد یہ ہے کہ قبائل اٹھ آئے ہیں اور لے آئے ہیں اپنے ہمراہ اپنا مال واسباب اور مطافیل اور مطافل جمع ہے مطفل کی وہ اونٹنی جو قریب جنی ہو مع اپنے بچہ کے بولا جاتا ہے اطفلت فہی مطفلة ومطفل۔ اور مراد اس سے یہ ہے کہ آ گئے ہیں سب کے سب بڑے اور چھوٹے **قوله** او تنفرد هذه السالفة۔ کہا مجمع البحار میں اور آیا ہے ایک روایت میں کہ لاقاتلنهم حتى تنفرد سالفتى۔ یعنی لڑونگا اونسے یہانتک کہ مر جاؤں میں اور سالفہ کے معنی گردن کے ہیں۔ کنایہ کیا گیا اوس کے انفراد سے موت کا اسوجہ سے کہ وہ نہیں علیحدہ ہوتی جسم سے مگر موت کے ساتھ اور کہا گیا ہے کہ مراد یہ ہے کہ یہانتک کہ جدائی کیجاوے میرے سر اور میرے جسم میں **قوله** قترة الجيش۔ قترة۔ محرکہ۔ لشکر کا غبار **قوله** خلأت۔ یعنی تھک گئی۔ خلا۔ اونٹنیوں کے لیے آتا ہے جیسے الحاح اونٹ کے لیے اور حران دابہ کے لیے **قوله** کنانة۔ ترکش جسمیں تیر رکھے جاتے ہیں۔ **قوله** قليب۔ وہ کنواں جسکی مٹی لوٹ دیجائے کھدنے سے اول۔ **قوله** فغرزه۔ غرز کے معنے گاڑنے کے ہیں اسیطرح سے قاموس میں **قوله** وكانت خزاعة فى عيبة رسول الله۔ وہ صندوق جسمیں افضل و بہتر کپڑے رکھے جاویں یعنی بھید پوشیدہ آپس کا **قوله** آسيتكم بولا جاتا ہے آسى الجرح۔ جبکہ دوا کرے تو اوسکی یعنی خیر خواہی کی میں نے تمہارے کام میں اپنی جان سے۔

اى اصلحت امركم بنفسه - **قوله امصص بظر اللات** - البظر بفتح موحدة الهنة التى تقطعها الخافضة من فرج المرأة عند الختان - **قوله الزم غرزه** - اى امسكه واتبع قوله و فعله كمن يمسك بركاب راكب ويسير بسيره وجواب الصديق وفق الرسول صلے الله عليه وسلم من دلائل فضله و رسوخه وشدة اطلاعه علے معانے امور الدين - **قوله بيننا وبينهم عيبة مكفوفة** - اى بينهم صدر نقى من الغل والخداع مطوى علے الوفاء بالصلح والمكفوفة المشرجة المشدودة وقيل ان بينهم موادعة ومكافة عن الحرب تجريان مجرى المودة التى تكون بين المتصافين الذين يثق بعضهم الى بعض والمعنے انه صالح اهل مكة علے وضع الحرب عشر سنين و معنے عيبة مكفوفة علے ان يكون ماسلف منافى عيبة مكفوفة اى مشدودة لا يظهر واحد منا ولا يذكره - **قوله ولا اسلال** الاسلال هو السرقة الخفية يقال سل البعير وغيره فى جوف الليل اذا انتزعه من بين الابل وهى السلة واسل اى صار ذا سلة اذا اعان غيره عليه ويقال الاسلال الغارة الظاهرة وقيل هو من سل السيوف - **قوله لا اغلال**

قوله امصص بظر اللات - البظر بفتح باء موحده - وہ مضغہ گوشت جسکو کاٹتی ہے ختنہ کرنے والی فرج عورت سے ختنہ کے وقت **قوله** الزم غرزه یعنی مضبوط تھام اوسکو اور تابعداری کر اوسکے قول کی اور اوسکے فعل کی مثل اوس شخص کے جو پکڑتا ہے رکاب سوار کی اور چلتا ہے اوسکے ساتھ اور جواب ابوبکر صدیق کا موافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی فضیلت اور رسوخ اور اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کو کس قدر زائد معانی امور دین پر اطلاع تھی **قوله** بيننا وبينهم عيبة مكفوفة یعنی اونکا دل صاف ہے مکر وفریب سے شامل ہے وفا اور صلح پر - اور مکفوفہ کے معنی ہیں کہ بند ہا ہوا ہے اور کہا گیا ہے کہ اون کی آپس میں موادعت ہے اور رکنا ہے لڑائی سے جو قائم مقام ہے مودت کے جو ہوتی ہے درمیان اون دو صاف دلوں کے جو عہد کرتے ہیں بعض بعض سے اور معنی یہ ہیں کہ انہوں نے مصالحت کی اہل مکہ سے لڑائی بند کرنے پر دس برس اور معنی عيبة مكفوفة کے یہ ہیں کہ جو کچھ کہ ہوا ہم سے اول وہ بیچ گٹھری بندھی ہوئی کے ہے نہیں ظاہر کرے اوسکو کوئی ہم سے اور نہ ذکر کرے اوسکا **قوله** ولا اسلال اسلال - پوشیدہ چوری بولا جاتا ہے سل البعير فی جوف الليل - جبکہ لیجاوے اونٹ کو اونٹوں کے درمیان سے اور بولا جاتا وہی السلة واسل یعنی ہوگیا صاحب سلہ - جبکہ اعانت کرے اوسکا غیر اوسپر - اور کہا گیا ہے کہ اسلال کے معنی ہیں - لوٹنا ظاہر - اور بعض نے کہا ہے کہ وہ مشتق ہے سل السيوف سے **قوله** لا اغلال - خیانت - اور بعض نے کہا ہے کہ پہننا زرہوں کا پس سنئے یہ ہونگے نہ لڑے بعض

الخيانة وقيل الاغلال لبس الدروع فالمعنى لا يحارب بعضنا بعضا - **قوله مجازا** - من الجواز وهو القطع والسير

ہمارا بعض سے۔ **قولہ مجازا۔** مشتق ہے جواز سے جس کے معنے قطع اور سیر کے ہیں۔

المسائل المستنبطة من تحرير هذا الصلح

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس تحریر صلح سے

قوله وكان الناس سبعمائة فكانت كل بدنة عن عشرة - هذا يدل على انه يجوز الاشتراك في الهدى وعلى ان الابل تجزئ عن عشرة وقد اختلفوا العلماء ههنا من وجهين الاول ما روى عن مالك انه لا يجوز الاشتراك في الهدى مطلقا سواء كان هدى التطوع او الواجب وقال داؤد وبعض المالكية يجوز في هدى التطوع دون الواجب وقال ابو حنيفة يجوز مطلقا وروى في رواية عن الهادوية بشرط ان يكونوا مفترضين والثاني انها تجزئ عن عشرة قال به اسحق بن راهويه و ابن خزيمة وحديث الكتاب يدل عليه ويؤيده ما روى عن ابن عباس رض قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فحضر الاضحى فذبحنا البقرة عن سبعة والبعير عن عشرة اخرجه الجماعة الا ابو داؤد واخرجه احمد وابن حبان وصححه وقالت الشافعية والحنفية والجمهور انها تجزئ من سبعة كالبقرة ودليلهم ما روى مسلم

قولہ وکان الناس سبعمائۃ فکانت کل بدنۃ عن عشرۃ۔
یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ ہدی میں شرکت جائز ہے اور اس بات پر کہ ایک اونٹ کافی ہو سکتا ہے دس آدمیوں کی جانب سے۔ اس مقام پر دو طرح پر علمانے اختلاف کیا ہے اول تو یہ کہ روایت ہے امام مالک سے کہ نہیں جائز ہے شرکت کرنا ہدی میں بالکل خواہ ہدی نفل ہو یا واجب اور کہا داؤد اور بعض مالکیہ نے کہ جائز ہے نفلی ہدی میں نہ واجب میں اور کہا امام ابوحنیفہ نے کہ جائز ہے مطلقا اور ایک روایت ہے ہادویہ سے کہ جائز ہے اس شرط پر کہ وہ فرض ادا کرنے والے ہوں یعنی ہدی واجب ہیں اور دوسرے یہ کہ کافی ہوتا ہے ایک اونٹ دس آدمیوں میں۔ یہ قول ہے اسحق بن راہویہ اور ابن خزیمہ کا اور حدیث اس فرمان کی دلالت کرتی ہے اسپر اور تائید ہوتی ہے اسکی اوس حدیث سے جو مروی ہے ابن عباس رض سے کہا کہ تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں پس آگئی عید ضحی تو ذبح کی ہم نے بیل گائے سات آدمیوں کے عوض اور اونٹ دس کے عوض تخریج کی ہے اسکی سب اصحاب صحاح نے مگر ابو داؤد اور تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اور ابن حبان نے اور تصحیح کی ہے۔ اور کہا شافعیہ اور حنفیہ اور جمہور نے کہ کافی ہوتا ہے اونٹ سات کے عوض مثل گائے بیل کے اور اونکی

واصحاب السنن عن جابر رض قال نحرنا مع رسول الله صلے الله علیه وسلم بالحدیبیة البدنة عن سبعة و البقرة عن سبعة **قلت** قال ابن التیمیة فی المنتقی انه متفق علیه وهذا وهم منه فانه لم یخرجه البخاری فی صحیحه - قال الزیلعی وفی لفظ مسلم عن زهیر بن ابی الزبیر عن جابر قال خرجنا مع رسول الله مهلین بالحج فامرنا ان نشترك فی الابل والبقر کل سبعة منا فی بدنة اخرجه مسلم والنسائی فی الحج والباقون فی الضحایا واخرج ابوداود فی الاضحیة والنسائی فی الحج عن قیس عن عطاء عن جابر ان النبی صلے الله علیه وسلم قال البقر عن سبعة والجزور عن سبعة واخرج الدارقطنی فی سننه عن مجالد عن الشعبی عن جابر مرفوعا نحوه سواء - واخرج الطبرانی فی معجمه عن حفص بن جمیع عن مغیرة عن ابراهیم عن علقمة عن ابن مسعود نحوه مرفوعا سواء و **یشکل** عن هذا القول فی منعهم البدنة عن عشرة ما اخرجه الترمذی والنسائی واحمد فی مسنده وابن حبان فی صحیحه عن علباء بن احمد عن عکرمة عن ابن عباس قال کنا مع النبی صلے الله علیه وسلم فی سفر فحضر الاضحی فاشترکنا فی البقرة سبعة و فی الجزور عشرة وقال الترمذی هذا حدیث حسن غریب قال البیهقی فی المعرفة

دلیل وہ ہے جس کو روایت کیا ہے مسلم اور اصحاب سنن نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ذبح کیے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حدیبیہ میں ایک اونٹ سات کے عوض اور ایک بیل سات کے عوض **کہتا ہوں** میں کہ کہا ابن تیمیہ نے منتقی میں کہ یہ حدیث متفق علیہ ہی اور یہ اونکو وہم ہوا ہی اسوجہ سے کہ بخاری نے اپنی کتاب میں اسکی تخریج نہیں کی ہے کہا زیلعی نے اور مسلم کے لفظ بروایت زہیر بن ابی الزبیر یہ ہیں کہ وہ روایت کرتے ہیں جابر رض سے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ کے ساتھہ حج کے لیے پس حکم دیا ہم کو کہ شریک ہو جاویں ہم اونٹ میں بقر میں ہر سات ہم میں سے ایک اونٹ میں تخریج کی ہی اسکی مسلم اور نسائی نے حج میں اور باقیوں نے ذکر قربانی میں اور تخریج کی ہے ابو داؤد نے اضحیہ میں اور نسائی نے حج میں قیس سے وہ روایت کرتے ہیں عطا سے اور وہ جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بقر سات کے عوض اور اونٹ سات کے عوض۔ اور تخریج کی ہے دارقطنی نے اپنی سنن میں مجالد سے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ جابر سے مرفوع بالکل مثل اس کے اور تخریج کی ہے طبرانی نے اپنے معجم میں حفص ابن جمیع سے وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ سے اور وہ ابراہیم سے اور وہ علقمہ سے اور وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوع مثل اس کے اور **اعتراض** ہوتا ہے اس قول پر بوجہ منع کرنے اس قول والوں کے [illegible] اونٹ کو دس کے عوض سے اوس حدیث سے جسکی تخریج کی [illegible] ترمذی اور نسائی نے اور امام احمد نے اپنی مسند میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں علیا بن احمد سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کہ تھے ہم رسول اللہ کے ہمراہ سفر میں پس آگئی قربانی (عید ضحی) پس [illegible] ہو گئے ہم گائے بیل میں سات اور اونٹ میں دس اور کہا ترمذی نے کہ

وحديث زهير عن ابي الزبير في اشتراكهم
وهو مع النبي صلى الله عليه وسلم في الجزور
عن سبعة اصح اخرجه مسلم ثم روي من
طريق ابن اسحق عن الزهري عن عروة عن
مروان بن الحكم ومسور بن مخرمة ان
رسول الله خرج يريد زيارة البيت و
ساق معه الهدي سبعين بدنة عن
سبعمائة رجل كل بدنة عن عشرة
قال البيهقي وقد رواه معمر وسفيان بن
عيينة عن الزهري بهذا الاسناد ان
النبي صلى الله عليه وسلم خرج عام الحديبية
في بضع عشرة مائة وعلى ذلك يدل رواية
جابر وسلمة بن الاكوع ومعقل بن يسار
وبراء بن عازب رضي الله تعالى عنهم و
كلهم شهدوا الحديبية وكلهم نحروا البعير
عن بعضهم ونحروا البقر عن باقين عن
كل سبعة بقرة - وقال الواقدي في
المغازي رواية من رأى البدنة عن
سبعة اثبت من الذين رووا عن عشرة
فان الهدي كان يومئذ سبعين بدنة
والقوم كانوا ست عشرة مائة واخرج الحاكم
في المستدرك عن محمد بن بشار قال حدثنا
عبد الرحمن عن سفيان عن ابي الزبير عن
جابر قال نحرنا يوم الحديبية سبعين بدنة
البدنة عن عشرة وقال النبي صلعم يشترك
النفر في الهدي وقال صحيح على شرط مسلم
ثم اخرجه عن الحسين بن ذافر عن عكرمة عن

یہ حدیث حسن ہے اور غریب- کہا بیہقی نے کتاب المعرفۃ میں
اور حدیث زہیر کی جو روایت ہے ابی الزبیر سے اونکی شرکت
بابتہ جبکہ وہ رسول اللہ کے ہمراہ تھے اونٹ میں سات صحیح ہے
تخریج کی ہے اسکی مسلم نے پھر روایت کی ہے ابن اسحق کے طریقہ
سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے اور وہ عروہ سے عروہ
روایت کرتے ہیں مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے کہ رسول اللہ
نے سفر کیا ارادہ کرتے تھے آپ زیارت خانہ کعبہ کا اور لیگئے
اپنے ہمراہ ہدی کے ستر اونٹ سات سو آدمیوں کے عوض ہر
اونٹ دس آدمیوں کے عوض- کہا بیہقی نے اور روایت کیا
ہے اسکو معمر اور سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے
ساتھہ کہ رسول اللہ نے سفر کیا سال حدیبیہ میں ایک ہزار آدمیوں
کے ہمراہ اور اسی پر دلالت کرتی ہے روایت جابر اور سلمہ بن اکوع
اور معقل بن یسار اور براء بن عازب رضی اللہ عنہم کی وہ سب موجود
تھے حدیبیہ میں اور سب نے ذبح کیے اونٹ بعوض بعض کے
اور ذبح کیے باقیوں کے عوض گائے بیل ہر سات کے
عوض ایک بیل- اور کہا واقدی نے مغازی میں روایت اوس
شخص کی جسکا خیال ہے کہ ایک اونٹ کافی ہے سات کے
عوض یہ اثبت ہے اون لوگوں کی روایت سے جنہوں نے دس کی
روایت کی ہے اسواسطے کہ ہدی کے اونٹوں کے ستر اونٹ
تھے اور ہمراہی تھے سولہ سو اور تخریج کی حاکم نے مستدرک
میں محمد بن بشار سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن
نے سفیان سے وہ روایت کرتے ہیں
ابی زبیر سے وہ جابر سے کہ ذبح کیے ہم نے حدیبیہ میں
ستر اونٹ ہر اونٹ دس کے عوض اور فرمایا رسول اللہ نے
چاہیے کہ شریک ہو جاویں آدمی ہدی میں- اور کہا کہ یہ حدیث
صحیح ہے شرط مسلم پر پھر تخریج کی ہے اسکی بروایت حسین
بن ذافر وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ سے وہ ابن عباسؓ

ابن عباسؓ قال كنا مع رسول الله في سفر
فحضرنا النحر فاشتركنا في البقرة عن سبعة و
في الجزور عن عشرة انتهى ما قاله الزيلعي
ومن العلماء من فصل في المسئلة وقال أن
الاضحية تجزئ البعير فيها عن عشرة واما
الهدى فتجزئ فيها عن سبعة كالبقرة وحملوا
احاديث العشرة في الجزور على الاضحية
وهذا القول قد اختاره الشوكاني في النيل
اقول ويرده حديث الكتاب وما رويناه
من حديث جابر نحرنا يوم الحديبية الخ
فهذا اصرح في انه كان هديا ولم تكن اضحية
واما رواية العشرة فقد سبق ان رواية
السبعة اصح منه فالحق في هذه المسئلة مذهب
الجمهور - **قوله قد رأيت ما لا يحل**
سده - يدل على ان تعظيم شعائر الله
كان معروفا في الجاهلية وفيه اشعار بان
ابدال الهدى منهي عنه فان في الابدال
سدا ايضا وقد روى عن ابن عمر قال اهدى
عمر نجيبا فاعطى بها ثلثمائة دينار فاتى النبي صلعم
فقال يا رسول الله اني اهديت نجيبا
فاعطيت بها ثلثمائة دينار فابيعها
واشترى بثمنها بدنا قال لا انحرها اياها
رواه احمد وابو داؤد وابن حبان وابن خزيمة
في صحيحهما والبخاري في تاريخه
قول عثمانؓ ما كنت لافعل - هذا
يدل على عدم وجوب طواف القدوم واختلف
العلماء في وجوبه فذهب مالك وابو ثور و

سے کہا کہ تھے ہم رسول اللہ کے ہمراہ سفر میں پس آگیا یوم
قربانی پس شریک ہو گئے ہم گائے میں میں سات اونٹ میں
دس ختم ہوا کلام زیلعی کا۔ اور بعض علما نے تفصیل کی اس
مسئلہ میں اور کہا ہے قربانی میں تو ایک اونٹ کافی ہوتا ہے
دس کے عوض لیکن ہدی میں کافی ہوتا ہے او میں سات کے
عوض مثل گائے بیل کے اور حمل کیا ہے اونٹ کے دس والی
حدیثوں کو قربانی پر اور اسی قول کو اختیار کیا ہے شوکانی
نے نیل میں
کہتا ہوں میں کہ رد کرتی ہے اس قول کو حدیث اس کتاب کی
اور وہ حدیث جو روایت کی ہم نے جابرؓ کی کہ ذبح کیے ہم نے
یوم حدیبیہ میں الخ پس یہ صریح ہے اس بات میں کہ وہ تھی ہدی نہ قربانی
لیکن دس والی روایت پس گذر چکا ہے کہ سات والی روایت
اصح ہے اس سے پس حق اس مسئلہ میں مذہب جمہور کا ہے
قولہ قد رأیت ما لا یحل سدہ۔ دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر
کہ تعظیم شعائر اللہ کی جاری تھی جاہلیت میں بھی اور اس میں اشارہ
ہے اس امر پر کہ بدلنا ہدی کا ممنوع ہے اس وجہ سے کہ بدلنے
میں بھی سدہ ہے۔ اور روایت کیا گیا ہے ابن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے
ہدی کے لیے ایک عمدہ اونٹ لیا جسکے اونکو تین سو دینار ملتے
تھے پس آئے آپ رسول اللہ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میں نے
ہدی کیلیے ایک اونٹ خریدا ہے جسکے تین سو دینار ملتے ہیں
کیا اوسکو بیچ دوں اور اوسکی قیمت میں ایک اونٹ خرید لوں
فرمایا نہیں اوسی کو ذبح کر۔ روایت کیا ہے اسکو احمد نے اور
ابوداؤد نے اور ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اپنی اپنی
صحیح میں اور بخاری نے اپنی تاریخ میں۔
قول عثمان ما کنت لافعل۔ یہ قول دلالت کرتا ہے عدم وجوب
طواف قدوم پر اور اختلاف کیا ہے علما نے اسکے وجوب
میں پس مذہب امام مالک اور ابو ثور اور بعض شافعیہ کا ہے

بعض اصحاب الشافعی الی انه فرض لقوله
تعالی فَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ و
قال ابو حنیفة هو سنته وقال الشافعی هو
کتحیة المسجد - **قوله صلعم اکتب
باسمك اللهم** - فیه دلیل علی انه یجوز
للمسلم ان یخالف الامر المشروع ان لم یکن
فی الخلاف حرج شرعی و لم یکن هذا من اهم
الشرائع وایضا یکون الامر المختار متضمنا
لمعنی المشروع ویؤیده ما روی عن عائشة رض
قالت سألت النبی صلعم من الجدار امن
البیت هو قال نعم قلت فما بالهم لم یدخلوه
فی البیت قال ان قومك قصرت بهم النفقة
قلت فما شان بابه مرتفعا قال فعل ذلك قومك
لیدخلوا من شاؤا ویمنعوا من شاؤا ولولا
ان قومك حدیث عهدهم بالجاهلیة فاخاف
ان تنکر قلوبهم ان ادخل الجدار فی البیت
وان الصق بابه بالارض وفی روایة لولا
حداثة قومك بالکفر لنقضت البیت
ثم بنیته علی اساس ابراهیم - فان رسول
الله صلعم ارتکب ایسر الامرین دفعا لاکبرهما
فان قصور البیت ایسر من افتتان بین
المؤمنین +

کہ وہ فرض ہے بوجہ قول اللہ عزوجل فلیطوّفوا کے
یعنی طواف کرو بیت عتیق کا اور کہا ابو حنیفہ نے کہ وہ
سنت ہے اور کہا شافعیؒ نے کہ وہ مثل تحیۃ المسجد کے
ہے مستحب نفل ۔ **قولہ** صلعم اکتب باسمک اللہم - اسمیں دلیل ہے
اس بات پر کہ جائز ہے مسلمان کو کہ مخالفت کرے امر مشروع
کی جبکہ اس خلاف کرنے میں کوئی شرعی حرج نہو اور یہ امر بھی
امور شرائع میں سے کوئی مہتم بالشان نہو اور نیز جو امر کہ اس
کے عوض اختیار کیا جائے وہ بھی متضمن ہو مشروع پر اور تائید
اسکی وہ حدیث ہے جو روایت ہی حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں
کہ پوچھا مینے رسول اللہ سے کہ دیوار حطیم کیا بیت میں
ہے آپنے فرمایا ہاں کہا مینے کہ پھر انکو کیا ہو گیا ہے جو وہ
اوسکو بیت میں داخل نہیں کرتے کہا کہ تیری قوم مالدار نہیں
ہے کہا مینے کہ کیا حال ہے اسکے بلند دروازہ کا فرمایا
کہ کیا ہے یہ تیری قوم نے تاکہ جسکو چاہیں داخل کریں اور
جسکو چاہیں روکدیں اور کاش کہ تیری قوم کا زمانہ جاہلیت سے
قریب نہیں ہوتا پس ڈرتا ہوں میں کہ پھر جا وینگے اونکے دل
اگر داخل کر دونگا میں دیوار حطیم کو بیت میں اور اگر ملادونگا
میں اوسکے دروازہ کو زمین سے اور ایک روایت میں ہی اگر
تیری قوم کا زمانہ کفر سے قریب نہیں ہوتا تو توڑ ڈالتا میں بیت کو
پھر بناتا اوسکو بنیاد ابراہیم علیہ السلام پر پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم دو امر میں سے امر سہل کے مرتکب ہوئے کہ ایک بڑا امر واقع
نہو جائے اسوجہ سے کہ کمی بیت میں آسان ہی مسلمانوں میں فتنہ پڑ جانے سے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لصيفي بن عامر سيد بني ثعلبة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صیفی بن عامر کو جو سردار تھے بنی ثعلبہ کے

مکتوب الی صیفی بن عامر

قال الحافظ ذکرہ ابو عمر مختصرا واخرجه ابن
السکن من طریق عبید الله بن میمون بن

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ابو عمر نے مختصر اور تخریج کی ابن سکن
نے عبید اللہ بن میمون بن عمر بن حبان العبدی کے

عمر بن حبان العبدی قال حضرت عمر و محمد او الصلت بن کریب العبدیین قال فجاؤا بکتاب و وضعوه علے ید ثمامة بن خلیفة وکانوا تشاقوا فیه فقالوا ان جدنا دفع الینا هذا الکتاب واخبرنا ان صیفے بن عامر دفعه الیه وذکر ان النبے صلے الله علیه وسلم کتبه له فاذا فیه۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ هذا کتاب من محمد رسول الله لصیفے بن عامر علی بنی ثعلبة بن عامر من اسلم منہم واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ واعطی خمس المغنم وسہم النبے والصیفے فهو امن بامان الله۔ ذکره بهذا السند ابن الاثیر ایضا فی اسد الغابة

طریقہ سے کہا کہ گیا میں عمر اور محمدؐ اور صلت بن کریب کے پاس جو قبیلہ عبدی کے تھے کہا کہ لائے وہ ایک خط اور دیدیا وہ ثمامہ بن خلیفہ کو اور وہ جھگڑا کرتے تھے اوس کے بارہ میں پس کہا اونہوں نے کہ یہ خط ہمارے دادا نے ہم کو دیا تھا اور خبر دی تھی کہ وہ انکو صیفی بن عامر نے دیا ہے اور ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا تھا یہ فرمان صیفی کو۔ اوسمیں لکھا ہوا تھا کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے صیفی بن عامر کو (سردار بنایا) اونکو اون لوگوں پر جو اسلام لائے بنی ثعلبہ بن عامر میں سے اور نماز پڑھی اور زکوۃ دی اور دے خمس مال غنیمت میں سے اور حصہ رسول اللہ کا اور حصہ صیفی کا پس وہ اللہ کی امن میں ہے ذکر کیا ہے اسکو اسی سند سے ابن اثیر نے بھی اسد الغابہ میں۔

هذا ما كتبه صلی الله علیه وسلم للضحاک بن سفیان الکلابی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحاک بن سفیان کلابی کو

اخرج الامام احمد والترمذی بسندهما عن سعید بن المسیب ان عمر قال الدیة للعاقلة ولا ترث المرأة من دیة زوجها حتے اخبره الضحاک بن سفیان الکلابی وکان استعمله رسول الله صلے الله علیه وسلم علے الاعراب ان رسول الله صلے الله علیه وسلم کتب الیّ ۔ ان اورث امرأة الضبابی من دیة زوجها۔ فرجع عمر عن قوله وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح والعمل علے هذا عند اهل العلم

تخریج کی ہے امام احمد اور ترمذی نے اپنی اپنی سند سے کہ روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمر نے کہا کہ دیت اونپر ہی تقسیم کیجاوے جنکو دیت دینا واجب ہوتی ہے اور نہیں وارث ہوگی عورت اپنے خاوند کی دیت میں سے یہانتک کہ خبر دی اونکو ضحاک بن سفیان الکلابی نے اور رسول اللہ نے اونکو عامل بنایا تھا عربوں پر یہ کہ رسول اللہ نے مجھے لکھا تھا کہ ورثہ دوں میں ضبابی کی بیوی کو اوس کے خاوند کی دیت سے پس رجوع کیا حضرت عمر نے اپنے قول سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل ہے اسپر اہل علم کا۔

۲۸۔ کتاب لعامر بن اسود

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعامر بن اسود الطائی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عامر بن اسود طائی کو

بسم الله الرحمن الرحيم۔ هذا كتاب من محمد رسول الله لعامر بن الاسود المسلم ان له ولقومه من طی ما اسلموا عليه من بلادهم ومياههم ما اقاموا الصلوة و آتوا الزكوة وفارقوا المشركين وكتبه المغيرة ذكره الحافظ وابن الاثير قالا رواه سعيد القرشی من طريق عبد الملك بن ابی بكر ابن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده عمرو قال كتب النبی صلى الله عليه وسلم لعامر بن اسود كتابا فذكر وقال ابن الاثير اخرجه ابو موسى ؛؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا عامر بن اسود کو جو مسلمان ہے کہ واسطے اوسکے اور اوسکی قوم کے ہی ہیں وہ چیزیں جنپر وہ اسلام لائے (یعنی اسلام لانے وقت وہ اونکے مالک تھے) شہر اونکے اور پانی اون کے (مراد پانی سے چشمہ۔ نہریں۔ چاہات وغیرہ) جبتک کہ وہ نماز پڑہیں اور زکوۃ دیں اور علیحدہ رہیں مشرکین سے اور لکھا اسکو مغیرہ نے ذکر کیا اسکو حافظ اور ابن اثیر نے کہا اون دونو نے کہ روایت کیا اسکو سعید قرشی نے عبد الملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا عمرو سے کہ کہا لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان پس ذکر کیا اسکو اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابو موسی نے

کتاب الی عامۃ المومنین

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم خطابا لعامة المؤمنين

یہ وہ فرمان ہے جسمیں مخاطب کیا ہے رسول اللہ نے عام مومنین کو

قال ابن الاثير روى عثمان بن عبد الله ابن علاثة عن طارق بن احمر رأيت مع رسول الله كتابا فيه۔

من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبيعوا الثمرة حتى ينيع ولا السهم حتى يخمس ولا توطوء الحبالى حتى يضعن۔ قال كذا ذكره ابن قانع۔

قوله ولا السهم ۔ هذا ما اشتمله حديث حكيم بن حزام قال قلت يا رسول الله ياتينی الرجل فيسألنی عن البيع ليس

لکھا ابن اثیر نے روایت کی ہے عثمان بن عبد اللہ بن علاثہ نے طارق بن احمر سے کہا کہ دیکھی مینے رسول اللہ کے پاس ایک تحریر جسمیں لکھا ہوا تھا کہ

(فرمان ہے) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مت بیچو کھجوریں جب تک کہ پک نہ جائیں اور نہ حصہ جبتک کہ خمس نہ لے لیا جاوے اور مت جماع کرو عورتوں سے جبتک کہ وہ وضع حمل کریں کہا ابن اثیر نے کہ اسیطرح ذکر کیا ہے ابن قانع نے

قولہ ولا السہم یہ وہ حکم ہے کہ شامل ہے اسکو حدیث حکیم بن حزام کی کہتے ہیں کہ کہا مینے کہ اے رسول اللہ آتا ہے میرے پاس ایک شخص پس سوال کرتا ہے مجھسے اوس چیز کے

عندی وابیعه منه ثم ابتاعه من السوق
فقال لا تبع مالیس عندک رواه اصحاب
الصحیح قال البغوی النہی فی هذا الحدیث
عن بیوع الاعیان اللتی لا یملکها وظاهر
النہی تحریم مالم یکن فی ملک الانسان ولا
داخلاً تحت مقدرته فکذلک بیع السہم
قبل التخمیس وروی ایضاً عن ابی هریرة
قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم
لا یباع سہم حتے یعلم رواه الحاکم فی الکنی

قوله ولا تطئوا الحبالیٰ - وهذا اما
اشتمله حدیث رویفع بن ثابت مرفوعاً
من کان یومن بالله والیوم الاٰخر فلا یسقے
ماءه ولد غیره رواه الترمذی وروی
ایضاً عن عرباض بن ساریة ان النبی صلے
الله علیه وسلم حرم وطی السبایا حتے یضعن
ما فی بطونهن رواه احمد والترمذی وزاد
فی روایة ابی سعید ولا غیر حامل حتی تحیض

فروخت کرنیکا جو میرے پاس نہیں ہی پھر خرید لیتا ہوں میں اوسکو بازار
سے پس فرمایا آپنے مت بیچ تو اوس چیز کو جو تیرے پاس موجود نہیں
ہے روایت کیا ہے اسکو اصحاب صحیح نے کہا البغوی نے کہ نہی
ہے اس حدیث میں اون چیزوں کے بیع سے جنکا آدمی مالک نہیں ہے
اور ظاہر نہی سے حرمت ہی بیع اوس چیز کی جو نہو اوس شخص
کی ملک میں اور نہ اوسکی مقدرت میں ہو پس اسیطرح ہی فروخت کرنا
اپنے حصہ کا پہلے خمس لیے جانیکے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
بہی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچا جائے
حصہ یہانتک کہ معلوم ہو جاوے (یعنی معین اور مشخص ہو جاوے)
روایت کیا ہے اسکو حاکم نے کتاب الکنی میں **قوله ولا تطئوا الحبالی**
اس حکم کو شامل ہے حدیث رویفع بن ثابت رضی کی جو مرفوع ہی کہ جو شخص
ایمان رکھتا ہو اللہ اور قیامت کے دن پس چاہیے کہ نہ ملاوے اپنا پانی
(مراد منی) دوسرے کی اولاد کو روایت کیا اسکو ترمذی نے اور عرباض رضی
بن ساریہ سے بہی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کردیا تھا
قیدی عورتوں سے جماع کرنا یہانتک کہ فارغ ہو جاویں وہ اپنے
حمل سے روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور ابی سعید کی روایت میں
یہ زیادتی ہی کہ اور نہ جماع کیا جائے غیر حامل سے یہانتک کہ وہ حائض ہو جاویں

کتاب الی عبد یغوث

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لعبد یغوث بن وعلة الحارثی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد یغوث بن وعلہ حارثی کو

ذکر فی مصباح المضیٔ لم اره فی غیره انه
قال ابو سعد وکتب النبی صلے الله علیه
وسلم لعبد یغوث بن وعلة الحارثی -
ان له ما اسلم علیها من ارضها واشاءها
یعنی نخلها ما اقام الصلوٰة وآتی الزکوٰة و
اعطی خمس المغانم فی الغزو ولا عشر ولا حشر
ولمن تبعه من قومه وکتبه الارقم بن ابی ارقم المخزومی

ذکر کیا ہی مصباح المضی میں اور نہیں دیکھا مینے اوسکے سوا کسی اور کتاب میں
کہ کہا ابو سعد نے کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد یغوث بن وعلہ
حارثی کو کہ تحقیق واسطے اوسکے وہ چیز ہے جس پر وہ اسلام لایا اوسکی
زمین اور اوسکی کھجوریں جبتک کہ وہ نماز پڑہے اور زکوٰۃ دے اور دے
لڑائی کے مال غنیمت میں سے خمس اور نہ عشر لیا جاویگا اور نہ لشکر بنانیکو
جمع کیا جاویگا اور یہی حکم ہے اون کے واسطے جو تابعداری کریں اوسکی
اوسکی قوم میں سے اور لکھا اسکو ارقم بن ابی ارقم مخزومی نے -

هذا ماكتبه صلى الله عليه وسلم لعبادة بن الاشيب العنزي

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادہ بن اشیب عنزی کو

قال الحافظ اخرج ابن مندة من طريق مطرف بن ابی الحسين بن المصادق بن امية العنزى عن ابيه عن جده عن عبادة ابن الاشيب قال خرجت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسلمت فكتب لى كتابا نسخته بسم الله الرحمن الرحيم ـ من محمد نبى الله لعبادة ابن الاشيب العنزى انى امّرتك على قومك ممن جرى عليه عمالى وعمل بنى ابيك فمن قُرِئ عليه كتابى هذا فلم يطع فليس له من الله معون ـ

قال واخرجه الاسماعيلى فى معجمة الصحابة وقال ابن الاثير اخرجه ابن مندة وابونعيم

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ نے مطرف بن ابی حسین بن مصادق بن امیہ عنزی کے طریقہ سے مطرف روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور انکے باپ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے اور وہ عبادہ بن اشیب سے کہا کہ گیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس اسلام لے آیا تو لکہا آپنے ایک فرمان میرے لیے نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے عبادہ بن اشیب عنزی کے لیے تحقیق مینے امیر بنایا تجہکو تیری اوس قوم پر جنپر میرے عامل بہیجے گئے اور جنپر اس سے پہلے تیرے بہائیوں کے عامل بہیجے جاتے تہے پس جس شخص کو سنائی جائے میری یہ کتاب اور وہ اطاعت نکرے تو نہیں ہے اوسکے لیے اللہ کیجانب سے کوئی مدد۔ کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اسکی اسماعیلی نے معجمۃ الصحابۃ میں اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے

غرائب ما فى هذا الكتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

العنزى ـ بسكون النون والزاء المعجمة نسبته الى عنز بن وائل بن قاسط بن هنب ابن اقصى ـ وعنز ابو بكر بن وائل ـ **قوله ممن جرى** ـ بيان القوم يعنى جعلتك اميرًا على قومك الذى ارسلتُ عليهم عمالى و أرسل عليهم عمال بنى ابيك من قبل ـ **قوله فمن قرِئ** ـ هذا يدل على ان كتاب الامام مطاع وينبغى لحامل الكتاب ان يقرأه على من كُتِبَ اليهم حتى يعلم المطيع من

العنزی بسکون نون اور زاء معجمہ نسبت ہے عنز بن وائل بن قاسط بن ہنب بن اقصی کیطرف۔ اور عنز ابو بکر بن وائل کی طرف۔ **قولہ** ممن جری۔ بیان ہے قوم کا یعنی کیا مینے تجہکو امیر تیری قوم پر وہ قوم جنپر بہیجا مینے اپنے عاملوں کو اور بہیجے جاتے تہے اونکی طرف تیرے باپ دادا کے عامل اس سے پہلے **قولہ** فمن قری۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ امام کی تحریر لائق اطاعت ہے اور تحریر لیجانے والے کو چاہیے کہ مکتوب الیہ کو سنا دے تاکہ فرق معلوم ہو جائے مطیع اور نافرمان کا۔

العاصی وان من ابی الکتاب قبل قرأة الکتاب علیہم فلا یعد من العصاة فانه صلی الله علیه وسلم رتب حکم عدم الاطاعة علی قرأة الکتاب

اور جو شخص کہ انکار کرے اوس تحریر کا سنانے جانے سے پہلے تو وہ نافرمانوں میں سے نہیں شمار کیا جائے گا اسوجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدم اطاعت کے حکم کو مرتب کیا ہی قرأۃ تحریر پر

کتابه صلی الله علیه وسلم لعبد الله بن عکیم

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عکیم کو

اخرج ابو داؤد والطیالسی فی مسنده قال حدثنا یونس قال حدثنا ابو داؤد قال حدثنا شعبة عن الحکم عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن عبد الله بن عکیم قال قرئ علینا کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ارض جهینة ان لا تستمتعوا من المیتة بشئ اهاب ولا عصب اخرجه ایضا الامام احمد فی مسنده وذکره ابن الاثیر فقال قد روی عن عبد الله بن عکیم من غیر وجه وفی بعضها یقول جاءنا کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم قال واخرجه الثلاثة اعنی ابن منده وابو نعیم وابن عبد البر

تخریج کی ہے ابو داؤد نے اور طیالسی نے اپنی مسند میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے حکم سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اور وہ عبد اللہ بن عکیم سے کہا کہ پڑھی گئی ہم پر تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارض جہینہ میں کہ مت نفع حاصل کرو مردار چمڑے اور تانت وغیرہ سے تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اپنی مسند میں اور ذکر کیا ہے اسکو ابن اثیر نے پس کہا کہ روایت کیگئی ہے عبد اللہ بن عکیم سے چند طریقوں سے اور بعض طریقوں میں ہے کہ آئی ہمارے پاس تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اور تخریج کیا اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے۔

غرائب ما فی هذا الکتاب والمسئلة المستنبطة منها

شرح اُن لغات کی جو اس فرمان میں ہیں اور مسئلہ جو مستنبط ہوتا ہے اس فرمان سے

اهاب هو الجلد وقیل قبل الدباغ

عصب ـ بفتح العین المهملة هو اطناب مفاصل الحیوان وهو شئ مدور ـ

اعلم ان الاستمتاع من اهاب المیتة وعصبها علی وجهین اما بالاکل وبغیره من الاستعمال فاما الاول فهو حرام لا خلاف فیه عند الائمة وقد

اہاب ـ کھال بعض نے کہا رنگنے سے اول یعنی کچی

عصب بفتح عین مہملہ حیوانات کے جوڑ بند ـ اور وہ گول ہوتے ہیں (یعنی جنکو تانت کہتے ہیں)

جان تو کہ نفع لینا مردار کی کھال و اُس کے پٹھوں سے دو طرح پر ہوتا ہے یا کھانے کا نفع یا اوس کے سوا اور قسم کا استعمال ـ اول تو حرام ہے جسمیں ائمہ کا بالکل خلاف نہیں ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث میں آیا ہے

ورد في الصحيح من حديث ابن عباس
انما حرم من الميتة اكلها واما الثاني فاختلفت
الائمة على سبعة اقوال - الاول انه يطهر
بالدباغ جميع جلود الميتة مطلقا الا الكلب
والخنزير وهو مذهب الشافعي و مالك
والاوزاعي وابي حنيفة والظاهرية و
سائر الائمة وعلي بن ابي طالب وابن مسعود
واستدلوا بحديث ابن عباس رضي الله عنه
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول ايما اهاب دبغ فقد طهر رواه احمد
ومسلم وابن ماجة والترمذي والثاني انه
لا يطهر شئ من الجلود بالدباغ وهو المروي
عن عمر بن الخطاب وابنه عبد الله وعائشة
وهو اشهر الروايتين عن احمد واحدى الروايتين
عن مالك واستدلوا بحديث الكتاب وحديث
عبد الله بن عكيم قال كتب الينا رسول الله
صلى الله عليه وسلم قبل وفاته بشهرين ان
لا تنتفعوا من الميتة باهاب ولا عصب رواه
اصحاب السنن والثالث انه يطهر بالدباغ
جلد ماكول اللحم وهو قول ابن المبارك
وابي ثور واسحق بن راهويه وقالوا ان
الدباغ يشبه بالزكوة فيما روي عن النبي
صلى الله عليه وسلم في جلود الميتة دباغها
زكوتها والزكوة تعمل في الماكول فكذا
الدباغ والرابع يطهر بالدباغ جميع جلود
الميتة الا الخنزير وهو قول من رأى ان
الكلب ليس بنجس العين فهم بعض اصحاب

کہ مردار کا کھانا حرام ہے لیکن نفع لینا بصورت ثانی اوس میں
اختلاف کیا ہے ائمہ نے سات قولوں پر۔ اول یہ کہ
بالکل پاک ہوجاتی ہیں رنگنے سے تمام مرداروں کی کھالیں
مگر کتا اور سور۔ اور یہ مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک
اور اوزاعی اور امام ابی حنیفہ اور ظاہریہ اور باقی ائمہ کا
اور صحابہ میں سے علی بن ابی طالب اور ابن مسعود رضی اللہ
عنہما کا اور دلیل لائے ہیں وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی
حدیث سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے جو کھال بھی رنگ لیجاوے تو وہ پاک
ہوجاتی ہے روایت کیا اسکو احمد اور مسلم اور ابن ماجہ
اور ترمذی نے۔ دوسرا یہ کہ کوئی کھال رنگنے سے
پاک نہیں ہوتی۔ اور یہی روایت ہے عمر بن خطاب اور
اون کے بیٹے عبد اللہ اور عائشہ سے اور یہی مشہور روایت
ہے امام احمد سے۔ اور ایک روایت ہے امام مالک سے
اور دلیل لائے ہیں اسی فرمان والی حدیث سے اور عبد اللہ
بن عکیم کی حدیث سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے مرنے سے دو مہینے پہلے نہ نفع لو تم مردار کی
کھال سے اور نہ اوس کے پٹھوں سے روایت کیا
اسکو اصحاب سنن نے۔ اور تیسرا قول یہ کہ پاک ہوجاتی ہے
رنگنے سے اون جانوروں کی کھال جنکا گوشت کھایا
جاتا ہے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور ابو ثور اور اسحق
بن راہویہ کا اور کہا انہوں نے کہ رنگنا مشابہ ہے ذکوۃ
کے بوجہ اوس حدیث کے جو روایت کیگئی ہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے مردار کی کھالوں کے بارہ میں کہ رنگنا انکا
ذکوۃ ہے اونکی اور ذکوۃ دیجاتی ہے اون جانوروں کی
جنکا گوشت کھایا جاتا ہے پس اسیطرح رنگنا۔ اور چوتھا قول یہ ہے
کہ پاک ہوجاتی ہیں رنگنے سے تمام مرداروں کی کھالیں مگر سور کی

ابی حنیفة و بنجوا بما قدم فی الاول انما الخلاف فی الاستثناء بمسئلة الصید والخامس یطهر الجمیع الا انه یطهر ظاهره دون باطنه فلا ینتفع به فی المائعات وانما ینتفع فی الیابسات وهو قول عن مالك وهذا التفصیل بین المائع والیابس فالدلیل علیه یابس والسادس یطهر الجمیع حتی الکلب والخنزیر وهو مذهب داود عن ابی یوسف مروی ایضا واستدلوا بعموم قوله صلی الله علیه وسلم ایما اهاب دبغ فقد طهر والسابع انه یجوز الانتفاع بجمیع جلود المیتة وان لم تدبغ والیه ذهب الزهری وبعض اصحاب الشافعیة واستدلوا بحدیث الشاة باعتبار روایة التی لم یذکر فیها الدباغ۔

اور یہ قول ہے اوس شخص کا جسکے نزدیک کتا نجس عین نہیں ہے اور وہ بعض اصحاب ابی حنیفہ ہیں اور حجت لائے ہیں اوسی حدیث سے جو گذر گئی قول اول میں اور خلاف اول مذہب کا مسئلہ صید سے کیا ہے اور پانچواں قول یہ ہے کہ پاک ہو جاتی ہیں سب کھالیں مگر پاک ہوتی ہے ظاہر جلد نہ باطن پس نہ نفع لیا جاوے اوس سے تر چیزوں میں اور استعمال کیا جاوے خشک مواقع پر اور یہ ایک قول ہے امام مالک کا اور یہ تفصیل کہ تر و خشک میں فرق ہے دلیل اسکی خشک ہے یعنی کمزور ہے اور چھٹا قول یہ ہے کہ پاک ہو جاتی ہیں سب کھالیں یہانتک کہ کتا اور سور بھی اور یہ مذہب ہے داؤد کا اور مروی ہے ابو یوسف سے بھی اور دلیل لائے ہیں رسول اللہ کے قول کی عمومیت سے کہ جو کھال بھی رنگ لیجاوے وہ پاک ہو جاتی ہے اور ساتواں قول یہ ہے کہ جائز ہے نفع لینا تمام مردار کی کھالوں سے اگرچہ وہ رنگی نجاویں اور یہی مذہب ہے زہری کا اور بعض اصحاب امام شافعی کا اور استدلال لائے ہیں بکری کے اوس حدیث سے جسمیں دباغ کا ذکر نہیں کیا گیا

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لعمه عباس بن عبد المطلب

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس بن عبد المطلب کو

قال فی سیرة المحمدیة اخرجه ابن ابی شیبة قال فیه وکان العباس اسلم قدیما ولکنه کان یکتم الاسلام وقیل انه اسلم یوم بدر وقیل اسلم یوم فتح خیبر وقیل کان یکتم ایمانه حتی اظهره یوم الفتح وکان یحب القدوم علیه صلی الله علیه وسلم فکتب علیه الصلوة والسلام الیه۔

ان مقامك بمکة خیر لك۔

واخرجه محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة عباس بغیر هذا اللفظ فقال اخبرنا

کہا سیرة محمدیہ میں تخریج کی ہے ابن ابی شیبہ نے کہا اوسمیں اور عباس رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے تھے بہت اول لیکن پوشیدہ رکھتے تھے اپنے اسلام کو اور بعض نے کہا کہ اسلام لائے تھے بدر کے دن اور بعض نے کہا فتح خیبر کے دن اور کہا گیا ہے کہ چھپاتے تھے اپنے ایمان کو یہانتک کہ ظاہر کیا اوسکو فتح مکہ کے دن اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنا چاہتے تھے پس لکھا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

تحقیق مکہ میں تمہارا رہنا بہتر ہے تمہارے لیے

اور تخریج کی ہے محمد بن سعد نے اسکی طبقات میں حضرت عباس کے ترجمہ میں ان الفاظ سے علیحدہ دوسرے لفظوں میں اور کہا

یہ کتاب لعباس بن عبد المطلب

محمد بن عمر قال حدثني ابن ابي سبرة عن
حسين بن عبد الله عن عكرمة عن ابن
عباس رض قال اسلم العباس بمكة قبل
بدر واسلمت ام الفضل معه حينئذ و
كان مقامه بمكة انه كان لا يغبى على رسول
الله صلعم بمكة خبر يكون الا كتب به اليه
وكان من هناك من المؤمنين يتقوون به
ويصيرون اليه وكان لهم عونا على اسلامهم
ولقد كان يطلب ان يقدم عليه صلعم فكتب
اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان مقامك مجاهد حسن - فاقام بامر رسول ۱۸ع
الله صلعم - **اعلم** ان الهجرة من مكة
كانت فرضا الى فتحها فحينئذ مقام عباس
رضي الله عنه بها واجازة النبي صلى الله عليه
وسلم له يشكل بقوله سبحانه تعالى - اِنَّ الَّذِيْنَ
تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا
فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ
قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا
فِيْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا
قال في الخازن ان الله لم يقبل الاسلام من احد
بعد هجرة النبي حتى يهاجر اليه ثم نسخ ذلك بعد
فتح مكة بقوله صلى الله عليه وسلم لا هجرة بعد
الفتح اخرجاه في الصحيحين **اقول** فالجمع
في هذا المقام انه كان ممن استثناهم الله تعالى
عن هذا الحكم كولده وزوجته رضي الله
تعالى عنهم بقوله اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا

کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابن ابی سبرہ
نے بروایت حسین بن عبد اللہ عکرمہ سے روایت کرکے وہ
روایت کرتے ہیں ابن عباس رض سے کہا کہ اسلام لائے عباس
مکہ میں بدر سے پہلے اور اسلام لائیں ام الفضل اونکے ہی ساتھ
اوسی وقت اور وہ مکہ ہی میں رہتے تھے اور نہیں چھپاتے تھے
رسول اللہ سے کوئی بات جو مکہ میں ہوتی مگر کہ آپ کو لکھہ بھیجتے
تھے اور جو یہاں مسلمان تھے وہ قوت پاتے تھے آپسے اور جاتے
تھے آپکی طرف اور وہ اونکے لیے اونکے اسلام پر مددگار تھے
اور وہ چاہتے تھے کہ رسول اللہ کے پاس آجاویں تو آپنے اونکو
فرمان لکھا کہ ان مقامک مجاہد حسن
بے شک تمہارا مکہ میں رہنا عمدہ جہاد ہے پس رہے وہیں رسول اللہ
کے حکم سے۔ **جان** تو کہ ہجرت مکہ سے فرض تھی فتح مکہ تک
پس اِس صورت میں رہنا حضرت عباس کا مکہ میں اور اجازت
دینا اسکی رسول اللہ کی جانب سے اعتراض ہوتا ہے اسپر
قول اللہ عز وجل - اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الآیہ سے یعنی وہ لوگ
کہ مارا اونکو فرشتوں نے ظلم کرنیوالے تھے وہ اپنی جانوں پر
کہا فرشتوں نے کہ کن میں تھے تم جواب دیا کہ ضعیف اور عاجز تھے
ہم زمین میں کہا فرشتوں نے کیا نہیں تھی زمین اللہ کی وسیع کہ ہجرت
کرتے تم اوسمیں پس یہ لوگ ہیں کہ ٹھکانہ انکا جہنم ہے اور وہ برا
ٹھکانہ ہے۔ کہا خازن میں کہ اللہ نے نہیں قبول کیا اسلام کسی کا
بعد ہجرت کے مگر جبتک کہ ہجرت کی رسول اللہ کیطرف پھر منسوخ ہوگیا
حکم فرضیت ہجرت کا بعد فتح مکہ کے رسول اللہ کے قول لا ہجرۃ
بعد الفتح سے جسکی تخریج کی ہے شیخین نے یعنی نہیں ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے
کہتا ہوں میں کہ وجہ توفیق اس مقام پر یہ ہے کہ حضرت عباس اون
لوگوں میں سے ہیں جنکو مستثنی کیا ہے اللہ نے مثل آپکے بیٹے
اور زوجہ رضی اللہ عنہم کے اپنے قول اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ سے
یعنی مگر وہ ناچار مرد اور عورتیں اور بچے جنکو قوت نہیں کسی حیلہ

يهتدون سبيلاً أو خصصه النبي صلى الله عليه وسلم عن هذا الحكم لمصلحة رآها في مقامه بمكة من مصالح الاسلام۔

کی اور نہ راہ چل سکتے ہیں۔ یا خاص کیاہے اونکو رسول اللہ نے اس حکم کے ساتھ بوجہ کسی مصلحت کے جو آپنے سوچی ہوگی مصالح اسلام سے۔

هذا ايضاً ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمه عباس بن المطلب رض

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس رض کو

ذکر صاحب سيرة المحمدية في المعجزات بلا سند وتخريج ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب للعباس - الحيرة من الكوفة والميدان من الشام والخط من هجر و مسيرة ثلثة ايام من ارض اليمن - فلما افتتح ذلك اتي به عمر رضي الله عنه۔

اتفق العلماء على اشتراط القبض في صحة الهبة ويدل عليه ما رواه الامام مالك في الموطا عن عائشة ان ابابكر الصديق كان نحلها جاد عشرين وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة قال يا بنية اني كنت نحلتك جاد عشرين وسقا ولو كنت جددته واحترثته كان لك وانما هو اليوم مال وارث فاقتسموه على كتاب الله فهذا صريح على ان الهبة انما تملك بالقبض لقوله لو كنت جددته واحترثته كان لك وذلك لان قبض الثمرة بالجداد **ولكن** هذا الكتاب وغيره مثل كتاب تميم الداري وغيره يفيد على خلاف ما اتفقوا عليه من اشتراط القبض في الهبة **اقول** والتوفيق ممكن بوجوه الاول ان يكون

ذکر کیا ہے صاحب سیرۃ محمدیہ نے معجزات کے ذکر میں بغیر سند اور تخریج کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا حضرت عباس کے لئے (جاگیر میں) حیرہ کوفہ سے اور میدان شام میں سے اور خط (نام مقام) ہجر میں سے اور تین منزل کے مقدار (زمین) ارض یمن سے۔ پس جبکہ فتح ہوئے یہ مقام تو لائے یہ تحریر حضرت عمر رض کے پاس۔

اتفاق کیا ہے علماء نے۔ اس بات پر کہ ہبہ کے لیے قبضہ شرط ہے اور دلالت کرتی ہے اسپر وہ حدیث جسکو روایت کیا ہے امام مالک نے موطا میں عائشہ رض سے کہ ابوبکر صدیق نے دی تھی آپکو بیس وسق کٹی ہوئی اپنے مال غابہ میں جب آپکی وفات کا وقت آیا تو فرمایا کہ اے بی بی میں نے تجھکو بیس وسق دیے تھے اور اگر تو کٹوا لیتی اور جمع کرلیتی تو وہ تیرے تھے لیکن اب وہ مال ہے وارث کا۔ پس تقسیم کیا اوسکو موافق کتاب اللہ کے پس یہ صریح ہے اس بات میں کہ یہ ملک بنتا ہے قبضہ سے بوجہ قول ابوبکر رض لو كنت جددته یعنے اگر کٹوا لیتی تو اونکو اور جمع کرلیتی تو تیری ہو جاتی۔ اور یہ اسوجہ سے کہ قبضہ پھلوں پر کاٹنے سے ہوتا ہے **لیکن** یہ فرمان اور اس کے سوا جیسے کتاب تمیم الداری وغیرہ کی فائدہ دیتی ہے خلاف اس مسئلہ کا جسپر اونہوں نے اتفاق کیا ہے یعنی شرط لگانا قبضہ کی ہبہ میں **کہتا** ہوں میں کہ توفیق دفع اعتراض کی ممکن ہے چند طرح اول یہ کہ قصہ اس فرمان کا اول اسلام

۵۔ ایضاً کتاب لعباس رض

قصة الكتاب فی اوائل الاسلام و قصة الاتفاق متاخر عنها فصار منسوخا والثانی ان يكون من خصائصه صلے الله عليه وسلم والثالث ان يكون من معجزاته صلے الله عليه وسلم حيث تيقن بحصول القبض فاجرى عليه ورتب حكم القبض عليه۔

کا ہے اور قضیہ اتفاق علماء کا موخر ہے اس سے پس ہو جاویگا یہ منسوخ دوسرے یہ کہ اس قسم کا ہبہ رسول اللہ کی خصائص میں سے ہو تیسرے یہ کہ آپ کے معجزات میں سے تھا پس گویا یقین ہو گیا تھا آپ کو قبضہ حاصل ہو جانے کا پس جاری کیا آپ نے اسکو اور مرتب کیا اوسپر حکم قبضہ کو۔

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم لعثمان بن عفان رضی الله عنه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو

اخرجه محمد بن سليمان المرانی عن وحشی بن حرب عن ابيه ان النبی صلی الله عليه وسلم كتب الی عثمان وهو بمكة۔

ان الجند قد توجهوا قبل مكة وانی بعثت اليك دوسا (مولی رسول الله) وامرته ان يتقدم بين يديك باللواء وبعثت اليك خالد بن الوليد لتسير۔ ذكره الحافظ وابن الاثير وقال رواه صدقة ابن خالد عن وحشی بن حرب باسناده واخرجه ابن منده وابو نعيم۔

تخریج کی محمد بن سلیمان مرانی نے وحشی بن حرب سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا عثمان رض کو اور عثمان رض مکہ میں تھے کہ تحقیق لشکر متوجہ ہوا ہے مکہ کی طرف اور بھیجا ہوں میں تمہاری طرف دوس کو (غلام آزاد کردہ رسول اللہ) اور حکم کیا ہے میں نے اوسکو کہ چلے وہ تمہارے آگے جھنڈا لیکر اور بھیجا میں نے تمہاری طرف خالد بن ولید کو تا کہ کوچ کرو تم۔ ذکر کیا ہے اسکو حافظ اور ابن اثیر نے اور کہا کہ روایت کیا ہے اسکو صدقہ بن خالد نے وحشی بن حرب سے اپنی سند سے اور تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے۔

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم لعداء بن خالد

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عداء بن خالد کے لئے

اخرج الترمذی فی ابواب البيوع قال حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا عباد بن ليث صاحب الكرابيس قال حدثنا عبد المجيد ابن وهب قال قال لی العداء بن خالد الا اقرأك كتابا كتبه لی صلے الله عليه وسلم

تخریج کی ہے ترمذی نے ابواب البیوع میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عباد بن لیث صاحب الکرابیس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد المجید بن وہب نے کہا کہ کہا مجھ سے عداء بن خالد نے کہ کیا نہیں سناؤں تمکو وہ تحریر جو لکھی ہے میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ

قلت بلى فاخرج لى كتابا نسخته -
بسم الله الرحمن الرحيم - هذا ما اشترى العداء بن خالد بن هوذة من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم اشترى منه عبدا اوامة (شك الراوى) - لا داء ولا غائلة خبيثة - بيع المسلم للمسلم -

واخرجه ابن الاثير وابن عبد البر بسنده الترمذى وايضا ابن عبد البر بسند اخر وذكره فى جامع ازهر فقال اخرجه البزار وغيره عن خالد بن العداء فكلهم وافقوا فى لفظهم وخالفوا الترمذى فقالوا لا داء ولا غائلة ولا خبثة وهذا اللفظ اخرجه ابن سعد فى الطبقات فى العداء فقال اخبرنا يحيى بن راشد قال حدثنى عباد بن ليث البشكرى قال حدثنى عبد المجيد بن وهب قال حدثنى العداء بن خالد بن هوذة قال اخرج الى كتابا - فذكر الحديث -

علیہ وسلم نے میتے کہاہاں پس نکالی ایک تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوسکی کہ خرید ا عداء بن خالد بن ہوذہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ خرید ا آپسے ایک غلام یا چھوکری (شک ہے راوی کا) نہ بیماری ہے نہ کوئی عیب ہے خبیث۔ بیع مسلمان کی ہے مسلمان کے لئے۔

اور تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے اور ابن عبد البر نے ترمذی کی سند سے اور ابن عبد البر تخریج کی دوسری سند سے بھی اور ذکر کیا ہے اسکو جامع ازہر میں پس کہا کہ تخریج کی ہے اسکی بزار نے خالد بن عداء سے پس سبنے آپسمیں لفظوں میں موافقت کی ہے اور مخالفت کی ہے الفاظ ترمذی کی پس کہا کہ نہ کوئی بیماری نہ عیب ہے ظاہری اور نہ عیب ہے باطنی۔ اور ان ہی الفاظ سے تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں عداء کے ترجمہ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو یحیٰی بن راشد نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عباد بن لیث بشکری نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبد المجید بن وہب نے کہا حدیث بیانکی مجھے عداء بن خالد بن ہوذہ نے کہا نکالی میرے لیے ایک تحریر پس

غرائب الالفاظ والمسئلة الماخوذة منه

شرح لغات اور مسئلہ جو مستنبط ہوتا ہے اس فرمانے

داء هو العيب الباطن فى السلعة الذى لم يطلع عليه المشترى - **غائلة** هى ان يكون مسروقا مثلا فاذا ظهر مالكه غال مال مشتريه اى اتلفه وهى صفة اى خصلة مهلكة **خبثة** - الخيانة ما فيه هلاك المال كونه ابقا - **اعلمان هذا يدل** على وجوب تبيين العيب اوعدمه للمشترى

داء وہ عیب باطن مبیع میں جسپر خریدنے والا خبردار نہ ہوسکے **غائلہ** وہ یہ کہ مثلا چوری ہو جبکہ ظاہر ہو جائے اوسکا مالک تو تاوان پڑے گا مال مشتری پر۔ اور وہ ترکیب میں صفت ہے یعنی خصلت مہلکہ۔
خبثہ وہ خیانت جسمیں اندیشہ ہو ہلاک مال کا جیسے ہونا غلام بھگوڑا۔ **جان** تو کہ یہ فرمان دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ مشتری پر اس بات کا ظاہر کردینا واجب ہے کہ مبیع میں

وتحریم کتمانها عنه فان ظهر بعد ان المبیع کان معیبا عند البیع یرد البیع ویویده ما روی عن عائشة ان رجلا ابتاع غلاما فی عهد النبی صلے الله علیه وسلم ثم وجده عیبا فرده بالعیب رواه احمد وابوداود و **یدل ایضا** علے جواز الکتاب فی البیع الحاضر وهو ما استثنی فی قوله عز وجل الا ان تکون تجارة حاضرة تدیرونها بینکم فلیس علیکم جناح ان لا تکتبوها۔ وهذا الجواز هو مفاد قوله تعالی وانما رخص الله تعالی فی الکتابة فی هذا النوع من التجارة لکثرة ما یجری بین الناس فلو کلفوا فیها الکتابة شق ذلک علیهم ولانه اذا اخذ کل من المتبایعین حقه من صاحبه فی ذلک المجلس لم یکن هناک خوف التجاحد الذی شرع له الکتابة فلا حاجة الیه ۔

کوئی عیب ہے یا نہیں اور حرام ہے عیب کا چھپانا اوس سے پس اگر ظاہر ہوجائے بعد میں یہ بات کہ مبیع عیب دار تھی تو رد ہوجائیگی بیع۔ تائید کرتی ہے اسپر وہ حدیث جو مروی ہے عائشہ سے کہ ایک شخص نے خریدا ایک غلام رسول اللہ کے زمانہ میں پھر معلوم کیا اوسمیں عیب تو واپس کردیا اوسکو بوجہ عیب کے روایت کیا اسکو امام احمد اور ابوداؤد نے۔ **اور بہی** دلالت کرتا ہے یہ فرمان۔ جواز تحریر پر بیع حاضر میں جو مستثنی ہے قول اللہ عزوجل اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً میں۔ یعنی دلکھو تم تحریر ا مگر کہ تجارت حاضرہ ہو جو دست بدست ہوتی ہے آپسمیں پس نہیں گناہ تمپر اس بات کا کہ نہ لکھو تم اوسکو اور یہ جواز معلوم ہوتا ہے قول اللہ عزوجل سے اور اس قسم کی تجارت میں اسوجہ سے رخصت دی ہے کہ یہ لوگوں کے درمیان بہت رائج ہے پس اگر اسمیں تحریر کے مکلف کیے جاتے تو یہ اونپر شاق ہوتا اور اسوجہ سے کہ جبکہ لیلیا ہر ایک خرید و فروخت کرنیوالے نے اپنا حق اپنے ساتھی سے اوسی مجلس میں تو اب انکار کا خوف نہیں ہا جسکی وجہ سے مشروع ہوئی ہے کتابت پس کوئی ضرورت نہیں ہی اوسکی۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لملک ذوخیوان الهمدانی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک ذوخیوان ہمدانی کیلیے

بجانب ملک ذوخیوان

قال الحافظ وابن الاثیر روی الشعبی عن عامر بن الشهر قال اسلم ملک ذوخیوان فقیل له انطلق الی رسول الله فخذ منه الامان علی من قبلک ومالک وکانت له قریة بها رقیق فقدم علی رسول الله صلے الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ان مالک بن مرارة قدم یدعو الی الاسلام واسلمنا ولی ارض بها رقیق فاکتب لی کتابا

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ روایت کی ہے شعبی نے عامر بن شہر سے کہا کہ اسلام لایا ملک ذوخیوان پس کہا گیا اونسے کہ جاؤ رسول اللہ کے پاس اور لو اونسے امان اون لوگوں کے لئے جو تمہارے ساتھ ہیں اور اپنے مال کے لیے اور تہا اونکا ایک گاؤں جسمیں ان کے غلام تھے پس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور کہا کہ اے رسول اللہ مالک بن مرارہ آئے بلاتے تھے طرف اسلام کے پس اسلام لے آئے ہم اور میری زمین ہے جسمیں غلام ہیں پس لکھہ دیجئے مجھے فرمان پس

فكتب صلى الله عليه وسلم لهم كتابا نسخته بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله لعك ذو خيوان ان كان صادقا في ارضه وماله ورقيقه فله الامان وذمة محمد صلى الله عليه وسلم وكتب مالك بن سعيد. قال ابن الاثير قال عبدان (الراوى) مالك وهم والصواب خالد (اى في الكاتب) و اخرجه ابو موسى وقال الحافظ رواه ابو يعلى ايضا - واخرجه محمد بن سعد في الطبقات في ترجمة عامر بن شهر هكذا سواء الا انه قال وكتب خالد بن سعيد بدل مالك

قوله ان كان صادقا - ظاهره يدل على ان عقد الامان تصح بالتعليق يعني اذا كان معلقا بالشرط مع ان الاصل في العقود عند جمهور الفقهاء انها لا تصح ولا تتم الا بالتنجيز اعني ان لا تكون معلقا بشرط ولكن هذا الامان لم يكن علقه رسول الله صلى الله عليه وسلم بشرط الصدق ولكنه بيان لامر واقعي وبيانه ان قوله صلى الله عليه وسلم ان كان صادقا يحتمل الامرين يعني ان يكون مرجع الصدق الى اسلام حامل الكتاب او الى كونه صادقا في تملكه الارض والمال والرقيق وهو الظاهر وعلى كلا التقديرين فالشرط لبيان الواقع فان كان كل امان مرتب على الاسلام فهو معلق به و ان لم يبين -

لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لیے فرمان نسخہ اوسکا یہ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کیجانب سے عک ذوخیوان کے لیے اگر ہے وہ سچا اپنی زمین میں اور اپنے مال اور غلام میں (یعنی ان چیزونکی اظہار ملکیت میں) تو اوسکے واسطے امان ہے اور ذمہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور لکھا مالک بن سعید نے۔

کہا ابن اثیر نے کہ کہا عبدان (راوی حضہ) نے (کاتب کی بابت) کہ مالک وہم ہے اور صواب خالد ہے اور تخریج کی اسکی ابو موسی نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کیا ہے اسکو ابو یعلی نے بھی اور تخریج کی محمد بن سعد نے طبقات میں عامر بن شہر کے ترجمہ میں بالکل اسی طرح مگر کہ کہا خالد بن سعید عوض میں مالک بن سعید کے۔

قولہ ان کان صادقا۔ ظاہر اس قول کا دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ عقد امان صحیح ہو جاتی ہے تعلیق سے یعنی جبکہ معلق ہو کسی شرط کے ساتھ باوجود اس کے کہ اصل عقود میں جمہور فقہا کے نزدیک یہ ہے کہ شرط کے ساتھ صحیح نہیں ہوتے۔ اور نہیں تمام ہوتے عقد مگر قطع کے ساتھ یعنی نہ ہو معلق کسی شرط کے ساتھ۔ لیکن یہ امان معلق نہیں کیا ہے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدق کے شرط سے بلکہ یہ بیان ہے امر واقعی کا اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اِنْ کَانَ صَادِقًا احتمال رکھتا ہے دو امروں کا یعنی یہ کہ ہو مرجع صدق کا طرف اسلام حامل کتاب کے یا طرف اس بات کے کہ سچا ہے وہ اپنی زمین اور مال اور غلام کے اظہار ملکیت میں اور یہی احتمال ظاہر ہے اور دونو تقدیروں پر یہ شرط بیان ہوگی واقع کی پس ہر وہ امان جو مرتب ہے اسلام پر پس وہ ضرور معلق ہے اوس کے ساتھ اگرچہ بیان نہ کی جاوے۔

کتاب الی عمیر ذی مران

هذا ماکتبه صلے الله علیه وسلم الی عمیر ذی مران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر ذی مران کے لئے

قال الحافظ وابن الاثیر اخرجہ الطبرانی من طریق خالد بن سعید بن عمیر عن ابیہ عن جدہ قال جاءنا کتاب النبی صلے الله علیہ وسلم بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد رسول الله الی عمیر ذی مران ومن اسلم من همدان سلام علیکم فانی احمد الیکم الله الذی لا اله الا هو اما بعد فاننا بلغنا اسلامکم مقدمنا من ارض الروم فابشروا فان الله قد هداکم بهدایته وانکم اذا شهدتم ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقمتم الصلوة واعطیتم الزکوة فان لکم ذمة الله و ذمة رسوله علی دمائکم واموالکم وعلی ارض القوم الذین اسلمتم علیها سهلها و جبالها غیر مظلومین ولا مضیق علیهم وان الصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل بیته وان مالک بن مرارة الرهاوی قد حفظ الغیب وادی الامانة وبلغ الرسالة فامرک به خیرا فانه منظور الیه فی قومه قال ابن الاثیر اخرجہ ابن مندة وابو نعیم وابن عبد البر واخرجہ ابن سعد فی الطبقات فی ترجمة عمیر +

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے خالد بن سعید بن عمیر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا کہ آیا ہمارے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے عمیر ذی مران اور اون لوگوں کیطرف جو قبیلہ ہمدان سے اسلام لائے ہوں۔ سلام ہو تمپر۔ پس تحقیق میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تمہارے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی بعد حمد کے معلوم ہو کہ ہمکو تمہارے اسلام لانے کا حال معلوم ہوا ہمارے ارض روم سے واپس آنے پر۔ پس خوشخبری حاصل کرو تحقیق اللہ نے اپنی جانب سے تم کو ہدایت کی اور جبکہ گواہی دی تم نے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھی اور زکوٰۃ دی تو واسطے تمہارے ذمہ اللہ کا ہے اور ذمہ ہے اوسکے رسول کا تمہاری جانوں پر اور مالوں پر اور قوم کی اوس زمین پر جسپر وہ اسلام لائے ہو تم۔ نرم زمین وہاں کی اور پہاڑ وہاں کے۔ نہ ظلم کیے جاوینگے وہ اور نہ تنگی ہوگی اونپر اور صدقہ نہیں حلال ہے محمد کو نہ آپ کی اہل بیت کو اور تحقیق مالک بن مرارہ رہاوی نے یاد رکھا پیغام اور ادا کی امانت اور پہونچا دی رسالت پس حکم کرتا ہوں میں تجھکو اوس سے بھلائی کرنے کا کیونکہ وہ پسندیدہ ہے اپنی قوم میں کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے۔ اور (نیز) تخریج کی ہے اس کی ابن سعد نے طبقات میں عمیر کے ترجمہ میں۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله فابشروا - رتب النبي صلى الله عليه وسلم الابشار على خبر مالك بن مرارة باسلامهم فهذا دليل من قال بان خبر الأحاد يفيد اليقين وهو قول الامام احمد ابن حنبل وداؤد الظاهري وغيرهما و هذا باب جرى فيه الخلاف الكثير حتى قالت طائفة منهم ان خبر الواحد يكون ناسخا للمتواتر وذلك فيما رواه البخاري ومسلم عن ابن عمر قال بينا الناس يصلون الصبح في مسجد قباء اذ جاء رجل فقال قد انزل على النبي صلى الله عليه وسلم قرآن وقد امر ان يستقبل الكعبة فاستقبلوها فتوجهوا الى الكعبة والاكثرون على خلاف ذلك وقالوا انه لا يفيد العلم مطلقا - فمنهم الائمة الثلاثة وقيل يفيد بالقرينة وقيل لا يطرد -

قوله ان الصدقة لا تحل - وهو كما روى عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال اخذ الحسن بن على تمرة من تمرة الصدقة فجعلها في فيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كخ كخ ارم بها اما علمت انا لا ناكل الصدقة متفق عليه واكثرت الكلام في هذه المسئلة سابقا بكتاب ذرعة بن سيف +

قوله فابشروا - مرتب کیا رسول اللہ نے حکم بشارت مالک بن مرارہ کے اون کے اسلام کی خبر دینے پر پس یہ دلیل ہے اون لوگوں کی جنہوں نے قول کہا کہ خبر واحد فائدہ دیتی ہے یقین کا اور یہی قول ہے امام احمد بن حنبل اور داؤد ظاہری وغیرہ کا اور اس باب میں بہت خلاف ہے پس کہا ایک گروہ علما نے کہ خبر واحد ناسخ ہو جاتی ہے متواتر کی اور یہ اوس حدیث میں ہے جسکو روایت کیا ہے بخاری اور مسلم نے ابن عمرؓ سے کہا کہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھتے تھے کہ آیا ایک آدمی اور کہا کہ نازل ہوا ہے قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حکم دیے گئے ہیں آپ کہ قبلہ کریں کعبہ کو پس قبلہ بنا لو تم اوسکو پس متوجہ ہو گئے وہ کعبہ کی طرف۔ اور اکثر علما اس کے خلاف ہیں اور کہا انہوں نے کہ خبر واحد مفید نہیں ہوتی علم کی بالکل ان ہی میں ائمہ ثلاثہ ہیں اور بعض نے کہا کہ مفید ہوتی ہے قرینہ کے ساتھ اور بعض نے کہا کہ لازمی نہیں ہے کبھی علم کے مفید ہے اور کبھی نہیں ۱ +

قوله ان الصدقة لا تحل - اور وہ جیسے کہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لی حسن بن علی نے ایک کھجور صدقہ کی کھجوروں میں سے اور اپنے مونہ میں رکھ لی تو فرمایا رسول اللہ نے کخ کخ ڈالدو تو نے یہ پھینک دے اسکو کیا تو نہیں جانتا کہ ہم نہیں کھاتے ہیں صدقہ۔ متفق علیہ۔ اور خوب بیان کیا ہے میں نے اس مسئلہ کو اس سے اول کتاب ذرعہ بن سیف میں +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے عمرو بن حزم کے لیے

قال من محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة محمد بن عمرو بن حزم كان رسول الله صلعم قد استعمل عمرو بن حزم على نجران اليمن فولد له هنالك على عهد رسول الله صلعم سنة عشر من الهجرة غلاما فسماه محمدا وكناه ابا سليمان وكتب بذالك الى رسول الله فكتب اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سمه محمدا واكنه ابا عبد الملك ففعل

محمد بن سعد نے طبقات میں محمد بن عمرو بن حزم کے ترجمہ میں کہا کہ رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو عامل بنایا تھا نجران یمن پر پس وہیں رسول اللہ کے زمانہ میں اون کے ایک لڑکا پیدا ہوا سنہ ۱۰ ہجری میں اونہوں نے اوسکا نام محمد رکھا اور کنیت ابو سلیمان اور لکھا اِس کی بابتہ رسول اللہ کو پس آپ نے اونکو تحریر فرمایا کہ نام رکھو اوسکا محمد اور کنیت ابا عبد الملک پس کیا ایسا ہی +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم حين بعثه الى اليمن

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے لئے جبکہ بھیجا اون کو یمن کی طرف

ذكر السيوطی فی الدر المنثور انه اخرج البيهقی فی الدلائل عن ابی بكر بن محمد بن عمرو بن حزم قال هذا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عندنا الذی كتبه لعمرو بن حزم حين بعثه الى اليمن يفقه اهلها و يعلمهم السنة ويأخذ صدقاتهم فكتب -

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من الله ورسوله يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ

ذکر کیا ہے سیوطی نے درمنثور میں کہ تخریج کی ہے بیہقی نے دلائل میں ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے کہا کہ یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس جو لکھا تھا آپنے عمرو بن حزم کے بلئے جبکہ بھیجا تھا اونکو یمن کی طرف تاکہ سکھائے وہاں والوں کو مسائل اور طریقہ سنت کا اور لے اون کے صدقات پس لکھا آپ نے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے اللہ اور اوسکے رسول کا اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو عہد حلال کیے گئے تمہارے لیے چوپائے چگنے والے تمہارے لیے مگر جو پڑھی جاتی ہے اوپر تمہارے نہ حلال جاننے والا شکار کو اور تم احرام باندھے ہو تحقیق اللہ حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بیحرمت کرو اللہ کی نشانیوں کو اور نہ مہینوں حرام کو اور نہ وہ جانور جو نیاز کعبہ کے ہو اور نہ اون جانوروں کو جو گلے میں پٹہ ڈالکے لیجاویں کعبہ کو اور نہ قصد کرنیوالوں گھر حرمت والے کو

يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا وَ
اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ
قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ
تَعْتَدُوْا وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا
تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ حُرِّمَتْ
عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَا
اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ
وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَا اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا
مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ
تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ
اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ
فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ
لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ
لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ
غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ
الطَّيِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ
تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّا
اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ هٰذَا
من محمد رسول الله لعمرو بن حزم حين بعثه
الى اليمن امره بتقوى الله فى امره كله
فَاِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ
مُّحْسِنُوْنَ - وامره ان ياخذ الحق كما
امره الله تعالى وان يبشر الناس بالخير
ويامرهم به ويعلم الناس القران ويفقههم

کہ چاہتے ہیں فضل اپنے پروردگار کا اور رضامندی اور جب حلال
ہو تم تو شکار کرو تم۔ اور نہ باعث ہو تم کو دشمنی کسی قوم کی اسواسطے
کہ روکا تم کو مسجد حرام سے اس بات پر کہ حد سے نکلو تم اور مددگاری
کرو بھلائی اور پرہیزگاری پر اور مت مددگاری کرو گناہ اور تعدی
پر۔ اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے۔
حرام کیا گیا تم پر مردار اور خون اور گوشت سور کا اور جو پکارا
جاوے غیر اللہ کے واسطے اور گلا گھونٹے ہوئے اور لاٹھی
سے مارے ہوئے اور بلندی سے گرے ہوئے اور سینگ
مارے ہوئے اور وہ جسکو کھایا ہو درندہ نے مگر جو ذبح کرو تم۔
اور جو ذبح کی گئی ہو اوپر تھانوں کے اور یہ کہ قسمت معلوم کرو
ساتھ تیروں کے۔ یہ فسق ہے۔ اب ناامید ہو گئے وہ لوگ
جو کافر ہیں تمہارے دین سے پس مت ڈرو ان سے اور ڈرو
مجھ سے۔ آج کے دن کامل کیا میں نے تمہارے واسطے تمہارا
دین اور پوری کی تم پر نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے واسطے
دین اسلام۔ پس جو بیبس ہو جائے بھوک میں نہ جھکنے والا
ہو طرف گناہ کے پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
پوچھتے ہیں تجھ سے کہ کیا چیز حلال ہے انکے لیے کہہ کہ حلال
کی گئی ہیں تمہارے واسطے پاکیزہ چیزیں۔ اور جو سکھاؤ تم زخم دینے
والوں کو شکار کرنیوالے سکھاتے ہو تم انکو وہ چیز کہ سکھایا ہے
تم کو اللہ نے۔ پس کھاؤ اس میں سے جو پکڑ رکھیں تمہارے لئے اور یاد
کرو نام اللہ کا اوسپر اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ جلد حساب لینے
والا ہے۔ یہ عہد ہے رسول اللہ کیجانب سے عمرو بن حزم کے لیے
جبکہ بھیجا اونکو یمن کیطرف۔ حکم کیا آپنے اونکو اللہ سے ڈرنیکا اپنے
ہر کام میں جو سے اللہ اون لوگوں کے ساتھ ہے جو ڈریں اور اون
لوگوں کے ساتھ ہے جو نیکوکار ہیں اور
حکم کیا اونکو لین اوسکے حق جیسا کہ فرض کیا ہے اونکو اللہ نے اور یہ بات
کا کہ خوشخبری دیں لوگونکو بھلائی کی اور حکم دیں اونکو بھلائی کا اور

فیہ وینہی الناس ان لا یمس القرآن احد
الا وھو طاھر ویخبر الناس بالذی لہم والذی
علیہم ویلین لہم فی الحق ولیشتد علیہم
فی الظلم فان اللہ کرہ الظلم ونہی عنہ فقال الا
لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الظَّالِمِیْنَ ۔ ویبشر الناس
بالجنۃ وبعملھا وینذر الناس النار وعملھا
ویتالف الناس حتی یفقھوا فی الدین ویعلم
الناس معالم الحج وسننہ وفرائضہ وما امر
اللہ بہ فی الحج الاکبر والحج الاصغر فالحج الاکبر
الحج الاکبر والحجۃ الاصغر العمرۃ وینہی الناس
ان یصلی احد فی ثوب واحد صغیر ان لا
یکون واسعا فیخالف بین طرفیہ علی عاتقیہ
وینہی ان یحتبی الرجل فی ثوب واحد ویفضی
بفرجہ الی السماء ولا یعقص احد شعر
راسہ اذا صلی فی قفاہ وینہی اذا کان بین الناس
ھیج ان یدعو بدعوی القبائل والعشائر
ولیکن دعاءھم الی اللہ تعالی وحدہ لا شریک
لہ فمن لم یدع الی اللہ تعالی دعوی الی القبائل
والعشائر فلیعطفوا بالسیف حتی یدعو
الی اللہ تعالی وحدہ لا شریک لہ ویامر
الناس باسباغ الوضوء وجوھھم وایدیھم
الی المرافق وارجلھم الی الکعبین ویمسحوا
برؤسھم کما امرھم اللہ تعالی وامرہ بالصلوۃ
لوقتھا واتمام الرکوع والخشوع وان یغلس
بالصبح ویھجر بالھاجرۃ حین تزیغ الشمس و
صلوۃ العصر والشمس حیۃ بالارض والمغرب
حین یقبل اللیل ولا یوخر المغرب حتی

سکھاییں لوگوں کو قرآن اور سمجھدار کریں اونکو اوسمیں اور منع
کریں لوگوں کو کہ نہ چھوئے کوئی قرآن کو مگر کہ وہ پاک ہو اور
خبر دے لوگوں کو اون کے فائدہ اور ضرر کی اور چاہیے کہ نرمی
کرے اونپر حق میں اور سختی کرے ظلم میں اسوجہ سے کہ اللہ
بُرا جانتا ہے ظلم کو اور منع کیا ہے اللہ نے اوس سے پس
فرمایا کہ لعنت ہے اللہ کی ظالموں پر اور بشارت دے
لوگوں کو جنت اور اوس کے کام کی اور ڈرائے لوگوں
کو دوزخ اور اوس کے کام سے۔ اور مہربانی کرے لوگوں
کے ساتھ یہانتک کہ سمجھدار ہوجاویں وہ دین میں اور سکھائے
لوگوں کو احکام حج اور اوسکے سنن اور فرائض اور جو چیز
جسکا حکم دیا ہے اللہ نے حج اکبر اور حج اصغر میں پس
حج اکبر تو حج اکبر ہی ہے اور حج اصغر عمرہ ہے اور منع
کرے لوگوں کو اس بات سے کہ نماز پڑھے کوئی ایک ایسے
چھوٹے کپڑے میں جو وسیع نہو کہ اوس کے دونو سرے
اپنے دونو کندھوں پر ڈال لے اور منع کرے اس بات
سے کہ نہیں کپڑا اسطرح پر کہ ستر عورت اوسکی آسمان کی
جانب کھلی ہوئی ہو۔ اور نہ چونٹا باندھے کوئی اپنے سر کے
بالوں کا جبکہ نماز پڑھے اپنی گدی میں اور منع کرے اس بات
سے جبکہ لوگو نمیں شورش ہو تو فریاد رسی کریں قبائل کو پکار
کر اور چاہیے کہ ہو پکار اونکی طرف اللہ کے جو اکیلا ہے
نہیں ہے شریک اوسکا اور جو نہ پکار لے اسکے طرف اللہ کے اور جو
کہ پکار لے اپنے طرف قبائل اور عشائر کے تو چاہیے کہ پھیر
جاویں وہ تلوار سے یہانتک کہ ہو پکار اونکی اپنے اللہ کی طرف
جو اکیلا ہے نہیں ہے کوئی شریک اوسکا اور حکم کرے لوگو نکو وضو
کے کامل کرنے کا دھوئیں اپنے مونہ کو اور ہاتھونکو کہنیوں تک اور
پیرونکو ٹخنوں تک اور مسح کریں اپنے سروں پر جیسا کہ حکم کیا ہے
اونکو اللہ تعالی نے اور حکم کیا اونکو نماز کا اپنے وقتونمیں اور رکوع

تغيب النجوم في السماء والعشاء اول الليل
وامره بالسعي الى الجمعة اذا نودي بها
والغسل عند الرواح اليها وامره ان ياخذ
من المغانم خمس الله وما كتب على المؤمنين
في الصدقة من العقار عشر ما سقى البعل
وسقت السماء وعلى ما سقى الغرب نصف العشر
وفي كل عشر من الابل شاتان وفي كل عشرين
من الابل اربع شياه وفي كل اربعين من
البقر بقرة وفي كل ثلثين من البقر تبيع
جذع او جذعة وفي كل اربعين من الغنم
سائمة شاة وانها فريضة الله التي افترض
على المؤمنين في الصدقة فمن زاد خيرا
فهو له وانه من اسلم من يهودي او نصراني
اسلاما خالصا من نفسه ودان بدين
الاسلام فانه من المسلمين له مثل الذي
لهم وعليه مثل الذي عليهم ومن كان على
نصرانية او يهودية فانه لا يفتن عنها وعلى
كل حالم ذكر او انثى حر او عبد دينار
او عرضه ثيابا فمن ادى ذلك فان له ذمة
الله وذمة رسوله ومن منعه فانه عدو لله و
رسوله والمؤمنين جميعا صلوات على
محمد النبي والسلام ورحمة الله وبركاته۔
كذا ذكره السيوطي في جامع الكبير في مسند
عمرو بن حزم عن ابن اسحٰق قال حدثني عبد
الله بن ابي بكر عن ابيه ابي بكر بن محمد بن عمرو
ابن حزم قال هذا الكتاب رسول الله [illegible]
بطوله [illegible] واخرجه ابن عساكر في تاريخه

اور خشوع اور خضوع کے کامل کرینگا اور اسیاست کا نماز میں حکم دیا
صبح اور جلدی پڑھیں ظہر جبکہ زائل ہو جاوے سورج اور پڑہیں
نماز عصر جبکہ سورج زندہ ہو مراد یہ کہ خوب روشنی والا ہوا اور مغرب
جبکہ شروع ہو شام اور نہ تاخیر کریں مغرب کی اوس وقت تک کہ تارے
نکل آویں اور عشا پڑہیں اول رات میں اور حکم کیا جلدی جاینکا نماز
جمعہ کیطرف جبکہ اذان دیجاوے اوسکی اور غسل کرینگا وہاں جانے
وقت اور حکم کیا اون کو ہمیں غنیمتوں میں سے خمس حصہ
اللہ کا اور وہ جو فرض ہے مومنین پر زکوۃ۔ زمینوں سے عشر اون
زمینوں کا جو سیراب ہوں سینچنے سے یا پانی پلائی جاویں
آسمان سے یعنی بارانی اور جو پلائے جائیں چرس سے اونمیں
نصف عشر ہے اور ہر دس اونٹوں میں دو بکریاں ہیں زکوۃ کی اور بیس
میں چار بکریاں اور ہر چالیس گائے بیل میں ایک بقر اور ہر تیس
گائے بیل میں سے ایک تبیع جذع ہو یا جذعہ یعنی نر یا مادہ اور
ہر چالیس بکریوں میں جو باہر میں چرنیوالی ہوں ایک بکری ہے یہ
فریضہ اللہ کا جو مقرر کیا ہے اللہ نے زکوۃ کے باب میں پس
جو شخص زیادہ کرے اسمیں تو بہتر ہے اوسکے لئے۔ اور یہودی
اور نصرانی میں سے جو شخص اپنے خالص دل سے اسلام لے
آئے تو وہ مسلمانوں میں ہے اوس کے لئے ہے وہ نفع جو مسلمانوں کے لیے
اور اوسکے لئے ہے وہ نقصان جو مسلمانوں کے لئے ہے۔ اور جو کہ
یہودیت یا نصرانیت پر رہے تو چاہیے کہ نہ فتنہ میں ڈالا جاوے اپنے
دین سے۔ اور ہر ذی عقل مرد یا عورت پر غلام ہو یا آزاد ایک دینار
ہے کہ وہ جزیہ یا اوسکی قیمت کا کپڑا پس جو شخص کہ ادا کرے اسکو تو
واسطے اوسکے ذمہ ہے اللہ اور اوسکے رسول کا اور جو شخص کہ روکے
اسکو پس تحقیق وہ دشمن ہے اللہ اور اوسکے رسول کا اور سب مسلمانوں
کا درود نازل ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سلام اور رحمت اللہ کی
اور برکتیں [illegible] ذکر کیا اسکو سیوطی نے جامع کبیر [illegible]
حزم کی مسند میں بروایت ابن اسحٰق [illegible]

وقال هذا منقطع ثم رواه من وجه آخر عن
عبد الله عن ابيه عن جده عمرو بن حزم
متصلا۔ **اقول** رواه النسائی مختصرا
من طرق عديدة عن ابن شهاب قال
قرأتُ كتاب رسول الله صلے الله عليه وسلم
الذی كتب لعمرو بن حزم حين بعثه على
نجران وكان الكتاب عند ابی بكر بن حزم
فكتب صلے الله عليه وسلم هذا بيان من
الله ورسوله يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا
بِالْعُقُوْدِ۔ وكتب الآيات منها حتے بلغ اِنَّ
اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۔ ثم كتب هذا كتاب
الجراح فی النفس مائة من الابل وفی العين
خمسون وفی اليد خمسون وفی الرجل
خمسون وفی المامومة ثلث الدية وفی
الجائفة ثلث الدية وفی المنقلة خمس
عشرة فريضة وفی الاصابع عشر عشر و
فی الاسنان خمس خمس وفی الموضحة
خمس۔ واخرجه ايضا من طريق مالك
عن عبد الله بن ابی بكر بن محمد بن عمرو
ابن حزم عن ابيه قال الكتاب الذی كتبه
رسول الله صلے الله عليه وسلم لعمرو بن
حزم فی العقول ان فی نفس مائة من الابل
وفی الانف اوعی جدعا مائة من الابل
وفی المامومة ثلث النفس وفی الجائفة
مثلها۔ **تنبيه** ۔ فهذا الكتاب هو
الذی وهم فيه النسائی وغيره من ارباب
السير والحديث وزعموا ان الكتاب الذی

ابی بکر نے اپنے باپ سے روایت کر کے کہا کہ ہذا کتاب رسول اللہ پوری حدیث
کہا کہ تخریج کی اسکی ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اور کہا یہ سند منقطع ہی پھر
روایت کیا اوسکو دوسرے طریقہ سے عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں
اپنے باپ سے وہ اپنے دادا عمرو بن حزم سے بسند متصل **کہتا ہوں** کہ
روایت کیا اسکو نسائی نے مختصر چند طریقوں سے ابن شہاب سے کہا کہ پڑھا
مینے فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو لکھا تھا عمرو بن حزم کیلئے
جبکہ بھیجا اونکو نجران اور تھا وہ فرمان ابی بکر بن حزم کے پاس پس
لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ بیان ہے اللہ اور اوس
کے رسول کی جانب سے اے لوگو جو ایمان لائے پورا کرو عہدوں کو
اور لکھیں آیتیں یہانتک کہ پہونچے آپ اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ
تک۔ پھر لکھا یہ کتاب ہے دربیان احکام قصاص کی۔ جان
کے بدلہ میں سو اونٹ ہیں اور ایک آنکھ کے پچاس اور ایک ہاتھ کے
پچاس اور ایک پاؤں کے پچاس۔ اور زخم مامومہ میں ثلث دیت
ہے اور زخم جائفہ میں ثلث دیت ہے اور اکھڑے ہوئے کی
دیت پندرہ اونٹ اور انگلیوں میں دس دس اور دانتوں میں پانچ
پانچ۔ اور زخم موضحہ میں پانچ اونٹ۔ اور یہی تخریج کی ہے مالک کے طریقہ
سے جو روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن
حزم سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ وہ فرمان جو لکھا تھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو دیتوں میں کہ جان کے
بدلہ میں سو اونٹ ہیں اور ناک جب جڑ سے کاٹ لیجاوے
تو اوس کی دیت سو اونٹ ہیں۔ پوری دیت کی تہائی اور جائفہ
کی دیت مثل اوس کے۔

تنبیہ پس یہ فرمان وہ ہے جسمیں وہم ہوا ہے نسائی رحمہ اللہ
اور اون کے سوا ارباب سیر اور اصحاب حدیث کو اور گمان
کیا ہے کہ وہ فرمان جو بھیجا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اہل یمن کو وہ وہی فرمان ہے جو لکھا تھا عمرو بن حزم
کے لئے اور ایسا نہیں ہے بلکہ ہم نے اول ذکر کر دیا ہے

بعثه رسول الله صلی الله علیه وسلم الی اهل الیمن هو الکتاب الذی کتب لعمرو بن حزم ولیس کذلك بل قد اسبقنا ان الکتاب الذی کتبه لعمرو بن حزم الذی وصاه فیه و بین فیه احکام الاسلام غیر الکتاب الذی ارسله لاهل الیمن ومنشأ الوهم هو ان رسول الله صلی الله وسلم کتب هذین الکتابین ودفعهما لعمرو بن حزم حین بعثه الی الیمن فکانت الکتابة وقعت فی حین واحد وانما یشهد علی ما فصلناه سیاق الکتابین وکفی به شهیدا - **ثم اعلم** ان النسائی زاد فی روایة کتاب الجراح ایضا فی هذا الکتاب ولم یروه السیوطی فی روایة ابن عساکر فهذا زیادة من الترمذی -

کہ وہ فرمان جو لکھا تھا رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو جسمیں وصیت کی تھی اون کو اور بیان کیے تھے احکام اسلام کے وہ غیر ہے اوس فرمان کا جو بھیجا تھا رسول اللہ نے اہل یمن کو اور منشار وہم کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھے دونو فرمان اور دیے تھے وہ دونو عمرو بن حزم کو جبکہ بھیجا تھا اونکو یمن کی طرف۔ پس لکھے گئے تھے دونو ایک ہی وقت میں۔ اور گواہ ہے ہمارے اس بیان کا کہ وہ دونو علحدہ علحدہ ہیں طرز اون دونو تحریروں کا اور یہ کافی گواہ ہے۔ **پھر** جان تو کہ نسائی نے زائد کیا ہے اپنی روایت میں کتاب الجراح کو بھی اِس فرمان میں اور نہیں روایت کیا اِسکو سیوطی نے ابن عساکر کی روایت میں پس یہ زیادتی ہے ترمذی کی ؛

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اِس فرمان میں آئی ہیں

بهیمة - بهمة صغیر ولد الضأن والانعام کلها بهیمة لانها استبهمت عن الکلام - **متخنقة** - یقال خنقه ای عصر حلقه وترقوته - **موقوذة** - الوقذ الضرب المثقل والکسر یقال وقذ النفاق ای کسره ودفعه - **متردیة** من الردی وهو الهلاك - **نصب** هو بضم المعجمة وسکونها حجر کانوا ینصبونه فی اسنی اهلیة ویتخذونه صنما فیعبدونه وجمعه انصاب

بہیمۃ بہمۃ بھیڑ کا چھوٹا بچہ۔ اور چوپائے سب بہیمۃ ہیں کیونکہ مبہم ہیں وہ کلام کرنے سے۔ **منخنقۃ** بولا جاتا ہے خَنَقَہٗ یعنی بھینچ ڈالا اوسکا حلق اور نرخرہ۔ **موقوذہ**۔ وقذ بھاری اور وزن دار چیز کی چوٹ اور توڑ ڈالنا بولا جاتا ہے وقذ النفاق یعنی توڑ ڈالا اوسکو اور کھو دیا اوسکو۔ **متردیہ** مشتق ہے ردی سے جس کے معنی ہلاک کرنے کے ہیں۔ **نصب** بضم [illegible] اور سکون بھی۔ وہ پتھر جسکو گاڑ لیتے تھے زمانہ جاہلیت اور [illegible] بت بناکر اوسکی پوجا کرتے تھے۔ اور [illegible]

وقیل حجر ینصبونہ فیذبحون علیہ والمآل
واحد **ازلام** - جمع الزلم بفتح معجمۃ وضمہا
وفتح اللام - وھی قداح کتب بہا افعل - ولا
تفعل - ولا شئ - فی الجاھلیۃ اذا اراد منہم
سفرا اوامرا اخرج منہا زلما فان خرج الامر
یفعل وان خرج النہی امتنع وان خرج
لا شئ اعاد الاخراج - **یحتبی** - نہی عن
الاحتباء فی ثوب واحد ھوان یضم رجلیہ
الی بطنہ بثوب یجمعہا بہ مع ظہرہ ویشدہ
علیہا وقد یکون بالیدین فیقال رأیتہ
محتبیا بیدیہ ھوان یجلس بحیث یکون
رکبتاہ منصوبتان وبطنا قدمیہ موضوعتین
علی الارض ویداہ موضوعتین علی ساقیہ
ووجہ المنع انہ ربما تحرک او تحرک الثوب
فتبدو عورتہ - **یعقص** العقص
جمع الشعر وسط راسہ او لف ذوائبہ
حول راسہ کفعل النساء - **غلس**
ظلمۃ اٰخر اللیل اختلط بضوء الصبح -
یہجر الھاجرۃ - التہجیر التبکیر الی کل
شئ والمبادرۃ الیہ - وصلوۃ الھجیر
والھاجرۃ ھی صلوۃ الظہر - **تزیغ** لا تزغ
ای یمیل عن الایمان و یقال زاغ عن الطریق اے
عدل عنہ - **عقار** - جاء فی الحدیث
من باع دارا او عقارا بالفتح - الضیعۃ
والنخل والارض ونحوھا ومنہ فرد علیہم
ذراریہم وعقار بیوتہم اراد ارضیہم وقیل
متاع بیوتہم وادواتہ واوانیہ وقیل

کہا وہ پہر گاڑتے تھے اوسکو اور قربانی کرتے تھے اوسپر اور
مقصود واحد ہے **ازلام** جمع زلم کی فتح زا معجمہ اور ضمہ اوسکا
اور فتح لام کا۔ اور وہ تیر ہوتے تھے جنمیں لکھا ہوتا تھا۔ افعل
کر۔ ولا تفعل نکر۔ ولا شئ کچھہ نہیں۔ زمانہ جاہلیت میں جبکہ
ارادہ کرتے تھے سفر کا یا کسی کام کا تو نکالتے تھے اونمیں
سے ایک تیر پس اگر نکل آتا حکم تو کرتا وہ کام اور اگر نکلتی نہی
تو رکجاتا اوس سے اور اگر نکلتا لاشئ۔ تو پہر تیر نکالا جاتا تھا
یحتبی منع کیا ہے احتبا سے ایک کپڑے میں اور معنے
اوس کے یہ ہیں کہ ملا وے اپنے پاؤں اپنے پیٹ سے ساتھ
ایک کپڑے کے مع اپنے پیٹھ کے اور باندہے اوس
کپڑے کو اوسپر اور کبھی ہوتا ہے احتبا ہاتوں سے پس بولا
جاتا ہے کہ رأیتہ محتبیا بیدیہ۔ اور وہ یہ ہے کہ بیٹھے اسطرح
کہ ہوں اوس کے دونو گھٹنے کھڑے اور تلوے زمین پر
ہوں اور دونو ہاتھ رکھے ہوں پنڈلیوں پر اور وجہ ممانعت
کی یہہ ہے کہ بسا اوقات ایسا ہوگا کہ حرکت کرے وہ شخص یا حرکت
کرے کپڑا تو کھل جائیگا ستر اوسکا **یعقص** عقص جمع کرنا بالوں
کا وسط سر میں یا گوندہنا کچیوں کا گرد سر کے مثل عورتوں کے
غلس اندھیری آخر شب کی جو ملجاے صبح کی روشنی کے ساتھ
یہجر الہاجرۃ۔ تہجیر سبقت اور مبادرت کرنا ہر شئے کیطرف
اور صلوۃ الہجیر اور صلوۃ الہاجرۃ۔ سے مراد نماز ظہر۔
تزیغ بولا جاتا ہے لا تزغ قلبی یعنی مائل کرے اوسکو
ایمان سے اور بولا جاتا ہے زاغ عن الطریق یعنی پہر گیا
راستہ سے **عقار** حدیث میں آیا ہے کہ من باع دارا او
عقارا بفتح عین [illegible] وہ نیچے گھر یا عقار مکانات اور
کھجوریں اور زمین او مثل اس کے اور اسی سے ہے فرد
علیہم یعنی واپس کرے ان کو اونکی اولاد اور اونکے گھروں کی عقار
مراد اونکی زمین اور کہا گیا ہی کہ اونکے گھروں کی پونجی اور اوس کے

مناعه الذی يبتذل فی الاعياد وقيل العقار الارض وما يتصل بها ومنه خير المال العقر بالضم وقيل بالفتح اصل كل شئ وقيل اصل مال له نماء - لكن هنا المراد منه الارض حيث يعلم مما بعده - **غرب** - بفتح المعجمة وسكون المهملة هو الدلو العظيمة تتخذ من جلد ثور - **تبيع** - ولد البقرة اول سنة - **حالم** اى الجزية على كل بالغ احتلموا ولم يحتلم - **رافت** - يقال كان فاه يرف اى تبرق اسنانه من رف البرق اذا تلألأ - **المامومة** - والآمة شجة بلغت ام الراس - **والجائفة** هی طعنة تنفذ الی الجوف والمراد بالجوف كل ما له قوة محيلة كالبطن والدماغ - **الموضحة** - هی الطعنة التی توضح ای تظهر العظم -

برتن اور سامان - اور کہا گیا کہ وہ سامان جنکا استعمال موسم عید پر کیا جاتا ہے - اور کہا گیا ہے کہ عقار کے معنی زمین کے ہیں اور جو اوس کے متعلق ہو اور اسی سے ہے خَيرُ الْمَالِ الْعُقْر بضم عین اور بعض نے کہا بفتح العین - اصل ہر شئی کی - اور کہا گیا ہے کہ اصل وہ مال جسکے لئے نمو ہو لیکن مراد اس سے اس فرمانے میں زمین ہے جیسا کہ معلوم ہوتا ہے اس کے مابعد سے **غرب** بفتح غین معجمہ اور سکون رار مہملہ - وہ بڑا ڈول جو بنایا جاتا ہے بیل کی ثابت کھال سے **تبیع** گائے کا بچہ اول سال کا - **حالم** یعنی جزیہ ہے ہر بالغ پر خواہ وہ محتلم ہو یا نہو - **راف** بولا جاتا ہے كَانَ فَاهُ يَرِفُّ یعنی چمکتے ہیں دانت اوس کے مشتق ہے رَفَّ الْبَرْقُ سے بولا جاتا ہے جبکہ بجلی چمکے - **مامومہ** اور آمہ وہ زخم جو وسط دماغ تک پہونچے - **جائفہ** وہ زخم جو نفوذ کر جائے جوف تک اور مراد جوف سے وہ جگہ ہے جسمیں قوت مغیرہ ہو جیسے پیٹ اور دماغ - **موضحہ** وہ زخم جو ہڈی کو ظاہر کر دے

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله تعالى اوفوا بالعقود - فيه دليل على انه لا خيار فی مجلس البيع وان العقد يلزم ويثبت بلا خيار وهو مذهب ابی حنيفة ومالك رحمهما الله وخالفهما الشافعی واحمد وغيرهما والحجة لهم فی ذلك ما ثبت فی الصحيحين عن ابن عمر رض قال اذا تبايع الرجلان فكل واحد منهما بالخيار ما لم يتفرقا وقالوا ان هذا صريح فی اثبات خيار

قوله تعالى اوفوا بالعقود - اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ خیار نہیں ہے بیع کی مجلس میں اور اس بات پر کہ لازم اور ثابت ہو جاتی ہے عقد بغیر خیار کے - اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کا اور مخالفت کی ہے اون دونوں کی امام شافعی و امام احمد وغیرہ نے حجت انکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے صحیحین میں ابن عمر رض سے کہا جبکہ بیع و شرا کریں دو شخص پس ہر ایک کو اونمیں سے خیار ہے (یعنی قبول اور فسخ کا) جب تک کہ وہ علیحدہ نہوں اور کہا اونہوں نے کہ یہ صریح ہے

المجلس المتعقب لعقد البيع وليس هذا منافياً للزوم العقد بل هو من مقتضياته شرعاً فالتزامه من تمام الوفاء بالعقود والجواب عن الحنفية والمالكية ان المراد بالافتراق فی حديث ابن عمر الافتراق بالقول لا بالابدان والدليل عليه ما رواه النسائی والحاكم والبيهقی عن سمرة ان النبی صلی الله عليه وسلم قال البيعان بالخيار حتی يتفرقا او ياخذ كل واحد منهما من البيع ما هوی ويتخاير ان ثلث مرات ويؤيده قوله تعالى وَاَشْهِدُوْا اِذَا تَبَايَعْتُمْ فامر سبحانه بتوثق الشهادة فلو شهد فی المجلس فبقاء الخيار ينافی التوثق۔

قوله تعالى احلت لكم بهيمة الانعام

البهيمة كل حی لا يميز وقيل كل ذات اربع قوائم الازواج الثمانية والحق به الظبی والبقر الوحش ونحوهما مما يماثل الانعام فی الاجزاء وعدم الانياب فلو بقيت علی عمومها لكان اولی ليكون استثناء قوله تعالى الا ما يتلی عليكم تحريمه فی اٰية التحريم كذا فی التفسير الاحمدی۔ **قوله تعالى اذا حللتم فاصطادوا**۔ يدل علی ان الاصطياد للمحرم حرام ما دام محرما لكن هذا فی صيد البر خاصة واما فی صيد البحر فلا فانه حلال لقوله تعالى اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا۔ وَاتَّقُوا اللّٰه

خیار مجلس کے اثبات میں جو ہوتی عقب بیع کے بعد اور نہیں ہے یہ منافی لزوم عقد کو بلکہ مقتضیات عقد سے ہے شرعاً پس التزام خیار کا اتمام وفاء عقد سے ہے (جسکی تاکید ہے آیت میں) اور جواب حنفیہ اور مالکیہ کی جانب سے یہ ہے کہ مراد افتراق سے ابن عمرؓ کی حدیث میں افتراق بالقول ہے نہ افتراق بالابدان یعنی اونکی گفتگو ختم ہو جائے نہ یہ کہ وہ جدا ہو جاویں) اور دلیل اس پر وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے نسائی اور حاکم اور بیہقی نے سمرہ رضؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دونو بیع و شرا کرنیوالے مختار ہیں جب تک کہ وہ جدا نہ ہو جاویں یا لیلے ہر ایک اونمیں سے بیع میں سے وہ چیز جو اوسکو پسند ہو۔ اور خیار ہے اونکو تین مرتبہ اور تائید کی قول اللہ عز وجل کا وَاَشْهِدُوْا ہے یعنی گواہ بنالو جبکہ خرید فروخت کرو تم پس حکم کیا ہے اللہ عز وجل نے گواہی کی مضبوطی کا (عقد کیلئے) پس اگر گواہی ہو جائے مجلس میں تو اب باقی رہنا خیار کا منافی ہے اس گواہی کے توثق کو **قوله تعالى** احلت لكم بهيمة الانعام بهيمہ ہر ذی حیات بے سمجھ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ہر چوپایہ اور وہ آٹھ جوڑ ہیں اور ملا دی گئی ہیں اوسکے ساتھ ہرن اور نیل گاؤ وغیرہ جو مشابہ ہیں چوپایوں کے اعضاء میں اور اس بات میں کہ اون کے ناب نہو (وہ دانت جسکو کچلی کہتے ہیں) اور جو بہائم کے ہوتا ہے پس اگر باقی رہتا بہیمہ عموم پر تو بہتر ہوتا تاکہ ہو جاتی استثنی قول اللہ عز وجل الا ما يتلی عليكم میں استثنا متصل جو اصل ہے باب استثنی میں یعنی حلال کیے گئے تمہارے لیے تمام بہائم چوپایہ مگر جنکی تحریم بیان کی گئی تمپر آیت تحریم میں اسیطرح ہے تفسیر احمدی میں **قوله تعالى**۔ اذا حللتم فاصطادوا۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ شکار کھیلنا محرم کو حرام ہے جبتک کہ وہ احرام میں ہے لیکن خشکی کے شکار کے بارہ میں ہے لیکن دریا کا شکار پس وہ حلال ہے بوجہ قول اللہ عز وجل کے اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ یعنی حلال کیا

الَّذِی اِلَیہِ تُحْشَرُوْنَ - ھکذا فسرہ فی التفسیر الاحمدی -

قولہ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ

المراد من الجوارح کواسب الصید من سباعہا ثم الطیر کالکلب والفہد والعقاب والصقر والبازی وغیر ذلک من ذی ناب او مخلب وھو قول الجمہور والائمۃ الاربعۃ منہم وحجتہم ما روی عن ابن عمر رض قال ما صاد من الطیر البازات وغیرھا فما ادرکت فہو لک والا فلا تطعمہ وقد روی عن مجاھد وغیرہ انہم کرھوا صید الطیر کلہ وقالوا ان المراد بالجوارح ھی الکلاب المعلمۃ واستثنی الامام احمد صید الکلب الاسود لانہ عندہ مما یجب قتلہ ولا یحل اقتناءہ - من تفسیر ابن کثیر مختصرًا - **قولہ وینہی ان یحتبی** - وقد صح فیما رواہ جابر رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یحتبی الرجل فی ثوب واحد کاشفا عن فرجہ رواہ مسلم - **قولہ ولا یعقص احد شعر راسہ** - عن ابی رافع قال نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی الرجل وراسہ معقوص رواہ احمد و ابن ماجۃ وغیرہ والحکمۃ فی ذلک ان الشعر یسجد معہ حین یسجد وروی ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ باسناد صحیح عن ابن

تیرے شکار خشکی کا جبتک کہ تم محرم ہو - اور ڈرو اللہ سے جس کی طرف تمہارا حشر ہوگا - اسیطرح تفسیر کی ہے اس مقام کی تفسیر احمدی میں -

قولہ تعالیٰ - وما علمتم من الجوارح - مراد جوارح سے شکار کرنیوالے جانور ہیں درندہ - چوپایہ اور پرند - جیسے کتا اور چیتا اور عقاب اور شکرہ اور باز وغیرہ جو ذی ناب ہوں (وہ دانت جو ایسے بہائم کے ہوتا ہے) یا جو چنگل سے شکار کریں اور یہی قول ہے جمہور کا انہیں ہے ائمہ اربعہ میں حجت انکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے ابن عمر رض سے کہا کہ وہ جسکو شکار کریں پرند جیسے باز وغیرہ پس جسکو پاوے تو (یعنی ذبح کیلئے) تو وہ واسطے تیرے ہے ورنہ مت کہا تو اوسکو اور روایت ہے مجاہد وغیرہ سے کہ اونہوں نے مکروہ جانا سب پرندوں کا شکار - اور کہا کہ مراد جوارح سے صرف تعلیم یافتہ کتے ہیں اور استثنی کیا امام احمد نے کالے کتے کا شکار اس وجہ سے کہ اونکے نزدیک وہ اون جانوروں میں سے ہے جسکا مار ڈالنا واجب ہے اور جائز نہیں ہے اوسکا پالنا تفسیر ابن کثیر مختصر -

قولہ وینہی ان یحتبی صحیح حدیث میں آیا ہے بروایت جابر رض وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ احتبا کرے کوئی ایک کپڑے میں کہ کھولنے والا ہو اپنے ستر کا - روایت کیا اسکو مسلم نے -

قولہ ولا یعقص احد شعر راسہ روایت ہے ابی رافع سے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے کہ نماز پڑھے کوئی شخص اور اوسکا سر گوندھا ہوا ہو روایت کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ وغیرہ نے اور حکمت اسمیں یہ ہے کہ بال سجدہ کرتے ہیں اُس کے ساتھہ جب وہ سجدہ کرتا ہے اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں صحیح اسناد کے ساتھہ ابن مسعود رض سے کہ وہ گئے ایک

مسعود انه دخل المسجد فرای فیه رجلا
یصلی عاقصا شعره فلما انصرف قال عبد الله
اذا صلیت فلا تعقص شعرك فان شعرك
تسجد معك ولك لكل شعرة اجر فقال
الرجل انی اخاف ان یتترب قال تتریبه
خیر لك - قال العراقی هو مختص بالرجال
دون النساء لان شعرهن عورة یجب
ستره فی الصلوة - **قوله یامر الناس
باسباغ الوضوء** - ای ایلغوا مواضعه
وادوا کل عضو حقه وقد ورد فی الحدیث
بصیغة الامر - روی النسائی عن ابن
عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اسبغ
الوضوء وعن لقیط بن سمرة مرفوعا
اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ
فی الاستنشاق الا ان تكون صائما - رواه
احمد وابوداؤد والترمذی وقال حسن
صحیح - **قوله وایدیهم الی المرافق**
قال الله تعالی وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ - وفی
حدیث عثمان رضی الله عنه البخاری و
مسلم ان النبی صلعم غسل یدیه الی
المرفقین ثلث مرات وهو بفتح المیم و
کسر الفاء وعكسه ایضا لغتان وقد ذهب
علماء الامة الی وجوب غسلها وخالفهم
زفر وابو بكر بن داؤد الظاهری واستدلوا
بما رواه الدار قطنی والبیهقی من حدیث
جابر رض مرفوعا ان النبی صلی الله علیه وسلم
ادار الماء الی مرفقیه ثم قال هذا وضوء

مسجد میں پس دیکھا وہاں ایک شخص کہ جو نماز پڑہتا تھا اپنے
بالوں کو گوندھکر جبکہ وہ فارغ ہوا تو کہا ابن مسعود نے کہ
جب تو نماز پڑہا کرے تو مت گوندہا کر اپنے بالوں کو اس
وجہ سے کہ تیرے بال سجدہ کرتے ہیں تیرے ساتھ اور
واسطے تیرے ہر بال کے عوض ثواب ہے پس کہا اوس
شخص نے کہ ڈرتا ہوں میں اسسے کہ وہ مٹی میں بھر جاوینگے جواب دیا ابن
مسعود رض نے کہ اونکا مٹی میں بہرنا بہتر ہے تیرے لیئے۔ کہا عراقی
نے کہ یہ حکم مخصوص ہے مردوں کے ساتھہ نہ عورتوں کے ساتھہ کیونکہ اونکے
بال ستر ہیں واجب ہے اونکا چھپانا نماز میں **قوله** یامر الناس باسباغ
الوضوء یعنی پہونچاؤ پانی مواضع وضو پر۔ اور پورا کرو حق ہر عضو
کا اور آیا ہے حدیث میں امر کے صیغہ کے ساتھہ۔ روایت کی
ہے نسائی نے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کامل کر تو وضو۔ اور روایت ہے
لقیط بن سمرہ سے مرفوع کہ کامل کر تو وضو اور خلال کر انگلیوں کے
درمیان اور مبالغہ کر ناک میں پانی ڈالنے میں مگر کہ ہو تو روزہ دار
روایت کیا اسکو امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ
حسن ہے اور صحیح ہے۔ **قوله** وایدیهم الی المرافق کہا اللہ عزوجل
نے دھوؤ تم اپنے ہاتھہ کہنیوں تک۔ عثمان رض کی حدیث
میں ہے جسکو تخریج کیا ہے بخاری اور مسلم نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوئے اپنے ہاتھ کہنیوں تک تین
مرتبہ اور مرفق بفتح میم وکسر فا اور اوس کا عکس بھی دو لغتیں
ہیں۔ اور گئے ہیں علماء امت اس بات کی طرف کہ اونکا
دھونا واجب ہے اور مخالفت کی ہے اونکی زفر اور ابو بکر
بن داؤد ظاہری نے اور استدلال لاتے ہیں اوس حدیث
سے جسکو روایت کیا ہے دار قطنی اور بیہقی نے جابر رض سے
مرفوع کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچایا پانی کہنیوں
تک پھر فرمایا کہ یہ وہ وضو ہے کہ نہیں قبول کرتا اللہ تعالی

لایقبل الله الصلوة الایہ - وفیہ القاسم ابن محمد بن عبد الله بن محمد بن عبید الله وهو متروك ولكن وثقه ابن حبان والحديث ضعفه المنذری وابن الجوزی وابن الصلاح والنووی وغیرهم واستدلوا ایضاً بما رواه مسلم من حدیث ابی هريرة انه توضأ حتی اشرع فی العضد ثم قال هكذا رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم ولكن فیه انه لایدل علی الوجوب وروی الدار قطنی عن عثمان رض فغسل وجهه و یدیه حتی مس اطراف العضدین وفی اسناده ابن اسحق المدلس وقد عنعن وفی حدیث ابی هريرة انه غسل یده الیمنی حتی اشرع فی العضد ثم غسل یده الیسری حتی اشرع فی العضد - الحدیث رواه مسلم وهذا ایضاً لایدل علی الوجوب

قوله فامسحوا برؤسكم اختلف العلماء فی مسح الراس فقال الشافعی وعطاء بتثلیث المسح متمسكه حدیث ابی هريرة اخرجه الشیخان انه توضا مرة مرة و مرتین مرتین وثلثا ثلثا - وحدیث عثمان رض الذی اخرجه مسلم وابوداؤد انه توضأ بالمقاعد فقال الا اریكم وضوء رسول الله صلی الله علیه وسلم فتوضأ ثلثا ثلثا - قال ابوداؤد صحیح - وصححه ابن خزیمة - والوضوء شامل للغسل والمسح بقیاس المسح علی الغسل - وجوابه ان

مگر اس کے ساتھہ اور اسکی سند میں قاسم بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ ہیں جو متروک ہیں یعنی اونکی حدیث نہیں لیجاتی لیکن ثقہ کہا ہے انکو ابن حبان نے اور حدیث کی تضعیف کی ہے منذری اور ابن جوزی اور ابن صلاح اور نووی وغیرہ نے اور یہی استدلال لاتے ہیں اوس حدیث سے جسکو روایت کیا ہے مسلم نے ابی ہریرہ رض سے کہ اونہوں نے وضو کیا یہانتک کہ شروع کیا بازو سے پہر کہا اسیطرح دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو - لیکن اسمیں یہ بات ہے کہ یہ وجوب پر دلالت نہیں کرتی - اور روایت کیا ہے دارقطنی نے عثمان رض سے پس دہویا اپنا مونہہ اور دونو ہاتھہ یہانتک کہ مس کیا اطراف دونوں بازوؤں کو اور اسکی اسناد میں ابن اسحق ہے جو مدلس ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو بلفظ عنعن اور جو مدلس ہو مقبول نہیں ہے اور حدیث ابی ہریرہ میں ہے کہ دہویا اونہوں نے اپنے سیدہے ہاتھہ کو یہانتک کہ شروع کیا بازو سے پہر دہویا الٹا ہاتھ یہانتک کہ شروع کیا بازو سے روایت کیا اسکو مسلم نے - اور یہ بہی نہیں دلالت کرتی وجوب پر

قولہ فامسحوا برؤسکم - اختلاف کیا ہے علماء نے مسح راس میں پس کہا امام شافعی اور عطاء نے کہ مسح تین مرتبہ ہے اور دلیل اونکی حدیث ابی ہریرہ کی ہے جسکو تخریج کیا ہے شیخین نے کہ وضو کیا ایک ایک مرتبہ - اور دو دو مرتبہ - اور تین تین مرتبہ اور دلیل اونکی احدیث عثمان رض کی جسکو تخریج کیا ہے مسلم اور ابوداؤد نے کہ وضو کیا اونہوں نے مقاعد میں پھر کہا کہ کیا نہیں دکھاؤں میں تم کو وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پس وضو کیا تین تین مرتبہ - کہا ابوداؤد نے کہ صحیح ہے اور تصحیح کی ہے اس کی ابن خزیمہ نے اور وضو شامل ہے غسل کو اور مسح کو بوجہ قیاس کرنے مسح کے غسل پر اور جواب اوسکا یہ ہے کہ قول اونکا توضا ثلثا ثلثا تو غسل ہے اور

قوله توضأ ثلثا ثلثا تحتمل والاحاديث الصحيحة
التي جاءت في عدم تكرار المسح عين المراد
به وبين ان التثليث باعتبار الغالب من
الاعضاء ومخصوص بالاعضاء المغسولة
وبناء المسح على التخفيف فقياسه على الغسل
وبناؤه على الاكمال والاسباغ قياس مع
الفارق قال ابوداؤد واحاديث عثمان
رضي الله عنه وهي صحاح الباب كلها
دالة على ان مسح الراس مرة واحدة وبه
قال ابوحنيفة - **قوله ان يغلس بالصبح** اختلفت الامة في ان الاسفار
افضل ام التغليس فذهب مالك والشافعي
واحمد واسحق والاوزاعي وداؤد الظاهري
والطبري الى ان التغليس افضل وان
الاسفار غير مندوب واحتجوا باحاديث
التغليس فمنها ما رواه البخاري وغيره
عن عائشة في حديث صلوة الفجر لا
يعرف بعضهن بعضا من الغلس وغير
ذلك من الاحاديث سيما حديث ابن مسعود
انه قال في حديث الاوقات الخمسة - ثم
كانت صلوته بعد ذلك التغليس - و
ذهب ابوحنيفة والثوري والحسن وهو
مروي عن علي وابن مسعود ان الاسفار
افضل وحجتهم ما رواه رافع بن خديج
مرفوعا اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر
رواه وصححه جمع من المحدثين ولفظ لبعضهم
اسفروا بصلوة الصبح حتى يرى القوم مواقع

احادیث صحیح جو آئی ہیں عدم تکرار مسح میں متعین ہے مراد اوس
سے اور ظاہر ہے کہ تثلیث باعتبار غالب اعضاء کے ہے
اور مخصوص ہے اون اعضاء کے ساتھہ جو دھوئے جاتے
ہیں اور بنیاد مسح کی تخفیف پر ہے پس قیاس مسح کا غسل
پر اور بنا کرنا اکمال اور اسباغ پر قیاس مع الفارق ہے کہا
ابوداؤد نے کہ احادیث عثمانؓ کی جو سب صحیح ہیں اس باب
میں وہ سب دال ہیں اس امر پر کہ مسح راس کا ایک مرتبہ
ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔ **قولہ ان یغلس بالصبح**
اختلاف کیا ہے امت نے اس بات میں کہ اسفار افضل
ہے یا تغلیس پس امام مالک اور امام احمد اور امام شافعی
اور اوزاعی اور داؤد ظاہری اور اسحق اور طبری کا مذہب
تو یہ ہے کہ تغلیس افضل ہے اور اسفار غیر مندوب ہے اور
حجت اونکی وہ حدیثیں ہیں جو تغلیس کی بابتہ آئی ہیں اون میں
سے وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے بخاری وغیرہ
نے عائشہؓ سے نماز فجر کی حدیث میں کہ نہیں پہچانتی تھیں
بعض عورتیں بعض کو بوجہ اندھیرے صبح کے اور اس کے
سوا حدیثیں خاصکر وہ حدیث جو مروی ہے ابن مسعودؓ کہ کہا
اونہوں نے اوقات نماز خمسہ کی حدیث میں کہ پھر تھی
نماز رسول اللہ کی بعد اس کے تغلیس [illegible] آپ نے
ہمیشہ اسی وقت پڑھی اور مذہب امام ابوحنیفہ اور ثوری اور حسن
کا اور یہی مروی ہے حضرت علی اور ابن مسعودؓ سے کہ اسفار
افضل ہے اور حجت اونکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے رافع
بن خدیج سے مرفوع کہ اسفار کرو نماز فجر میں کیونکہ
زائد ہے اجر کے لئے روایت کیا اور تصحیح کی اس کی
ایک جماعت محدثین نے اور لفظ بعض کے یہ ہیں
کہ [illegible] نماز فجر [illegible] یہاں تک کہ دیکھے قوم اپنے تیر
گرنے کی جگہ اور جو [illegible] تغلیس کی حدیث کا [illegible]

نبلهم واجابوا عن حديث التغليس انه
تقرر في الاصول ان الخطاب للامة
لا يعارضه فعل النبي صلى الله عليه
وسلم في حقها وامرنا بالاتباع بقوله
في مثل ذلك لا بفعله **قوله يهجر
بالهاجرة حين تزيغ الشمس**
اختلف العلماء في ان صلوة الظهر
في اول الوقت افضل مطلقا او في
سواء ايام شدة الحر فالشافعي
ومن قال كقوله ذهبوا الى افضليته
في اول الوقت مطلقا وخالفهم الجمهور
وخصوا بما عدا اشدة الحر وحجة
الشافعي الاحاديث الواردة في
افضلية اول الوقت كما يدل عليه
هذا الكتاب وملازمة النبي صلعم
صلوة الظهر اذا زالت الشمس - واما
دليل الجمهور فما روى عن ابي ذر
قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم
في سفر فاراد المؤذن ان يؤذن بالظهر
فقال ابرد ثم اراد ان يؤذن فقال
له ابرد حتى رأينا فيئ التلول فقال
النبي صلى الله عليه وسلم ان شدة
الحر من فيح جهنم فاذا اشتد الحر
فابردوا بالصلوة متفق عليه واجابوا
عن احاديث الواردة في فضل اول
الوقت بالتخصيص بحديث الابراد
هذا وبما روى عن انس قال كان صلعم

کہ اصول میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ خطاب امت کو نہیں معارض
ہوتا ہے فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کے حق
میں۔ اور حکم دیا ہے ہمکو اپنے قول کے اتباع کا ایسی صورتوں
میں نہ اتباع فعل کا۔
قولہ یہجر بالہاجرۃ حین تزیغ الشمس۔ اختلاف کیا ہے علما
نے نماز ظہر میں کہ اول وقت اوسمیں افضل ہے مطلقا
خواہ موسم شدت گرمی کا ہو پس امام شافعی اور جس نے
اون کے موافق قول کیا ہے اس بات کی طرف گئے ہیں
کہ افضلیت اوس کی اول وقت ہے مطلقا خواہ کوئی موسم ہو
مخالفت کی ہے انکی جمہور نے اور خاص کیا ہے افضلیت
اول وقت کو شدۃ گرمی کے سوا اور حجت امام شافعی کی وہ
حدیثیں ہیں جو آئی ہیں اول وقت کی فضیلت میں جیسے کہ دلالت
کرتا ہے اسی پر یہ فرمان۔ اور ہمیشہ پڑہنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا نماز ظہر جبکہ ڈہل جائے سورج۔ لیکن دلیل
جمہور کی وہ حدیث ہے جو روایت ہے ابو ذر سے کہا کہ
تھے ہم رسول اللہ کے ساتھ سفر میں پس ارادہ کیا موذن
نے کہ اذان دے ظہر کی آپ نے فرمایا ابرد یعنی ٹہنڈ
ہونے دے پھر ارادہ کیا اذان دے پھر فرمایا ابرد یہانتک
کہ دیکھا ہم نے ٹیلہ کے سایہ کو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ شدت گرمی جہنم کی لپٹ سے ہے پس جب
گرمی سخت ہو تو ابراد کرو تم نماز میں متفق علیہ اور جواب دیا ہے
جمہور نے اون حدیثوں کا جو اول وقت کی فضیلت میں
آئیں تخصیص د موسم کے ساتھ بوجہ اس حدیث
ابراد کے اور بوجہ اوس حدیث کے جو مروی ہے انس
سے کہا نماز پڑہتے تھے رسول اللہ ظہر کی نماز جاڑوں
میں اور نہیں جانتے ہم کہ جو حصہ دن کا گذر جاتا تھا وہ زائد
ہوتا تھا یا وہ جو باقی رہتا تہا یعنی ٹہیک نصف النہار پر

يصلى الظهر في ايام الشتاء وما ندري ام ما ذهب من النهار اكثر او ما بقي منه

قوله والعصر والشمس حية اي صافية اللون لم يتغير وقد فسره قوله صلى الله عليه وسلم في حديث مسلم وقت صلوة العصر ما لم يصفر الشمس ويسقط قرنه الاول

قوله والمغرب حين يقبل الليل اختلف العلماء في اول وقت المغرب فقال بعضهم ان اول وقته حين سقوط قرص الشمس بكماله وهو قول الجمهور وقيل برؤية الكواكب واحتجوا بحديث ابي بصرة قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر بالمخمص وقال ان هذه الصلوة عرضت على من كان قبلكم فضيعوها ومن حافظ عليها كان له اجره مرتين ولا صلوة بعدها حتى يطلع الشاهد والشاهد النجم رواه مسلم والنسائي واجاب عنه الجمهور بان قوله الشاهد النجم مدرج وليس بمرفوع وان صح فالمراد بالشاهد ظلمة الليل هو ايضا روى ابو ايوب بادروا بصلوة المغرب قبل طلوع النجم رواه الامام احمد وغيره

قوله ولا يؤخر المغرب وهو المروي عن عقبة بن عامر لا تزال امتي بخير ما لم يؤخروا المغرب حتى تشتبك النجوم

قوله والعصر والشمس حية یعني صاف رنگ والا نہیں تغیر ہوتا تہا اوسمیں اور تفسیر اسکی قول رسول الله صلی الله علیه وسلم کا ہے حدیث مسلم میں کہ وقت نماز عصر کا جب تک ہے کہ نہ پیلا پڑے آفتاب اور نہ گرجاے اوسکا اول کنارہ۔

قوله والمغرب حین یقبل اللیل۔ اختلاف کیا ہے علما نے اول وقت مغرب میں پس کہا بعض نے کہ اوسکا اول وقت اوسوقت ہے جبکہ آفتاب کی پوری ٹکیہ ڈوب جاے اور یہی قول جمہور علما کا ہے اور بعض نے کہا کہ اوسکا اول وقت ستارہ دیکہنے پر ہے اور حجت لاے ہیں وہ حدیث ابی بصرہ سے کہا کہ نماز پڑہائی ہم کو رسول الله صلی الله علیه وسلم نے عصر کی مخمص (نام مقام) میں اور کہا کہ یہ نماز پیش کی گئی تم سے اول کی امتوں پر پس ضائع کردیا اونہوں نے اوسکو اور جو شخص کہ حفاظت کریگا اوس کی ہوگا اوسکو اجر دوہرا اور نہیں نماز ہے بعد اس کے یہانتک کہ نکلے شاہد اور شاہد ستارہ ہے روایت کیا اسکو مسلم اور نسائی نے اور جواب دیا اسکا جمہور نے اس طور سے کہ قوله الشاهد النجم۔ مدرج ہے اور مرفوع نہیں ہے اور اگر ثابت بہی ہوجاوے تو مراد شاہد سے ظلمت لیل ہے اور یہی روایت ہے ابو ایوب سے کہا کہ جلدی کرو نماز مغرب میں قبل طلوع نجم کے روایت کیا اسکو امام احمد وغیرہ نے۔

قوله ولا یؤخر المغرب۔ اور یہی مروی ہے عقبہ بن عامر سے کہ ہمیشہ رہیگی میری امت بھلائی پر جب تک کہ نہ دیر کرے گی (نماز) مغرب میں یہانتک کہ روشن ہوجاویں سب ستارے روایت کیا اسکو امام احمد و ابو داؤد نے اور اختلاف کیا ہے علما نے آخر وقت مغرب میں پس کہا امام شافعی نے ایک روایت میں کہ وقت مغرب کا وہ ہے کہ جب غائب ہوجاے سورج وقت واحد ہے نہیں جائز ہے نماز اوس کے بعد

رواه احمد وابوداؤد واختلفوا فی آخر وقتها فقال الشافعی فی روایة عنه ان وقت المغرب حین تغیب الشمس وقتا واحدا لاصلوة بعدها وحجته ما رواه جابر رض فی حدیث جبرئیل علیه السلام انه جاء النبی صلعم فقال قم فصل فصلی المغرب حین وجبت الشمس ثم صلی ثانی الیوم وقتا واحدا لم یزل عنه رواه احمد والنسائی والترمذی وقال الجمهور ان آخر وقتها عند سقوط الشفق لحدیث ابی موسی عن النبی صلعم فیما اتاه سائل یسئله عن مواقیت الصلوة وفیه ثم اخر المغرب حتی کان عند سقوط الشفق۔ **قوله والعشاء اول الليل** یؤیده ما روی عن عائشة قالت کانوا یصلون العتمة فیما بین ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول واختلف العلماء فی امتداد وقته فقال بعضهم الی ثلث اللیل وحجتهم حدیث جبرئیل وقال بعضهم الی نصف اللیل واحتجوا بحدیث عبد الله بن عمرو مرفوعا وقت صلوة العشاء الی نصف اللیل رواه احمد ومسلم والنسائی وقال بعضهم الی الفجر والدلیل حدیث ابی قتادة عند مسلم وفیه لیس فی النوم تفریط وانما التفریط علی من لم یصل الصلوة حتی یجیٔ وقت الصلوة الاخری

اور حجت اونکی وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا جابرؓ نے حدیث جبرئیل علیہ السلام کی کہ وہ آئے رسول اللہ کے پاس اور کہا کہ اٹھیے اور نماز پڑھیے پس پڑھی نماز مغرب کی جبکہ ڈوب گیا سورج پھر پڑھی دوسرے دن اوسی وقت نہیں تجاوز کیا اوس سے روایت کیا اس کو امام احمد اور نسائی اور ترمذی نے اور کہا جمہور نے کہ آخر وقت مغرب کا شفق کے جاتے رہنے تک ہے بوجہ حدیث ابو موسیٰ کے کہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ سے کہ آیا آپ کے پاس ایک شخص جو دریافت کرتا تھا نماز کے وقت اور اوسمیں ہے۔ پھر تاخیر کی مغرب میں یہانتک کہ ہوا شفق کے جاتے رہنے کا وقت۔

قوله والعشاء اول اللیل۔ تائید کرتی ہے اس کی وہ حدیث جو مروی ہے عائشہؓ سے کہا کہ نماز عشا پڑھتے تھے وہ شفق کے غائب ہونے کے بعد رات کے اول کے تہائی حصہ کے اندر اور اختلاف کیا ہے علماء نے اوس کے وقت کے اختتام میں پس کہا بعض نے کہ تہائی رات تک اور حجت اونکی وہی حدیث جبرئیلؑ کی ہے اور کہا بعض نے آدھی رات تک اور حجت اونکی حدیث عبد اللہ بن عمرو کی ہے مرفوع کہ وقت نماز عشا کا آدھی رات تک ہے روایت کیا اسکو امام احمد اور نسائی اور مسلم نے اور کہا بعض نے فجر تک اور دلیل اونکی حدیث ابی قتادہ کی ہے بروایت مسلم اور اوسمیں ہے کہ نہیں نیند میں زیادتی زیادتی تو اوس شخص پر ہے جو نماز نہ پڑھے یہانتک کہ آجاوے دوسری نماز کا وقت۔

قوله والغسل عند الرواح الیها۔ کیا واجب ہے غسل یوم جمعہ یا نہیں پس کہا بعض علما نے کہ ہاں یعنی واجب ہے اور وہ ایک گروہ ہے صحابہ اور غیر صحابہ کا اونمیں سے ابو ہریرہ اور عمار اور حسن اور مالک و عمر ہیں بیان کیا ہے

قوله والغسل عند الرواح اليها - هل يجب غسل يوم الجمعة ام لا قال بعضهم نعم هم طائفة من الصحابة وغيرهم منهم ابو هريرة وعمار والحسن ومالك وعمر حكاه ابن حزم وقال الجمهور يستحب وحجتهم حديث عكرمة رواه ابو داؤد عن عكرمة ان ناسا من اهل العراق جاؤا فقالوا لابن عباس اترى الغسل من يوم الجمعة واجبا قال لا ولكنه اطهر وخير من اغتسل ومن لم يغتسل فليس عليه بواجب - الحديث بطوله - قال ابن دقيق العيد في مثل هذا دليل على تعليق الامر بالغسل بالمجيئ الى الجمعة واستدل به مالك في انه يعتبر ان يكون الغسل متصلا بالذهاب ووافقه الاوزاعي والليث وقال الجمهور يجزئ من الفجر وحجتهم ايضا حديث عكرمة -

اس کو ابن حزم نے اور کہا جمہور علما نے کہ مستحب ہے حجت اونکی حدیث عکرمہؓ کی ہے روایت کیا ہے اوس کو ابو داؤد نے عکرمہ سے کہ کچھ لوگ عراق کے آئے اور کہا ابن عباس سے کیا آپ کے نزدیک غسل یوم جمعہ واجب ہے آپ نے جواب دیا کہ نہیں۔ پاکیزگی ہے اور جو غسل کرے تو اچھا ہے اور جو نہ کرے تو اوس پر واجب نہیں ہے۔ الحدیث کہا ابن دقیق العید نے ایسی حدیثوں میں دلیل ہے حکم غسل کی تعلیق پر جمعہ کو جانے کے وقت (یعنی جاتے وقت غسل چاہیئے) اور استدلال لائے ہیں امام مالک اس سے اس بات پر کہ معتبر ہے یہ بات کہ غسل متصل ہو جانے کے ساتھ اور موافقت کی ہے اونکی اوزاعی اور لیث نے اور کہا جمہور نے کہ کافی ہوگا غسل فجر سے اور حجت اون کی حدیث عکرمہ کی ہے +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم في الصدقات وكان عند عمر فاشتهر باسمه

یہ تحریر لکھی رسول اللہ نے صدقات کے بیان میں اور تھی یہ حضرت عمرؓ کے پاس مشہور ہوئی آپ کے نام سے

بیان کتاب الصدقات عند عمر رض

وهذا الكتاب لم يكن النبي صلى الله عليه وسلم كتبه لعمر - وانما اشتهر باسمه لانه قرنه بسيفه فوجده بعد وفاته رضي الله عنه فاشتهر باسمه كما رواه الدارمي واخرج ابو داؤد والترمذي والحاكم والامام احمد كلهم من طريق

اور اس تحریر کو نہیں لکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے لئے اور سا اون کے نام سے اسوجہ سے مشہور ہوگئی ہے کہ رکھ لیا اسکو اونہوں نے اپنی تلوار میں پس پایا لوگوں نے اسکو آپکی وفات کے بعد پس مشہور ہوگئی آپکے نام سے جیسکہ روایت کیا ہے اسکو دارمی نے اور تخریج کی ہے ابو داؤد اور ترمذی اور حاکم اور امام احمدؒ سب نے سفیان بن حسین کے طریقہ سے وہ

سفیان بن حسین عن الزھری عن
سالم عن ابیہ قال کتب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کتاب الصدقۃ
لم یخرج الی عمالہ حتی قبض فقرنہ بسیفہ
فعمل بہ ابوبکر حتی قبض ثم عمل بہ
عمر حتی قبض فکان فیہ ۔
فی خمس من الابل شاۃ وفی عشر
شاتان وفی خمس عشرۃ ثلاث شیاہ
وفی عشرین اربع شیاہ وفی خمس و
عشرین ابنۃ مخاض الی خمس
وثلثین فان زادت واحدۃ ففیھا
ابنۃ لبون الی خمس واربعین فاذا
زادت واحدۃ ففیھا حقۃ الی ستین
فاذا زادت واحدۃ ففیھا جذعۃ
الی خمس وسبعین فاذا زادت
واحدۃ ففیھا ابنتا لبون الی تسعین
فاذا زادت واحدۃ ففیھا حقتان
الی عشرین ومائۃ فان کانت الابل
اکثر من ذلک ففی کل خمسین حقۃ
وفی کل اربعین ابنۃ لبون وفی
الغنم فی کل اربعین شاۃ شاۃ الی
عشرین ومائۃ فان زادت واحدۃ
فشاتان الی مائتین فان زادت
علی المائتین ففیھا ثلاث شیاہ
الی ثلثمائۃ فان کانت الغنم اکثر من
ذلک ففی کل مائۃ شاۃ شاۃ
لیس فیھا شئ حتی تبلغ المائۃ ولا

روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے
باپ سے کہا کہ لکہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب
الصدقہ نہیں جاری کیا اوسکو اپنے عاملوں کی طرف یہانتک
کہ آپکی وفات ہوگئی اور رکھہ لیا تھا اسکو اپنی تلوار میں پس عمل
کیا اوسپر ابوبکرؓ نے یہانتک کہ آپکی وفات ہوئی پھر عمل کیا اوس
حضرت عمرؓ نے یہانتک کہ آپکی وفات ہوئی پس تحریر تھا اوسمیں کہ
پانچ اونٹوں میں زکوۃ کی ایک بکری ہے اور دس میں دو بکریاں
اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس میں چار بکریاں اور پچیس میں
بنت مخاض پنتیس تک پس اگر زائد ہوجاوے اوس سے
ایک بھی تو پھر اس میں بنت لبون ہے پینتالیس تک ۔
پس جبکہ زائد ہوجاوے ایک بھی تو اوس میں حقہ ہے
ساٹھ تک پس جبکہ زائد ہوجاوے ایک بھی تو اوس میں
جذعہ ہے پچہتر تک پس جبکہ زائد ہوجاوے ایک بھی
تو اوس میں دو بنت لبون ہیں نوّے تک پس جب زائد
ہوجاوے ایک بھی تو اوس میں دو حقہ ہیں ایک سو بیس تک
پس اگر ہوں اونٹ اس سے بھی زائد تو ہر پچاس میں ایک
حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون ۔
اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ایک سو
بیس تک اگر زائد ہوجاوے ایک بھی تو دو بکریاں دو سو
تک پس اگر زائد ہوجاوے دو سو پر ایک بھی تو اوس میں
تین بکریاں ہیں تین سو تک ۔
پس اگر ہوں بکریاں اس سے بھی زائد تو ہر سو بکریوں میں
ایک بکری ہے ۔ نہیں ہے اون میں کچھ جب تک کہ تعداد
سو تک پوری ہو اور نہ جدا کیا جاوے مال مجتمع اور نہ
جمع کیا جاوے مال متفرق زکوۃ کے خوف سے اور
جو مال کہ دو شریکوں کا ہو تو رجوع کرلیں وہ آپس میں برابر اور
نہ لیا جائے زکوۃ میں بوڑھا اور نہ عیب دار ۔

يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين متفرق مخافة الصدقة وما كان من خليطين فانهما يتراجعان بينهما بالسوية ولا يوخذ في الصدقة هرمة ولا ذات عيب ۔

اعلم ان الكتاب الذي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتبه لابي بكر الصديق رضي الله عنه غير هذا الكتاب وان كان ابوبكر الصديق عمل بهذا ايضا فلا يلزم من هذا اتحادهما فكان هو غيره كما يدل عليه الروايات وتغاير الفاظهما۔ كذا قال الزرقاني في شرح المواهب۔ ولما استوفيت الكلام في كتاب ابي بكر الصديق بيان المسائل المستنبطة من باب الزكوة وغيره وشرح الالفاظ الغريبة الواردة في الحديث استغنيت من تكرارها ههنا ۔

جان تو کہ۔ وہ تحریر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے لکھی تھی (جسکو ہم اوپر لکھہ آئے) وہ اس تحریر سے علیحدہ تھی اگرچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسپر بھی عمل کیا ہے پس نہیں لازم آتا اس سے ایک ہونا دونو تحریروں کا پس تہی وہ اس کے علیحدہ جیسے کہ دلالت کرتی ہیں اوس پر روایتیں اور اُن دونو کے الفاظ کا فرق۔ اسیطرح بیان کیا ہے زرقانی نے شرح مواہب میں اور جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ والی تحریر میں زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل اور لغات غریبہ کی شرح میں نے خوب اچھی طرح بیان کردی ہے تو اس جگہ اوس کے تکرار کی ضرورت نہیں سمجھی

✤ ✤ ✤

✤ ✤

✤

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمائر كلب مع قطن بن حارثة

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمائر کلب کے لئے قطن بن حارثہ کے ہمراہ۔

اخرج هشام بن الكلبي قال حدثنا ابي عن ابراهيم بن سعد بن ابي وقاص ان قطن بن حارثة وفد مع قومه على النبي صلى الله عليه وسلم فاسلم وانشد النبي صلى الله عليه وسلم من قوله

تخریج کی ہے ہشام بن کلبی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کرکے کہ قطن بن حارثہ اپنی قوم کے ہمراہ حاضر ہوئے رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لائے اور تعریف کی رسول اللہ کی اپنے قول اشعار سے۔ دیکھا میں نے

اشعار

رأیتك یاخیر البریة کلها +
نبت قصاری (نصاری) فی الارومة مرکب +
اعزك ان البدر سنه وجها +
اذا مابد اللناس فی الحلل العصب +
اقمت سبیل الحق بعد اعوجاجها +
وربیت الناس فی السقایة والجدب +
ثم کتب معه کتابا لعمائر کلب نسخته
هذا الکتاب من محمد لعمائر
کلب و احلافها ومن ظأره الاسلام
من غیرهم مع قطن بن الحارثة
العلیمی باقام الصلوة لوقتها و
ایتاء الزکوة بحقها فی شدة عقدها
و وفاء عهدها بمحضر من الشهود
المسلمین منهم دحیة بن خلیفة
الکلبی و سعد بن عبادة وعبدالله
ابن انیس ـ علیهم من الهمولة
الراعیة ابساط الظآر من کل
خمسین ناقة غیر ذات عوار
والحمولة المائرة لهم لاغیة و
فی الشوی الوری مسنة حامل
او حائل ـ و فیما سقی الجدول من
العین المعین العشر و فی العثری
شطره بقیمة الامین لا یزاد علیهم
وظیفة ولا یفرق ـ شهد علی ذلك
الله ورسوله وکتب ثابت بن قیس
ابن شماس ـ **تنبیه** ـ قال الحافظ

آپ کو اے خیر مخلوقات بالکل ـ حجت بینہ غایت
درجہ پر ـ قبیلہ کعب کی نسل میں ـ
آپ عزیز تر ہیں کہ روشن کر دیا چاند کے چہرہ کو ـ
جبکہ ظاہر ہوئے آپ لوگوں کے سامنے سرداری
لباس میں ـ
قائم کیا آپ نے حق کا راستہ بعد اوس کے ٹیڑھا ہوجانیکے
اور پالا آپ نے لوگوں کو سمت اور قحط سالی میں ـ
پھر لکھا رسول اللہ نے اون کے ساتھہ فرمان قبائل
کلب کو نسخہ اوسکا یہ ہے کہ ـ یہ فرمان ہے محمد کی جانب
سے قبائل کلب اور اون کے ہم عہدون اور اون لوگون
کی طرف جنکو اسلام اون کے ساتھہ جمع کر دے قطن
بن حارثہ کی ہمراہ نماز کو اپنی اوقات پر ادا کرنے اور زکوۃ
[illegible] شرعی کے موافق دینے کی بابتہ باستواری
عقد و وفاء عہد اور لکھا گیا ہے مسلمان گواہوں کے
روبرو اون میں سے دحیہ کلبی اور سعد بن عبادہ اور عبداللہ
بن انیس ہیں ـ
اون پر زکوۃ فرض ہے اپنے بچوں کے ساتھہ چراگاہ
کے چرنے والے اونٹوں میں اور اون اونٹوں میں جن
کے بچے مر جاویں اور وہ دوسرے کے بچوں پر مانوس
کر لئے جاویں ہر پچاس پر ایک ناقہ بے عیب ـ اور اونکی
باربرداری کے اونٹوں میں زکوۃ نہ لیجا وے اور بکریوں
میں دو سالہ بکری خواہ گیابن ہو یا نہو ـ اور اوس زمین میں
جو نہر سے پلائی جاوے زکوۃ کا دسواں حصہ ہے اور
بارانی میں اوسکا نصف ـ عادل مبصر کے تخمینہ کے موافق
اس سے زائد اونپر کوئی وظیفہ مقرر نہ کیا جاوے ـ
دیہ معاہدہ ہے جسپر عہد کیا ہے اللہ اور اوسکے رسول نے
اور لکھا ثابت بن قیس بن شماس نے **تنبیہ** کہا حافظ نے

وقد سماه ابن سعد حارثة بن قطن بدل قطن بن حارثة۔	کہ نام بتایا ہے انکا ابن سعد نے حارثہ بن قطن بجائے قطن بن حارثہ کے۔

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

الثبت - الحجة البينة - قصارى - المنتهى - الارومة - الاصل - سنة - اى اضاء - العصب هو السيد المطاع - ظاره - اى جمعه - همولة بفتح الهاء المهملة هى الراعية الماشية فى المرعى المباح - ابساط - الناقة التى ترعى ولدها معها - ظار - بكسر الظاء المعجمة هى الناقة تألف بولد غيرها - حمولة هى الحاملة للحوائج - المائرة هى الحاملة للميرة وهى الطعام - طاغية - بالطاء المهملة والغين المعجمة اى خارجة عن حساب الزكوة - الشوى - بشد الياء التحتانية جمع شاة - الورى - بشد الياء - السمينة +

اقول يشتمل هذا الكتاب على مسائل من ابواب الصلوة والزكوة وغيرها واذ قد فصلناها فيما سبق من الكتب اغنانا عن اعادته وتكريره هنا +

الثبت - دلیل ظاہر - قصاری - منتہی - الارومة - اصل - سنہ - یعنی چمکا - العصب اوس کے معنی ہیں وہ سردار جس کی تابعداری کیجاوے - ظارہ یعنی جمع کیا اوسکو - ہمولة بفتح ہار مہملہ بمعنی چرنیوالے جانور - حلال وجائز بیڑ میں۔

ابساط وہ اونٹنی جس کے بچے اوس کے ساتھہ چریں - ظار بکسر ظار معجمہ وہ اونٹنی جو مالوف کرلیجاوے دوسرے کے بچہ پر - حمولة وہ اونٹ جو باربرداری ضروریات کے کام آئیں - المائرہ - وہ اونٹ جو غلہ کا بوجھہ لیجانے کے کام آویں۔

طاغیة - طار مہملہ اور غین معجمہ - یعنی خارج ہیں حساب زکوة سے۔

الشوی - یار تحتانیہ مشدد - جمع ہے شاة کی - بکری - الوری - بہ تشدید یار تحتانیہ - موٹی۔

کہتا ہوں میں کہ شامل ہے یہ فرمان نماز اور زکوة وغیرہ کے مسائل پر اور چونکہ ان کا ہم نے اس سے اول کے فرمانوں میں ذکر کردیا ہے تو ضرورت نہیں سمجھی اوس کے مکرر ذکر کی۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن مرة الجهني ولقومه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے عمرو بن مرہ جہنی اور اون کی قوم کے لئے

عن عمرو بن مرة الجهني قال خرجنا حجاجا في الجاهلية في جماعة من قومي فرأيت في المنام وانا بمكة نورا ساطعا من الكعبة حتى اضاء لي جبل يثرب واشعر جهينة وسمعت صوتا في النور وهو يقول انقشعت الظلماء وسطع الضياء وبعث خاتم الانبياء ثم اضاء لي اضاءة اخرى حتى نظرت الى قصور الحيرة وابيض المدائن وسمعت صوتا في النور وهو يقول ظهر الاسلام وكسرت الاصنام ووصلت الارحام فانتبهت فزعا فقلت لقومي ليحدثن في هذا الحي من قريش حدثا واخبرتهم لما رأيت فلما انتهيت الى بلادنا جاء الخبران رجلا يقال له احمد قد بعث فخرجت حتى اتيته واخبرته بما رأيت فقال يا عمرو بن مرة انا النبي المرسل الى العباد كافة ادعوهم الى الاسلام وامرهم بحقن الدماء وصلة الارحام وعبادة الله وحده ورفض الاصنام وبحج البيت وصيام شهر رمضان شهر من اثني عشر شهرا فمن اجاب فله الجنة ومن عصى فله النار فامن عمرو

روایت ہے عمرو بن مرہ جہنی سے کہا کہ نکلے ہم جاہلیت کے زمانہ میں اپنی قوم کے ایک گروہ کے ساتھ بہ نیت حج۔ پس میں نے خواب میں دیکھا اور میں مکہ میں تھا کہ ایک نور بلند ہوا کعبہ سے یہانتک کہ روشن ہوگئے میرے لیے مدینہ کے پہاڑ اور جہینہ کا اشعر (پہاڑ کا نام ہے) اور سُنا مینے ایک آواز اوس نور میں سے کہ کہتا تہا باقی رہی اندھیری اور چمکی روشنی اور مبعوث ہوئے خاتم الانبیاء۔ پھر روشنی ہوئی میرے لئے دوسری مرتبہ یہانتک کہ دیکھا مینے حیرہ کے محلوں اور مدائن کے قصر ابیض کی طرف اور سُنا مینے ایک آواز نور میں سے جو کہتا تہا کہ ظاہر ہوگیا اسلام اور ٹوٹ گئے بت اور صلہ رحمی ہونے لگی پس جاگا میں گھبرا کر اور مینے اپنی قوم سے کہا کہ ضرور اس قبیلۂ قریش میں کوئی نئی بات ہوویگی اور خبر دی مینے انکو اپنے خواب کی پس جب ہم اپنے شہر واپس پہونچے تو خبر آئی کہ ایک آدمی جسکا نام احمد ہے مبعوث ہوا ہے۔ پس نکلا میں حتی کہ حاضر ہوا آپکی خدمت میں اور اپنے خواب سے آپکو مطلع کیا فرمایا آپنے کہ اے عمرو بن مرہ میں نبی ہوں بہیجا گیا ہوں تمام مخلوق کیطرف بلاتا ہوں اونکو اسلام کیطرف اور حکم کرتا ہوں میں اونکو خون ناحق سے رکنے کا اور صلہ رحمی اور ایک اللہ کی عبادت کرنے اور بتوں کے چھوڑنے اور حج کرنے اور بارہ ماہ میں سے رمضان کے ایک مہینہ کے روزہ رکھنے کا۔ پس جس شخص نے قبول کیا تو اوس کے لیے جنت ہے اور جس نے نافرمانی کی اوس کے لئے دوزخ ہے پس ایمان لے آئے عمرو [illegible]

نامہ هذا ما کتبہ صلعم لعمرو بن مرة الجهنی ولقومه

يومنك الله من حر جهنم فقلت اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله امنت بكل ما جئت به من حلال وحرام ثم انشدته ابياتا قلتها حين سمعت به وكان لنا صنم وكان ابي سادنه فكسرته ثم لحقت بالنبي صلعم وانا اقول -

اشعار

شهدت بان الله حق وانني + لالهة الاحجار لا شك تارك +
وشمرت عن ساقي الازار مهاجرا + اجوب اليك الوعث بعد الدكادك +
لاصحب خير الناس نفسا ووالدا + رسول مليك الناس فوق الحبائك +

قال النبي صلى الله عليه وسلم مرحبا بك يا عمرو فقلت بابي انت وامي ابعث بي الى قومي لعل الله ان يمن بي عليهم كما من بك علي قال فبعثني فقال عليك بالرفق والقول السديد ولا تكن فظا ولا متكبرا ولا حسودا فاتيت قومي فقلت يا بني رفاعة بل يا معشر جهينة اني رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم اليكم ادعوكم الى الاسلام وامركم بحقن الدماء وصلة الرحم وعبادة الله وحده ورفض الاصنام وبحج البيت وصيام شهر رمضان من اثني عشر شهرا فمن اجاب فله الجنة

پس میں نے کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور آپ اللہ کے رسول ہیں ایمان لایا میں تمام اون حلال و حرام کے احکام پر جو آپ لائے ہیں پھر پڑھے میںنے وہ شعر جو مینے آپ کی خبر سُنکر کہے تھے۔ اور ہمارا ایک بت تھا جس کا متولی میرا باپ تھا پس توڑ ڈالا میں نے اوسے پھر آگیا میں رسول اللہ کی خدمت میں اور میں کہہ رہا تھا

شعر

گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ حق ہے اور میں۔ پتھروں کے معبودوں کو ضرور چھوڑ دوں گا
اور مضبوط ارادہ کرلیا میں نے ہجرت کا۔ قطع کر رہا ہوں میں طرف تیرے مصائب سفر کو بعد ریتلے ٹیلوں کے۔
تاکہ ساتھی ہوں میں اوسکا جو بہتر ہے لوگوں سے بالذات و بالنسب۔ جو رسول ہے اللہ کا آسمانوں پر۔

فرمایا رسول اللہ صلعم نے مرحبا یا عمرو۔ میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے میری قوم کی طرف بھیجیے۔ شاید اللہ اونپر میری وجہ سے احسان کرے جیسے کہ مجھپر آپکی وجہ سے احسان کیا۔ کہا عمرو نے پس بھیجا مجھے آپ نے اور فرمایا نرمی کر اور نرم باتیں کر اور مت ہو سخت اور نہ متکبر اور نہ حاسد پس آیا میں اپنی قوم کے پاس اور کہا مینے اے بنی رفاعہ بلکہ اے معشر جہینہ میں رسول اللہ کا قاصد ہوں تمہاری طرف بلاتا ہوں میں تم کو اسلام کی طرف اور حکم کرتا ہوں تم کو خون ناحق سے رکنے کا۔ اور صلہ رحمی اور ایک اللہ کی عبادت اور بتوں کے چھوڑنے اور کعبہ کا حج کرنے اور بارہ مہینوں میں سے رمضان کے روزہ رکھنے کا پس جسنے قبول کیا اوسکے لیے جنت ہے

ومن عصى فله النار - يا معشر جهينة
ان الله جعلكم خيار من انتم منه و
بغض اليكم في جاهليتكم ما حبب لي
فيكم من العرب فانهم كانوا يجمعون
بين الاختين والغزاة في الشهر
الحرام ويخلف الرجل على امرأة
ابيه فاجيبوا هذا النبي المرسل
من بني لوئ بن غالب تنالوا شرف
الدنيا وكرامة الاخرة فما جاء لي
الا رجل فقال يا عمرو بن مرة
امرّ الله عيشك اتامرنا برفض الهتنا
وان نفرق جمعنا وان نفارق دين
ابائنا الشم العلى الى ما يدعونا
اليه هذا القرشي من اهل تهامة
لا حبا ولا كرامة ثم انشأ الخبيث
يقول - شعر

ان ابن مرة قد اتى بمقالة +
ليست مقالة من يريد صلاحا +
اني لاحسب قوله وفعاله +
يوما وان طال الزمان ذباحا +
ليسفه الاشياخ ممن قد مضى +
من رام ذلك لا اصاب فلاحا +

قال عمرو الكاذب مني ومنك
امرّ الله عيشه وابكم لسانه واكمه
اسنانه قال فوالله ما مات حتى
سقط فوه وعمي وخرف وكان لا يجد
طعم الطعام فخرج عمرو ومن اسلم

اور جس نے نافرمانی کی اوس کے لیئے دوزخ ہے۔
اے معشر جہینہ تحقیق اللہ نے کیا ہے تمکو بہتر اون میں
جنمیں سے تم ہو اور مبغوض کیا طرف تمہارے تمہاری جاہلیت
کے زمانہ میں بھی۔ اوس چیز کو جو محبوب ہے تمہارے سوا
اور عربوں کے لئے کیونکہ وہ نکاح میں جمع کرتے ہیں دو
بہنوں کو اور لڑتے ہیں شہر حرام میں اور شادی کر لیتا ہو
مرد اپنے باپ کی بیوی سے پس قبول کرو حکم اس
نبی مرسل کا جو بنی لوئ بن غالب میں کا ہے پاؤگے
تم بزرگی دنیا کی اور کرامت آخرت کی پس نہیں آیا
میرے پاس مگر ایک آدمی پس کہا کہ اے عمرو بن مرہ
تلخ کرے اللہ تیری زندگی کو کیا حکم کرتا ہے تو ہمکو ہمارے
معبودوں کے چھوڑنے کا اور یہ کہ علحدہ ہو جائیں ہم
جماعت سے اور چھوڑیں اپنے باپ دادا کا دین جو
بلند و برتر ہے (اور آویں) طرف اوس دین کے جس
کی طرف اہل تہامہ کا یہ قرشی بلاتا ہے۔ نہ پسندیدہ ہو وہ
اور نہ بزرگی ہو اوسے پھر خبیث یہ شعر پڑھنے لگا کہ
ابن مرہ ایسی بات لیکر آیا جو اصلاح چاہنے والے کی سی
بات نہیں ہے میں اوس کے قول وفعل کو گمان کرتا ہوں
کہ ایکدن مغلوب ہوگا اگرچہ ایک عرصہ کے بعد ہو۔ تاکہ
بیوقوف کردے اون بزرگوں کو جو پہلے گذر گئے ہیں
جو شخص کہ اس کی اطاعت کریگا نہیں پہونچیگا فلاح کو۔
کہا عمرو نے جو شخص جھوٹا ہو خواہ ہماری جانب کا یا
تیری جانب کا تو تلخ کرے اللہ اوس کی زندگی اور
گونگی کرے اوس کی زبان اور گرا دے اوس کے
دانت کہا پس قسم اللہ کی نہیں مرا وہ حتی کہ گر گئے
اوس کے سارے دانت اور اندھا ہو گیا سٹھیا
گیا تھا اور کھانے کا مزہ نہیں معلوم کر سکتا تھا پس نکلا عمرو

من قومه حتى اتوا النبي صلى الله
عليه وسلم فحياهم ورحب بهم وكتب
لهم كتابا هذه نسخته -
بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب
من الله العزيز على لسان رسوله
بحق صادق وكتاب ناطق مع عمرو
ابن مرة لجهينة بن زيد - ان لكم
بطون الارض وسهولها وتلاع
الاودية وظهورها على ان ترعوا
نباتها وتشربوا ماءها على ان تؤدوا
الخمس وفي التيعة والصريمة شاتان
اذا اجتمعتا فان فرقتا فشاة شاة ليس على
اهل الميرة صدقة ولا على
الواردة لبقة والله شهيد على
ما بيننا ومن حضر من المسلمين
كتاب قيس بن شماس -
اورده في كنز العمال وقال اخرجه
الروياني وابن عساكر في تاريخه -

اون لوگوں کو ساتھہ لیکر جو اوس کی قوم میں سے اسلام
لائے یہانتک کہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس
مرحبا کہا آپنے اونکو اور لکھا اونکے لیئے فرمان جسکا نسخہ یہ ہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے اللہ بزرگ کی
جانب سے اوس کے رسول کی زبان پر محکم کیا گیا حق
صادق اور کتاب ناطق کے ساتھہ عمرو بن مرہ کے ساتھہ
جہینہ بن زید کے لیئے۔ تمہارے لیئے پست اور نشیب کی
زمینیں ہیں اور ٹیلہ جنگلوں کے اور بلند زمین کہ چراؤ
تم اپنے جانوروں کو اوسکا گھانس اور پیو تم اوسکا پانی اس
شرط پر کہ ادا کرو تم زکوۃ اور پنجگانہ نماز پڑھو۔ اور پانچ اونٹوں اور
چالیس بکریوں میں اور اسیطرح اکیس اکیس سے لیکر دو سو
بکریوں تک دو بکریاں ہیں جبکہ جمع ہوں ایک شخص کے پاس
پس اگر جدا جدا کر لیجاویں تو ایک ایک بکری ہے کھیتی کے
جانوروں پر زکوۃ نہیں ہے۔ اور نہ گھر کے پلے ہوئے
جانوروں کو زکوۃ کے جانوروں میں ملایا جاسکے اور اللہ و مسلمان
جو موجود تھے گواہ ہیں ہمارے تمہارے درمیان کے معاہدہ پر یہ
تحریر ہو قیس بن شماس کی بیان کیا ہو اسکو کنز العمال میں اور کہا
کہ تخریج کی ہو اسکی رویانی اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں۔

الغرائب منه

اشعر - هو اسم جبل - انقشعت
يقال تقشع السحاب اى تصدع واقلع
وكذا اقشع وقشعته الريح - **حقن**
يقال حقن له دمه اذا منعه عن
قتله - **سادن** - سدانة الكعبة
خدمتها ومن تولى امرها وفتح

اشعر ایک پہاڑ کا نام ہے انقشعت ...
تقشع السحاب یعنی ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور اکھڑ گیا ...
اقشع اور قشعته الریح **حقن** بولا جاتا ہے حقن له دمه
جبکہ منع کرے کسی کو کسی کے قتل سے۔
سادن سدانة الکعبة خدام اوس کے۔ اور جو شخص
کہ والی ہو اوس کے امر اور اوسکا دروازہ کھولے

بابها واغلاقه سدن فهو
سادن جمعه سدنة - **اجوب**
من الجوب وهو القطع - **الوعث**
الرمل ويشتد المشي فيه ومنه
وعثاء السفر اى شدته ومشقته
دكادك - واحده دكدك
يقال سهلٌ ودكدكٌ هو ما تلبد
من الرمل بالارض ولم يرتفع
كثيرا - **حبائك** جمع حبيكة يعني
الطريق يعني بها السموات لان فيها
طرق النجوم كذا فسر هذا في مجمع
البحار - **الشم** - من الشمم وهو
ارتفاع قصبة الانف واشراف
الارنبة كناية عن الرفعة والشرف
ذباحا - يقال ذبح اذا طأطأ راسه
كناية عن الخفض والذل - **تلاع**
هي مسائل الماء من علو الى سفل
جمع تلعة وقيل من الاضداد يقع
على ما انحدر من الارض واشرف
منها - **التبيعة** - هي اسم لادنى ما
تجب فيه الزكوة من الحيوان
كالخمس من الابل والاربعين من
الغنم - **الصرمة** - مصغر الصرمة
هو القطيع من الابل والغنم قيل من
العشرين الى الثلثين والاربعين
والمراد هنا من الغنم مائة وعشرون
وعشرون شاة الى الستين **المشيرة**

اور بند کرے کا پس وہ سادن ہے اور اوس کی
جمع سدنۃ - **اجوب** مشتق ہے جوب بمعنی قطع سے
الوعث ریت اور سخت ہوتا ہے چلنا اوس میں
اور اسی سے ہے وعثاء السفر یعنی سفر کی **شدت**
اور مشقت۔
دکادک اسکا واحد دکدک ہے بولا جاتا ہے
سہلٌ و دکدکٌ وہ ریتہ جو برابر ہو زمین سے اور بہت
اونچی نہ ہو۔
حبائک جمع ہے حبیکہ کی راستہ مراد شاعر کی
اس جگہ آسمان ہے کیونکہ اوس میں راستہ ہوتے
ہیں تاروں کے۔ اسیطرح تفسیر کی ہے اس مصرعہ کی
مجمع البحار میں **الشم** مشتق ہے شمم سے جس کے معنی ناک
کی ڈنڈی کے اونچا ہونے کے ہیں اور اس سے
کنایہ ہے رفعت اور بزرگی سے۔
ذباحا بولا جاتا ہے ذبح جبکہ جھکائے اپنا سر کنایہ ہے
پستی اور ذلت سے - **تلاع** پانی بہنے کی جگہ
بلندی سے پستی کی طرف جمع ہے تلعۃ کی اور بعض
نے کہا کہ یہ لغات اضداد سے ہے اطلاق کیا جاتا
ہے پست زمین پر بھی اور بلند زمین پر بھی - **التبیعۃ**
ادنی وہ نصاب جس پر زکوۃ آتی ہے جیسے کہ
اونٹ میں پانچ اور بکریوں میں چالیس۔
الصریمۃ تصغیر ہے صرمہ کی اونٹ اور بکریوں
کا گلہ کہا گیا ہے کہ وہ بیس سے لیکر تیس اور
چالیس تک ہے اور مراد یہاں بکریوں سے ایکسو
اکیس سے لیکر دوسو تک ہیں۔
المشیرۃ کھیتی کے بیل۔
الوراۃ مشتق ہے ... سے مراد

بقر الحرث - **الواردة** - من الورود على الماء اراد بها ما يحبس فى البيت من المواشى فلا تكون سائمة - **لبقة** اللبق الخلط يعنى لا يخلط الواردة بالسائمة فى الزكوة -

وہ جانور جو گھر رکھے جاویں اور جنگل کے چرنیوالے نہ ہوں۔
لبقة لبق کے معنی ملانے کے ہیں یعنی نہ ملائے جاویں گھر کے پلے ہوئے جانور زکوۃ کے جانوروں کے ساتھہ۔

عہد بین المہاجرین والانصار

هذا عهد بين المهاجرين والانصار وادع فيه يهود وعاهدهم واقرهم على دينهم وشرط لهم واشترط

یہ معاہدہ ہوا آپس میں درمیان مہاجرین و انصار کے اور درمیان یہود کے اس امر پر کہ وہ اپنے دین پر قائم رہیں اور چند شرط کیا

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب من محمد النبى صلى الله عليه وسلم بين المؤمنين والمسلمين من قريش ويثرب ومن تبعهم فلحق بهم وجاهد معهم انهم امة واحدة من دون الناس - المهاجرون من قريش على ربعتهم يتعاقلون بينهم وهم يفدون عانيهم بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو عوف على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طائفة تفدى عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو ساعدة على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طائفة منهم تفدى عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو الحرث على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طائفة تفدى عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو جشم على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے آپس میں درمیان مومنوں اور مسلمانوں کے اور قریش مکہ اور اہل مدینہ میں اور وہ لوگ جنہوں نے اون کی پیروی کر لی ہے اور اونمیں ملگئے ہیں اور اون کے ساتھہ ملکر جہاد کیا ہے اِس اقرار پر کہ یہ سب ایک گروہ ہیں اور لوگوں کے مقابلہ میں۔ قریش کے مہاجر اپنی سابق حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکھیں اور اپنے قیدیوں کا فدیہ دیں ایسے مال سے جو ساتھہ خوبی اور انصاف کے ہو درمیان مسلمانوں کے اور بنو عوف اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپسمیں بدستور سابق دیتوں کے رکھیں اور ہر گروہ انکا اپنے قیدیوں کا فدیہ دے ایسے مال سے جو ساتھہ بھلائی اور انصاف کے ہو درمیان مسلمانوں کے۔ اور بنو ساعدہ اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ بدستور سابق رکھیں اور انکا ہر گروہ اپنے قیدیوں کا فدیہ بھلائی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو حارث اپنی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکھیں اور اونکا ہر گروہ اپنے قیدیوں کا فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو جشم اپنی

وكل طائفة منهم تفدى عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو عمرو بن عوف على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طائفة تفدى عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو النبيت على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طائفة تفدى عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو الاوس على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طائفة تفدى عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وان المؤمنين لا يتركون مفرحا بينهم ان يعطوه بالمعروف فى فداء او عقل وان لا يخالف مؤمن مولى مؤمن دونه وان المؤمنين المتقين على من بغى منهم او ابتغى دسيعة ظلما او اثم او عدوان او فساد بين المؤمنين و ان ايديهم عليه جميعا ولو كان ولد احدهم ولا يقتل مؤمن مؤمنا فى كافر ولا ينصر كافر على مؤمن وان ذمة الله واحدة يجير عليهم ادناهم وان المؤمنين بعضهم موالى بعض دون الناس وانه من تبعنا من يهود فان له النصر والاسوة غير مظلومين ولا متناصر عليهم وان سلم المؤمنين واحدة لا يسالم مؤمن دون مؤمن

اصلی حالت پر رہیں کہ معاملہ دیتوں کا بدستور سابق آپسمیں رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو عمرو بن عوف اپنی اصلی حالت پر رہیں معاملات دیت بدستور سابق آپسمیں کہیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیوں کا فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو نبیت اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتونکا معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکہیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو اوس اپنی سابق حالت پر رہیں کہ دیتونکا معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور اس امر پر کہ مسلمان نہ چھوڑیں آپسمیں کسیکو مصیبت زدہ بلکہ دین اوسکو کچھہ مال خیر خواہی کے ساتھہ فدیہ دینے میں یا دیت دینے میں اور کوئی مسلمان کے غلام آزاد کیے ہوئے کی مخالفت نہ کرے اوسکو حقیر جانکر؛ اور اس بات پر کہ مسلمان پرہیزگار مدد کریں اوس شخص کی جسپر کسی نے بغاوت کی ہو یا طلب کیا ہو مال ظلم سے یا گناہ یا فساد کی رو سے درمیان مومنین کے اور اس امر پر کہ اون سب کی مدد کا ہاتہہ اوسپر ہوگا اگرچہ وہ ظالم انہیں سے کسی کی اولاد ہو. اور اس امر پر کہ نہ قتل کرے مومن مومن کو بعوض کافر کے اور نہ مدد کرے کافر کی مومن کے مقابلہ میں اور اس امر پر کہ ذمہ اللہ کا ایک ہی پناہ دیجاوے اونپر اونکے ادنی کو. اور اس امر پر کہ مسلمان آپسمیں ایک دوسرے کے دوست ہیں دوسروں کے مقابلہ میں. اور اس امر پر کہ جو شخص کہ یہود میں سے ہماری پیروی کرے تو اوسکے لئے ہماری جانب سے مدد ہے اور غمخواری ایسی حالت میں کہ نہ ظلم کیا جاویگا اور نہ اونپر کسیکو مدد دیجاویگی اور اس امر پر کہ مصالحت مومنین کی ایک ہے نہ صلح کرے کوئی مومن بغیر شرکت دوسرے مومن کے جہاد فی سبیل اللہ میں مگر ایسے امر پر جو

فی قتال فی سبیل الله الا علے سواء
وعدل بینهم وان کل غازیة غزت
معنا تعقب بعضها بعضا وان المؤمنین
یبین بعضهم علے بعض بما نال دمائهم
فی سبیل الله وان المؤمنین المتقین
علے احسن هدی واقومه وانه لا
یجیر مشرك مالا لقریش ولا نفسا
ولا یحول دونه علے مؤمن وانه من
اعتبط مؤمنا قتلا عن بینة فانه قود
به الا ان یرضی ولی المقتول وان المؤمنین
علیه کافة ولا یحل لهم الا قیام علیه
وانه لا یحل لمؤمن اقر بما فی هذه
الصحیفة وآمن بالله والیوم الآخر
ان ینصر محدثا ولا یؤویه وانه من
نصره او آواه فان علیه لعنة الله و
غضبه یوم القیمة لا یؤخذ منه
صرف ولا عدل وانکم مهما اختلفتم
فیه من شئ فان مرده الی الله و
الی محمد رسول الله صلے الله علیه
وسلم وان الیهود ینفقون مع
المؤمنین ما داموا محاربین وان
یهود بنی عوف امة مع المؤمنین
للیهود دینهم وللمسلمین دینهم و
موالیهم وانفسهم الا من ظلم واثم
فانه لا یوتغ الا نفسه واهل بیته
وان لیهود بنی النجار مثل ما لیهود
بنی عوف وان لیهود بنی الحرث مثل

برابری اور عدل کہتا ہو مسلمانوں میں اور جو جماعت ایک بار
لڑ چکے ہمارے ساتھ تو دوسری جماعت بھیجی جاوے یعنی نوبت
بہ نوبت جماعتیں مسلمانوں کے جہاد کیلئے جاتی رہیں اور اس امر پر کہ
مسلمان آپس میں چشم پوشی کریں اوس چیز پر کہ جو اونکو مصیبت پہونچی
اللہ کے راستہ میں۔ اور اس امر پر کہ متقی مومن اچھی سیرت اور مستقیم
خصلت پر رہیں اور نہ پناہ دے کوئی مشرک قریش کے مال اور
جان کو اور نہ حائل ہو مومن کے مقابلہ میں اور جو شخص کہ مار ڈالے
کسی مومن کو جبکا ثبوت گواہوں سے ہو جائے تو اوسکا قصاص
لیا جاوے مگر کہ راضی ہو جائیں مقتول کے رشتہ دار اور مسلمان
سب کے سب اس عہد پر ثابت رہیں نہیں جائز ہے اونکو مگر پابندی
اس عہد کی اور اس بات پر کہ نہیں جائز ہے مسلمان کو جو اقرار
کرے اون باتوں کا جو اس صحیفہ میں ہیں اور ایمان لائے
اللہ اور یوم قیامت پر کہ مدد کرے مدعی کی اور پناہ دے
اوسکو اور تحقیق جو مدد کریگا مدعی کی یا پناہ دے گا تو اوسپر
لعنت ہے اللہ کی اور غضب اوسکا بیچ قیامت کے دن نہ
قبول کیا جاویگا اوس سے فدیہ اور نہ توبہ اور جب تم اختلاف
کرو کسی امر میں تو رجوع کرو اوسکو اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف اور اس امر پر کہ یہود مسلمانوں کے برابر خرچ
کریں جبتک کہ وہ لڑتے رہیں اور اس امر پر کہ یہود بنی
عوف مسلمانوں کی ایک گروہ شمار کیے جاوینگے یہود اپنے دین پر
رہیں اور مسلمان اپنے دین پر خود اور اونکے موالی مگر جو زیادتی
کرے یا گناہ کرے پس وہ نہیں ہلاک کریگا مگر اپنی جان کو اور
اپنے اہل بیت کو اور بنی نجار کے یہود کے ساتھ وہی
معاملہ ہے جو یہود بنی عوف کے ساتھ ہے اور یہود بنی
حارث کے لیئے بھی وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے
لیئے ہے اور یہود بنی ساعدہ کے لئے وہی معاہدہ ہے
جو یہود بنی عوف کے لئے ہے اور یہود بنی جشم کے لئے

ما ليهود بني العوف وان ليهود بني
ساعدة مثل ما ليهود بني عوف
وان ليهود بني جشم مثل ما ليهود
بني عوف وان ليهود بني الاوس
مثل ما ليهود بني عوف وان
ليهود بني ثعلبة مثل ما ليهود
بني عوف الا من ظلم واثم فانه
لا يوتغ الا نفسه واهل بيته و
ان جفنة بطن من ثعلبة كانفسهم
وان لبني الشطنة مثل ما ليهود
بني عوف وان البر دون الاثم وان
موالي ثعلبة كانفسهم وان بطانة
يهود كانفسهم وانه لا يخرج منهم
احد الا باذن محمد صلى الله عليه
وسلم وانه لا ينحجز على ثار جرح و
انه من فتك فبنفسه فتك واهل
بيته الا من ظلم وان الله على ابر هذا
وان على اليهود نفقتهم وعلى المسلمين
نفقتهم وان بينهم النصر على من حارب
اهل هذه الصحيفة وان بينهم
النصح والنصيحة والبر دون الاثم
وانه لم ياثم امرأ بحليفه وان النصر
للمظلوم وان اليهود ينفقون مع
المؤمنين ما داموا محاربين وان
يثرب حرام جوفها لاهل هذه الصحيفة
وان الجار كالنفس غير مضار ولا اثم
وانه لا تجار حرمة الا باذن اهلها وانه

وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے لئے ہے اور یہود
بنی اوس کے لئے وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے
لئے ہے اور یہود بنی ثعلبہ کے لئے وہی عہد ہے جو یہود
بنی عوف کے لئے ہے مگر جو ظلم کرے یا گناہ کرے پس وہ
نہیں ہلاک کرے گا مگر اپنی جان کو اور اپنی اہل بیت کو اور
تحقیق قبیلہ جفنہ ثعلبہ کے قبائل میں شمار کیا جائے.
اور بنی شطنہ کے لئے وہ معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف
کے لئے ہے نیکوکاری بدکاری کے حکم میں نہیں
رکھی جاوے گی اور قبیلہ ثعلبہ کے موالی مثل ثعلبہ
کے شمار ہونگے اور حلیف یہود کے مثل یہود کے
شمار کئے جاوینگے اور نہیں نکلے گا اون میں سے
کوئی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اور نہ
حائل آئیں گے کسی زخم کے قصاص پر اور جو شخص
کہ بدعہدی کرے گا پس اوس نے اپنے نفس کے
ساتھ بدعہدی کی مگر مظلوم۔ اور اللہ مددگار اس نامہ
کے پورا کرنے والے کا ہے اور یہود پر نفقہ اونکا ہے
اور مسلمانوں پر نفقہ اونکا ہے اور اس میں اون کو
مدد دینا ہوگی اوس شخص کے مقابلہ جو اس صحیفہ کے
معاہدین سے لڑے اور آپس میں بھلائی اور خیرخواہی کریں
اور نیکی کو گناہ کے برابر نہ سمجھیں اور مرد گنہگار نہ سمجھا
جائے اپنے حلیف کی بدکاری سے اور مظلوم کی مدد
کی جائے اور یہود مالی صرفہ دیں مسلمانوں کے ساتھ
جب تک کہ وہ لڑیں اور وسط یثرب کا حرم ہے اس
صحیفہ والوں کے لئے اور پڑوسی مثل اپنے سمجھا جائے
نہ ضرر دیا جاسکے اور نہ گنہگار سمجھا جائے۔ اور نہ پناہ
دی جاوے کسی کے آبرو مگر اوس کے اہل کے اذن
سے اور اس امر پر کہ جب جو کوئی حادثہ اس صحیفہ کے

ما كان بين اهل هذه الصحيفة من
حدث او اشتجار يخاف فساده فان
مرده الى الله عز وجل والى محمد
رسول الله صلى الله عليه وسلم و
ان الله على اتقى ما فى هذه الصحيفة
وابره وانه لا تجار قريش ولا من نصرها
وان بينهم النصر على من دهم يثرب و
اذا دعوا الى صلح يصالحونه ويلبسونه
فانهم يصالحونه ويلبسونه وانهم اذا
دعوا الى مثل ذلك فانه لهم على
المؤمنين الا من ضارب فى الدين
على كل اناس حصتهم من جانبهم
الذى قبلهم وان يهود الاوس
مواليهم وانفسهم على مثل
ما لاهل هذه الصحيفة مع البر
المحض من اهل هذه الصحيفة
وان البر دون الاثم لا يكسب
كاسب الا على نفسه وان الله على
اصدق ما فى هذه الصحيفة و
ابره وانه لا يحول هذا الكتاب
دون ظالم او آثم وانه من
خرج آمن ومن قعد آمن بالمدينة
الا من ظلم او اثم وان الله جار
لمن بر واتقى ومحمد رسول الله
صلى الله عليه وسلم +

معاہدین میں یا کوئی اختلاف ہو جس میں فساد کا اندیشہ
ہو پس رجوع کیا جاوے اوسکا طرف اللہ عز وجل
اور محمد رسول اللہ صلعم کے اور اللہ تعالیٰ رضامند ہے
اوس شخص سے جو پورا کرنے والا ہے اِس صحیفہ کا اور
نہ پناہ دیے جاویں قریش اور نہ اونکے مددگار اور
آپس میں مدد کریں مقابلہ میں اوس شخص کے جو حملہ کرے
یثرب پر. جبکہ وہ بلائے جائیں طرف کسی صلح کے کہ مصالحت
کریں اور مل لیں تو چاہیے کہ صلح کریں اور مل لیں. اور جب
وہ صلح وغیرہ کی طرف بلائے جائیں تو مسلمانوں پر
اون کی مددگاری ہے مگر جو شخص کہ دین میں لڑے
اور ہر آدمی پر حصہ رسد واجب ہے اپنے اپنے
گنہگار اور اسیر کا حساب جو اون میں سے ہے اور
یہود اوس موالی اور خود اوسی معاہدہ پر ہیں جو اس
صحیفہ والوں سے کیا گیا ہے پوری وفاداری کے
ساتھ اِس صحیفہ والوں سے اور نیکوکاری مثل
بدکاری کے شمار نہیں کی جاوے گی۔
نہیں گناہ کمائے گا کوئی مگر اپنی جان پر اور اللہ تعالیٰ
خوش ہے اِس صحیفہ میں سچے رہنے والے سے
اور یہ کتاب حائل نہیں ہوگی ظالم اور گنہگار کے
لئے اور جو شخص کہ مدینہ سے جائے یا وہاں
آئے امن میں ہے مگر ظالم یا گنہگار
اور تحقیق اللہ پناہ دینے والا ہے اوس شخص
کا جو شخص کہ وفاداری کرے اور پرہیزگار رہے
اور محمد رسول اللہ بھی۔

غرائب ما فی ہذا الکتاب

وہ لغات جو اس فرمان میں آئے ہیں

رابع - ویروی - علی رباعتہم من ربع
ای ثبت درباعۃ الرجل وربعتہ شانہ
وحالہ التی ھو رابع ای ثابت
علیھا فالمراد انھم علی امرھم
الذی کانوا علیہ من قبل **یتعاقلون**
العقل الدیۃ واصلہ ان من یقتل
یجمع الدیۃ من الاھل فیعقلھا بفناء
اولیاء المقتول ای یشدھا فی عقلھا
لیصلھا الیھم ویقضوھا منہ یقال
عقل البعیر عقلا والعاقلۃ العصبۃ
والاقارب من قبل الاب الذین
یاتون دیۃ قتیل - **المعاقل**
جمع معقلۃ وھی الدیۃ یقال بنو
فلان علی معاقلھم التی کانوا علیھا
والمراد یکونون علی ما کانوا علیہ
من قبل فی اخذ الدیات واعطائھا
عانیھم - العانی ھو الاسیر وکل
من ذل واستکان وخضع فقد عنی
یعنی ومنہ حدیث فک العانۃ وفکہ
تخلیصہ بفداء ونحوہ من ایدی الکفار
قولہ بالقسط - ای بالعدل
فالعطف تفسیری - قولہ **بخرجا**
قیل ھو القتیل یوجد بفلاۃ
ولا یکون قریبا من قریۃ فانہ یودی

ربع اور ایک روایت ہے علی رباعتہم مشتق ربع سے
یعنی ثابت رہے۔ اور رباعۃ الرجل اور ربعۃ الرجل۔ اوسکا
حال اور اوس کی شان۔ التی ہو رابع یعنی جسپر وہ
ثابت ہے۔ پس مراد یہ ہے کہ وہ اپنے اس امر پر
رہیں جسپر تھے اس سے اول۔ **یتعاقلون** عقل
یعنی دیت۔ اور اصل معنی یہ ہیں کہ جو شخص کہ مار ڈالا جائے
تو جمع کی جاتی ہے دیت اوس کے اہل سے۔ پس
دیت رکھی جاتی ہے اوس اولیاء مقتول کو یعنی باندہا
جاتا ہے اوسکو تاکہ پہونچا دیا جاوے اون کی طرف
اور ادا کریں وہ دیت اوس سے بولا جاتا ہے عقل البعیر
عقلا۔ اور عاقلہ کے معنی ہیں عصبہ اور رشتہ دار باپ
کی جانب سے جو دیتے ہیں دیت قتیل کی **المعاقل**
جمع معقلۃ کی جس کے معنی دیت کے ہیں بولا جاتا ہے
بنو فلان علی معاقلہم التی کانوا علیہا۔ اور مراد اس سے
یہ ہے کہ رہیں وہ اوسی حالت پر جسپر تھے اس سے
اول۔ دیتیں لینے اور اوس کے دینے میں
عانیہم۔ عانی یعنی قیدی۔ اور ہر وہ شخص جو ذلیل ہو
اور عاجز ہو پس بولا جاتا ہے معنے یعنی۔ اور اسی سے
ہے حدیث فک العانۃ کی۔ اور فک اوسکا یعنی چہڑانا
فدیہ دے کر کفار کے ہاتہ سے۔
قولہ بالقسط یعنی عدل کے ساتھہ پس عطف تفسیری
ہے۔ قولہ خرجا کہا گیا ہے کہ وہ قتیل جو پڑا ہو
جنگل میں اور نہ ہو قریب آبادی کے پس ادا کی جاوے
گی دیت اوس کے بیت المال سے اور نہیں

من بیت المال ولا یبطل دمه وقیل
من لا عشیرة له وقیل هو بالهاء
المهملة وهو المثقل بحق دیة او
فداء او غرم - **قوله دسیعة**
من الدسع وهو الدفع والمراد انه
طلب دفعا علی سبیل الظلم فاضافه
الیه وهو اضافة بمعنی من ویجوز ان
یراد بالدسیعة العطیة ای ابتغی منهم
ان یدفعوا الیه علی وجه ظلمهم
ای کونهم مظلومین او اضافها الی
ظلمه لانه سبب دفعهم لها - **قوله
یجبر** - من جبر العظم المکسورة
وفی الحدیث واجبرنی وفی حدیث
آخر واجبرهم من جبرة الوهن
اذا اصلحته وجبرة المصیبة اذا فعلت
معصاحبها ما ینساها به وردت
علیه ما ذهب منه او عوضته عنه
قوله اعتبط - الاعتباط فی الاصل
الموت بغیر علة یقال مات عبطة
ای شابا صحیحا وعبطت الناقة
ذبحتها من غیر مرض والمراد من
قتله بلا جنایة ولا جریرة - **قوله
لا یوتغ** من وتغ وتغا واوتغه غیره
ای هلکه او اهلکه ومنه حدیث
الامارة حتی یکون عمله هو الذی
یطلقه او یوتغه ای یهلکه - **قوله
بطانة یهود** - بطانة الرجل

باطل ہوگا اوسکا خون اور بعض نے اس کے معنے کہے
ہیں کہ وہ مقتول جس کے کنبے والے نہ ہوں۔ اور بعض
نے کہا ہے کہ وہ ہا مہملہ سے ہے جس کے معنی ہیں
وہ قیدی جو دیت یا فدیہ یا قرض کی وجہ سے قید ہو **قولہ**
دسیعۃ مشتق ہے دسع سے جس کے معنی دفع کرنے
کے ہیں اور مراد اس سے یہ ہے کہ وہ طلب کرے
علی سبیل الظلم۔ پس اضافت کی اوس کی طرف اور وہ
اضافت بمعنی من ہے۔ اور جائز ہے کہ مراد دسیعۃ سے
عطیہ ہو یعنی چاہا جاوے اون سے کہ دیں وہ اونکو
عطیہ اونکے ظلم کے طریقہ پر یعنی ہوں وہ مظلوم۔ یا اضافت
کی ہے اوسکی یعنی اوسکا ظلم اسوجہ سے وہ سبب اوس عطیہ کے
دینے کا اونکو **قولہ** یجبر مشتق ہے جبر العظم المکسورہ سے یعنی جوڑنا
ٹوٹی ہوئی ہڈی کا اور حدیث میں ہے کہ واجبرنی۔ اور دوسری
حدیث میں ہے کہ واجبرہم۔ مشتق ہے جبرۃ الوہن سے
جبکہ درست کردے تو اوسکو اور جبرۃ المصیبۃ سے جبکہ
مصیبت زدہ کے ساتھ ایسا کام کرے جس سے وہ
اپنی مصیبت بھول جائے اور دیدے تو اوسکو وہ چیز
جو جاتی رہی ہو اوس سے یا عوض کردے اوسکا **قولہ**
اعتبط۔ اعتباط کے اصل معنی ہیں مرنا بغیر بیماری کے۔ بولا جاتا
ہے مات عبطۃ لئے جوان تندرست اور بولا جاتا ہے عبطت
الناقۃ یعنی ذبح کیا میں نے اوسکو بغیر بیماری کے اور مراد
مارڈالنا ہے بے گناہ اور بے قصور۔ **قولہ** لا یوتغ مشتق
ہے وتغ وتغا و اوتغہ غیرہ سے۔ اسے ہلاک کیا اوسکو یا
مروا ڈالا اوسکو اور اسی سے ہے حدیث امارۃ کی کہ
یہاں تک کہ ہو اوسکا کام ہلاک کردے اوسکو۔
قولہ بطانۃ یہود۔ بطانۃ الرجل۔ ہم صحبت اوس شخص کے
اور رازدار اوس کے اور دخیل اوس کے کاموں میں

جلساءہ وصاحب سرہ ودخلتہ امرہ الذی یشاورہ فی احوالہ ومنہ حدیث ما من بنی ولا خلیفۃ الا کانت لہ بطانتان **قولہ لا ینجز** - الانجاز الحیلولۃ **والثار** القصاص **والفتک** الغدر والخدعۃ - **قولہ اشتجار** - وھو المنازعۃ ومنہ المشاجرۃ -

وفی ھذا الکتاب مسائل کثیرۃ کل فصل منھا مسئلۃ وھذہ الصحیفۃ یدل علی ان یجوز اصطلاح المؤمنین مع الکفار اذا اصطلحوا المؤمنین بعضھم مع بعض -

وہ جن سے مشورہ لے اپنے احوال میں اور اسی سے وہ حدیث کہ نہیں ہے کوئی نبی اور نہ کوئی خلیفہ مگر کہ اوس کے دو بطانہ ہوتی ہیں (وزیر مشیر)

قولہ لا ینجز انحجاز حائل ہو جانا۔

ثار قصاص - اور **فتک** - غدر اور مکر۔

قولہ اشتجار جھگڑا کرنا اور اسی سے مشاجرت۔

اور اس فرمان میں مسائل بہت ہیں ہر جملہ اوسکا مسئلہ ہے اور یہ صحیفہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ جبکہ مسلمان باہم صلح کریں تو جائز ہے صلح کر لینا اونہی صلح میں کفار کے ساتھ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لضحيع بن عبد الله البكائي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ضحیع بن عبد اللہ بکائی کو

ذکر الحافظ واخرج ابن الاثیر فقال انبأنا یحیی بن محمود اذنا باسنادہ الی ابن ابی عاصم قال حدثنا الحسن بن علی قال حدثنا الفضل بن دکین قال اخرج الینا عبد الملک بن عطاء البکائی کتابا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اکتبوہ ولم یملہ علینا وزعم ان ایمن بنت الضحیع حدثتہ بہ فاذا فیہ۔

ھذا کتاب من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للضحیع ومن تبعہ من اسلم واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ

ذکر کیا حافظ نے اور تخریج کی ابن اثیر نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو یحیی بن محمود نے سنا کر اپنی سند سے جو پہونچتی ہے ابن ابی عاصم تک کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حسن بن علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضل بن دکین نے کہا کہ نکالی ہمارے لئے عبد الملک بن عطاء بکائی نے ایک تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا کہ لکھو اوسکو اور نہیں پڑھا اوسکو ہم پر اور گمان کیا اوس نے کہ ایمن بنت الضحیع نے حدیث بیان کی اوس کی تو اوس میں تہا کہ۔

یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا ضحیع اور اوس شخص کے واسطے جو پیروی کرے اوس کی مسلمان اور نماز پڑہے اور زکوۃ دے اور اطاعت کرے اللہ اور

واطاع الله ورسوله واعطى من المغانم خمس الله ونصر نبي الله واشهد على اسلامه وفارق المشركين فانه آمن بامان الله وامان محمد صلى الله عليه وسلم قال الحافظ ورواه ابن شاهين من طريق عبد الرحيم بن زيد البارقي عن عقبة بن وهب البكائي عن الضجيع نحوه واشار ابن الكلبي الى هذا الحديث فقال وفد الى النبي صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا وهو عندهم۔

اوس کے رسول کی اور دے خمس حصہ مال غنیمت کا اور مدد کرے اللہ کے نبی کی اور گواہ بنائے اوسکو اپنے اسلام پر اور علیحدہ ہے مشرکین سے پس وہ امن میں اللہ کی اور امن میں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا حافظ نے اور روایت کیا اسکو ابن شاہین نے عبد الرحیم بن زید بارقی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عقبہ بن وہب بکائی سے وہ ضجیع سے مثل اس کے۔ اور اشارہ کیا ابن کلبی نے اس حدیث کی طرف پس کہا کہ آئے وہ ضجیع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس لکھا اونکے لیے فرمان اور وہ اونکے پاس ہے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لفروة بن عمرو الجذامي وكان عاملا في الروم من قيصر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے فروہ بن عمرو جذامی کو جو عامل تھے روم میں قیصر کی جانب سے

قال الحافظ ساق ابن سعد عن الواقدي عن معمر وغيره عن الزهري عن عبيد الله عن ابن عباس وساق من طريق اخرى عن اربعة من الصحابة قالوا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما رجع من الحديبية في ذي الحجة سنة ست ارسل رسله الى الملوك يدعوهم الى الاسلام فذكر القصة وفيها قال وكان فروة عاملا لقيصر على عمان من البلقاء فكتب فروة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم باسلامه وارسل اليه هدية مع رجل من قومه يقال له مسعود بن سعد فقرأ رسول الله

کہا حافظ نے کہ بیان کیا ہے ابن سعد نے واقدی سے وہ روایت کرتے ہیں معمر وغیرہ سے وہ زہری سے وہ عبید اللہ سے وہ ابن عباس سے۔ اور بیان کی دوسرے طریقہ سے چار صحابہ سے روایت کرکے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ لوٹے حدیبیہ سے ۶ سنہ ہجری میں تو بھیجے آپ نے قاصد بادشاہوں کے پاس جو اونکو دعوت اسلام کرتے تھے۔ پس ذکر کیا قصہ۔ اور اوس میں کہا کہ فروہ عامل تھے قیصر کے عمان پر جو بلقار کے توابع سے ہے پس لکھی فروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اسلام کی خبر اور بھیجا آپ کو ہدیہ اپنی قوم کے ایک شخص کے ساتھ جس کا نام مسعود بن سعد تھا پس پڑھا رسول اللہ نے اونکا خط اور قبول کیا اونکا ہدیہ اور انعام دیا اون کے قاصد کو پانچ سو درہم

صلی اللہ علیہ وسلم کتابہ وقبل ہدیتہ
واجاز رسولہ خمسمائۃ درہم۔ انتہی
وذکر صاحب المصباح ایضا ہذہ
القصۃ بروایۃ ابن الجوزی عن
زامل بن عمرو الجذامی وقال
فیہ اسلم فروۃ وبعث الیہ صلی اللہ
علیہ وسلم ببغلۃ بیضاء وفرس وحمار
واثواب وقباء سندس فکتب الیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
من محمد رسول اللہ الی فروۃ بن عمرو
اما بعد فقد قدم علینا رسولک و
بلغ ما ارسلت بہ وخبر عما قبلکم و
اتانا باسلامک فان اللہ قد ہداک
بہداہ۔
وبلغ ملک الروم اسلام فروۃ فدعاہ
وقال لہ ارجع من دینک قال لا افارق
دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانک
تعلم ان عیسی قد بشر بہ فحبسہ ثم
اخرجہ فصلبہ۔

انتہی اور ذکر کیا صاحب مصباح نے بھی اس
قصہ کو بروایت ابن جوزی زامل بن عمرو جذامی سے
اور کہا اوس میں کہ اسلام لائے فروہ اور بھیجا رسول اللہ
کو ایک سپید خچر اور ایک گھوڑا اور گدھا اور کپڑے
اور ایک سندس کی قبا۔ پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اونکو کہ
فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے
فروہ بن عمرو کی طرف۔
بعد اس کے معلوم ہو کہ آیا ہمارے پاس
تمہارا قاصد اور پہونچا دی وہ چیز جو بھیجی تو نے
اور خبر دی تمہارے حالات کی اور خبر دی تمہارے
اسلام کی پس اللہ نے ہدایت کی ہے تجھکو اپنی
جانب سے۔
اور خبر پہونچی قیصر روم کو فروہ کے اسلام کی پس
بلایا اوسکو اور کہا لوٹ جا اپنے دین سے کہا
کہ نہیں چھوڑوں گا دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
اور تحقیق تو جانتا ہے کہ عیسی علیہ السلام نے خوشخبری
دی تھی انکی۔ پس قید کر دیا ان کو پھر سولی دیدی۔

ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم الی قیس بن مالک الارحبی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن مالک ارحبی کو

قال الحافظ وابن الاثیر اخرج ابن مندۃ
من طریق عمرو بن یحیی بن عمرو بن
سلمۃ الہمدانی قال حدثنی ابی عن
ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کتب الی قیس بن مالک الارحبی

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کیا ہے ابن مندہ
نے عمرو بن یحیی بن عمرو بن سلمہ ہمدانی کے طریقہ سے کہا
کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کرکے
وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمان لکھا قیس بن مالک ارحبی کی طرف کہ

سلام علیک اما بعد فانی استعملتک
علی قومک عربهم وحمورهم وموالیهم
واقطعتک من ذرة نسار مائتی صاع
ومن زبیب خیوان مائتی صاع جار
ذلک ولعقبک من بعدک ابدًا ابدًا ابدًا
قال الحافظ وهو طرف من الذی اخرجه
ابن شاهین من طریق المنذر بن
محمد البابوسی قال حدثنا ابی وحسین
ابن محمد عن هشام بن الکلبی بسنده
وفیه ـ انه رجع الی النبی صلی الله
علیه وسلم قیس بان قومه قد اسلموا
فقال نعم وافد القوم واشار باصبعه
الیه وکتب عهده علی قومه همدان
عربها وموالیها وخلائطها ان
یسمعوا له ویطیعوا وان لهم ذمة
الله ما اقاموا الصلوة وآتوا الزکوة
واطعمه ثلثمائة فرق جاریة ابدا من
مال الله عز وجل ـ
کذا ذکره الزرقانی فی وفد همدان
وقال لا منافاة بین هذا وبین
ما روی فی هذا الوفد ان امر
علیهم مالک بن نمط واستعمل علی
من اسلم من قومه لاحتمال انه
شرک مع قیس بعد ذلک مالک
ابن نمط ـ حمورهم ـ جاء فی الحدیث
بُعِثتُ الی الاحمر والاسود ای العجم
والعرب لان الغالب علی العجم الحمرة

سلام ہو تجھپر بعد حمد کے معلوم ہو کہ عامل بنایا مینے
تمہکو تیری قوم پر عرب عجم موالی وغیرہ پر اور مقرر کیا
مینے تیرے لیے نسار کی جوار میں سے دوسو صاع اور
خیوان کے انگوروں میں سے دوسو صاع ـ جو جاری رہیں
گے تیرے لئے اور تیرے بعد تیری اولاد کے لئے
ہمیشہ ہمیشہ ہمیشہ ـ کہا حافظ نے کہ وہ ایک ٹکڑا ہے اوس
حدیث کا جسکی تخریج کی ہے ابن شاہین نے منذر بن محمد
بابوسی کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے میرے
باپ اور حسین بن محمد نے ہشام بن کلبی سے روایت کر کے
اپنی سند سے اور اوسمیں ہے کہ لوٹے قیس رسول اللہ کی
خدمت میں اس خبر کے ساتھہ کہ اونکی قوم اسلام لے
آئی آپنے فرمایا کہ اچھا ہے ایلچی قوم کا اور اشارہ
کیا اپنی انگلی سے انکی طرف اور لکھا اونکے لئے عہد اونکی
قوم ہمدان پر وہاں کے عرب اور موالی اور خلائط وغیرہ
کے لئے کہ مانیں اونکا حکم اور اطاعت کریں اور یہ کہ اون
کے لئے ذمہ اللہ کا ہے جبتک کہ وہ نماز پڑہیں اور زکوة دیں
اور دیئے جاویں تین سو فرق پیمانہ جو جاری رہیں گے
اللہ عز وجل کے مال سے ـ
اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو زرقانی نے وفد ہمدان میں اور کہا
کہ کوئی منافات نہیں ہے اسکے درمیان میں اور اوس
حدیث کے درمیان میں جو روایت کی گئی ہے اس
وفد کے بارہ میں کہ امیر بنایا اونپر مالک بن نمط کو اور
عامل بنایا اونکو اونکی قوم کے مسلمانوں پر بوجہ احتمال اس
امر کے کہ شریک کر دیا ہو بعد اسکے قیس کے ساتھہ مالک بن
نمط کو ـ حمورہم حدیث میں آیا ہے کہ بُعثتُ بھیجا
گیا میں احمر و اسود یعنی عجم اور عرب کی طرف اسوجہ
سے کہ غالب رنگ عجم میں سرخی اور سپیدی ہے ـ

والبياض وعلى العرب الادمة والسمرة	اور عرب میں گندم گوں ہونا۔

هذا ما كتبه صلعم لقيلة بنت المخرمة التميمية

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے قیلہ بنت مخرمہ تمیمیہ کو

قال الحافظ روى الطبراني وابن منده من طريق عبد الله بن حسان العنبري عن صفية ودحيبة ابنتي عليبة وكانتا ربيبتي قيلة كانت قيلة جدة ابيهما عن قيلة انها كانت تحت حبيب بن ازهر احد بني جناب فولدت نساء ثم توفي فانتزع بناتها منها اثوب بن ازهر وهو عمهن فخرجت تبتغي الصحابة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم في اول الاسلام اى اسلام قومها فبكت جويرية منهن وهي اصغرهن حديباء كانت قد اخذتها الذمة عليها سبيج من صوف فاحتملتها معها فبينما هما يرتكبان الجمل اذ انتفجت الارنب فقالت الحديباء القصية لا والله لا نزال كعبك اعلى (من كعب اثوب) في هذا الحديث ابدا (ثم سنح الثعلب سمته اسما غير الثعلب) فقالت فيه ما قالت في الارنب فبينما هما يرتكبان الجمل اذ برك واخذته رعدة فقالت الحديباء ادركتك

کہا حافظ نے روایت کیا ہے طبرانی اور ابن مندہ نے عبد اللہ بن حسان عنبری کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں صفیہ اور دحیبہ سے جو بیٹی ہیں علیبہ کی اور دونو پرورش کردہ تہیں قیلہ کی اور تہیں قیلہ ان کے باپ کی نانی وہ روایت کرتی ہیں قیلہ سے کہ وہ منکوحہ تہیں حبیب بن ازہر کی جو ایک شخص تہے بنی جناب کے۔ پس پیدا ہوئیں ان کے لڑکیاں پہر مرگئے ان کے خاوند اور چہین لیں اونکی بیٹیاں ان سے اثوب بن ازہر نے جو اونکا (لڑکیونکا) چچا تہا پس نکلیں یہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی غرض سے اپنی قوم کے شروع اسلام کے زمانہ میں۔ پس روئی ایک لڑکی ان میں سے اور وہ سب سے چہوٹی تہی حدیبا۔ لے لیا تہا اوسپر ذمہ۔ اوسپر ایک قمیص تہا صوف کا پس ساتہ لے لیا اوسکو۔ جبکہ وہ سوار ہوتی تہیں اونٹ پر تو بہاگا ایک خرگوش پس کہا حدیبا نے کہ اسکے پیچھے لگ جاؤ قسم اللہ کی ہمیشہ ہم بلند رہیں گے اثوب سے اس معاملہ میں۔ پہر ظاہر ہوئی لومڑی جس کا نام اوس نے ثعلب کے سوا کچہہ اور لیا تہا۔ پس کہا اس کے بارہ میں بہی وہی جو کہا تہا خرگوش کے بارہ میں۔ پس وہ سوار ہوتی تہیں اونٹ پر کہ وہ بیٹھ گیا اور اوسکو کپکپی لگ گئی پس کہا حدیبا نے کہ تم کو مصیبت [illegible] لے لی بارے کی۔ [illegible]

والامانة اخذت (الثوب) قال فقلت
واضطررت اليها ويحك ما اصنع
قالت قلبي ثيابك ظهورها لبطونها
وتدحرجي ظهرك لبطنك و قلبي
احلاس جملك ثم خلعت سبيجها
فقلبتها ثم تدحرجت ظهرها
لبطنها ففعلت ما امرتني به فانتفض
الجمل فقام (فناخ وباخ) فقالت
اعيدي عليه (اداتك) ففعلت ثم
خرجت فاذا الثوب يسعى على آثارنا
بالسيف صلتا فوالينا الى رجواء ضخم
فدارا اه حيث القي الجمل الى رواق
البيت الاوسط وكان جملا ذلولا
ثم اقتحمت داخله فادركني الثوب
بالسيف فاصابت (ظبية طائفة)
من فروتنية فقال القي الى ابنة اخي
يا دبار فرمت بها اليه فجعلها على
منكبيه وذهب بها فكنت اعلم به
من اهل البيت مضيت الى اخت
لي ناكح في بني شيبان ابتغي الصحابة
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فبينا انا عنده ذات ليلة من الليالي
تحسب اني نائمة اذ جاء زوجها من
السامر فقال وابيك لقد وجدت
لقيلة صاحب صدق فقالت اختي
من هو قال هو حريث بن حسان
الشيباني (عاديا) ذا اصباح وافد بكر بن

سینے اور مضطر ہوئی میں اوس کی طرف کہ خرابی
ہو تیری اب میں کیا کروں کہا کہ اپنے کپڑے الٹے
کرلے اور زمین پر لوٹ پوٹ۔ اور اپنے اونٹ کا تیرو
الٹا کر دے پھر اوتارا اوس نے اپنا قمیص پس الٹا
کرلیا اوسے پھر زمین پر لوٹی قیلہ کہتی ہیں پس کیا میں نے
جس کا اوس نے مجھے حکم دیا تھا پس اٹھا اونٹ اور
کھڑا ہوا۔ پھر لوٹ گیا۔ پس کہا حدیبار نے پھر لوٹا اوسی
بات کو جو تیرے علم میں ہے پھر میں نے وہی کیا پھر
وہ دوڑنے لگا پس ناگہاں اثوب دوڑتا آتا تھا ہمارے
پیچھے ننگی تلوار پس پوشیدہ ہوگئیں وہ دونو ایک بڑے
غار کی طرف۔ پس گھوما اوس غار کے گرد اور بٹھا دیا
اونٹ اوس کھوہ کے وسط میں اور اونٹ شائستہ تھا
پس گھس گئی میں غار کے اندر تو پا لیا مجھے اثوب نے
تلوار کے ساتھ۔

پس کہا کہ دیدے مجھے میرے بھائی کی بیٹی
اے دبار۔ پس پھینکدیا میں نے اوسکو اوسکی طرف
پس اوس کو کندھے پر بٹھایا اور لیگیا پس میں زائد
جانتی تھی اوس کا حال اہل بیت میں سے پس گئی میں
میری بہن کے پاس جس کا نکاح ہوا تھا بنی شیبان
میں جانا چاہتی تھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں پس میں ایک رات ایسی لیٹی ہوئی تھی
کہ گویا میں سوتی ہوں کہ آیا اوس کا خاوند جانوروں
کی چراگاہ سے۔ اور کہا قسم تیرے باپ کی پالیا میں نے
قیلہ کے لئے سچا دوست۔ میری بہن نے پوچھا وہ کون
ہے کہا وہ حریث بن حسان شیبانی ہے۔ جو اعلان
کے ساتھ جا رہا ہے۔
ایلچی بنکر قوم بکر بن وائل کا۔ کہا میری بہن نے۔ خرابی ہو

وائل فقالت اختی الويل لی لا تخبر
بهذا اختی فيذهب معا فی بكر بن
وائل (من سمع الارض و بصرها)
ليس معها من قومها رجل قال لا اذكرته
لها قالت و انا غير ذاكرة لهذا فغدوت
فشددت علی جملی وسمعت قائلا
يقول - فشددت عنه فوجدته
غير بعيد وسالته الصحبة فقال نعم
وكرامة (وركابة مناخة) عنده فخرجنا
معه صاحب صدق حتی قدمنا علی
رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو
يصلی بالناس صلوة الغداة قد اقيمت
حين شق الفجر والنجوم شابكة فی
السماء والرجال لا تكاد تعارف مع
ظلمة الليل فصففت مع الرجال
وانا امرأة حديثة عهد بالجاهلية
فقال لی الرجل الذی يلينی من
الصف امرأة انت ام رجل فقلت
لا بل امرأة فقال انك كدت
تفتننی فی الصلوة فصلی وراءك
فی النساء فاذا صف من النساء
قد حدث عند الحجرات لم اكن
رأيته حيث دخلت فكنت معهن
فلما طلعت الشمس دنوت فكنت
اذا رأيت رجلا ذا رداء و ذا قشر
طمح اليه بصری لارى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فوق الناس فلما

میری مت خبر کرنا اس کی میری بہن کو پس چلی جاویگی
وہ اخی بکر بن وائل کے ساتھہ (قولہ من سمع الارض یعنی
اسکو مخفی رکھہ کہ زمین کے کان بھی نہ سنیں) نہیں ہوگا
اوس کی قوم میں سے کوئی کہا نہیں ذکر کیا ہے میںنے
اوس سے کہا کہ میری بہن نے کہ اور میں بھی نہیں
ذکر کروں گی اسکا اوس سے پس صبح کی میں نے اور
کاٹھی کسی اپنے اونٹ پر اور سنا میں نے ایک کہنے
والے کو جو کہہ رہا تھا پس تلاش کیا میں نے اسکو
پس پایا میں نے اوسکو قریب اور سوال کیا میں نے
اوس سے ہمراہی کا اقرار کیا اور کہا مرحبا (ساتھہ چلنا ساتھہ
ٹھہرنا مراد ہمراہی اپنے ساتھہ) پس ہم اوس سچے دوست
کے ہمراہ چلے یہانتک کہ آئے ہم رسول اللہ کے
پاس اور آپ لوگوں کو صبح کی نماز پڑہا رہے تھے اور
کھڑی ہوئی تھی نماز جبکہ صبح نکل چکی تھی اور ستارے
پھیلے ہوئے تھے آسمان میں اور لوگ پہچانے نہیں جاتے
تھے رات کے اندھیرے کی وجہ سے. پس میں اوس
کی صف میں کھڑی ہوگئی اور میں ایسی عورت تھی جو
جدید اسلام لائی تھی پس پوچھا مجھے اوس شخص نے
جو میرے برابر صف میں تھا کہ تو عورت ہے یا مرد
میں نے کہا نہیں بلکہ عورت ہوں تو اوس نے کہا کہ تو نے
میری نماز ہی خراب کی تھی نماز پڑھ اپنے پیچھے عورتوں
میں (رجیب توجہ کی میں نے) تو پیدا ہوگئی تھی ایک صف
حجروں کے نزدیک جس کو میں نے داخل ہوتے وقت
نہیں دیکھا تھا پس رہی میں اون عورتوں کے ساتھہ پس جب
طلوع ہوا شمس تو قریب ہوئی میں پس جب دیکھتی تھی میں کسی
شخص صاحب لباس کو تو جاتی تھی میری نظر اوسکی طرف
تاکہ دیکھوں میں رسول اللہ صلعم کو اور لوگوں سے اول پس

ارتفع الشمس جاء رجل فقال
السلام عليك يا رسول الله فقال
وعليك السلام ورحمة الله وعليه
اسمال مليتين قد كانتا بزعفرتين
وقد نفضتا وبيده عسيب نخلة قفر
غير خوصيتين من اعلاه وهو
قاعد القرفصاء فلما رأيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم المتخشع في
الجلسة ارعدت من الفرق فقال
لي جليسه يا رسول الله ارعدت
المسكينة فقال بيده ولم ينظر
الي وانا عند ظهره يا مسكينة عليك
السكينة فلما قالها اذهب الله ما
كان في قلبي من الرعب وتقدم
صاحبي فبايعه على الاسلام وعلى
قومه ثم قال يا رسول الله اكتب
بيننا وبين تميم بالدهناء لا يجاوزها
علينا الا مسافر او مجاور فقال اكتب
له يا غلام بالدهناء فلما رأيته قد
امر له بها شخص بي وهي وطني و
داري فقلت يا رسول انه لم
يسألك السوية في الارض اذا
سألك انما هي الدهناء مقيد
الجمل ومرعى الغنم ونساء بني
تميم وابناؤها وراء ذلك فقال
امسك يا غلام صدقت المسكينة
المسلم اخو المسلم يسعهما الماء

جب آفتاب بلند ہوا تو ایک آدمی آیا اور کہا السلام علیک
یارسول اللہ پس فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور
آپ بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے تھے جو دو ازاریں
تھیں زعفرانی رنگ کی جنکا رنگ اوڑ گیا تہا۔ آپ کے
ہاتھہ میں جنگل کی کہجور کی لکڑی تہی اوپر سے دو شاخی۔
اور آپ پنڈلیوں کے گرد ہاتھوں کا حلقہ کیے ہوئے
بیٹھے تہے۔ پس جبکہ دیکہا میں نے رسول اللہ کو اس
تخشع کے ساتھہ جلسہ میں تو کانپ گئی میں خوف سے پس
کہا میری بابت اون کے ساتھی نے کہ یا رسول اللہ فزدہ
ہوگئی مسکینہ۔ پس اشارہ کیا اپنے ہاتھہ سے اور نہیں
دیکہا میری طرف اور میں آپ کے پیٹھ کے پیچھے تہی
فرمایا اے مسکینہ تجہپر نازل ہو سکینہ۔ جب آپنے
یہ فرمایا تو کہو دیا اللہ نے وہ رعب جو میرے دل میں
تہا اور بڑہا میرا ساتھی پس بیعت کی آپ سے اسلام
پر اور اپنی قوم پر پھر کہا کہ اے رسول اللہ۔ لکھیئے
ہمارے اور بنی تمیم کے نزدیک دہنار نہ تجاوز کرے
ہم پر کوئی مگر مسافر یا گذرنے والا فرمایا آپ نے
لکھہ اوس کے لیئے اے لڑکے دہنار۔ پس جب
دیکہا مینے کہ حکم دیدیا اوس کے لئے دہنار کا تو ناگوار
ہوا یہ مجھے کیونکہ وہ میرا گھر اور میرا وطن تہا پس
کہا میں نے یا رسول اللہ اس نے آپ سے نہیں
کہ سوال کرنے میں انصاف کو ملحوظ نہیں رکہا۔ دہنار
اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ اور بکریوں کی چراگاہ ہے
اور دہنار بنی تمیم اور اون کی اولاد اوس کے پاس
رہتی ہیں فرمایا آپ نے ٹہر جا او غلام۔ سچ بولا
مسکینہ نے۔ ہر مسلمان مسلمان کا بہائی ہے۔ شریک
ہیں وہ پانی اور شجر میں اور اعانت کریں ایک دوسرے

والشجر ويتعاونان على الفتان
فلما رائ حريب انه قد حيل
دون كتابه ضرب بيديه احدهما
على الاخرى فقال كنت انا وانت
كما قالها (حتفها يحترصان بظلفها)
فقلت انا والله ماعلمت ان كنت
لدليلا فى الظلما (جواد ايدى الرجل)
عفيفا عن الرفقة حتى قدمنا على
رسول الله صلى الله عليه وسلم و
لكن لا تلمنى ان اسأل حظى اذا
سألت حظك فقال وما حظك فى
الدهناء لا ابا لك فقلت مقيد
جملى يساله يحمل امرأتك فقال
لا جرم انى اشهد رسول الله صلى
الله عليه وسلم انى لا ازال لك اخاما
حييت (اذ اثنيت) على هذا عنده
فقلت اما اذا بدأتها فلن اضيعها
فقال صلى الله عليه وسلم ايلام اهل
ودان يفصل للحظة وينظر من وراء
الحجرة قال فبكيت فقلت والله يا
رسول الله لقد كنت (ولد احراما)
فقاتل معك يوم الربذة ثم ذهب
عيرى من خيبر فاصابته حماها فمات
فقال والذى نفس محمد بيده لو
لم تكونى مسكينة لجررناك على وجهك
(انتغلب) احد اكن ان تصاحب صويحبته
فى الدنيا معروفا فاذا حال بينه و

کی فتنوں پر پس جب دیکھا حریب نے کہ حائل
آگئی میں اوس کی تحریر میں اپنا ایک ہاتھہ دوسرے
پر مارا اور کہا کہ

یہانتک کہ آئے ہم رسول اللہ کی خدمت
میں۔ لیکن مت ملامت کر تو مجھے اِس بات پر کہ مانگوں
میں اپنا حصہ جبکہ مانگا تو نے اپنا حصہ کہا اوس نے
کہ تیرا باپ مرے تیرا کیا حصہ ہے دہنا میں پس
میں نے کہا کہ میرے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے
پس کہا کہ گواہ کرتا ہوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ تیرا بہائی رہوں گا جب تک کہ میں جیوں اگر
تو اسے چھوڑ دے گی۔ میں نے کہا کہ جب تو نے
اُسے شروع کیا ہے تو میں ہرگز اوسکو نہیں چھوڑوں
گی۔ پس فرمایا رسول اللہ نے

پس فرمایا رسول اللہ نے قسم اوس ذات کی
کہ محمد کا نفس اوس کے ہاتھہ میں ہے اگر نہ ہوتی
تو مسکینہ تو ہم تجھے مُونہ کے بل گھسیٹتے

بینه من هو اولی به استرجع ثم قال رب انسنی ما امضیت واعنی علی ما ابقیت فوالذی نفس محمد بیدہ ان احد اکن لتبکی (فتستعبذ) الیه صویحبته فیا عباد الله لا تعذبوا اخوانکم ثم کتب لها فی قطعة ادیم احمر لقیلة والنسوة بنات قیلة بان لا یظلمن حقاً ولا یکرهن علی منکر وکل مومن مسلم لهن نصیر احسن ولا تسئن هذا ما اخرجه ابن مندة بطوله وقد رواه ابو داؤد فی کتاب القطائع والترمذی فی کتاب الآداب من طریق عبد الله بن حسان طرفاً منه واخرجه الامام احمد من طریق عاصم بن بهدلة عن ابی وائل عن الحارث بن حسان البکری قال مررت بعجوز بالربذة الحدیث بطوله (العجوز هی قیلة)

یا عباد اللہ مت ستاؤ اپنے بھائیوں کو۔ پھر لکھا قیلہ کے لئے سرخ ادہوڑی کے ٹکڑے میں کہ یہ تحریر ہے قیلہ اور عورتوں کے لئے جو قیلہ کی لڑکیاں ہیں اِس بات کی کہ نہیں ظلم کی جاویگی کسی حق کی بابتہ اور نہ مجبور کی جاویں بری بات پر اور ہر مومن مسلمان اونکا مددگار ہے۔ نیکی کر اور بُرائی نہ کر۔ اِس مطول قصہ کی تخریج کی ہے ابن مندہ نے اور روایت کیا ہے اسکو ابوداؤد نے کتاب القطائع میں اور ترمذی نے کتاب الآداب میں اوس کا ایک ٹکڑا عبداللہ بن حسان کے طریقہ سے تخریج کیا اور تخریج کیا اس کو امام احمد نے عاصم بن بہدلہ کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی وائل سے وہ حارث بن حسان بکری سے کہا کہ گذرا میں ایک بڑھیا پر ربذہ میں۔ الحدیث (وہ بڑھیا قیلہ تھیں)

غرائب ما فی هذا الحدیث

قوله سبیج - هو تصغیر سبیج کرغیف قمیص بالفارسیة وقیل ثوب صوف اسود - **قوله انتفجت** معناه وثبت ای ظهرت - **قوله القصة** - القص تتبع الاثر منه قوله تعالی فقالت لاخته قصیه

وكانت العرب يتفاولون بالارنب فلذلك قالت القصة اى نتبع آثارها

سنح - اى ظهر - **حلس** - كساء على ظهر البعير تحت القتب

ديّار - الدير خان النصارى و صاحبها الديار - كانه سبّها بتعييره فى دينه - **السامر** - يقال سمر الماشية النبات اى رعته - **قوله ذا قشر** - القشر بالكسر ما يلبس وجمعه قشور - **قوله طمح اليه بصرى** - يقال طمح بصره اليه - اى ارتفع - **اسمال** - يقال سمل الثوب سمولا اخلق فهو ثوب اسمال - **مليتين** - مليئة تصغير ملاءة وهى الازار - **قوله قد نفضتا** - اى نصالون صبغهما ولم يبق الا الاثر - **قرفصاء** - هى جلسة المحتبى بيديه - **قوله شخص بى** - يقال شخص به كغنى اى اتاه امر اقلقه - **اقول**

هذا كتاب الله فى تسمية اهل الجنة واهل النار

یہ تحریر ہے اللہ کی جانب سے جسمیں تعین ہے نام بنام اہل جنت اور اہل نار کے

ذكر فى جامع الازهر وكنز العمال عن ابن عباس قال خرج النبى صلى الله عليه وسلم فسمع ناسا من اصحابه يذكرون القدر فقال انكم قد اخذتم

ذکر کیا جامع ازہر اور کنز العمال میں ابن عباس رضی سے روایت کر کے کہ کہا برآمد ہوئے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس سنا لوگوں کو اپنے اصحاب میں سے کہ ذکر کرتے ہیں قدر کا تو فرمایا کہ اختیار کی ہیں تم نے

فی ثنیتین بعید تی الغور فیهما هلك
اهل الکتاب من قبلکم ولقد اخرج
یوما کتابا فقال وهو یقرأه-
هذا کتاب من الرحمن الرحیم فیه
تسمیة اهل النار باسمائهم واسماء
آبائهم وقبائلهم وعشائرهم مجمل علے
آخره لا ینقص منهم فریق فی الجنة
وفریق فی السعیر-
ثم اخرج کتابا آخر فقرأ علیهم-
کتاب من الرحمن الرحیم فیه تسمیة
اهل الجنة باسمائهم واسماء آبائهم
وقبائلهم وعشائرهم مجمل علے آخره
لا ینقص منهم احد فریق فی الجنة و
فریق فی السعیر-
واخرج الطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء
وواصلة وابی امامة قالوا خرج علینا
النبی صلے الله علیه وسلم ونحن نتذاکر القدر
فقال مه مه اتقوا الله وادیان عمیقان
قفیران مظلمان لا تهیجوا علے انفسکم
وهج النار-
بسم الله الرحمن الرحیم- هذا کتاب
من الله الرحمن الرحیم باسماء اهل
النار واسماء آبائهم وامهاتهم وعشائرهم
فرغ ربکم فرغ ربکم فرغ ربکم اعددت
ابلغت انی قد انذرت-
واخرج البزار عن ابن عمر- بسم الله
الرحمن الرحیم- هذا کتاب من الله الرحمن الرحیم

ایسی دو گھاٹیاں (یعنی قضا وقدر) جو بہت گہری ہیں
ہلاک ہو گئے انمیں تم سے اول اہل کتاب پھر نکالی ایک
روز ایک تحریر اور فرمایا اور آپ اوسکو پڑھتے جاتے تھے کہ
یہ تحریر ہے رحمن اور رحیم کی جانب سے جسمیں تعیین ہے
اہل نار کی اون کے نام اور اون کے باپ عشائر وقبائل
کے ناموں کے ساتھہ۔ مہر کر دیگئی ہے اس کے ختم پر
نہیں کم ہوگا اونمیں سے ایک گروہ جنت میں ہے
اور ایک گروہ دوزخ میں۔
پھر نکالی دوسری کتاب اور پڑھی اون پر کہ
تحریر ہے رحمن اور رحیم کی جانب سے جس میں تعیین
اہل جنت کی ہے اون کے ناموں اور اون کے باپ
اور قبائل اور عشائر کے ناموں کے ساتھہ۔ مہر کر دیگئی
ہے اس کے آخر میں نہیں کم ہوگا اوس سے کوئی۔ ایک
گروہ جنت میں اور ایک گروہ دوزخ میں۔
اور تخریج کی ہے طبرانی نے کبیر میں ابی درداء اور
واصلہ اور ابی امامہ رضی الله عنہم سے کہا کہ آئے ہمارے
پاس رسول الله اور ہم ذکر کر رہے تھے قدر کا فرمایا
مہ مہ (کلمہ توبیخ) دو نالی ہیں گہری (یعنی قضا وقدر)
جنمیں نہ پانی ہے نہ سایہ اور تاریک نہ بھڑکاؤ اپنی جانوں
پر آگ کے شعلہ۔
بسم الله الرحمن الرحیم۔ یہ تحریر ہے الله رحمن
رحیم کی جانب سے اہل نار اور اون کے والدین اور
اون کے قبائل کے ناموں کی۔ فارغ ہو گیا تمہارا رب
فارغ ہو گیا تمہارا رب۔ فارغ ہو گیا تمہارا رب۔
بیان کر دیا میں نے اور پہونچا دیا اور ڈرا دیا۔
اور تخریج کی ہے بزار نے ابن عمر سے بسم الله
الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے الله رحمن اور رحیم کی جانب سے

ایضاً مجمع الطبرانی ۱۲ ایضاً مجمع البزار ۱۲

فيه اهل الجنة باعدادهم واسمائهم
احسابهم مجمل عليهم الى يوم القيمة
لا ينقص منهم احد ولا يزاد فيهم احد
وقد يسلك بالسعيد طريق الشقاء حتى
يقال هو منهم ما اشتبه بهم ثم يزال
الى سعادته قبل موته ولو بفواق
ناقة - العمل بخواتمه - قاله ثلثا -
وفي اسناده عبد الله بن ميمون
القداح ضعيف وقال البزار هو
صالح الحديث وبقية رجاله رجال
الصحيح -

جنمیں اہل جنت ہیں گنتی وار اور اون کے نام اور اُن
کے حسب. مہر کر دگیئی ہے اون پر قیامت تک نہیں
کم ہوگا اونمیں سے کوئی نہ زائد ہوگا اونمیں کوئی اور کبھی اختیار
کرتا ہے نیک بخت (ازلی) طریقہ بدبختی کا یہانتک کہ کہا جاتا ہے
کہ یہ اونمیں سے ہی ہے کس قدر مشابہ ہے اونسے
پھر مرنے سے پہلے اپنی (مقدر شدہ) سعادت کی طرف
لوٹ آتا ہے اگرچہ عمل کا نتیجہ (انجام پر ہے. فرمایا
اسکو تین مرتبہ. اور اس کی اسناد میں عبد اللہ بن
میمون قداح ضعیف ہے اور کہا بزار نے وہ صالح
ہے حدیث کے لئے اور باقی راوی اوس کے رجال
صحیحین کے ہیں +

كتاب من الله لاهل الجنة

خدا کا فرمان جنتیوں کے لئے

عن انس لا يدخل الجنة احد
الا بجواز -
بسم الله الرحمن الرحيم - هذا الكتاب
من الله لفلان بن فلان ادخلوه
جنة عالية قطوفها دانية - التخريج
اورده في كنز العمال وقال اخرجه
عبد الرزاق وابن المنذر والشيرازي
في الالقاب واخرجه الطبراني وابن
مردويه والخطيب عن سلمان -

روایت ہے حضرت انس سے کہ نہیں داخل ہوگا
کوئی جنت میں مگر ساتھ برکت اللہ کے
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اللہ کی جانب سے
فلان بن فلان کے لئے داخل کرو اس کو ایسی جنت میں
جس کے پھلوں کے خوشے قریب ہیں. تخریج.
بیان کیا ہے اس کو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی
ہے اس کی عبد الرزاق اور ابن منذر نے اور شیرازی
نے القاب میں اور تخریج کی ہے اس کی طبرانی اور
مردویہ اور خطیب نے سلمان سے.

كتاب من الله في لوح المحفوظ

خدا کا فرمان لوح محفوظ میں

عن ابي امامة ان اول شئ كتبه الله

روایت ہے ابی امامہ سے کہا اللہ نے سب سے اول

کتاب من اللہ لاهل الجنة ۱۲۰

کتاب من اللہ فی لوح المحفوظ

في اللوح المحفوظ -
بسم الله الرحمن الرحيم - اني انا الله لا
اله الا انا لا شريك لي انه من استسلم
لقضائي وصبر على بلائي ورضي بحكمي
كتبته صديقا وبعثته مع الصديقين
يوم القيمة -
اورده في كنز العمال قال واخرجه
ابن النجار عن علي رضي الله عنه -

لوح محفوظ میں لکھا تھا کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم میں اللہ ہوں نہیں ہے کوئی
معبود دگر میں. نہیں ہے کوئی شریک میرا. جو کہ مطیع ہوا میرے
نوشتہ کا اور صبر کیا میری بلا پر اور راضی ہوا میرے حکم پر
لکھوں گا میں اوسکو صدیق اور اٹھاؤں گا اوسکو صدیقین
کے ساتھہ قیامت کے دن۔
بیان کیا اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی
ابن النجار نے علی رضی اللہ عنہ سے۔

۱۷

هذا كتبه صلى الله عليه وسلم الى كسرى ملك الفارس

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے کسریٰ بادشاہ فارس کو

ذكر المواهب لفظه فيما اخرجه الواقدي
وقال في مصباح المضي ان نسخته
عند ابن الجوزي هكذا -
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى كسرى عظيم فارس
سلام على من اتبع الهدى وامن
بالله ورسوله وشهد ان لا اله
الا الله وان محمدا عبده ورسوله
ادعوك بدعاية الاسلام فاني
رسول الله الى الناس كافة لانذر
من كان حيا ويحق القول على الكافرين
اسلم تسلم فان توليت فعليك اثم
المجوس - اخرجه البخاري من حديث
ابن عباس انه صلى الله عليه وسلم
بعث بكتابه الى كسرى مع عبد الله
بن حذافة السهمي وامره ان يدفعه

ذکر کیا ہے صاحب مواہب نے اوس کے الفاظ کا
بہ تخریج واقدی اور کہا مصباح المضی میں کہ نسخہ اوسکا ابن
الجوزی کے نزدیک اس طرح ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی
جانب سے کسریٰ پادشاہ فارس کی طرف. سلام ہو اوس
شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ
اور اوس کے رسول پر اور گواہی دے اس بات کی کہ
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ محمد اللہ
کے رسول ہیں. بلاتا ہوں میں تجھکو دعوت اسلام کی طرف
کیونکہ میں رسول ہوں اللہ کا تمام مخلوق کی طرف تاکہ
ڈراؤں میں اون لوگوں کو جو زندہ ہیں (یعنی زندہ ہے
دل اونکا مراد یہ کہ اصلاح پذیر اور قابل قبول اسلام
ہے) اور ثابت ہو جاوے حجت کافروں پر. اسلام سے
سلامت رہیگا تو اگر انکار کیا تو نے تو تجھی پر ہوگا گناہ مجوس کا
بھی تخریج کی ہے بخاری نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کسرے کے پاس اپنا فرمان لیکر عبد اللہ بن حذافہ

الى عظيم البحرين فدفعه عظيم البحرين
الى كسرى فلما قرأه مزقه فدعا عليهم
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يمزقوا
كل ممزق وهكذا ذكره محمد بن سعد
في الطبقات في ترجمة عبد الله بن
حذافة قال اخبرنا يعقوب بن
ابراهيم بن سعد الزهري عن
ابيه عن صالح بن كيسان قال
قال ابن شهاب اخبرني عبيد الله
بن عبد الله بن عتبة ان ابن عباس
اخبره ان رسول الله صلعم بعث
بكتابه الى كسرى مع عبد الله بن
حذافة السهمي وامره ان يدفعه الى عظيم
البحرين فدفعه عظيم البحرين الى كسرى فلما
قرأه خرقه قال ابن شهاب فحسبت
ان المسيب قال فدعا عليهم رسول
الله صلعم ان يمزقوا كل ممزق +
وقيل بعث الكتاب مع عمر بن
الخطاب رض اخرجه ابن عدي بسند
ضعيف عن ابن عباس رض قال الحافظ
فان ثبت فلعله كتب الى ملك فارس
مرتين - **اقول** - ويؤيده رواية
الخطيب عن ابي معشر الذي اورده
في جمع الجوامع وفيه ذكر الكتاب
بلفظ اخر من هذا فنسخته هكذا -
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى كسرى عظيم فارس

سہمی کو بھیجا اور حکم دیا اونکو وہ حاکم بحرین (منذر بن ساوے)
کو دیدیں پس پہونچا دیا حاکم بحرین نے وہ فرمان کسریٰ کی
طرف - جب اوس نے نامہ مبارک پڑہا تو پہاڑ ڈالا پس دعا
کی آپ نے اوس کے لئے - یا بلفظ کہ ٹکڑے ٹکڑے
کئے جاویں وہ - اور اسیطرح ذکر کیا ہے محمد بن سعد نے
طبقات میں عبد اللہ بن حذافہ کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی
ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہری نے اپنے باپ سے
وہ روایت کرتے ہیں صالح بن کیسان سے کہا کہ کہا
ابن شہاب نے کہ خبر دی مجھکو عبید اللہ بن عبد اللہ
بن عتبہ نے کہ ابن عباس رض نے خبر دی اونکو کہ رسول اللہ
صلعم نے اپنا فرمان لیکر کسریٰ کی طرف عبد اللہ
بن حذافہ سہمی کو بھیجا اور حکم دیا اونکو کہ دیدیں وہ فرمان
حاکم بحرین کو پس پہونچا دیا اوسکو حاکم بحرین نے
کسریٰ کے پاس پس جب کسریٰ نے اوسکو پڑہا تو
پہاڑ ڈالا - کہا ابن شہاب نے کہ میرا خیال ہے کہ
مسیب نے کہا کہ بد دعا کی رسول اللہ نے اون کے
لئے کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے کئے جاویں -
اور بعض نے کہا ہے کہ بھیجا یہ فرمان عمر بن خطاب رض
کے ہاتھ - تخریج کی ہے اس کی ابن عدی نے ضعیف
سند کے ساتھ ابن عباس رض سے کہا حافظ نے اگر یہ
ثابت ہو جاوے تو شاید رسول اللہ نے لکھا فرمان
شاہ فارس کو دو مرتبہ **کہتا** ہوں میں کہ تائید کرتی ہے
اس قول کی روایت خطیب کی ابو معشر سے جسکو ذکر
کیا ہے جمع الجوامع میں اور اوس میں ذکر فرمان کا ہے
الفاظ کے تغیر کے ساتھ بہ نسبت اس نامہ کی اور نسخہ اوسکا
اسطرح ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد
رسول اللہ کی جانب سے کسریٰ بادشاہ فارس کی طرف

ان اسلم تسلم من شهد شها دتنا واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فله ذمة الله وذمة رسوله -

وفي رواية عمرو بن شبة انه بعثه مع خنيس بن حذافة - اخو عبد الله وهو غلط فانه مات باحد و بعث الرسل في سنة سبع انتهى قد ذكرت كتاب كسرى الى باذان في امره صلے الله عليه وسلم و قصته مضى في اسمر باذان -

یہ کہ اسلام لے آسلامت رہیگا تو جس شخص نے قبول کی ہماری شہادت یعنی کلمہ توحید و اقرار رسالت اور مونہ کیا ہمارے قبلہ کی طرف اور کھایا ہمارا ذبح کیا ہوا پس اوسکے واسطے پناہ اللہ کی ہے اور اُسکے رسول کی اور عمرو بن شبہ کی روایت میں ہے کہ بھیجا یہ فرمان خنیس بن حذافہ عبد اللہ کے بھائی کے ہمراہ اور یہ غلط ہے اسوجہ سے کہ اونہوں نے وفات پائی ہے احد میں اور قاصد بھیجے گئے سنہ ہجری میں انتہی - اور ذکر کر دیا ہے مینے وہ نامہ جو کسری نے باذان کو لکھا تھا رسول اللہ کے بارہ میں اور اوسکے متعلق سب قصہ باذان کے نام میں

هذا ما كتبه صلعم الى ماعز بن ماعز البكائي

فرمان بنام ماعز بن ماعز بکائی

اخرجه ابن سعد في الطبقات فقال اخبرنا موسى بن اسمعيل قال سمعت الجعد بن عبد الرحمن يقول ان عبد الله بن ماعز حدثه ان ماعزا اتى النبي صلے الله عليه وسلم فكتب له كتابا - ان ماعز البكائي اسلم آخر قومه وانه لا يجنى عليه الا يده - قال ابن الاثير في الاسد روى حديثه احمد بن اسحق بن صالح عن ابي سلمة موسى بن اسمعيل عن الهنيد بن القاسم عن الجعيد ابن عبد الرحمن ان عبد الله بن ماعز حدثه ان ماعز الى النبي صلعم - فذكر قال واخرجه ابن مندة وابو نعيم -

تخریج کی ہے ابن سعد نے طبقات میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو موسی بن اسمعیل نے کہا کہ سنا میں نے جعد بن عبد الرحمن سے کہتے تھے کہ عبد اللہ بن ماعز نے اونسے حدیث بیان کی کہ ماعز آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس لکھا آپنے اون کے لئے فرمان کہ ماعز بکائی اسلام لائے اپنی قوم کے آخر میں اور نہیں کیا کرے گا اونپر گناہ دوسرا ہاتھہ یعنی وہ صرف اپنے ہر قصور میں پکڑے جاوینگے کہا ابن اثیر نے اسد الغابہ میں کہ روایت کیا ہے اوس کی حدیث کو احمد بن اسحق بن صالح نے ابی سلمہ موسی بن اسمعیل سے وہ روایت کرتے ہیں ہنید بن القاسم سے اور وہ جعید بن عبد الرحمن سے کہ عبد اللہ بن ماعز نے حدیث بیان کی اونسے کہ ماعز آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس ذکر کیا کہا اور تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمالك بن احمر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن احمر کو

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب من محمد رسول الله لمالك بن احمر ولمن تبعه من المسلمين امان لهم ما اقاموا الصلوة وآتوا الزكوة واتبعوا المسلمين وجانبوا المشركين وادّوا الخمس من المغنم وسهم الغارمين وسهم كذا وسهم كذا فهم آمنون بامان الله وامان محمد رسول الله

ذكره في جامع الازهر وقال اخرجه الطبراني في الاوسط وفيه سعيد ابن منصور الخزامي لم اقف له على ترجمة واخرجه ابن الاثير قال اخبرنا ابو موسى اذنا قال اخبرنا الحسن بن احمد قال اخبرنا ابو نعيم قال اخبرنا سليمان بن احمد في الاوسط قال اخبرنا محمد بن هارون قال حدثنا صفوان بن صالح قال حدثنا ابو الوليد بن مسلم قال حدثنا سعيد بن منصور الخزامي عن جده مالك بن احمر انه لما بلغه قدوم رسول الله صلى الله عليه وسلم وفد اليه فقبل اسلامه وسأله ان يكتب له كتابا يدعو الى الاسلام فكتب له في رقعة من ادم - فذكر

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا مالک بن احمر اور اون لوگوں کے واسطے جو اوس کے یطیع ہیں مسلمان۔ امان ہے اون کے لئے جب تک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور اطاعت کریں مسلمانوں کی اور علیحدہ رہیں مشرکین سے اور ادا کریں خمس مال غنیمت میں سے اور حصہ غارمین کا اور فلاں اور فلاں کا حصہ۔ پس وہ امن میں اللہ کے اور اُس کے رسول محمدؐ کے۔

ذکر کیا اِس کو جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے اوسط میں اور اوس کی سند میں سعید بن منصور حزامی ہیں جن کے ترجمہ پر میں واقف نہیں ہوا اور تخریج کی ہے اِس کی ابن اثیر نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو موسیٰ نے سنا کر کہا خبر دی ہمکو حسن بن احمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو نعیم نے کہا کہ خبر دی ہمکو سلیمان بن احمد نے اوسط میں کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن ہارون نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے صفوان بن صالح نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور حزامی نے اپنے دادا مالک بن احمر سے روایت کر کے کہ جب اونکو رسول اللہ کا تشریف لانا معلوم ہوا تو حاضر خدمت ہوئے قبول کیا آپ نے اونکا اسلام سوال کیا رسول اللہ سے کہ اونکو ایک فرمان لکھدیں۔ آپ نے ایک ادھوڑی کے ٹکڑے پر لکھدیا۔ پس ذکر کیے لفظ فرمان کے مثل مذکورہ بالا۔

الكتاب بلفظ المذكور وقال ايضًا
ورواه يزيد بن عبد ربه وابن
عبد الله الحمصي عن الوليد قال
حدثني سعيد بن منصور بن مخرز
بن مالك بن احمر العوفي ثم الجذامي
او الخزامي عن جده انه لما بلغه مقدم
رسول الله صلى الله عليه وسلم
تبوك فذكر الحديث وقال اخرجه
ابو عمر وابو موسى وقال الحافظ
اخرجه ابن شاهين بطريق يزيد بن
عبد ربه انه ما بلغهم مقدم النبي صلى الله
عليه وسلم تبوك وفد اليه مالك
ابن احمر فاسلم وسأل ان يكتب له
كتابا فكتب له في رقعة من ادم قال
الوليد فسألت سعيد بن منصور
ان يقرأني الكتاب فذكر كبره وضعف
بصره وقال ابو ايوب بن مخرز بن
منصور بن مخرز فسل عنه فلقيته
فاخرج لي رقعة من ادم عرضها
اربعة اصابع وطولها قدر شبر قد
انماح ما فيها قرأ علي ابو ايوب -

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب
من محمد رسول الله الى ابن عمر
ومن تبعه من المسلمين - فذكر
الكتاب مثل لفظ ابن اثير قال و
كذا اخرجه البغوي من طريق هارون
ابن عمرو المخزومي عن الوليد وقال لا

اور ابن اثیر نے بھی کہا ہے کہ روایت کیا اسکو یزید بن
عبد ربہ یا ابن عبد اللہ حمصی نے ولید سے روایت
کرکے کہا ولید نے کہ حدیث بیان کی مجھسے سعید بن منصور
بن مخرز بن مالک بن احمر عوفی نے اپنے دادا سے کہ
جب خبر پہونچی مالک کو رسول اللہ کے تبوک میں
تشریف لانے کی پس ذکر کیا حدیث کو۔ اور کہا کہ
تخریج کی ہے اس کی ابو عمر اور ابو موسیٰ نے۔ اور کہا
حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن شاہین نے یزید
بن عبد ربہ کے طریقہ سے کہ جبکہ خبر پہونچی اون کو
رسول اللہ کے تبوک میں آنے کی تو حاضر ہوئے
آپ کی خدمت میں مالک بن احمر پس اسلام لے
آئے اور خواہش کی رسول اللہ سے کہ لکھدیں
اون کے لئے ایک فرمان پس لکھا آپ نے ایک
ادہوڑی کے ٹکڑے میں۔ کہا ولید نے پس سوال
کیا میں نے سعید بن منصور سے کہ سنائے مجھکو وہ فرمان تو
عذر کیا اپنے بڑھاپے اور بینائی کم ہونیکا۔ اور کہا کہ سوال
کر اسکا ابو ایوب بن محرز بن منصور بن محرز سے پس ملا
میں اوسنے تو نکالا میرے لئے ایک ادہوڑی کا ٹکڑا
جسکا عرض چار اونگل اور طول تقریبا ایک بالشت تہا۔
تحقیق مٹ گیا تہا اوس میں کا لکہا ہوا پس سنایا مجھکو
ابو ایوب نے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی
جانب سے ابن عمر کے لئے اور اوس شخص کے لئے
جو پیروی کرے اوسکی مسلمانوں میں سے پس ذکر
کیا فرمان مثل الفاظ ابن اثیر کہا اور اسیطرح تخریج کی ہے
اس کی بغوی نے ہارون بن عمرو مخزومی کے طریقہ سے وہ
روایت کرتے ہیں ولید سے۔ اور کہا کہ نہیں جانتا میں

علم هذا الاسناد غير هذا واخرجه الطبراني في الاوسط من طريق صفوان بن صالح عن الوليد وساقه كله مدرجا غير مفصل كما فصله يزيد بن عبد ربه **قلت** والتوفيق بين الروايتين في اسم المكتوب اليه ان يقال يحتمل ان يكون ابن عمر كنية لمالك بن احمر والله اعلم۔

قوله وسهم الغارمين اصل الغرم في اللغة ما يشق على النفس وسمي الدين غرما لكونه شاقا على الانسان والمراد بالغارمين المديونون وهم قسمان قسم ادانوا لانفسهم في غير معصية فيعطون من مال الصدقات بقدر ديونهم اذا لم يكن لهم مال يفي بديونهم فان كان عندهم وفاء فلا يعطون وقسم ادانوا في المعروف واصلاح ذات البين فيعطون من مال الصدقات ما يقضون به ديونهم وان كانوا اغنياء لما روي عن عطاء بن يسار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تحل الصدقة لغني الا لخمسة لغاز في سبيل الله او لعامل عليها او لغارم او لرجل [illegible] ولرجل كان له جار مسكين فتصدق على المسكين فاهدى المسكين للغني اخرجه ابو داود مرسلا

اس سند سے سوائے اس فرمان کے۔ اور تخریج کی ہے اسکی طبرانی نے اوسط میں صفوان بن صالح کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ولید سے اور بیان کیا اوس سب کو مدرج غیر مفصل جیسکہ بیان کیا ہے اسکو یزید بن عبدربہ نے **کہتا ہوں** میں کہ اور توفیق دفع تعارض کی دونو روایتوں میں مکتوب الیہ کے نام کی بابت یہ کہ کہا جائے کہ احتمال ہے کہ ابن عمر کنیت ہو مالک بن احمر کی واللہ اعلم۔

قولہ وسہم الغارمین۔ اصل معنے غرم کے لغت میں وہ ہیں جو شاق ہو نفس پر اور نام رکھا گیا قرض کا دین بوجہ شاق ہونے اوس کے انسان پر اور مراد غارمین سے قرضدار ہیں اور وہ دو قسم ہیں ایک قسم جو قرضدار ہو جاویں اپنے نفس کے لئے معصیت میں صرف کیے بغیر پس دیئے جاویں وہ مال زکوۃ سے اونکے قرضہ کے موافق جبکہ نہو اونکے پاس اسقدر مال کہ کافی ہو اونکے قرضہ میں پس اگر اونکے پاس اتنا ہو تو نہ دیا جاوے۔ اور ایک قسم وہ ہے کہ قرضدار ہو جاویں نیکی کے مصرفوں اور آپس میں صلاح کرنے میں پس دیئے جاویں زکوۃ کے مال میں سے اسقدر کہ ادا کریں اوس سے قرض اپنا اگرچہ وہ غنی ہوں بوجہ اوس حدیث کے جو مروی ہے عطاء بن یسار سے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے صدقہ غنی کو مگر پانچ شخصوں کو لڑنے والا اللہ کے راستہ میں یا عامل زکوۃ یا قرضدار [illegible] فی سبیل اللہ یا قیدی کی اعانت کیا وے اوس کی اور اوس شخص کو جسکا پڑوسی مسکین ہو پس صدقہ [illegible] مسکین نے غنی کو تخریج کی اسکی ابو داؤد نے مرسل اس وجہ سے کہ عطاء نے نہیں پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور روایت کیا اس کو معمر نے زید بن

ون عطاء لم يدرك النبي صلى الله عليه وسلم ورواه معمر عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم متصلا بمعناه اما من كان في معصية فلا يعط من الصدقات۔

اسلم سے وہ روایت کرتے ہیں عطاء بن یسار سے وہ ابو سعید خدری سے وہ نبی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے متصل اسی معنی میں لیکن اگر قرض معصیت میں ہو تو چاہیے کہ نہ دے اوس کو صدقات میں سے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمالك بن عبيد الخسحاس (بمهملات) الخشخاش (نمعجمات)

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن عبید خسحاس کو (مہملات) الخشخاش (معجمات)

نوٹ: بنی مالک بن عبید الحسحاس

قال الحافظ وابن الاثير اخرج ابو نعيم وابن منده من طريق الحصين بن ابي الحر عن ابيه مالك وعميه قيس وعبيد انهم اتوا النبي صلى الله عليه وسلم يشكوا اليه رجل من بني فهم فكتب لهم النبي صلى الله عليه وسلم هذا الكتاب من محمد رسول الله لمالك وعبيد وقيس بني الحسحاس انكم امنون مسلمون على دمائكم واموالكم لا تؤاخذون بجريرة غيركم ولا يجني عليكم الا ايديكم۔

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہی ابو نعیم اور ابن مندہ نے حصین بن ابی حر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور اپنے چچاؤں سے جو قیس اور عبید ہیں کہ وہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کرتے تھے آپ سے بنی فہم کے ایک شخص کے پس لکھا اونکے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا مالک اور عبید اور قیس بنی حسحاس کیلئے کہ وہ امن میں ہیں مسلمان ہیں امن میں ہیں اپنی جانوں اور مالوں پر نہیں مواخذہ کیے جاوینگے دوسروں کے گناہوں پر اور نہ گناہ کرینگے تم پر مگر ہاتھ تمہارے۔

قال ابن حجر الخشخاش (بمعجمات) قال ورأيته في نسخة معتمدة من كتاب ابن شاهين بالمهملات۔

کہا ابن حجر نے الخشخاش (معجمات) کہا اور دیکھا میں نے ابن شاہین کی کتاب کے معتبر نسخہ میں (مہملات) کے ساتھ۔

قوله ولا تؤاخذون۔ هذا يدل على ان الكافر الحربي يؤخذ بجريرة غيره فلو جنى احد من الكفار على المسلمين ثم اخذ غيره منهم واسر يؤاخذ هذا

قولہ ولا تؤاخذون۔ یہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ کافر حربی مواخذہ کیا جاسے دوسرے کے گناہ میں جیسے کہ اگر گناہ کرے کوئی کافروں میں سے مسلمانوں پر پھر قید کر لیا جاوے اسکے سوا کوئی اور اونمیں سے تو مواخذہ کیا جاوے

المأسور على قتلك الجناية -

اُس قیدی سے اُس جنایت کے عوض۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمجاعة بن مرارة السلمي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ بن مرارہ سلمی کو

اخرج ابو داؤد في بيان مواضع قسم الخمس وسهم ذي القربى فقال - حدثنا محمد بن عيسى قال حدثنا عنبسة بن عبد الواحد القرشي قال ابو جعفر ابو عيسى كنا نقول له من الابدال قبل ان نسمع ان الابدال من الموالي قال حدثني دخيل بن اياس بن نوح بن مجاعة عن هلال بن سراج بن مجاعة عن ابيه عن جده مجاعة انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم يطلب دية اخيه قتلته بنو سدوس من بني ذهل فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو كنت جاعلاً لمشرك دية جعلت لاخيك ولكن ساعطيك منه عقبى فكتب له النبي صلى الله عليه وسلم بمائة من الابل من اول خمس يخرج من مشركي بني ذهل فاخذ طائفة منها واسلمت بنو ذهل فطلبها بعد مجاعة الى ابي بكر واتاه بكتاب النبي صلى الله عليه وسلم فكتب له ابو بكر باثني عشر الف صاع من صدقة اليمامة اربعة آلاف

تخریج کی ہے ابو داؤد نے خمس غنیمت اور ذوی القربیٰ کے حصونکی تقسیم کے ذکر میں پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عیسیٰ نے کہا کہ حدیث بیانکی ہم سے عنبسہ بن عبد الواحد نے کہا ابو جعفر ابو عیسیٰ نے کہ ہم اوسکو ابدال میں سے شمار کرتے تھے پہلے اس سے کہ سنا ہم نے کہ ابدال موالی میں سے ہوتے ہیں کہا کہ حدیث بیانکی ہم سے دخیل بن ایاس بن نوح بن مجاعہ نے ہلال بن سراج بن مجاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا مجاعہ سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں مانگتے تھے اپنے بھائی کی دیت جسکو مار ڈالا تھا بنو سدوس نے جو بنی ذہل میں سے ہیں پس کہا رسول اللہ نے اگر دیتا میں کسی مشرک کی دیت تو دیتا میں تیرے بھائی کی لیکن دونگا میں تجھکو اوسکا عوض پس لکھا رسول اللہ نے اوس کے لئے سو اونٹ اول اوس خمس کی غنیمت میں سے جو نکلے بنی ذہل کے مشرکین کے مال سے پس کچھ تو اوس میں سے وصول کیا اور اسلام لائے بنو ذہل۔ پس مانگا بعد میں مجاعہ نے ابی بکر رضہ سے اور لائے اون کے پاس فرمان رسول اللہ کا پس لکھی اون کے لئے ابو بکر نے دو ہزار صاع یمامہ کے صدقہ میں سے چار ہزار صاع گیہوں اور چار ہزار جو اور چار ہزار صاع کھجوریں۔ اور تھا اوس فرمان میں کہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد نبی کا

بزار بعة آلاف شعير وار بعة آلاف تمر وكان فى كتاب النبى صلى الله عليه وسلم۔

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من محمد النبى لمجاعة بن مرارة من بنى سلمى انى اعطيته مائة من الابل من اول خمس يخرج من مشركى بنى ذهل عقبة من اخيه۔

قوله عقبة من اخيه - هذا يدل على انه يجوز للامام ان يعطى من الخمس عوض الدية اذا لم تكن الواقعة ما تحمل الدية ولهذا كان النبى صلى الله عليه وسلم وعد به ولكن ما جاء الوفاء فى عهده صلى الله عليه وسلم فوفى به ابو بكر رضى الله عنه من بيت المال۔

مجاعہ بن مرارہ کے لئے جو بنی سلمی میں سے ہے کہ دیئے میں نے اوسکو سو اونٹ اول مال غنیمت سے جو نکلے بنی ذہل کے مشرکین کے مال میں سے عیوض میں اوس کے بہائی کے۔

قولہ عقبۃ من اخیہ۔ یہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ امام کو جائز ہے کہ دے مال خمس میں سے عیوض دیت کا جبکہ ایسا واقعہ ہو جس میں دیت کسی پہ نہ پڑ سکے. اور اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تہا اوسکا لیکن نہیں وقت آیا اوس کے پورا ہونے کا رسول اللہ کے زمانہ میں پس پورا کیا اوسکو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیت المال میں سے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا لمجاعة بن مرارة السلمى

۹۲ کتاب ایضاً مجاعہ

یہ فرمان بہی لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ بن مرارہ سلمی کو

قال الحافظ اخرج البغوى عن زياد ابن ايوب عن عنبسة بن عبد الواحد عن الرجيل بن اياس عن عمه هلال بن سراج عن ابيه سراج بن مجاعة قال اعطى النبى صلى الله عليه وسلم لمجاعة ارضا باليمامة يقال له الغورة وكتب له بذلك كتابا من محمد رسول الله لمجاعة بن مرارة من بنى سلمى

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے بغوی نے زیاد بن ایوب سے وہ روایت کرتے ہیں عنبسہ بن عبد الواحد سے وہ رجیل بن ایاس سے وہ اپنے چچا ہلال بن سراج سے وہ اپنے باپ سراج بن مجاعہ سے کہاکہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ کو زمین یمامہ میں جسکو غورہ کہتے تہے اور لکہا اِس بابۃ اون کے لیے ایک فرمان۔ (فرمان یہ ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے مجاعہ بن مرارہ سلمی کے لئے۔ دیا میں نے

انی اعطیتہ الغورۃ فمن حاجہ فیہا فلیأتنی۔ وقال ایضا اخرجہ الطبرانی وابن مندۃ ایضا من طریق ھلال بن سراج بن مجاعۃ عن ابیہ وذکر الحدیث وفیہ انی اعطیتک ارض کذا وکذا وفیہ۔ وکتبہ یزید۔ قال الحافظ یحتمل ان یکون یزید بن سفیان فانہ کان یکتب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وذکر ھذا ابن الاثیر وابن عبد البر ایضا۔

اونکو غورہ پس جو جھگڑا کرے اونسے اس بارہ میں تو چاہیے کہ آئیں وہ ہمارے پاس اور بھی کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی اور ابن مندہ نے بھی ہلال بن سراج بن مجاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ذکر کیا حدیث کو اور اوس میں ہے کہ دی میں نے تجھکو فلاں اور فلاں زمین اور اوسمیں ہے کہ۔ اور لکھا اسکو یزید نے۔ کہا حافظ نے کہ احتمال ہے کہ ہو وہ یزید بن سفیان اس وجہ سے کہ وہ کاتب تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا اسکو ابن اثیر اور ابن عبد البر نے بھی۔

هذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لمسیلمۃ الکذاب

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مسیلمہ کذاب کو

ذکر فی المواھب وزاد المعاد وسیرۃ المحمدیۃ نقلوا عن ابن اسحق ان وفد بنی حنیفۃ اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخلفوا مسیلمۃ فی رحالہم فلما اسلموا ذکروا لہ مکانہ فقالوا یا رسول اللہ انا خلفنا صاحبنا فی رحالنا ورکابنا یحفظہا لنا فامر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما امر بہ القوم وقال لہم انہ لیس بشرکم مکانا یحفظ ضیعتکم ثم انصرفوا فلما قدموا الیمامۃ ارتد عدو اللہ دینا وقال انی شرکت معہ فی الامر ثم جعل یسجع السجعات مضاھاۃ للقرآن و کتب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر کیا مواہب اور زاد المعاد اور سیرۃ محمدیہ میں نقل کرکے ابن اسحق سے کہ وفد بنی حنیفہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں اور چھوڑ دیا مسیلمہ کو اپنے سامان میں۔ پس جب اسلام لائے تو ذکر کیا اونہوں نے اوسکا اور کہا اے رسول اللہ ہم نے چھوڑ دیا ہے اپنے ایک ساتھی کو اپنے سامان اور اونٹوں میں کہ حفاظت کررہا ہے اونکی پس حکم دیا رسول اللہ نے اوس کے لیئے وہ جسکا حکم دیا تھا قوم کو اور فرمایا کہ نہیں ہے وہ تم میں سے برا حفاظت کررہا ہے تمہارے سامان کی پھر لوٹ آئے وہ جب یمامہ میں پہونچے تو مرتد ہوگیا عدو اللہ دین سے اور کہا کہ میں شریک کردیا گیا ہوں اون کے ساتھ امر نبوت میں پھر قافیہ بندی کرنے لگا قرآن کے مقابلہ کے لیئے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کہ۔

كتاب الكذاب الى رسول الله

من مسيلمة رسول الله الى محمد رسول
الله اما بعد فانى اشركت معك فى
الامر وان لنا نصف الامر ولقريش
نصف الامر ولكن قريشا قوما يعتدون
فكتب رسول الله صلے الله عليه وسلم
اليه فى جواب كتابه -

جوابه صلعم اليه

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى مسيلمة الكذاب سلام
على من اتبع الهدى اما بعد فان
الارض لله يورثها من يشاء
من عباده والعاقبة للمتقين
قال فى جمع الجوامع واخرجه الطبرانى
عن نعيم بن مسعود وذكر فى مصباح
المضى انه قال ابن سعد وكتب
رسول الله اليه وكان فيه -

لفظ الكتاب برواية ابن سعد

بلغنى كتابك الكذب والافك والافتراء
على الله -
ورد فى الصحيحين مكالمة صلے الله
عليه وسلم اياه **فان قيل**
كيف يجتمع خبر ابن اسحق مع هذا
الحديث الصحيح **فالجواب** ان المصير
الى ما فى الصحيح اولى ويحتمل ان يكون
ان مسيلمة قدم مرتين الاولى كان
تابعا وكان رئيس بنى حنيفة غيره و
لهذا اقام فى حفظ رحالهم ومرة
متبوعا وفيها خاطبه النبى صلے الله عليه
وسلم او القصة واحدة وكانت اقامته

(خط ہے مسیلمہ رسول اللہ کی جانب سے محمد رسول اللہ
کی جانب بعد اس کے (معلوم ہو کہ) شریک کر دیا گیا
ہوں میں تمہارے ساتھ امر نبوت میں تحقیق واسطے ہمارے
نصف حکومت ہے اور نصف واسطے قریش کے. لیکن
قریش ایسی قوم ہے جو حد سے تجاوز کرتی ہے پس اوس کے
جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی
جانب سے مسیلمہ کذاب کی طرف. سلام ہو اوس شخص پر
جو پیروی کرے ہدایت کی بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) زمین
اللہ کی ہے مالک کرے گا جسکو چاہیگا اپنے بندوں میں
سے اور انجام واسطے پرہیزگاروں کے ہے.
کہا جمع الجوامع میں اور تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے
نعیم بن مسعود سے اور ذکر کیا ہے مصباح المضی میں
کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ نے اوکی طرف
اور تہا اوس میں کہ
مجھے پہونچا تیرا خط جس میں جہوٹ اور تہمت اور
بہتان ہے اللہ پر.
اور ذکر ہے صحیحین میں اوس کے ساتھ رسول اللہ
کی گفتگو کرنے کا **پس** اگر کہا جائے کہ کیسے جمع ہوگی
خبر ابن اسحق کی اس حدیث صحیح کے ساتھ **تو جواب**
یہ ہے کہ جو صحیح بخاری میں ہے اوسکا اختیار اولی ہے
اور احتمال ہے کہ آیا ہو مسیلمہ دو مرتبہ اول تو تابع ہو کر جبکہ
تہا سردار بنی حنیفہ کا کوئی اور اوس کے سوا. اور اسی
وجہ سے رہگیا تہا وہ اون کے سامان کی حفاظت کے
لیے اور ایک مرتبہ آیا تہا سردار بنکر اور اوسی دفعہ گفتگو
کی اوس سے رسول اللہ نے. یا قصہ ایک ہی ہے
اور تہا اوسکا سامان پر رہنا عمداً بوجہ بڑا جاننے اس

فی رحالہم باختیارہ استکبارا ان یحضر مجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعاملہ صلی اللہ علیہ وسلم معاملۃ الکرام علی عادتہ فاراد استیلافہ بالقول حیث قال لیس بشر کم مکانا وبالفعل حیث اعطاہ مثل ما اعطی قومہ فلما لم یفد توجہ بنفسہ الیہ لیقیم علیہ الحجۃ ـ ھذا قالہ الحافظ **ویستفاد** من ھذہ القصۃ ان الامام یاتی بنفسہ الی من قدم یرید لقاءہ من الکفار اذا تعین ذلک طریقا لمصلحۃ المسلمین ـ

امر کے کہ آئے وہ رسول اللہ کی مجلس میں ۔ اور معاملہ کیا رسول اللہ نے اوس کے ساتہہ معاملہ کرام کا اپنی عادت کے موافق پس ارادہ کیا اوس کی تالیف کا اپنے قول لیس بشر کم مکانا سے اور اپنے فعل سے باینطور کہ دیا اوسکو جو کچہہ کہ دیا اوس کی قوم کو۔ پس جبکہ نہیں فائدہ دیا اس بات نے توجہ نفس نفیس خود آپ اوس کے پاس تشریف لے گئے تاکہ اوس پر حجت قائم ہو۔ بیان کیا ہے اسکو حافظ نے اور **معلوم** ہوتا ہے اس قصہ سے یہہ کہ امام کو اون کفار کے پاس جو اوس سے ملنے آویں خود جانا چاہیے جبکہ اس کی ضرورت ہو بوجہ مسلمانوں کی کسی مصلحت کے۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لمصعب بن زبیر

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ نے مصعب بن زبیر کو

ذکر فی سیرۃ المحمدیۃ اخرج الدارقطنی عن ابن عباس قال اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ قبل ان یہاجر ولم یستطع ان یجمع بمکۃ فکتب الی مصعب بن عمیر ـ

اما بعد فانظر الیوم الذی تجہر فیہ الیہود بالزبور فاجمعوا نساءکم وابناءکم فاذا مال النہار عن شطرہ عند الزوال من یوم الجمعۃ فتقربوا الی اللہ برکعتین ـ

ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں کہ تخریج کی ہے دارقطنی نے ابن عباس سے کہا کہ اجازت دیئے گئے رسول اللہ جمعہ کی ہجرت کرنے سے اول۔ اور قدرت نہیں تھی اس کی کہ جمعہ کریں مکہ میں بوجہ غلبہ کفار کے تو لکہا آپ نے مصعب بن عمیر کو کہ۔

بعد حمد کے پس خیال رکہہ اوس دن کا جس میں زور سے پڑہتے ہیں یہود زبور۔ پس جمع کرو تم اپنی عورتوں اور بچوں کو۔ پس جبکہ دن ڈہل جاوے زوال کے وقت جمعہ کے دن تو تقرب حاصل کرو طرف اللہ کے دو رکعتوں سے +

کتاب الی مصعب بن زبیر

۱۵۵ ذکر فرمان مطرف بن کاہن

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمطرف بن كاهن الباهلي

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا مطرف بن کاہن باہلی کو

قال الحافظ اخرج ابن شاهين فقال قال عمرو بن مالك قالا حدثنا المنذر قال حدثنا الحسين بن محمد ابن علي قال حدثنا علي بن محمد المدائني عن ابي معشر عن يزيد بن رومان عن محمد بن اسحق عن شيوخه قالوا وفد مطرف بن الكاهن الباهلي احد بني قريظ على رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الفتح فقال يا رسول الله اسلمنا للاسلام وشهدنا دين الله في سموٰاته وانه لا اله الا هو وصدقناك واسلمنا بكل ما قلت فاكتب لنا كتابا فكتب له — من محمد رسول الله لمطرف بن كاهن ولمن سكن بيته من باهلة ان من احيا ارضا مواتا فيها مراح الانعام فهي له وعليه في كل ثلثين من البقر فارض وفي كل اربعين الغنم عتود وفي كل خمس من الابل مسنة — قال ذكره ابو احمد العسكري والرشاطي واورده ابن الاثير منسوبا الى ابي احمد العسكري — **اللغات**

مراح — بالضم موضع تاوي اليه الماشية ليلا — **فارض** — المسنة

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن شاہین نے پس کہا کہ کہا عمرو بن مالک نے کہ خبر دی ہمکو منذر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن محمد بن علی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن محمد مدائنی نے ابی معشر سے اونھوں نے یزید بن رومان سے اونھوں نے محمد بن اسحق سے اونھوں نے اپنے شیوخ سے کہا اونھوں نے کہ مطرف بن کاہن باہلی جو بنی قریظہ میں سے تھے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح مکہ کے بعد پس کہا کہ اے رسول اللہ اسلام لائے ہم اور گواہی دی ہم نے اللہ کے دین کی جو اپنے آسمانوں میں ہے اور اس بات کی نہیں ہے کوئی معبود اوس کے سوا اور تصدیق کی ہم نے آپ کی اور ہر اوس بات کی جو آپنے فرمائی پس فرمان لکھدیجئے ہم کو پس لکھا رسول اللہ نے اونکے لیے کہ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے مطرف بن کاہن کے لیے اور اوس کے اہل بیت کے لیے جو قبیلہ باہلہ کے ہوں کہ جو شخص کاشت کرے پڑت زمین جسمیں ٹھیک ہو چوپایوں کی تو وہ اوسکو معاف ہے اور اوسپر زکوۃ کی ہر تیس ابقر میں ایک فارض ہی اور ہر چالیس غنم میں ایک عتود اور ہر پانچ اونٹوں میں ایک مسنہ کہا اور ذکر کیا اسکو ابو احمد عسکری نے اور رشاطی نے اور بیان کیا اسکو ابن اثیر نے ابی احمد عسکری کی طرف منسوب کرکے **شرح لغات** مراح۔ بالضم۔ وہ جگہ جہاں ٹھکانا پکڑیں جانور رات کو۔ **فارض** مسنہ اونٹ کا۔

من الابل - عتود - هی الصغير من اولاد المعز - اذا قوی ورعی واتی عليه حول - مسنة - تقع علی البقرة والشاة معناه طلوع سنها فی السنة الثالثة -

عتود چھوٹا بچہ بھیڑ کا جبکہ قوی ہو جائے اور چرنے لگے اور اوسپر ایک سال گذر جائے مسنہ اس کا اطلاق آتا ہے گائے بیل اور بکری پر معنی اس کے - وہ جو داخل ہو جائے تیسرے سال میں۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے ماخوذ ہوتے ہیں

قوله من احيا ارضا - الارض الميتة هی التی لم تعمر - شبهت عمارتها بالحياة وتعطيلها بالموت والاحياء ان يعمل شخص الی ارض لم يتقدم ملك عليها لاحد فيحييها بالسقی او الزرع او الغرس او البناء فتصير بذلك ملكه والكتاب يدل عليه وهو قول الجمهور ولكن قال ابوحنيفة لابد من اذن الامام وقال مالك يحتاج الی اذن فيما قرب مما لاهل القرية اليه حاجة من مرعی ونحوه ويؤيده هذا الكتاب - **قوله فی كل ثلثين** هذا يدل علی ان نصاب البقر ثلثون والغنم اربعون والابل خمس - اما نصاب الغنم والابل فلا خلاف فيه واما البقر فحكی عن ابن جرير الطبری انه قال صح الاجماع المتيقن المقطوع به الذی لا اختلاف

قوله من احيا ارضا - ارض میتہ وہ زمین جو آباد نہ ہو. تشبیہ دیگئی اوس کی آبادی زندگی سے اور اوس کا بیکار رہنا موت سے - اور احیا یہ ہے کہ عمل کرے کوئی شخص ایسی زمین میں جو کسی کی ملک نہ ہو پس زندہ کرے اوسکو پانی پلا کر کھیتی کر کے یا پیڑ لگا کر یا مکان بنا کر تو ہو جاوے گی اس وجہ سے وہ اوس کی ملک اور یہ فرمان دلالت کرتا ہے اسپر اور یہی قول ہے جمہور کا. لیکن کہا ابو حنیفہ نے کہ ضرور ہے اجازت امام کی اور کہا امام مالک نے کہ ضرور ہے اون امور یہ کی اجازت جنکو ضرورت ہو اس زمین کی چرائی وغیرہ کے لیے. اور تائید کرتا ہے اس کی یہ فرمان.
قوله فی کل ثلثین - یہ قول دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ نصاب بقر کا تیس راس ہیں اور غنم کے چالیس. اور اونٹ کے پانچ - بکری اور اونٹ کے نصاب میں تو اختلاف نہیں ہے. لیکن نصاب بقر کا. پس حکایت کی گئی ہے ابن جریر طبری سے کہ اوس نے کہا کہ اجماع صحیح اور متیقن ہو چکا ہے جس میں اختلاف نہیں ہے کہ ہر پچاس بقر میں زکاۃ ایک بقر ہے اور اعتراض کیا ہے اسپر صاحب امام نے

فیه ان فی کل خمسین بقرة بقرة وتعقبه صاحب الامام بحدیث عمرو ابن حزم الطویل فی الدیات وغیرها فان فیه فی کل ثلثین باقورة تبیع جذع اوجذعة وحکی ایضا عن ابن عبد البر انه قال فی الاستذکار لاخلاف بین العلماء ان السنة فی زکوة البقر ما فی حدیث معاذ قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الیمن وامرنی ان اخذ من کل ثلثین من البقر تبیعة او تبیعا۔ رواه اصحاب الخمسة یعنی مسلم واصحاب السنن۔ قال عبد الحق لیس فی نصاب البقر حدیث متفق علی صحته ولکن حدیث معاذ صححه ابن حبان والدار قطنی والحاکم وصحح ایضا من روایة ابی وائل عن مسروق عن معاذ ویقال ان مسروقا لم یسمع من معاذ وقد بالغ ابن حزم فی تقریر ذلك وقال ابن القطان هو علی الاحتمال وینبغی ان یحکم لحدیثه بالاتصال علی رای الجمهور۔ وقال ابن عبد البر فی التمهید اسناده متصل صحیح ثابت ووهم عبد الحق فقال ان مسروقا لم یلق معاذا وقال ابن حزم لا اعلم فیه لاحد حجة ... والحاصل ان النصاب فی البقر ثلثون۔

عمرو بن حزم کی طویل حدیث سے جو دیات وغیرہ میں ہے اور اوس میں ہے کہ ہر تیس بقر پر ایک تبیع جذع خواہ نر ہو یا مادہ۔ اور ابن عبد البر سے بھی حکایت کی گئی ہے کہ اوس نے استذکار میں کہا کہ علماء میں اس بات میں خلاف نہیں ہے کہ سنت زکوۃ بقر میں وہ ہے جو مذکور ہے حدیث معاذ میں کہ بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف اور حکم دیا مجھکو کہ لوں میں ہر تیس بقر پر زکوۃ ایک تبیع (نر یا مادہ) روایت کیا اسکو مسلم اور اصحاب سنن نے۔ کہا عبد الحق نے کہ نصاب بقر کے بارہ میں ایسی کوئی حدیث نہیں ہے جس کی صحت پر اتفاق ہو۔ لیکن حدیث معاذ کی تصحیح کی ہے اس کی ابن حبان اور دار قطنی اور حاکم نے اور بھی تصحیح کی ہے روایت ابی وائل سے وہ روایت کرتے ہیں مسروق سے وہ معاذ سے۔ اور کہا جاتا ہے مسروق نے نہیں سنا معاذ سے اور ابن حزم نے اس کے اثبات میں مبالغہ کیا ہے اور کہا ابن قطان نے کہ یہ بات (سماع مسروق عن معاذ) محتمل ہے اور لائق یہ ہے کہ حکم کیا جاوے اتصال سند کا جمہور کی رائے کے موافق۔ اور کہا ابن عبد البر نے تمہید میں کہ اوس کی اسناد متصل ہے صحیح ہے ثابت ہے اور وہم ہوا ہے عبد الحق کو میں کہا اوس نے کہ مسروق نہیں ملا معاذ سے اور یہ ابن حزم نے کہا ہے کہ نہیں معلوم مجھے اس میں ... ثابت ہو گیا کہ نصاب بقر کا تیس ہے ✦

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمطرف بن بهصل رالموحدة وقيل بالنون

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطرف بن بہصل کو

قال الحافظ اخرج البغوى وابن السكن وابن ابى عاصم من طريق الجنيد بن امين بن ذروة بن نضلة بن طريف ابن نهصل الحرمازى عن ابيه عن جده نضلة - وفى رواية البغوى حدثنى ابى امين قال حدثنى ابى ذروة عن ابى نضلة عن رجل منهم يقال له الاعشى واسمه عبد الله بن اعور كانت عنده امرأة منهم يقال لها معاذة - فخرج يمتار لاهله من هجر فهربت امرأته من بعده ونشزت عليه وعاذت برجل منهم يقال له مطرف ابن بهصل فاتاه وقال يا ابن عم عندك امرأتى فادفعها الىّ قال ليست عندى ولو كانت عندى ما دفعتها اليك وكان مطرف اعز منه فخرج حتى اتى النبى صلى الله عليه وسلم فعاذ به وانشاء يقول -

اشعار

يا مالك الناس وديان العرب +
اليك اشكو ذربة من الذرب +
كالظبية الشغباء فى ظل السرب +
خرجت ابغيها الطعام فى رجب +
فنزعتنى بنزاع وهرب +

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے بغوی نے اور ابن سکن اور ابن ابی عاصم نے جنید بن امین بن ذروہ بن نضلہ بن طریف بن نہصل حرمازی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا نضلہ سے۔ اور بغوی کی روایت میں ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ امین نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ ذروہ نے ابی نضلہ سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شخص سے جو اون ہی میں سے ہے کہا جاتا تھا اوسکو اعشی اور اوسکا نام عبد اللہ بن اعور تھا۔ اوس کی ایک عورت تھی جس کا نام معاذہ تھا۔ پس گیا وہ اپنے اہل وعیال کے لئے غلہ خریدنے ہجر سے پس بھاگ گئی اوس کی بیوی اوس کے بعد اور نافرمان ہوگئی اور پناہ پکڑی ایک شخص کی جسکا نام مطرف بن بہصل تھا پس آیا اعشی اوس کے پاس اور کہا اے میرے چچا کے بیٹے تیرے پاس میری بیوی ہے اوسکو میرے سپرد کر دے جواب دیا کہ میرے پاس نہیں ہے اور اگر ہوتی جب بھی تجھے نہیں دیتا۔ اور تھا مطرف زائد عزت دار بہ نسبت اعشی کے۔ پس نکلا اعشی یہانتک کہ حاضر ہوا رسول اللہ کی خدمت میں اور استغاثہ کیا آپسے اور پڑھنے لگا۔ اشعار

اے مالک لوگوں کے اور دیندارترین عرب + میں آپسے شکایت کرتا ہوں ایک بدزبان عورت کی + جو مثل اوس گائی کے ہے جو شریر ہو ہرنوں کی ڈار میں + گیا میں کہانا لینے کو اوس کے رجب میں + پس لڑی مجھ سے اور بھاگ گئی۔

اختلفت العهد ولطت بالذنب
ورادتني بين عصب بمتسب
وهن شر غالب لمن غلب
فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يتكرر
وهن شر غالب لمن غلب
فكتب النبي صلى الله عليه وسلم
الى مطرف بن نهصل -
انظر امرأة هذا معاذة - فادفعها اليه
فلما قرئ عليه الكتاب قال يا
معاذة هذا كتاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم فيك فانا
دافعك اليه فقالت خذ لي عليه
العهد والميثاق وذمة نبيه ان لا
يعاقبني فيما صنعت فاخذ لها و
دفعها مطرف اليه فقال في ذلك
شعرا
لعمرك ما حبي معاذة بالذي
يغيره الواشي ولا قدم العهد
ولا سوء ما جاءت به اذ ازالها
غواة رجال اذ ينادونها بعدي
قال الحافظ واخرجه احمد وابن ابي
خيثمة وابن شاهين وغيرهم
من طريق ابي معشر عن الصدقة
ابن طيسلة قال حدثني ابي والحي عن
اعشى بن مازن قال اتيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم- الحديث
وقال ايضا راوي حديثه عبد الله

بدعہدی کی اور دم دباکر بھاگ گئی۔ اور ہلاکت
میں ڈال دیا مجھکو درمیان شریف نسب کے۔
اور عورتیں بڑا غالب شر ہین اوس شخص کے لئے جو
اون پر غلبہ چاہے۔ پس رسول اللہ تکرار فرماتے
اس مصرعہ کی۔ "وهن شر غالب لمن غلب"
پس لکھا رسول اللہ نے مطرف بن بہصل کی
طرف (فرمان) کہ
مہلت دی اس کی بیوی معاذہ کو پس سپرد کردے
اوسکو اسکے۔ پس جبکہ پڑھا گیا اوسپر یہ فرمان تو کہا
کہ اے معاذہ یہ فرمان ہے رسول اللہ کا تیرے
بارہ میں اور اب میں دیدوں گا تجھے اوسکو۔ پس جواب
دیا اوس نے کہ اوس سے عہد و میثاق اور
اوس کے نبی کا ذمہ لیلے کہ مجھے سزا نہ دے اس امر
کی جو میں نے کیا ہے پس عہد لے لیا اوس کے لئے
اور سپرد کردیا مطرف نے اوسکو پس کہے اس
بارہ میں شعر
قسم تیری عمر کی نہیں ہے میری محبت معاذہ سے۔
ایسی جسکو بدل دے کوئی عیب لگانیوالا یا قدامت عہد کی
اور نہ وہ برائی جو اوس نے کی ہے جبکہ بہکا دیں اوسکو۔
بہکانے والے مرد جبکہ پکارتے ہیں اوسکو میرے بعد
کہا حافظ نے اور تخریج کی اس کی احمد اور ابن ابی خیثمہ
اور ابن شاہین وغیرہ نے ابی معشر کے طریقہ سے
جو روایت کرتے ہیں صدقہ بن طیسلہ سے کہا کہ
حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اور اہل
قبیلہ نے اعشی بن مازن سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ
کے پاس۔ الحدیث
اور بھی کہا کہ روایت کیا اوس کی حدیث کو عبداللہ

ابن احمد فی زیادات المسند
من طریق عوف بن کهمس بن الحسن
عن صدقة عن طیسلة قال
حدثنی معوذة بن ثعلبة المازنی
والحی بعده قالوا حدثنا الاعشے
قال اتیت رسول الله صلے الله علیه
وسلم۔ الحدیث۔ وروی عن صدقة
عن ثعلبة بن معوذة عن الاعشے و
عن صدقة عن بقیة عن ثعلبة
عن الاعشے وروی عنه طیسلة
ابن صدقة قال حدثنی ابی واخی
عن الاعشے واخرجه ابن الاثیر
فقال اخبرنا ابو الفضل المنصور بن
ابی عبد الله الطبری باسناده الی
ابی یعلے احمد بن علے بن المثنے
قال حدثنا المقدمی قال حدثنا
ابو معشر یوسف عن یزید قال
حدثنی صدقة بن طیسلة قال
حدثنی معوذة بن ثعلبة المازنی
قال حدثنی الاعشے المازنی قال
اتیت النبی صلے الله علیه وسلم فذکر القصة
وهکذا سواء اخرجه محمد بن سعد فی
الطبقات فی ترجمة الاعشے قال
اخبرنا ابراهیم بن محمد بن عرعرة
ابن البرند القرشی قال اخبرنی یوسف
ابن یزید ابو معشر البراء قال حدثنی
طیسلة المازنی قال حدثنی ابی والحی

بن احمد نے زیادات مسند میں عوف بن کہمس بن
حسن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں صدقہ
سے وہ طیسلہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے
معوذہ بن ثعلبہ مازنی نے اور اوس کے بعد اہل قبیلہ
نے کہا اونہوں نے کہ حدیث بیان کی ہم سے اعشی
نے کہا کہ آیا میں رسول اللہ کی خدمت میں الحدیث
اور روایت کی گئی ہے صدقہ سے وہ روایت کرتے
ہیں ثعلبہ بن معوذہ سے وہ اعشی سے اور روایت
ہے صدقہ سے وہ روایت کرتے ہیں بقیہ سے وہ
ثعلبہ سے وہ اعشی سے اور روایت کی اوس سے طیسلہ
بن صدقہ نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سے میرے باپ
اور بھائی نے اعشی سے روایت کر کے اور تخریج کی
اس کی ابن اثیر نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو الفضل منصور
بن ابی عبد اللہ طبری نے اپنی سند سے جو پہونچتی ہے
ابو یعلی احمد بن علی بن المثنی کی طرف کہا کہ حدیث بیان
کی مجھہ سے مقدمی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
ابو معشر یوسف نے یزید سے کہا کہ حدیث بیان کی
مجھہ سے صدقہ بن طیسلہ نے کہا کہ حدیث بیان کی
مجھہ سے معوذہ بن ثعلبہ مازنی نے کہا کہ حدیث
بیان کی مجھہ سے اعشی مازنی نے کہا کہ آیا میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس ذکر کیا قصہ اور بالکل اسی طرح
تخریج کی ہے اس کی محمد بن سعد نے طبقات میں اعشی
کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو ابراہیم بن محمد بن عرعرہ
بن برند قرشی نے کہا کہ خبر دی مجھہ یوسف بن یزید ابو معشر
براء نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے طیسلہ مازنی نے
کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ اور قبیلہ والوں
نے اعشی بن مازن سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ کی

عن الاعشى بن مازن قال اتيت النبي
صلعم - فذكر - ثم اسند فقال اخبرنا
احمد بن محمد بن انس قال اخبرنا
ابو حفص الصيرفي عمرو بن علي قال
حدثني عبيد بن عبد الرحمن بن عبيد
الحنفي قال حدثني الجنيد بن امين بن
ذروة بن نضلة بن طريف بن نهصل
الحرمازي عن ابيه عن جده نضلة
ان رجلا منهم يقال له الاعشى -
فذكر القصة بطوله -

خدمت میں۔ پس ذکر کیا۔ پھر سند بیان کی اور کہا
کہ خبر دی ہمکو احمد بن محمد بن انس نے کہا کہ خبر دی ہمکو
ابو حفص صیرفی عمرو بن علی نے کہا کہ حدیث بیان
کی مجھ سے عبید بن عبد الرحمن بن عبید حنفی نے
کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے جنید بن امین بن ذروہ
بن نضلہ بن طریف بن نہصل حرمازی نے اپنے
باپ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا نضلہ
سے کہ ایک شخص اون میں سے جس کا نام اعشیٰ
تھا۔ پس ذکر کیا پورا قصہ۔

مکتوب لمعدیکرب بن ابرهة

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم لمعد يكرب بن ابرهة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معدیکرب بن ابرہہ کو

ذكر في مصباح المضيء ولم اجد فيما
سواه انه قال ابن سعد وكتب رسول
الله صلى الله عليه وسلم لمعد يكرب بن
ابرهة - ان له ما اسلم عليه ارض خولان
افاد ان ارض الحربي يجوز للامام
ان يتصرف فيه ويملكه غيره -

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں اور نہیں پایا میں نے
اوس کے سوا کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے معدیکرب بن ابرہہ کو کہ واسطے
اوسکے معاف ہے ارض خولان کی وہ زمین جسپر وہ اسلام
لایا ہے۔ فائدہ دیا اس فرمان نے اس امر کا کہ حربی کی زمین
میں امام کو جائز کہ تصرف کرے اوسمیں اور مالک کرے اور کسیکو

مکتوب لمعاذ بن جبل

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم لمعاذ بن جبل رض

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رض کو

قال الحافظ اخرجه ابن السكن والطبراني
من طريق سيف بن عمرو عن سهل
ابن يوسف بن سهل عن ابيه عن
عبيد بن صخر عن صخر وكان ممن
بعثه النبي صلى الله عليه وسلم مع

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ابن سکن اور طبرانی نے سیف
بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو سے
وہ سہل بن یوسف بن سہل سے وہ اپنے باپ سے
وہ عبید بن صخر سے وہ صخر سے اور تھے یہ اون لوگوں
میں جنکو بھیجا تھا رسول اللہ نے عمال یمن کے ہمراہ کہ فرمان

عمال اليمن ان النبي صلے الله عليه وسلم
كتب الى معاذ بن جبل رضى الله تعالى عنه ـ
انى عرفت بلاءك فى الدين والذى من
مالك حتى ركبك الدين وقد
طيبت لك الهدية فان اهدى لك
شئ فاقبله ـ

قوله فاقبله ـ هذا يدل على ان
ما اهدى له رضى الله عنه فكان له
حلالا ويرده ما رواه احمد والطبرانى
عن ابى حميد الساعدى قال قال
رسول الله صلے الله عليه وسلم هدايا
العمال غلول ـ وما روى عن بريدة
مرفوعا من استعملناه على عمل
فرزقناه رزقا فما اخذه بعد فهو
غلول ـ ولعل الحلة كانت خاصة
لمعاذ رضى الله عنه لمصلحة كانت
عنده صلے الله عليه وسلم فى امره
او الحكم عام لجميع المسلمين و
يؤيد هذا ما رواه ابو داؤد عن
عمر رضى الله عنه ـ رفعه ـ اذا
اعطيت شيئا من غير ان تسئل
فكل وتصدق ـ ويمكن التوفيق
ان فى حديث عمر رضى الله عنه
كانت عمالة التى رزقها الامام
وقدرها للعاملين والاحاديث
التى فيها النهى محمولة على الهدايا
والتحف والله اعلم ـ

لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ کی طرف کہ
پہچانا مینے یعنی جانتا ہوں میں مصیبت تیری دین کے
بارہ میں اور وہ جو کہ خرچ ہوا تیرا مال حتی کہ غالب آگیا تجھپر
تیرا دین اور حلال کر دیا ہے مینے تیرے لئے ہدیہ پس اگر
کوئی چیز تجھے ہدیہ دیجاوے تو قبول کر تو اوسکو۔

قولہ فاقبلہ یہ فرمان دلالت کرتا ہے اِس بات پر کہ جو
چیز ہدیہ دیجاوے حضرت معاذ کو تو حلال ہوگی اونھیں
اور رد کرتی ہے اسکو وہ حدیث جو مروی ہے احمد اور
طبرانی سے بروایت ابی حمید ساعدی کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہدیہ لینا عاملوں کا غلول ہی
(یعنی اوس کے حکم میں ہے) اور وہ حدیث جو مروی ہی
بریدہ سے مرفوع کہ جس شخص کو کہ ہم عامل بنادیں اور
اوسکا روزینہ مقرر کریں تو اس کے بعد جو کچھ لیگا وہ غلول
ہے (یعنی اوس کے حکم میں) اور شاید حلت خاص ہو
معاذ رضی اللہ عنہ کے لئے بوجہ کسی مصلحت کے جو
رسول اللہ کے ذہن میں تھی۔ اونکی بابتہ یا حکم حلت کا
عام ہے جمیع مؤمنین کے لئے اور تائید اسکی
وہ حدیث ہے جو مروی ہے عمر رض سے۔ مرفوع۔
جبکہ دیا جاوے تجھکو کوئی چیز بے مانگے تو کھا اور صدقہ
کر اور ممکن ہے توفیق اِس طور سے کہ حدیث
عمر رض کی تو محمول ہو اوس روزینہ پر جو مقرر کردے
امام عاملوں کے لئے۔

اور وہ حدیثیں جس میں وارد ہے نہی محمول ہوں تحفوں
اور ہدیوں پر واللہ اعلم۔

کتاب التعزیة الی معاذ بن جبل رض

هذا ما كتبه صلی الله علیه وسلم ایضاً لمعاذ بن جبل رض حین توفی ابنه

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو جبکہ اونکا بیٹا مر گیا تھا

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى معاذ بن جبل سلام
عليك فانى احمد اليك الله الذى
لا اله الا هو - اما بعد فاعظم الله لك
الاجر والهمك الصبر ورزقنا واياك
الشكر فان انفسنا واموالنا واهلنا
من مواهب الله وعواريه المستودعة
متع الله به فى غبطة وسرور وقبضه
منك باجر كثير - الصلوة والرحمة
والهدى - فان احتبسه فاصبر
ويحبط جزعك اجرك فتندم واعلم
ان الجزع لا يرد ميتا ولا يدفع حزنا
وما هو نازل فكان قد والسلام -
ذكره فى جامع الازهر وقال اخرجه
الطبرانى فى الكبير والاوسط - واخرجه
الحاكم فى المستدرك فقال حدثنا
ابو على الحسين بن على الحافظ
قال اخبرنا الحسين بن عبد الله
ابن يزيد القطان قال حدثنا عمرو
بن بكر السكسكى قال حدثنا مجاشع
ابن عمرو الاسدى قال حدثنا
الليث بن سعد عن عاصم بن عمر بن
قتادة عن محمود بن لبيد عن معاذ
بن جبل - فذكر الحديث - وقال

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے (تعزیت نامہ)
محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف
سلام ہو تجھپر پس حمد بیان کرتا ہوں میں طرف تیرے
ایسے اللہ کی کہ اوس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے
بعد حمد کے معلوم کر (اللہ تیرا اجر بڑہائے اور تیرے
دل میں صبر ڈالے - اور توفیق دے ہمکو اور تجھکو شکر
کی پس تحقیق ہماری جانیں اور مال اور اہل اللہ کے عطیات
میں سے ہیں اور اوس کی مستعار امانتیں ہیں فائدہ مند کیا
اللہ نے ہم کو اوس کے ساتھ بحالت سرور و غبطہ (یعنی
ایسی حالت میں کہ لوگ ہم پر اوسکی وجہ سے رشک کریں)
اور لیلیا اوسکو تجھہ سے اجر کثیر کے عوض (اختیار کر تو) نماز
اور رحمت اور ہدایت - پس اگر لیلیا ہے تجھسے اوسکو تو
صبر کر اور گھیر لیگا تیرا رنج و غم تیرے ثواب کو پس نادم ہوگا
تو - اور جان لے تو کہ رونا دہونا نہیں لوٹائیگا مردہ کو اور نہ دفع
کریگا غم کو اور جو کچھہ کہ ہونیوالا ہے وہ ضرور ہوگا والسلام -
ذکر کیا اسکو جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی
نے کبیر اور اوسط میں - اور تخریج کی ہے اس کی حاکم نے
مستدرک میں اور کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو علی حسین بن علی
حافظ نے کہا کہ خبر دی ہمکو حسین بن عبد اللہ بن یزید قطان
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن بکر سکسکی نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے مجاشع بن عمرو اسدی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم
سے لیث بن سعد نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت
کرکے وہ روایت کرتے ہیں محمود بن لبید سے وہ معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ سے پس ذکر کیا حدیث کو اور کہا کہ غریب ہے

لفظ الکتاب علی تخریج الحاکم والطبرانی وغیرہ

غریب حسن الا ان مجاشع بن عمرو لیس من شرط هذا الکتاب واخرجه ابو نعیم فی الحلیة باختلاف یسیر فقال حدثنا ابو علی محمد احمد بن الحسن قال قال احمد بن محمد بن الجعد حدثنا حفص بن عمرو المقری قال حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن القرشی عن محمد بن سعید عن عبادة بن نسی عن عبد الرحمن بن الغنم قال شهدت مع معاذ بن جبل حین اصیب ولده ووجده علیه فبلغ ذلک النبی صلے الله علیه وسلم فکتب الیه۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول الله الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک الله الذی لا اله الا هو اما بعد فاعظم الله لک الاجر والهمک الصبر ورزقنا وایاک الشکر۔ ان انفسنا واهلینا واموالنا واولادنا من مواهب الله عز وجل الهنیة وعواریه المستودعة یمتع بها الی اجل معلوم ویقبض لوقت معلوم ثم افترض علینا الشکر اذا اعطے والصبر اذا ابتلے فکان ابنک من مواهب الله الهنیة وعواریه المستودعة متعک به من غبطة وسرور وقبضه منک باجر کثیر۔ الصلاة والرحمة ان

حسن ہے مگر مجاشع بن عمرو نہیں ہیں اِس کتاب کی شرط کے موافق اور تخریج کی اس کی ابونعیم نے حلیہ میں تھوڑے اختلاف سے پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو علی محمد احمد بن حسن نے کہا کہ کہا احمد بن محمد بن جعد نے کہ حدیث بیان کی ہم سے حفص بن عمرو مقری نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن قرشی نے محمد بن سعید سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ بن نسی سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے کہ تھا میں معاذ بن جبل کے ہمراہ جبکہ وفات ہوئی اون کے بیٹے کی اور وہ اوس کے غم میں تھے پس خبر پہونچی اِس بات کی رسول اللہ کو پس لکھا آپ نے اون کی طرف کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم تعزیت نامہ ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجھپر بس حمد کرتا ہوں تیری طرف ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی بعد حمد کے پس بڑہائے اللہ تیرا اجر اور ڈالے تیرے دل میں صبر اور توفیق دے ہمکو اور تجھکو شکر کی پس تحقیق ہماری جانیں اور مال اور اہل و اولاد اللہ کے عمدہ عطیات میں سے ہیں اور اوس کی مستعار امانتیں ہیں۔ فائدہ مند کرتا ہے اوس کے ساتھہ وقت مقررہ تک اور لے لیتا ہے وقت معین پر پھر فرض کی ہم پر شکر کرنا جبکہ عطا کرے اور صبر کرنا جبکہ مبتلا کرے۔ (مصیبت میں) اور تھا تیرا بیٹا اللہ کی عمدہ عطیات اور اوس کی مستعار امانتوں میں سے۔ فائدہ مند کیا تجھکو اوس کے ساتھہ بحالت سرور و غبطہ اور لے لیا اوسکو تجھہ سے اجر کثیر کے عوض۔ لازم کر تو اپنے پر صلوۃ اور رحمت۔ اگر صبر کرے تو اور طلب ثواب کرے تو تو نہ

کتاب معاذ کی تعزیت ابونعیم فی الحلیۃ ۲۱۲م

صبرت واحتسبت فلا تجمعن
عليك يا معاذ خصلتين فتحبط لك
اجرك فتندم على ما فاتك فلو قدمت
على ثواب مصيبتك علمت ان المصيبة
قد قصرت فى جنب الثواب فينجز
من الله موعده وليذهب اسفك
ما هو نازل فكان قد والسلام۔
وقال ايضا حدثنا مجاشع بن عمرو بن
حسان قال حدثنا الليث بن سعد
عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود
ابن لبيد عن معاذ بن جبل انه مات
ابن له فكتب اليه رسول الله صلى
الله عليه وسلم يعزيه بابنه - فكتب له
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى معاذ بن جبل فذكر
مثل حديث محمد بن سعيد عن عبادة
وروى من حديث ابن جريج عن
ابى الزبير عن جابر نحوه وكل هذه
الروايات ضعيفة لا تثبت فان وفاة
ابن معاذ كانت بعد وفات النبى صلى
الله عليه وسلم بسنين وانما كتب اليه
بعض الصحابة فوهم الراوى فنسبها
اليه صلى الله عليه وسلم وكان معاذ
اعظم واجل ان يجزع ويغلبه الجزع
عن الاستسلام بل الصحيح ما رواه
الحارث بن عميرة وابو منيب الجرشى
من الاستسلام واصطباره عند

جمع کر تو اے معاذ اپنے پر دو خصلتین (یعنی جزع فزع اور عدم
صبر) پس کھو دے گا تو اپنے اجر کو پھر نادم ہوگا اوسپر
جسکو تو نے فوت کر دیا پس اگر تو مطلع ہوجاے اپنی مصیبت
کے ثواب پر تو جان لیگا اس بات کو کہ مصیبت کم ہے
ثواب کے مقابلہ میں۔ پس پورا پائیگا تو اللہ کا وعدہ اور چاہیے
کہ جاتا رہے تیرا غم اور جو کچھہ کہ ہونیوالا ہے وہ تو ضرور
ہوگا۔ والسلام۔
اور یہی کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے مجاشع بن عمر بن حسان
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے عاصم
بن عمر بن قتادہ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے
ہیں محمود بن لبید سے وہ معاذ بن جبل سے کہ اوسکا ایک
بیٹا مرگیا پس لکھا رسول اللہ نے اونکو نامہ جس میں تعزیت
کرتے تھے اون کے بیٹے کی۔ پس لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے
بسم اللہ الرحمن الرحیم (تعزیت نامہ ہے) محمد رسول اللہ
کی طرف سے معاذ بن جبل کی طرف۔ پس ذکر کی مثل حدیث
محمد بن سعید کے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ سے اور
روایت کی حدیث ابن جریج سے وہ روایت کرتے ہیں
ابی زبیر سے وہ جابر سے مثل اس کے اور یہ سب روایتیں
ضعیف ہیں ثابت نہیں ہیں۔ اس وجہ سے کہ وفات
ابن معاذ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چند سالوں
بعد ہوئی ہے۔ ولکھا اوس کی طرف بعض صحابہ نے پس
وہم کیا راوی نے اور نسبت کر دی اوس کی رسول اللہ
کی طرف اور تھے معاذ اعظم اور اجل اس امر سے
کہ جزع فزع کرتے اور اون کے اسلام پر غالب
ہوجاتی جزع فزع۔ بل صحیح وہ ہے جسکو روایت کیا
ہے حارث بن عمیرہ نے اور ابو منیب جرشی نے اون
کا اسلام اور اونکا صبر اون کے بیٹے کے مرتے وقت

وفات ابنه ولا يعلم لمعاذ غيبة في
حياته صلے الله عليه وسلم الا الى
اليمن فقدم بعد وفاته صلے الله عليه
وسلم - وليس محمد بن سعيد ولا
مجاشع ممن يعتمد روايتهما ومفاريدها
انتهے كلام ابو نعيم - وذكره ابن الجوزي
في الموضوعات في باب التعزية فقال
اخبرنا ابو غالب محمد بن الحسن الماوردي
وابو سعد احمد بن محمد البغدادي
قالا اخبرنا المطهر بن عبد الواحد قال
اخبرنا ابو جعفر بن المرزبان قال اخبرنا
محمد بن ابراهيم الحروري قال حدثنا
عبد الله بن عبد الرحمن بن غنم قال
اصيب معاذ بولده فذكر مثل حديث
ابو نعيم بلفظه - وقال هذا حديث
موضوع ومحمد سعيد هو الكذاب
الوضاع الذي صلب في الزندقة وقد
ذكرت القدح فيه في مواضع - وقد
روى هذا الحديث المجاشع عن عمر
عن عمرو بن حسان عن الليث عن
عاصم بن محمد عن محمود بن لبيد
عن معاذ مثله - قال ابن حبان يضع
الحديث لا يحل ذكره الا بالقدح وقد
رواه اسحق عن نجيب عن عطاء عن
ابن عباس قال كتب رسول الله الى
معاذ وهو باليمن - من محمد رسول
الله الى معاذ فذكر نحوه مختصراً وقال

اور نہیں معلوم ہوتا معاذ کا علیحدہ رہنا رسول اللہ کی
زندگی میں آپ کی خدمت سے مگر یمن کی طرف پس آئے
وہاں سے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے۔ اور محمد بن سعید اور مجاشع اون لوگوں میں نہیں ہیں
جن کی روائتیں اور مفاریدقابل استناد ہوں۔ ختم ہوا
کلام ابو نعیم کا۔ اور ذکر کیا اسکو ابن جوزی نے موضوعات
میں باب تعزیۃ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو غالب محمد بن
حسن ماوردی اور ابو سعد احمد بن محمد بغدادی نے کہا اون
دونوں نے کہ خبر دی ہمکو مطہر بن عبد الواحد نے کہا کہ خبر
دی ہمکو ابو جعفر بن مرزبان نے کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن
ابراہیم حروری نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
عبد اللہ بن عبد الرحمن بن غنم نے کہا کہ وفات ہوئی
حضرت معاذ کے بیٹے کی۔ پس ذکر کیا حدیث کو مثل
لفظ ابو نعیم کے۔ اور کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے
اور محمد سعید کذاب وضاع ہے جو سولی دیا گیا ہے
زندیق ہونے کی وجہ سے اور ذکر کیا ہے میں نے
اس میں اعتراض چند جگہ۔ اور روایت کیا اس
حدیث کو مجاشع نے عمر سے وہ روایت کرتے ہیں
عمرو بن حسان سے وہ لیث سے وہ عاصم بن محمد سے
وہ محمود بن لبید سے وہ معاذ سے مثل اس کے۔
کہا ابن حبان نے کہ وضع کرتا ہے حدیث کو نہیں جائز
ہے اوسکا ذکر مگر اعتراض کے ساتھ۔ اور روایت
کیا ہے اسکو اسحق نے نجیب سے وہ روایت کرتے
ہیں عطاء سے وہ ابن عباس سے کہ کہا لکھا رسول اللہ
نے نامہ معاذ کی طرف اور وہ یمن میں تھے محمد رسول اللہ
کی جانب سے معاذ کی طرف۔ پس ذکر کیا مثل اوس
کے مختصر اور کہا کہ اسحق معروف ہے کذب اور حدیث

اسحق معروف بالكذب ووضع الحديث وكل هذه الروايات باطلة انما كانت وفاة ابن معاذ فی سنة الطاعون سنة ثمانی عشر بعد موت رسول الله بسبع سنين وانما كتب اليه بعض الصحابة تعزية - انتهی كلام ابن الجوزی و ذكر فی لآلی المصنوعة - اخرج الخطيب قال اخبرنا ابو القاسم طلحة بن علی بن الصقر الكنانی قال حدثنا ابو سليمان محمد بن الحسين بن علی الحرانی قال حدثنا النعمان ابن مدرك قال حدثنا محمد بن بشير البغدادی قال حدثنا اسحق بن نجيب عن عطاء عن ابن عباس قال كتب النبی صلی الله عليه وسلم الی معاذ بن جبل وهو والی باليمن -

من محمد رسول الله الی معاذ بن جبل سلام عليك فانی احمد اليك الله الذی لا اله الا هو - اما بعد فان ابنك فلانا قد توفی فی يوم كذا وكذا فاعظم الله لك الاجر والهمك الصبر ورزقك الصبر عند البلاء والشكر عند الرخاء - انفسنا واموالنا واهلونا من مواهب الله الهنية وعواريه المستودعة يمتعنا بها الی اجل معدود ويقبضها لوقت معلوم وحقه علينا هنالك اذا ابلانا الصبر فعليك بتقوی الله وحسن العزاء فان الحزن لا يرد ميتا ولا يوخر

وضع کرنے میں۔ اور یہ سب روایتیں باطل ہیں کیونکہ ابن معاذ کی وفات ہوئی ہے سن طاعون میں جو سنہ ۱۸ ہجری میں رسول اللہ کی وفات کے سات برس بعد۔ اور لکھا تھا یہ اون کو بعض صحابہ نے بغرض تعزیت۔ ختم ہوا کلام ابن جوزی کا۔ اور ذکر کیا ہے لآلی مصنوعہ میں کہ تخریج کی ہے خطیب نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو قاسم طلحہ بن علی بن صقر کنانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو سلیمان محمد بن حسین بن علی حرانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے نعمان بن مدرک نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بشیر بغدادی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے اسحق بن نجیب نے عطار سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کی طرف (تعزیت نامہ) اور وہ والی تھے یمن کے۔

(تعزیت نامہ یہ ہے) محمد رسول اللہ کیطرف سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجھ پس میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد حمد کے پس تحقیق تیرا فلاں لڑکا فلاں روز مرگیا پس بڑہائے اللہ تیرا اجر اور تیرے دل میں صبر ڈالے اور توفیق دے تجھکو تاب ہو تجھے بوقت صبر کرنے کی اور آسائش کے وقت شکر کرنے کی۔ ہماری جانیں اور ہمارے مال اور اہل اللہ کی عمدہ عطیات اور اوس کی مستعار امانتوں میں سے ہیں نفع حاصل کراتا ہے اللہ اون سے ہم کو ایک خاص وقت تک اور لے لیتا ہے وقت معین پر۔ اور حق اوسکا ہم پر جبکہ مبتلا کرے ہمکو (مصیبت میں) صبر کرنا ہے پس لازم کر تو اپنے پر اللہ کا خوف اور اچھی تعزیت اسوجہ سے

اجله وان الاسف لا يرد ما هو نازل
بالعباد قال موضوع واسحق بن نجيح
كذاب انتهى ما قاله الخطيب وقد
اخرج هذا الحديث الامام محمد بن
ابي داؤد الاصبهاني (هو ابو داؤد الظاهري)
في كتاب الزهرة قال حدثنا القاضي
ابراهيم بن العاصم قال حدثنا سليمان
ابن عمرو - ابو داؤد النخعي عن مهاجر بن
ابي الحسن الشامي عن عبد الرحمن بن
تميم عن معاذ بن جبل - الحديث واخرج
الفقيه ابو الليث في تنبيه الغافلين
اسناده من طريق سليمان بن عمرو عن
مجاهد بن الحسن عن عبد الرحمن بن
غنم عن معاذ بن جبل قال مات ابن
لي فكتب الي رسول الله صلى الله عليه وسلم
من محمد رسول الله الى معاذ بن جبل
وساق الحديث بلفظ ابي نعيم واخرج
الوكيع في كتاب الغرا قال حدثني ابو
اسمعيل بن ابراهيم بن الحسن بن علي
ابن ابي طالب قال حدثني عمي قال
حدثني اسحق بن جعفر بن محمد هو
الامام الباقر محمد بن علي بن الحسين عن
ابيه عن جده ان ابنا لمعاذ بن جبل
هلك فجزع عليه جزعا شديدا فكتب
اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم
اما بعد فان انفسنا واموالنا واهلنا و
[illegible] من مواهب [illegible]

کہ غم نہیں لوٹائیگا مردہ کو اور نہ دفع کرے گا موت کو اور
افسوس کرنا نہیں دفع کرے گا اوس چیز کو جو ہونیوالی ہے
بندوں کے ساتھ کہا موضوع ہے اور اسحق بن نجیح کذاب
ہے ختم ہوا قول خطیب. اور تخریج کی ہے اس کی امام محمد
بن ابو داؤد اصبہانی نے (یعنی ابو داؤد ظاہری) کتاب
الزہرہ میں کہا حدیث بیان کی ہم سے قاضی ابراہیم
بن عاصم نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن عمرو
ابو داؤد نخعی نے مہاجر بن ابی حسن شامی سے روایت کرکے
وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن تمیم سے وہ معاذ
بن جبل سے. الحدیث. اور تخریج کی ہے فقیہ ابو اللیث
نے تنبیہ الغافلین میں سند بیان کی ہے اس کی سلیمان
بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں مجاہد بن
حسن سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے وہ معاذ بن جبل سے
کہا کہ مر گیا میرا بیٹا پس لکھا (نامہ) میری طرف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد رسول اللہ کی جانب سے
معاذ بن جبل کی طرف. اور بیان کی حدیث بلفظ ابو نعیم.
اور تخریج کی ہے وکیع نے کتاب الغرا میں کہا کہ حدیث
بیان کی مجھ سے ابو اسمعیل بن ابراہیم بن حسن بن علی
بن ابی طالب نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے
چچا نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے اسحق بن جعفر بن محمد
نے اور یہ محمد امام باقر محمد بن علی بن حسین ہیں اپنے باپ سے
روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ
معاذ بن جبل رض کا ایک لڑکا مر گیا جس پر آپ نے بہت غم
کیا پس لکھا ان کی طرف تعزیت نامہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بعد حمد کے پس تحقیق ہماری جانیں اور
ہمارے مال اور اہل اور اولاد اللہ کی عمدہ بخششات اور
اوس کی مستعار امانتوں میں سے ہیں. الحدیث.

المستودعة - الحديث **تفصيل الكلام**
والحاصل - ان هذا الحديث مروى
عن عدة من الصحابة منهم معاذ بن جبل
وابن عباس وجابر وعبد الرحمن بن غنم
رضی الله عنهم - فاما روایة معاذ فمن
طریق مجاشع عن اللیث عن عاصم عن
محمود بن لبید عن معاذ - وهذا عند
ابی نعیم والحاکم - ومن طریق سلیمان
ابن عمرو النخعی عن مجاهد عن عبد الرحمن
ابن غنم عن معاذ بن جبل عند ابی اللیث
السمرقندی - واما روایة ابن عباس
فمن طریق اسحق بن نجیح عن عطاء عن
ابن عباس عند الخطیب واما روایة
جابر فمن طریق ابن جریج عن ابی الزبیر
عن جابر عند ابی نعیم - واما روایة عبد
الرحمن بن غنم فمن طریق محمد بن
سعید عن عبادة بن نسی عن عبد
الرحمن بن غنم - فروایة معاذ قال ابن
الجوزی موضوع لکون راویه محمد بن
سعید وضاعا وروایة ابن عباس قال
ایضا موضوع لکون راویه اسحق وضاعا
وروایة جابر فضعفه ایضا ابن الجوزی
وابو نعیم لکون وفات ابن معاذ بعد
وفات النبی صلی الله علیه وسلم و
روایة ابن غنم فلکونه من روایة محمد
ابن سعید الوضاع - **اقول** - له شاهد
حسن وهو طریق اهل البیت عند

تفصیل کلام اور خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ یہ حدیث
مروی ہے چند صحابہ سے جن میں سے معاذ بن جبل
اور ابن عباس اور جابرؓ اور عبد الرحمنؓ بن غنم ہیں -
لیکن روایت حضرت معاذ کی پس مروی ہے بطریق
مجاشع وہ روایت کرتے ہیں لیث سے وہ عاصم سے
وہ محمود بن لبید سے وہ معاذ سے - اور یہ سند ہے
ابی نعیم اور حاکم کے نزدیک - اور مروی ہے بطریق
سلیمان بن عمرو النخعی وہ روایت کرتے ہیں مجاہد سے وہ
عبد الرحمن بن غنم سے وہ معاذ بن جبل سے یہ سند ہے
ابو لیث سمرقندی کے نزدیک -
لیکن روایت ابن عباس کی پس مروی ہے بطریق اسحق
بن نجیح وہ روایت کرتے ہیں عطار سے وہ ابن عباس سے
خطیب کے نزدیک لیکن روایت جابر پس ابی نعیم کے
نزدیک مروی ہے بطریق ابن جریج وہ روایت کرتے
ہیں ابی زبیر سے وہ جابر سے لیکن روایت عبد الرحمن
بن غنم کی پس مروی ہے بطریق محمد بن سعید وہ روایت کرتے
ہیں عبادہ بن نسی سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے پس روایت
حضرت معاذ کی تو کہا ابن جوزی نے کہ **موضوع** ہے
بوجہ ہونے اوس کے راوی محمد بن سعید کے واضع اور
روایت ابن عباسؓ کی بھی موضوع ہے بوجہ ہونے
اوس کے راوی اسحق کے واضع الحدیث اور روایت حضرت
جابر کی پس تضعیف کی ہے اوس کی بھی ابن جوزی نے اور
ابو نعیم نے اس وجہ سے کہ حضرت معاذ کے بیٹے کی وفات
رسول اللہ کی وفات کے بعد ہوئی ہے اور روایت
عبد الرحمن بن غنم کی ضعیف ہے بوجہ ہونے اوس کے
راوی محمد بن سعید کے واضع کہتا ہوں میں کہ اس
حدیث کے لئے شاہد ہے حسن اور وہ طریقہ اہل بیت کا

كما رويناوقد افاد ان للحديث اصلا
لان الامام باقر ثقة مكثر في رواية
الحديث تابعي يروي عن جابر وابن
عمر وابي سعيد وغيرهم من الصحابة و
زمانه مقدم على عهد الوضاعين
المذكورين فروايته يدل على ان الحديث
قد وجد قبل زمان الوضاعين واما
ما قال ابن الجوزي وابو نعيم ان وفات
ابن معاذ انما كان بعد النبي صلى الله
عليه وسلم فيمكن ان ابن معاذ الذي
توفي بعد النبي صلى الله عليه وسلم كان
غير ابن معاذ الذي عزى فيه النبي صلى
الله عليه وسلم فانه لم يسم في حديث
التعزية ذلك الابن المسمى وقد صرح
فيما سبق من الروايات ان ذلك وقع
حين كون معاذ باليمن في عهده صلى
الله عليه وسلم واما الذي توفي بعد
النبي صلى الله عليه وسلم فهو عبد الرحمن
ابن معاذ توفي مطعونا مع معاذ والله اعلم

وکیع کے نزدیک جیسکہ ہم نے روایت کیا اور فائدہ دیا
اوس نے اِس امر کا کہ اس حدیث کی اصل ضرور ہے
اس لئے کہ امام باقر ثقہ ہیں کثرت سے حدیث کی روایت
کرتے ہیں تابعی ہیں روایت کرتے ہیں حضرت جابر۔ ابن عمر اور
ابی سعیدؓ وغیرہ سے اور اون کا زمانہ اون واضعین حدیث
کے زمانہ سے متقدم ہے جنکا ذکر کیا گیا پس اون کی روایت
دلالت کرتی ہے اِس بات پر کہ اس حدیث کا وجود
وضاعین کے زمانہ سے اول ہی تہا لیکن جو کچھ کہ کہا ہے
ابن جوزی اور ابو نعیم نے کہ وفات ابن معاذ کی بعد وفات
رسول اللہ کے ہوئی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ ممکن
ہے کہ وہ معاذ کے بیٹے جو رسول اللہ کے بعد مرے
ہیں وہ دوسرے ہوں اوسنے جن کے بارہ میں رسول اللہ
نے تعزیت لکہی کیونکہ حدیث تعزیت میں آپ نے اونکا نام
نہیں لیا ہے اور مذکورہ روایات میں تصریح کر دیگئی ہے
کہ یہ قصہ اوس وقت کا ہے جبکہ رسول اللہ کے زمانہ
میں حضرت معاذ یمن میں تہے لیکن آپکے وہ صاحبزادے جنکا
انتقال رسول اللہ کے بعد ہوا ہے اونکا نام عبد الرحمن
بن معاذ ہے جو طاعون زدہ ہوکر حضرت معاذ کے ساتہ
مرے ہیں۔ واللہ اعلم

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى المقوقس عظيم القبط صاحب مصر

وہ فرمان جو رسول اللہ نے لکہا مقوقس سردار قبط حاکم مصر کو

ذكر صاحب مصباح المضئ ناقلا عن
كتاب فتوح المصر والمغرب لابي القاسم
عبد الرحمن بن عبد الله القرشي المصري
صاحب الشافعي قال لما كانت سنة
ست من مهاجرة رسول الله ورجع من

صاحب مصباح المضئ نے کتاب فتوح المصر والشام
سے جو ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ قرشی مصری شاگرد
امام شافعی کی تصنیف ہے نقل کرکے لکہا ہے کہ جبکہ
سنہ ۶ ہجری شروع ہوا اور رسول اللہ حدیبیہ سے لوٹے
تو آپ نے قاصد بہیجے بادشاہوں کی طرف پہر کہا کہ

الحدیبیة بعث الی الملوك ثم قال حدثنا
ابن مردویہ قال حدثنا عبد اللہ بن
وھب قال اخبرنی یونس بن یزید عن
ابن شھاب قال حدثنی عبد الرحمن بن
عبد القاری ان رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم قام ذات یوم علے المنبر
فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد
فانی ارید ان ابعث بعضکم الی ملوك
العجم فلا تختلفوا علی کما اختلفت بنو
اسرائیل علے عیسے قال المھاجرون
یا رسول اللہ واللہ لا نختلف علیك
فی شیٔ ابدا فمرنا وابعثنا فبعث حاطب
ابن ابی بلتعة الی مقوقس بکتابہ قال
الحافظ اسم المقوقس جریج (مصغرا)
ابن مینا - ونسخة الکتاب ھکذا -
من محمد رسول اللہ وفی روایة عبد اللہ
ورسولہ الی المقوقس عظیم القبط سلام
علے من اتبع الھدی اما بعد فانی ادعوك
بدعایة الاسلام اسلم تسلم یؤتیك اللہ
اجرك مرتین فان تولیت فعلیك اثم
القبط - یَا اَھْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ
سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ
وَلَا نُشْرِكَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ - فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا
اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ -
فمضی حاطب بکتابہ صلے اللہ علیہ وسلم
ولما انتھی الی اسکندریة وجد المقوقس

کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مردویہ نے کہا کہ حدیث
بیان کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا کہ خبر دی مجھکو
یونس بن یزید نے ابن شہاب سے روایت کرکے کہا کہ حدیث
بیان کی مجھہ سے عبد الرحمن بن عبد القاری نے کہ رسول اللہ
ایک روز ممبر پر کھڑے ہوئے پس اللہ کی حمد وثنا بیان
کی پھر فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ تم میں سے بعض کو ملوک
عجم کی طرف بھیجوں پس مت اختلاف کرنا مجھپر جیسے کہ
اختلاف کیا بنی اسرائیل نے عیسیٰ پر کہا مہاجرین نے
کہ یا رسول اللہ قسم اللہ کی کہ نہیں اختلاف کرینگے ہم
آپ پر کسی امر میں کبھی پس حکم دیجئے ہم کو اور
بھیجئے ہم کو پس بھیجی حاطب بن ابی بلتعہ کو مقوقس کی
طرف اپنا فرمان لیکر

کہا حافظ نے کہ مقوقس کا نام جریج (بوزن تصغیر) ابن
مینا تھا۔ اور نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ۔
(فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے اور ایک روایت
میں ہے کہ اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول کی جانب
سے مقوقس سردار قبط کی جانب۔ سلام ہو اوس شخص پر جو
پیروی کرے ہدایت کی بعد حمد پس تحقیق بلاتا ہوں میں
تجھکو دعوت اسلام کی طرف اسلام لے آ سلامت رہیگا
دیگا تجھکو اللہ دوہرا ثواب پس اگر انکار کرے گا تو تجھی پر
ہوگا گناہ گروہ قبط کا۔ اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کی
طرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں کہ نہیں عبادت کریں
ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک کریں اوس کے ساتھ کسی کو
اور نہ بناویں آپس میں بعض بعض کو صاحب اللہ کے سوا پس
اگر اعراض کریں وہ تو کہدو تم کہ گواہ رہو اس بات پر کہ ہم مسلمان ہیں
پس گئے حاطب رسول اللہ کا فرمان لیکر اور جب سکندریہ
پہونچے تو پایا مقوقس کو ایک جھروکے میں جو دریا کے رخ

فی مجلس مشرف علی البحر فرکب
سفینۃً وحاذی مجلسہ واشار بالکتاب
الیہ فامر باحضارہ بین یدیہ فلما جیئ
بہ دفع الیہ الکتاب فقرأہ وقال ما
منعہ ان کان نبیا ان یدعو علی
من خالفہ فیسلط علیہ فقال حاطب
ما منع عیسی ان یدعو علی من خالفہ
ان یسلط علیہ فسکت فقال حاطب
انہ کان قبلک رجل یزعم انہ رب
الاعلی فاخذہ اللہ نکال الآخرۃ والاولی
فاعتبر بغیرک ولا یعتبر غیرک بک
قال ان لنا دینًا لن ندعہ الا لما ھو خیر
منہ فقال حاطب ندعوک الی دین
اللہ وھو الاسلام الکافی بہ اللہ فان ھذا
النبی دعا الناس فکان اشدھم قریش
واعداھم لہ یھود واقرب منہ النصاری
ولعمری ما بشارۃ موسیٰ بعیسی الا کبشارۃ
عیسی بمحمد وما دعائنا ایاک الی القرآن
الا کدعائک اھل التوراۃ الی الانجیل
وکل نبی ادرک قوما فھم من امتہ علیہم
ان یطیعوہ وانت ممن ادرک ھذا
النبی ولسنا ننھاک من دین المسیح ولکن
نامرک بہ فقال المقوقس انی نظرت
فی امر ھذا النبی فوجدتہ لا یامر بمزھود
فیہ ولا ینہی عن مرغوب فیہ ولم اجدہ
بالساحر الضال ولا الکاھن الکاذب
ووجدت معہ آیۃ النبوۃ باخراج الخباء

پر تہا پس سوار ہوئے کشتی میں اور اوس کے مقابل
ہوئے اور اشارہ کیا اوس کی طرف نامہ مبارک کا پس
حکم دیا ان کے حاضر کرنے کا پس جبکہ یہ وہاں لیجائے
گئے تو دیا اوسکو فرمان پس پڑہا اوسکو اور کہا کہ اگر وہ
نبی ہیں توکونسی بات منع کرتی ہے اونکو کہ اپنے مخالفوں کے
لئے بد دعا کریں پس مسلط ہوجائیں اونپر تو کہا حاطب نے
کہ کس چیز نے منع کیا تہا عیسیٰ علیہ السلام کو کہ بد دعا کرتے
آپ اپنے مخالفوں پر پس مسلط ہوجاتے اونپر پس چپ
ہوگیا تو کہا حاطب نے کہ تجہسے پہلے ایک شخص تہا جو
گمان کرتا تہا کہ وہ معبود اعلیٰ ہے پس پکڑ لیا اوسکو اللہ
نے آخرت کے عذاب میں پس عبرت حاصل کر تو غیر سے
اور موقع مت دے اس بات کا کہ کوئی اور عبرت
حاصل کرے تجہسے. کہا کہ ہمارا دین ہے جسکو ہم نہیں
چہوڑینگے مگر اوس سے بہتر کے عوض تو کہا حاطب نے
کہ بلاتے ہیں ہم تمہکو اللہ کے دین کی طرف جو اسلام ہی
مددگار ہے اوسکا اللہ پس تحقیق اس نبی نے بلایا لوگوں
کو پس تہے سب سے زائد سخت قریش اور اوس کے سب سے
زائد دشمن یہود اور سب سے زائد مائل اون کی طرف نصاریٰ
اور قسم میری عمر کی کہ نہیں ہے بشارت دینا موسیٰ کا عیسیٰ
کی بابت مگر کہ مثل بشارت عیسیٰ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
لئے اور دعوت ہماری تجہکو قرآن کی طرف ایسی ہی ہے جیسی کہ
دعوت تیری اہل تورات کو انجیل کی طرف اور جو نبی کہ پالے
زمانہ کسی قوم کا پس وہ اوس کی امت میں ہوتی ہے واجب
ہے اونپر اطاعت اوس کی اور تو اون لوگوں میں سے ہے
جنہوں نے کہ پالیا ہے زمانہ اس نبی کا اور نہیں منع کرتے
ہم تجہکو مسیح کے دین سے بلکہ حکم دیتے ہیں اسکا پس کہا
مقوقس نے کہ غور کیا میں نے اس نبی کے امر میں پس پایا

والاخبار بالحوادث وساظر الى الاخبار
الواردة عليه بالنبوة واخذ كتاب
النبي صلى الله عليه وسلم فجعله فى حقة
من عاج ودفعه لجارية له ثم دعا كاتبا
له يكتب بالعربية فكتب جوابه نسخته
بسم الله الرحمن الرحيم لمحمد بن
عبد الله من المقوقس عظيم القبط
سلام عليك اما بعد فقد قرأت كتابك
وفهمت ماذكرت فيه وماتدعو اليه
وقد علمت ان نبيا قد بقى وكنت اظن
ان يخرج من الشام وقد اكرمت رسولك
وبعثت اليك بجاريتين لهما مكان
من القبط عظيم وكسوة واهديت
اليك بغلة لتركبها والسلام
هكذا نقله فى زاد المعاد و سيرة
المحمدية وذكره صاحب المواهب
ايضا - وذكر ايضا صاحب المصباح
بلفظ اخر فقال روى الواقدى بسنده
عن حميد الطويل يرفعه الى ابن
اسحق قال لما هاجر رسول الله الى
المدينة كتب الى ملوك الارض منهم
المقوقس ملك المصر وكتبه ابوبكر نسخة
بسم الله الرحمن الرحيم من محمد
رسول الله الى صاحب مصر اما بعد
فان الله ارسلنى رسولا وانزل على
قرآنا وامرنى بالاعذار والانذار و
مقاتلة الكفار حتى يدينوا بدينى ويدخل

ہے کہ نہیں حکم کرتا وہ بری باتوں کا اور نہیں منع کرتا پسندیدہ
کاموں سے اور نہیں پایا میں نے اوسکو ساحر گمراہ اور نہ
کاہن جھوٹا اور دیکھا پائی میں نے اوسکے پاس علامت نبوت بذریعہ اخبار
اور پھر غور کرونگا میں ابھی اون خبروں پر جو وارد ہوئی
ہیں اونکی نبوت کے بارہ میں اور لیلیا فرمان رسول اللہ
کا اور رکھا اوسکو ایک ہاتھی دانت کے ڈبہ میں بند کرکے اپنی
چھوکری کو دیدیا پھر اپنے عربی لکھنے والے منشی کو بلایا پس
لکھا اوسکا جواب نسخہ اوسکا یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ خط ہے) محمد بن عبد اللہ کے
لئے مقوقس سردار قبط کیجانب سے سلام ہو آپ پر بعد اس کے
پس پڑھا میں نے آپ کا خط اور سمجھا میں نے اوسکو جسکا آپنے اوسمیں ذکر
کیا ہے اور جسکی طرف آپنے دعوت کی ہے اور میں جانتا ہوں
کہ ایک نبی باقی رہگیا ہے مجھے خیال تہا کہ وہ شام میں پیدا
ہوگا اور اکرام کیا میں نے آپکے قاصد کا اور بھیجتا ہوں میں آپکو دو
چھوکریاں جنکا بڑا مرتبہ ہے قبط میں اور لباس اور ہدیہ دیا میں نے آپکو
ایک خچر تاکہ آپ اوسپر سوار ہوں۔ والسلام۔
اسی طرح نقل کیا ہے اوسکو زاد المعاد اور سیرۃ محمدیہ میں اور
ذکر کیا ہے اسکو صاحب مواہب نے بھی۔ اور ذکر کیا ہے اسکو
صاحب المصباح نے دوسرے لفظوں کے ساتھ پس کہا
کہ روایت کی ہے واقدی نے اپنی سند سے حمید طویل سے مرفوع
کرتے ہیں وہ ابن اسحق کیطرف کہا کہ جبکہ ہجرت کی رسول اللہ نے
مدینہ کیطرف تو فرمان لکھے بادشاہوں کیطرف اونمیں سے
مقوقس بادشاہ مصر ہے اور لکھا تہا اسکو ابوبکرؓ نے نسخہ اوسکا یہ ہے
کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کیجانب
سے حاکم مصر کیجانب بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) تحقیق اللہ نے
بھیجا ہے مجھے رسول بناکر اور اتارا ہے مجھپر قرآن اور حکم دیا ہے مجھے
تحقیق کرنے اور ڈرانیکا اور کفار سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ میرے دین کو قبول

كتاب المقوقس الى النبي صلى الله عليه وسلم

كتاب النبي الى المقوقس ملك مصر برواية الواقدي

الناس فی ملتی وقد دعوتك الی
الاقرار بوحدانیته فان فعلت
سعدت وان ابیت شقیت والسلام
یدل کتاب **المقوقس** علی ان
یجوز قبول الهدیة من الکافر لان
النبی صلی الله علیه وسلم قبل وقد
ورد ذلك فی احادیث الکثیرة الصحیحة
الشهیرة ویعارضها ما روی عن
عیاض بن حمار انه اهدی للنبی
صلی الله علیه وسلم هدیة او ناقة
فقال صلی الله علیه وسلم اسلمت
قال لا قال انی نهیت عن زبد المشرکین
وکذا ما روی ان عامر بن مالك الذی
یدعی ملاعب الاسنة قدم علی رسول
الله صلی الله علیه وسلم وهو مشرك
فاهدی له فقال انی لا اقبل هدیة
مشرك رواه موسی بن عقبة فی
المغازی قال الخطابی یشبه ان یکون
هذا منسوخا لانه صلی الله علیه وسلم
قبل هدیة غیر واحد من المشرکین
وقیل انما ردها لیغیظه فیحمله ذلك علی
الاسلام وقیل ردها لان الهدیة
موضعها من القلب ولا یجوز ان یمیل
الیه بقلبه فردها قطعا لسبب المیل
ولیس هذا منافیا بقبول هدیة النجاشی
واکیدر دومة والمقوقس لانهم اهل
کتاب کذا فی النهایة وجمع الطبری

کریں اور داخل ہوں لوگ میرے مذہب میں اور بلاتا
ہوں میں تجھے اللہ کی وحدانیت کے اقرار کی طرف پس اگر
قبول کیا تو نے سعادت حاصل کریگا تو اور اگر انکار کیا تو نے
تو شقی ہوگا والسلام۔ اور **دلالت** کرتا ہے یہ خط ان
اس امر پر کہ جائز ہے کافر کا ہدیہ قبول کرنا اس وجہ سے
کہ رسول اللہ نے اوسکو قبول کیا اور آیا ہے یہ بہت
سی صحیح حدیثوں میں۔
اور مخالف ہے اس کے وہ جو روایت ہے عیاض بن حمار
سے کہ اونہوں نے ہدیہ دیا رسول اللہ کو پس فرمایا
رسول اللہ نے کہ تو اسلام لے آیا ہے جواب دیا
کہ نہیں تو فرمایا کہ میں منع کیا گیا ہوں کفار کے ہدیوں
سے اور اسیطرح ہے وہ جو روایت کی گئی ہے کہ عامر
بن مالک جنکو ملاعب الاسنہ کہا جاتا تھا رسول اللہ
کے پاس آئے وہ مشرک تھے پس ہدیہ دیا آپ کو آپ
نے فرمایا کہ نہیں قبول کرتا میں ہدیہ مشرک کا۔ روایت
کیا اسکو موسی بن عقبہ نے مغازی میں کہا خطابی نے
کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ منسوخ ہے کیونکہ قبول کیا ہے
رسول اللہ نے بہت سے مشرکین کا ہدیہ اور بعض
نے کہا کہ رد کیا اوسکو تاکہ اس سے وہ اپنی نفس پر غیظ
کہائے پس برانگیختہ کرے یہ بات اوسکو اسلام لانے
پر اور بعض نے کہا کہ اوسکو اس وجہ سے رد کیا کہ ہدیہ کی
جگہ دل میں ہوتی ہے اور نہیں جائز ہے کہ مائل ہو کافر
کی طرف اپنے دل سے پس رد کر دیا اوسکو تاکہ قطع
ہوجائے سبب مائل ہونے کا اور یہ منافی نہیں ہے
نجاشی، اکیدر اور مقوقس وغیرہ کے ہدیہ کو قبول کرنیکے
کیونکہ وہ اہل کتاب تھے اسیطرح مذکور ہے نہایہ
میں اور جمع کیا ہے طبری نے احادیث کے درمیان

بين الاحاديث فقال الامتناع فيما اهدى له خاصة والقبول فيما اهدى للمسلمين وفيه نظر لان من جملة ادلة الجواز السابقة ما وقعت الهدية فيه له صلى الله عليه وسلم خاصة وجمع غيره بان الامتناع فى حق من يريد بهديته التودد والموالاة والقبول فى حق من يرجى بذلك تانيسه وتاليفه على الاسلام - قال الحافظ وهذا اقوى من الذى قبله وقيل يمتنع ذلك لغيره من الامراء ويجوز له خاصة وقال بعضهم ان احاديث الجواز منسوخة بحديث العياض عكس ما قال الخطابى ولا يخفى ان النسخ لا يثبت بمجرد الاحتمال وكذلك الاختصاص وقد اورد البخارى فى صحيحه حديثا استنبط منه جواز قبول هدية الوثنى ذكره فى باب قبول الهدية من المشركين من كتاب الهبة والهدية قال الحافظ فى الفتح وفيه فساد قول من حمل رد الهدية على الوثنى دون الكتابى وذلك لان الواهب المذكور فى ذلك الحديث وثنى +

میں بایںطور کہ واپس کرنا تو اون ہدیوں میں تہا جو خاص آپ کے واسطے ہوتے تہے اور قبول اونمیں تہا جو عام مسلمانوں کے لیئے تہے اور اس میں اعتراض ہے کیونکہ مذکورہ ادلہ جواز میں وہ صورتیں بہی ہیں کہ ہدیہ دیا گیا ہے خاص رسول اللہ کو اور وہ قبول ہوا اور جمع کیا ہے غیر طبری نے اِس طور سے کہ عدم قبول اوس شخص کے حق میں ہے جو ارادہ کرے اپنے ہدیہ سے دوستی اور محبت کا اور قبول اوس شخص کے حق میں ہے کہ اُمید کی جاوے اس سے اوس کی تالیف اور [illegible] اسلام۔ کہا حافظ نے کہ یہ تاویل قوی ہے [illegible] سے اور بعض نے کہا کہ منع ہے قبول ہدیہ [illegible] امراکو اور جائز ہے آپکو [illegible] کی حدیث سے منسوخ ہیں حضرت [illegible] حدیث سے برعکس قول خطابی کے اور نہیں پوشیدہ [illegible] کہ نسخ مجرد احتمال سے نہیں ثابت ہوتا [illegible] اور بیان کی ہے بخاری نے [illegible] حدیث جس سے استنباط کیا ہے بت پرست کے ہدیہ قبول کرنیکا جواز ذکر کیا ہے اوسکو [illegible] باب قبول ہدیۃ المشرکین میں کہا حافظ نے [illegible] جواب ہے اوس شخص کے قول کا جس نے محمول کیا ہے رد ہدیہ کو بت پرست کے ہدیہ پر نہ کتابی کے ہدیہ پر کیونکہ ہدیہ دینے والا اس حدیث میں بت پرست ہے +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم للمنذر بن ساوى ملك البحرين

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ نے منذر بن ساوی بادشاہ بحرین کو

ذكر صاحب المواهب انه قال الواقدى

ذکر کیا صاحب مواہب نے کہ کہا واقدی نے اپنی

[illegible] كتاب النبى الى منذر بن ساوى ملك البحرين

باسناده عن عكرمة وذكره صاحب
مصباح المضى فقال روى صاحب
الهدى المحمدى باسناده عن عكرمة
انه قال وجدت كتابا فى كتب ابن
عباس بعد موته فاذا فيه - بعث
رسول الله صلے الله عليه وسلم
العلاء الحضرمى الى المنذر بن
ساوى وكتب اليه كتابا يدعوه
فيه الى الاسلام وانى مع تفحص

سند سے بروایت عکرمہ اور ذکر کیا اسکو صاحب مصباح المضی
نے پس کہا کہ روایت کی صاحب ہدی محمدی نے اپنی سند
سے عکرمہ سے کہ کہا عکرمہ نے کہ پائی میں نے ایک تحریر کتب
ابن عباس میں آپ کی وفات کے بعد جس میں لکھا ہوا تھا کہ
بھیجا رسول اللہ نے علا حضرمی کو منذر بن ساوی کی
طرف اور لکھا اوس کی طرف فرمان کہ بلاتے تھے آپ
اوسکو اسلام کی طرف اور باوجود چند کتابوں میں
تلاش کرنے کے مجھے اس فرمان کے لفظ نہیں
ملے

و [illegible]
للمقطع [illegible] ذكره
ابن سعد فى الطبقات فى ترجمة العلاء
قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنى
ابو بكر بن عبد الله بن ابى سبرة عن
محمد بن يوسف عن السائب بن
يزيد عن العلاء الحضرمى ان رسول
الله صلعم بعثه منصرفه من الجعرانة
الى المنذر بن ساوى معه كتابا
يدعوه فيه الى الاسلام - انتهى
فلما وصل الكتاب امن وكتب اليه
صلے الله عليه وسلم كتابا نسخته -
اما بعد يا رسول الله فانى قرأت
كتابك على اهل البحرين فمنهم من
احب الاسلام واعجبه ودخل فيه
ومنهم من كرهه وبارضى يهود
ومجوس فاحدث الى فى ذلك امرك
فكتب اليه رسول الله صلے الله عليه

پس جبکہ پہونچی اونکو یہ خط تو ایمان لے آئے اور
لکھا رسول اللہ کو خط جسکا [illegible]
یا رسول اللہ میں نے سنایا آپکا فرمان [illegible] بحرین کو اور
بعض نے اون میں سے [illegible] اسلام کو اور
پسند کیا اور داخل ہو گئے اوس میں اور بعض نے
مکروہ جانا - اور میرے ملک میں یہود اور مجوس ہیں
پس اون کی بابت مجھے اپنا حکم بھیجیے -
پس لکھا رسول اللہ نے اون کو فرمان اس کے

[illegible]

وسلم كتابا في جواب ذلك -
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى المنذر بن ساوى
سلام عليك فاني احمد اليك الله
الذي لا اله الا هو واشهد ان لا اله
الا الله وان محمدا رسول الله اما
بعد فاني اذكرك الله عز وجل فانه
من ينصح فانما ينصح لنفسه وانه
من يطع رسلي ويتبع امرهم فقد
اطاعني ومن نصح لهم فقد نصح لي
وان رسلي قد اثنوا عليك خيرا واني
قد شفعتك في قومك فاترك لك
للمسلمين ما اسلموا عليه وعفوت
عن اهل الذنوب فاقبل منهم وانك
مهما تصلح فلن نعزلك عن عملك
ومن اقام على يهودية او مجوسية
فعليه الجزية -
هكذا بهذا اللفظ في زاد المعاد
وفي سيرة المحمدية -

[illegible] صلعم

جواب میں کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ
کی جانب سے منذر بن ساوے کی طرف سلام ہو تم پر
پس میں حمد کرتا ہوں طرف تمہارے ایسے اللہ کی جس
کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی محمد اللہ کے
رسول ہیں بعد اس کے پس یاد دلاتا ہوں میں تجھے
اللہ کو کیونکہ جو خیرخواہی کرے پس وہ خیرخواہی کرتا ہے
اپنے نفس کی اور تحقیق جو تابعداری کرے میرے قاصدوں
کی اور اطاعت کرے اون کے حکم کی پس تحقیق اوس نے
اطاعت کی میری اور جس نے خیرخواہی کی اون کی پس
اوسنے خیرخواہی کی میری. اور میرے قاصدوں نے تیرے
اچھے ہونیکی تعریف کی ہے اور مینے تیری قوم کی بابتہ تیری سفارش
کو قبول کیا پس چھوڑ دے مسلمانوں کے قبضہ میں وہ جس پر کہ وہ
اسلام لائے ہیں اور معاف کیا مینے خطاکاروں کو پس قبول کر تو
اونسے اسلام یا عذر گناہ، اور جبتک کہ تو صلاحیت پر رہیگا تو نہیں
معزول کرینگے ہم تجھے تیری حکومت سے اور جو شخص کہ قائم رہیگا
اپنی یہودیت یا مجوسیت پر تو اوس پر جزیہ ہے۔ انتہیٰ انہی
لفظوں کے ساتھ زاد المعاد میں اور سیرۃ محمدیہ میں ہے

ایضا کتاب بنام منذر

هذا ايضا المنذر

یہ بھی فرمان ہے بنام منذر

ذكر الزرقاني بتخريج ابن منده
عن زيد بن اسلم عن المنذر بن
ساوى ان النبي صلى الله عليه وسلم
كتب اليه - ان افرض على كل رجل
ليس له ارض اربعة دراهم وعباءة

ذکر کیا زرقانی نے ابن مندہ کی تخریج سے وہ روایت
کرتے ہیں زید بن اسلم سے وہ منذر بن ساوے سے
کہ رسول اللہ نے (فرمان) لکھا اون کی طرف.
کہ مقرر کرتا ہوں میں ہر اوس شخص پر جس کی زمین
نہ ہو چار درہم اور عبا (بطور) جزیہ (

هكذا ذكره الحافظ في الاصابة۔

اسی طرح ذکر کیا ہے حافظ نے اصابہ میں۔

هذا ايضا ماكتبه لمنذر في مجوس هجر

یہ فرمان بھی لکھا گیا ہے منذر کو مجوس ہجر کے بارہ میں

قال ابن مندة وكان منذر عامل رسول الله على هجر ذكره الحافظ في ترجمته فروى انه صلى الله عليه وسلم كتب اليه لمجوس هجر۔ اعرض عليهم الاسلام فان ابوا اخذت منهم الجزية بان لاتنكح نساءهم ولاتوكل ذبائحهم۔ هكذا ذكره الزرقاني۔

کہا ابن مندہ نے اور تھے منذر عامل رسول اللہ کے ہجر پر ذکر کیا اسکو حافظ نے اون کے نام کے ذیل میں پس روایت کی کہ فرمان لکھا اونکو رسول اللہ نے مجوس ہجر کے بارہ میں کہ پیش کر تو انپر اسلام پس اگر انکار کریں تو لے تو اونسے جزیہ بایں طور کہ نکاح کیجاویں اون کی عورتیں اور نہ کھائی جاویں اون کے ذبح کردہ جانور اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو زرقانی نے۔

هذا ايضا الى المنذر

یہ فرمان بھی منذر کے نام ہے

ذكر الحافظ وابن الاثير انه اخرج الطبراني من طريق ابي مجلز عن ابي عبيدة بن عبد الله بن مسعود رض عن ابيه قال كتب النبي صلى الله عليه وسلم الى المنذر بن ساوى۔ من صلى صلوتنا واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فذلكم المسلم له ذمة الله وذمة رسوله۔

قال ابن الاثير اخرجه ابن مندة وابو نعيم وذكره في المواهب ايضا هكذا۔ **اقول** قد حررت في اول كتابي الذي ذكرت باسماني ما وجدت كتابا الذي كتبه رسول

ذکر کیا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے ابی مجلز کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعودؓ سے وہ اپنے باپ سے کہ کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان منذر بن ساوے کی طرف۔

جس شخص نے کہ ہماری نماز جیسی نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف مونہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا پس وہ تم سے مسلمان ہے اوس کے لیے ذمہ ہے اللہ اور اوس کے رسول کا۔ کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن مندہ اور ابو نعیم نے اور ذکر کیا ہے اسکو مواہب میں بھی

میں کہتا ہوں میں کہ منذر کے نام والے اول فرمان میں میں لکھہ آیا ہوں کہ نہیں پایا مینے اوس فرمان کے الفاظ کو جو رسول اللہ نے اونکو دعوت اسلام

انه صلى الله عليه وسلم [illegible] يدعوه فيه الى الاسلام
فيحتمل ان يكون من هذا ويقويه هذا
القول الفاظ كتابه صلى الله عليه وسلم
الذى [illegible] كسرى [illegible]
فهو ايضا الدعوة الى الاسلام ولفظه
يشبه هذا الكتاب والله اعلم

کی بابت لکھا تھا پس ممکن ہے کہ یہ فرمان وہی ہو
اور تائید اس قول کی رسول اللہ کے اس فرمان کے الفاظ
سے ہوتی ہے جو کسریٰ شاہ ایران کے نام بروایت
[illegible] اوپر گذر چکا کیونکہ وہ بھی دعوت اسلام کی ہی
بابت ہے اور اس کے الفاظ مشابہ ہیں اس
فرمان کے واللہ اعلم

هذا ايضا الى المنذر بن ساوى

یہ بھی [illegible] منذر بن ساوی کے نام

ذكر فى مصباح المضئ عنه صلى الله
عليه وسلم كتابا الى المنذر بن ساوى
[illegible]
اما بعد فانى قد بعثت اليك قدامة و
ابا هريرة فادفع اليهما ما اجتمع
عندك من جزية ارضك والسلام
وكتبه اُبى

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں ایک فرمان کا رسول اللہ
کی جانب سے بنام منذر جس کی سند نہیں بیان کی اور
میں نے اسکو اس کے سوا اور کسی کتاب میں نہیں دیکھا۔ نسخہ
وہ یہ ہے کہ بعد حمد کے میں نے بھیجا ہے میں نے تمہاری
طرف قدامہ اور ابوہریرہ کو پس دیدو ان دونوں کو وہ
مال جو تمہارے ملک کے جزیہ کا جمع ہو والسلام اور
لکھا اسکو ابی نے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمهاجر بن امية فى وائل بن حجر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجر بن امیہ کو وائل بن حجر کے بارہ میں

قال الحافظ اخرجه الطبرانى من طريق
محمد بن حجر بن عبد الجبار بن
وائل بن حجر عن عمه سعيد بن
عبد الجبار عن ابيه عن امه ام
يحيى عن وائل بن حجر قال وفدت
على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فرحب بى وادنى مجلسى فلما اردت
الرجوع كتب ثلث كتب كتابا خاص

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے محمد بن حجر بن
عبد الجبار بن وائل بن حجر کے طریقہ سے وہ روایت
کرتے ہیں اپنے چچا سعید بن عبد الجبار سے وہ اپنے
باپ سے وہ اپنی ماں ام یحییٰ سے وہ وائل بن حجر سے کہ جب
گیا میں رسول اللہ کی خدمت میں پس خوشی ظاہر کی آپ نے
اور مجھے اپنے پاس بٹھایا پس جب میں نے واپسی کا ارادہ
کیا تو مجھے تین فرمان لکھ دیئے ایک فرمان خاص میرے
بابت تھا جس میں کہ فضیلت دی تھی مجھے میری قوم پر

ب فصلنے فیه علی قومی - **اقول** و منها هذا الکتاب -

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى المهاجر بن امية ان وائلا يستسعى (يستشفع) ونوفل على الاقيال حيث كانوا من حضرموت الحديث - هكذا ذكره ولم اجد فيما سواه وهكذا ذكره صاحب سيرة المحمدية بغير سند -

کہتا ہوں میں کہ انہی میں سے یہ فرمان ہے -
بسم الله الرحمن الرحيم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے مہاجر بن امیہ کی طرف (یا یہ مضمون کہ) وائل کوشش کرے گا (یعنی اسلام پہیلا دیا وائل نے میری تابعداری کرائی) اور نوفل سردار ہے اقیال حضرموت پر جہاں وہ ہوں - الحدیث -
اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو اور نہیں پایا میں نے اسکو اس کے سوا اور اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے بلا سند -

هذا كتبه صلى الله عليه وسلم الى مهرى بن ابيض

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مہری بن ابیض کو

ذكر في سيرة الشامية انه قال ابن سعد انه قدم وفد مهرة عليهم مهرى بن ابيض على رسول الله صلى الله عليه وسلم فعرض رسول الله صلعم عليهم الاسلام فاسلموا او كتب لهم كتابا نسخته -

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من محمد رسول الله لمهرى بن الابيض على من آمن به من بني مهرة لا يؤكلوا ولا يعركوا وعليهم اقامة شرائع الاسلام فمن بدل بعد حارب الله ومن آمن به فله ذمة الله وذمة رسوله - اللقطة مؤداة والسارحة معداة والنعث الشيبة والرفث الفسق وكتب محمد بن مسلمة الانصاري

ذکر کیا سیرت شامی میں کہ کہا ابن سعد نے کہ آئے قبیلہ مہرہ کے ایلچی رسول اللہ کے پاس انکے امیر مہری بن ابیض تھے پس پیش کیا آپ رسول اللہ نے اسلام پس وہ اسلام لے آئے اور لکھا رسول اللہ نے ان کو فرمان جسکا نسخہ یہ ہے کہ
بسم الله الرحمن الرحيم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا مہری بن ابیض کے لئے (یا یہ مضمون کہ) جو ایمان لے آویں بنی مہرہ میں سے وہ مواکلت نہ کریں اور نہ ان سے لڑائی کیجاوے - اور واجب ہے ان پر قائم رکہنا شرائع اسلام کا پس جس شخص نے کہ بدلا اس کے بعد پس لڑائی کی اس نے اللہ سے اور جو شخص کہ ایمان لایا پس واسطے اوس کے ہے ذمہ اللہ کا اور اس کے رسول کا - لقطہ توشہ ہے - (راستہ چلنے والے کے لئے) اور چرنے جانے والے جانور معاف ہیں - اور لکھا اسکو محمد بن مسلمہ انصاری نے -

غرائب ما فی ہذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

لا یوکلوا - نہی عن المواکلۃ وھو ان یکون لاحد دین علی اٰخر فیھدی الیہ شیئا لیوخرہ فکان کل منہما یوکل صاحبہ - **لا یعرکوا** - من العرک ای لا یقاتلوا ومنہ المعرکۃ - **المزادۃ** والمزودۃ - ما یجعل فیہ الزاد للسفر والمراد ھنا الزاد - **السارحۃ** والسارح والسرح سواء الماشیۃ - **معداۃ** یقال عدی عنہ ای تجاوز والمراد انہا عفو یعنی ان مواشیکم التی ترعی فی المسارح لا یوخذ عنہا الزکوۃ - **قولہ النفث الشیبۃ والرفث لفسوق** الشیبۃ ھو سن الشیخوخۃ من عمر الانسان والنفث ھو کالنفخ وفی الحدیث ان روح القدس نفث فی روعی ای اوحی جبرئیل والقی من النفث ما بفم وھو شبیہ بالنفخ وھو اقل من التفل لان مع التفل شیئا من الریق ومنہ اعوذ باللہ من نفخہ ونفثہ وفسر بالشعر المذموم وفی الکتاب فسر النفث بالشیبۃ کانہ اشارۃ الی ما ورد فی حدیث الاستعاذۃ من النفث ان المراد بہ ھو السن الذی یعرض فیہ زوال العقل وسقوط

لا یواکلوا منع کیا گیا ہے مواکلت سے اور وہ یہ ہے کہ مثلاً کسی کا کسی پر قرض ہو پس ہدیہ بھیجے مقروض قرض خواہ کو تاکہ کچھ مدت بڑھا دے پس ہر ایک اون میں سے کھلاتا ہے اپنے صاحب کو **لا یعرکوا** مشتق ہے عرک سے یعنی نہ لڑیں اور اسی سے ہے معرکہ **المزادۃ** والمزودۃ۔ وہ برتن جس میں سفر کے لئے توشہ رکھیں اور مراد یہاں توشہ ہے۔ **السارحۃ** اور السارح اور السرح سب یکساں ہیں یعنی چوپایہ **معداۃ** بولا جاتا ہے عدی عنہ یعنی تجاوز کیا اوس سے اور مراد یہ ہے کہ وہ معاف ہیں یعنی تمہارے وہ مویشی جو بیڑون چرتے ہیں اون کی زکوۃ نہیں لیجاویگی۔ **قولہ النفث الشیبۃ والرفث الفسق**۔ شیبہ بڑھاپے کا زمانہ ہے انسان کی عمر میں سے اور نفث مانند معنی نفخ کے ہے حدیث شریف میں ہے کہ ان روح القدس نفث فی روعی یعنی وحی کی جبرئیل علیہ السلام نے میرے نفس میں اور منہ سے پھونک دالی اور نفث مشابہ ہے معنی میں نفخ کے اور وہ تفل سے کم ہے اس وجہ سے کہ تفل میں کچھ تھوک بھی آتا ہے یعنے تھتکارنا اور اسی سے ہے حدیث اعوذ باللہ من نفخہ ونفثہ۔ اور نفث شعر مذموم کے ساتھ بھی تفسیر کیے گئے ہیں اور نامہ مبارک میں نفث کی تفسیر بڑھاپے سے کی گئی گویا اشارہ ہے اوس حدیث استعاذہ کی طرف جس میں نفث کا حکم وارد ہے کہ مراد اس سے وہ عمر ہے جس میں عقل زائل ہو جاتی ہے اور قوی بالکل ساقط ہو جاویں خدا اللہ پناہ میں رکھے اوس سے اور لفظ شیبہ

القوی او هو تصحیف الشعر۔ والرفث
قال الازهری هو کل ما یریده
الرجل من المرأة وفی الحدیث فلا
یرفث ای لا یفحش فی الکلام فلهذا
فسر بالفسق +

غلطی کتابت کی ہے یا وہ لفظ شعر کا ہے اور رفث
کے معنے ازہری نے کہے ہیں کہ ہر وہ چیز
جو مرد کی مراد عورت سے ہوتی ہے حدیث
میں ہے فلا یرفث یعنی فاحش کلام نہ بول اسی وجہ
سے اسکی تفسیر فسق سے کی گئی۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی النجاشی ملک الحبشة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے نجاشی بادشاہ حبشہ کی طرف

وکتب النبی صلی الله علیه وسلم الی
النجاشی ذکره فی المواهب وقال
الزرقانی اخرج الواقدی وروی البیهقی
عن ابن اسحق ان لفظه هکذا۔
بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد
رسول الله الی النجاشی ملک الحبشة
امابعد فانی احمد الیک الله الذی
لا اله الا هو الملک القدوس المؤمن
المهیمن واشهد ان عیسی بن مریم
روح الله وکلمته القاها الی مریم
البتول الطیبة الحصینة فحملت بعیسی
فخلقه من روحه ونفخه کما خلق آدم
بیده وانی ادعوک الی الله وحده
لا شریک له والموالاة علی طاعته
وان تتبعنی وتؤمن بالذی جاءنی
فانی رسول الله وانی ادعوک
وجنودک الی الله تعالی وقد بلغت
ونصحت فاقبلوا نصیحتی وقد
بعثت الیکم ابن عمی جعفرا ومعه

اور فرمان لکھا رسول اللہ نے نجاشی کی طرف ذکر کیا
اسکو مواہب میں اور کہا زرقانی نے کہ تخریج
کی ہے واقدی نے اور روایت کی ہے بیہقی نے ابن
اسحق سے کہ لفظ اوس کے اِس طرح ہیں کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ
کی جانب سے نجاشی بادشاہ حبشہ کی جانب بعد حمد کے
پس تحقیق میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے
اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی جو بادشاہ ہے
بہت پاک امن دینے والا نگہبان اور گواہی دیتا ہوں کہ عیسی
بن مریم روح ہیں اللہ کے اور کلمہ ہیں اوسکا کہ ڈالا اوسکو
طرف مریم کے جو ممتاز ہیں سب عورتوں سے بے خبر ہیں
مردوں سے پس حاملہ ہوئیں وہ عیسی سے پس پیدا کیا اوسکو
اپنی روح سے اور اپنی پھونک سے جیسے کہ پیدا کیا آدم کو اپنے ہاتھ
سے اور بلاتا ہوں میں تجھے اللہ کیطرف جسکا کوئی شریک
نہیں ہے اور اوسکی اطاعت کی طرف اور اس بات کی
طرف کہ اطاعت کرے تو میری اور ایمان لائے اوس ذات
پر جسنے مجھے بھیجا ہے پس تحقیق میں رسول ہوں اللہ کا اور
میں بلاتا ہوں تجھے اور تیرے لشکر کو اللہ کیطرف اور تحقیق
پہونچا دیا میں نے تجھے اور نصیحت کر دی میں نے تجھے پس قبول کرو

نفر من المسلمين والسلام على من اتبع الهدى
وبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم
هذا الكتاب مع عمرو بن امية الضمري
فقال النجاشي له عند ما قرأ الكتاب
اشهد بالله انه النبي الامي الذي
ينتظره اهل الكتاب وان بشارة
موسى براكب الحمار (عيسى) كبشارة
عيسى براكب الجمل (محمد صلى الله
عليه وسلم) وان العيان ليس
باشفى من الخبر عنه ولكن اعواني من
الجيش قليل فانظرني حتى اكثر الاعوان
والين القلوب ثم كتب الى النبي صلى الله
عليه وسلم بجواب كتابه -

بسم الله الرحمن الرحيم - الى محمد رسول
الله من النجاشي اصحمة سلام عليك
يا رسول الله ورحمته وبركات الله
الذي لا اله الا هو الذي هداني
للاسلام اما بعد فقد بلغني كتابك
يا رسول الله فما ذكرت في امر عيسى
فورب السماء والارض ان عيسى
عليه الصلوة والسلام لا يزيد على
ما ذكرت ثفروقا (بضم المثلثة والراء
المهملة ما بين النواة والقشر) انه كما
ذكرت وقد عرفنا ما بعثت به الينا
فاشهد انك رسول الله صادقا مصدقا
وقد بايعتك و بايعت ابن عمك
واسلمت لله رب العلمين وقد بعثت

کتاب النجاشی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تم میری نصیحت کو اور بھیجا ہے میں نے تمہاری طرف اپنے
چچا کے بیٹے جعفر کو اور اونکے ہمراہ چند مسلمان اور
سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور بھیجا
رسول اللہ نے یہ فرمان عمرو بن امیہ ضمری کے ہمراہ
پس کہا اوسنے نجاشی نے جبکہ پڑھا اس فرمان کو کہ گواہ
کرتا ہوں میں اللہ کو کہ یہ وہی نبی امی ہیں جنکا انتظار کرتے
تھے اہل کتاب ... اور بشارت موسیٰ علیہ السلام کی
راکب الحمار کے ساتھ مثل بشارت عیسیٰ علیہ السلام کے ہے
راکب الجمل کے ساتھ اور مشاہدہ اوس خبر سے زائد
شافی و کافی نہیں ہے۔ لیکن میرا مددگار لشکر تھوڑا ہے
پس مجھے مہلت دو کہ میں مددگار بڑھا لوں اور لوگوں
کے دل نرم کر لوں پھر لکھا رسول اللہ کو آپکے فرمان کا
جواب ✤

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خط ہے محمد رسول اللہ کی
جانب نجاشی اصحمہ کی طرف سے سلام ہو آپ پر یا رسول اللہ
اور رحمت اور برکتیں ایسے اللہ کی کہ نہیں کوئی معبود مگر
وہی جس نے ہدایت کی مجھے اسلام کی۔ بعد حمد کے پس
پہونچا میرے پاس آپ کا فرمان یا رسول اللہ پس جو کچھ
کہ ذکر کیا آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں پس قسم
رب سموات والارض کی کہ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نہیں
زائد کرتے تھے اسپر مقدار ثفروق کی بھی (ثفروق بضم ثاء
مثلثہ و راء مہملہ وہ جھلی جو گٹھلی اور چھال کے درمیان ہوتی ہے)
وہ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے بیان کیا اور پہچانا ہم نے
اون امور کو جو آپ نے ہماری طرف بھیجے پس گواہی دیتا
ہوں میں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں سچے اور تصدیق
کیے گئے۔ اور بیعت کی مینے آپ سے اور آپکے چچا کے بیٹے
سے اور اسلام لایا میں اللہ کیواسطے جو پالنے والا ہے تمام جہانوں

اليك بابني وان شئت اتيتك بنفسي فعلت فاني اشهد ان ما تقوله حق والسلام عليك ورحمة الله وبركاته وهذا هو اصحمة الذي هاجر اليه المسلمون في رجب سنة خمس من الهجرة وبعث صلى الله عليه وسلم اليه عمرو بن امية بهذا الكتاب فاسلم كما صرحتُ سنة ست على يد جعفر وتوفي في رجب سنة تسع من الهجرة ونعاه النبي صلى الله عليه وسلم يوم توفي وصلى عليه بالمدينة۔

کا اور بہیجا ہے میں نے آپ کی طرف اپنے بیٹے کو اور اگر آپ چاہیں گے تو میں خود آؤں گا اس وجہ سے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ جو کچہہ آپ کہتے ہیں وہ سچ ہے اور سلام ہو آپ پر اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوس کی۔ اور یہ وہ اصحمہ ہے جس کی طرف ہجرت کی مسلمانوں نے رجب سنہ ۵ ہجری میں اور بہیجا رسول اللہ نے اون کی طرف عمرو بن امیہ کو یہ فرمان لیکر پس اسلام لایا وہ جیسیکہ صراحت کی میں نے سنہ ۶ میں حضرت جعفر کے ہاتہہ پر اور وفات پائی رجب سنہ ۹ ہجری میں اور رسول اللہ نے انکی موت کی خبر دی جس روز کہ انکا انتقال ہوا اور نماز جنازہ پڑہی اونپر مدینہ میں*

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى النجاشي (هذا غير النجاشي الذي ذكرت)

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ نے نجاشی کی طرف دیا اوس سے علاوہ دوسرا نجاشی ہے جسکا ذکر کیا گیا

روى البيهقي عن ابن اسحق انه قال هذا الكتاب من النبي صلى الله عليه وسلم الى النجاشي الاصحم عظيم الحبشة سلام على من اتبع الهدى وآمن بالله ورسوله وشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له لم يتخذ صاحبة ولا ولدا وان محمدا عبده ورسوله وادعوك بدعاية الله فاني انا رسوله فاسلم تسلم يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

روایت کی ہے بیہقی نے ابن اسحق سے کہ اونہوں نے کہا کہ یہ فرمان ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نجاشی اصحم سردار حبشہ کی جانب۔ سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ اور اوس کے رسول پر اور گواہی دی اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے نہ اوس نے کسی کو بیوی بنایا اور نہ اوسکا کوئی بیٹا ہے اور گواہی دی اس بات کی کہ محمد اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول ہیں۔ بلاتا ہوں میں تجھے دعوت اللہ کی جانب پس تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں اسلام لے آ تو سلامت رہیگا اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کیطرف جو برابر ہے ہمارے اور تمہارے درمیان یہ کہ نہیں عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک کریں ہم اوس کے ساتہہ کسیکو اور نہ بنائے ہم میں سے بعض بعض کو خدا اللہ کے

فان ابیت فعلیک اثم النصارے من قومک
تنبیہ - ما ورد فی الکتاب من اسم
النجاشی هذا الاصحم فقال ابن کثیر
لعله مقحم من الراوی بحسب ما فهمه
انتهی **اقول** هذا هو الصحیح فان
النجاشی الذی کتب الیه النبی صلے الله
علیه وسلم ولسلم وصلے علیه النبی صلے الله
علیه وسلم یوم توفی هو غیر النجاشی
هذا الذی لم یسلم لما روی فی صحیح
مسلم عن انس رضی الله عنه ان النبی
صلے الله علیه وسلم کتب الی کسرے
والی قیصر والی النجاشی والی کل جبّار
عنید - یدعوهم الی الله ولیس بالنجاشی
الذی صلے علیه - وکذا ما قال الزهری
کانت کتبه صلے الله علیه وسلم (الی
النجاشی) واحدة وکلها فیها هذه
الأیة وهی مدنیة بلا خلاف انتهی
قال الزرقانی ومراد الزهری کتبه الی
اهل الکتاب وهم النجاشیان وهرقل
والمقوقس انتهی **اقول** قد روینا انه
کتابه صلے الله علیه وسلم الی النجاشی
اصحمة لیس فیه تلک الأیة فهذا یدل
علی ان الکتاب الاول کان قبل ذلک
الکتاب فی بدأ الاسلام عند
الهجرة الاولی - قال فی المواهب و
قد خلط بعضهم ولم یمیز بینهما
فظنهما واحدا فهذا کما تری وقد

سو اپس اگر اعراض کریں وہ تو کہدو تم اے مسلمانو اونسے کہ
گواہ رہو تم اسبات پر کہ ہم مسلمان ہیں پس اگر انکار کریگا تو تجھی
پر ہوگا تیری قوم نصارے کا گناہ بہی **تنبیہ** اس فرمان میں
جو نجاشی کے نام کے ساتھ لفظ اصحم آیا ہے تو کہا ابن کثیر نے
کہ شاید وہ زیادتی ہے راوی کی جانب سے جسطرح وہ سمجہا ہے
انتہی **کہتا** ہوں میں کہ یہی صحیح ہے کیونکہ وہ نجاشی جس
کی طرف لکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ اسلام لایا
اور نماز جنازہ پڑہی اوسپر رسول اللہ نے جسدن کہ اونکا
انتقال ہوا وہ غیر ہیں اس نجاشی سے جو اسلام نہیں
لایا جیسیکہ روایت ہے صحیح مسلم میں انس رضی سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرمان) لکہا کسری اور قیصر اور نجاشی
اور ہر جبار سرکش کی طرف بلاتے تہے آپ اونکو اللہ کی
طرف اور یہ نہیں ہیں وہ نجاشی جن کی نماز جنازہ پڑہی
رسول اللہ نے - اور اسیطرح رد ہے) وہ قول جو
کہا زہری نے کہ لکہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
(نجاشی کی طرف) ایک ہی مرتبہ اور اون سب ناموں میں
یہ آیت تہی (یعنی یا اہل الکتاب تعالوا) اور یہ آیت مدنی ہے
بلا خلاف انتہی قول الزہری - کہا زرقانی نے اور مراد زہری
کی انسے رسول اللہ کے وہ فرمان ہیں جو اہل کتاب کیطرف تہے
اور وہ دونو نجاشی اور ہرقل اور مقوقس ہیں انتہی قول الزرقانی
کہتا ہوں میں کہ ہم نے اوپر بیان کر دیا ہے کہ رسول اللہ
کا وہ فرمان جو نجاشی اصحمہ کیجانب تہا اوس میں یہ آیت نہیں
ہے پس یہ بات دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ وہ اول
والا فرمان اس سے اول ابتدا اسلام پہلی ہجرت کے
وقت لکہا گیا تہا کہا مواہب میں کہ خلط کر دیا ہے بعض
نے اور نہیں تمیز کیا ان دونو میں پس گمان کیا دونو کو ایک
ہی اور یہ باطل ہے جیسیکہ تو دیکہتا ہے اور روایت کی ہے

روی الطبرانی عن المسور قال خرج صلے الله علیه وسلم الی اصحابه فقال ان الله بعثنی للناس کافة فادوا عنی ولا تختلفوا علے فبعث عبد الله بن حذافة الی کسری وسلیطا الی هوذة والیمامة والعلاء الی المنذر بهجر وعمرو بن العاصی الی جیفر وعباد ابنی الجلندی بعمان ودحیة الی قیصر وشجاع بن وهب الی ابن ابی شمر وعمرو بن امیة الی النجاشی فرجعوا جمیعا قبل وفاته صلے الله علیه وسلم غیر عمرو بن العاصی - **اقول** عرف هذا ان عمرو بن امیة هو المبعوث الی النجاشیین وان الاول قد اسلم کما ثبت من صلوته صلے الله علیه وسلم علیه بعد وفاته وان الثانی هذا لم یسلم لما ثبت عن انس فی صحیح مسلم والله اعلم -

طبرانی نے مسور سے کہا نکلے رسول اللہ ایک روز اصحاب کی طرف اور فرمایا کہ اللہ نے بھیجا ہے مجھے تمام مخلوقات کی طرف پس پہونچاؤ مجھ سے اور مت اختلاف کرو مجھپر پس بھیجا عبد اللہ بن حذافہ کو کسریٰ کیطرف اور سلیط کو ہوذہ اور یمامہ کی جانب، اور علاء کو منذر کی طرف ہجر میں اور عمرو بن العاصی کو جیفر وعباد کی طرف جو بیٹے ہیں جلندی کے عمان میں اور دحیہ کو قیصر کی طرف اور شجاع بن وہب کو ابن ابی شمر کی جانب اور عمرو بن امیہ کو نجاشی کی طرف پس لوٹ آئے وہ سب رسول اللہ کی وفات سے اول سوائے عمرو بن العاصی کے۔

کہتا ہوں میں کہ معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ عمرو بن امیہ ہی بھیجے گئے ہیں دونو نجاشیوں کی جانب اور یہ کہ نجاشی اول اسلام لے آئے جیسے کہ ثابت ہے رسول اللہ کا اون پر بعد وفات نماز جنازہ پڑھنا اور یہ دوسرا اسلام نہیں لایا جیسے کہ ثابت ہے حضرت انس سے صحیح مسلم میں واللہ اعلم ٭

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لنهشل بن مالك الوائلی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہشل بن مالک وائلی کی جانب •

قال ابن الاثیر ذکره یوسف بن عمرو بن موسی بن سعید بن سلم بن قتیبة ابن مسلم بن عمرو والحصین الوائلی عن ابیه عن سلم بن قتیبة انه بلغه ان النبی صلے الله علیه وسلم کتب لنهشل کتابا - وذکر الحدیث

کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو یوسف بن عمرو بن موسیٰ بن سعید بن سلم بن قتیبہ بن سلم بن عمرو الحصین الوائلی نے اپنے باپ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں سلم بن قتیبہ سے کہ پہونچی اونکو یہ بات کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا نہشل کی جانب اور ذکر کیا حدیث کو اور کہا کہ تخریج کی اس کی ابن مندہ نے لیکن نہیں ذکر کیے

وقال اخرجه ابن مندة لكن لم يذكر لفظ الكتاب فذكره صاحب مصباح المضي فقال قال ابن سعد وكتب النبي صلعم كتابا لنهشل بن مالك الوائلي من باهلة نسخته هكذا

باسمك اللهم - هذا الكتاب من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لنهشل بن مالك ومن معه من بني وائل لمن اسلم واقام الصلوة واتى الزكوة واطاع الله ورسوله واعطى من المغنم خمس الله وسهم النبي صلى الله عليه وسلم واشهد على اسلامه وفارق المشركين فانه امن بامان الله وبرئ اليه محمد صلى الله عليه وسلم من الظلم كله وان لهم ان لا يحشروا ولا يعشروا وعاملهم من انفسهم وكتب عثمان بن عفان رض

لفظ فرمان کے پس ذکر کیا اسکو صاحب مصباح المضی نے پس کہا کہ ابن سعد نے اور لکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان نہشل بن مالک وائلی کو جو قبیلہ باہلہ سے تہا نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

باسمک اللہم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے نہشل بن مالک اور اوس کے ساتھ والے بنی وائل کے لئے، جو شخص کہ اسلام لایا اور نماز پڑہی اور زکوۃ دی اور اطاعت کی اللہ اور اوس کے رسول کی اور دیا مال غنیمت سے خمس حصہ اللہ کا اور حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور گواہ بنالیا اپنے اسلام پر اور علیحدہ ہوا مشرکین سے پس وہ اللہ کی امن میں ہے اور بری ہیں رسول اللہ اوسپر ظلم کرنے سے بالکل اور رعایت ہے اون کے لئے یہ کہ نہ جمع کیے جاوینگے وہ لشکر بنانے کو اور نہ اونسے عشر لیا جاوے گا اور حاکم اون پر اون ہی میں سے ہی ہوگا اور لکہا اسکو عثمان بن عفان رضی نے +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوائل بن حجر رض

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ نے وائل بن حجر رضی کیلیے

ذكر في مصباح المضي بتخريج ابن سعد في الطبقات - قال وائل بن حجر يا رسول الله اكتب لي بارضي التي كانت لي في الجاهلية وشهد له اقيال حمير واقيال حضرموت - قال وكان الاشعث وغيره من كندة نازعوا وائل بن حجر في وادي لحضرموت

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں ابن سعد کی تخریج سے جو طبقات میں ہے۔ کہ کہا وائل بن حجر نے یا رسول اللہ فرمان لکہدیجے میری اوس زمین کی بابت جو میرے قبضہ میں تہی بزمانہ جاہلیت اور گواہی دی اون کے لئے سرداران حمیر اور سرداران حضرموت نے کہا اور اشعث وغیرہ نے جو بنی کندہ میں سے تہے جہگڑا کیا تہا وائل بن حجر سے اوس وادی کے بارہ میں

فادعوه عند رسول الله صلى الله
عليه وسلم فكتب به رسول الله
لوائل بن حجر - وكان كتابه
هذا كتاب من محمد رسول الله
لوائل بن حجر قيل حضرموت و
ذلك انك اسلمت وجعلت لك
ما فى يديك من الارضين والحصون
وانه يوخذ منك من كل عشرة
واحد ينظر فى ذلك ذوا عدل
وجعلت لك ان لا تظلم فيها ما
قام الدين والنبى والمؤمنون
عليه انصار -

جو حضرموت میں تہی پس دعویٰ رجوع کیا اونہوں
نے رسول اللہ کے پاس پس لکہا اُس کی بابتہ آپ نے
وائل بن حجر کے لئے۔ اور تہا آپ کے فرمان میں کہ۔
یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے وائل بن حجر
سردار حضرموت کے لئے۔ اور یہ اسلئے کہ اسلام لایا تو
اور بدستور تیرے قبضہ میں رکہا یعنے وہ جو اول تیرے
قبضہ میں تہا زمین او قلعہ اور تحقیق لیا جا دے گا تجہہ
ایک۔ غور کریں گے اِس میں بصر صاحب عدل اور
لازم کیا میں نے کہ نہ ظلم کیے جاؤ تم اوس میں جب
تک کہ قائم رکہو تم دین کو۔
اور نبی اور سب مسلمان اوسپر مددگار ہیں۔

مکتوب ایضا لوائل بن حجر

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا لوائل بن حجر

یہ فرمان بہی لکہا رسول اللہ نے وائل بن حجر کے لئے

قد ذكرت فى حرف الميم فى اسم
مهاجر بن امية قال وائل انه
كتب لى ثلث كتب كتاب فضلنى فيه
على قومى فهى هذا الكتاب كما
ستطلع - قال صاحب مصباح المضى
قصة اسلامه ووفد ومه على رسول
الله كما قال ابن الظفر فى كتاب
البشر روى ان وائل بن حجر وكان
ملكا مطاعا وكان له صنم من العقيق
يعبده ويحبه ولم يكن يكلمه الا
انه كان يرجى كلامه وكان يكثر السجود
ويذبح له الذبائح يستقرب اليه فبينما

ذکر کیا میں نے حرف میم میں مہاجر بن امیہ کے نام
میں کہ کہا وائل نے کہ لکہیں میرے واسطے تین کتابیں
جن میں سے ایک میں فضیلت دی تہی مجہے میری قوم
پر اور وہی فرمان ہے جیسا کہ ابہی تجہے معلوم ہوگا
بیان کیا ہے صاحب مصباح المضی نے رسول اللہ
کے پاس اونکے آنے اور اسلام لانیکا قصہ بروایت
ابن ظفر فی کتاب البشر دا بن ظفر اکر رمایت ہے کہ
وائل بن حجر جو بادشاہ اور اپنی قوم کے سردار تہے
اونکا ایک بت تہا عقیق جس کی وہ عبادت کرتے اور
دوست رکہتے تہے وہ کلام نہیں کرتا تہا لیکن اونکو امید
تہی اوس کے بولنے کی۔ اوس کے سامنے بہت سجدہ
کرتے اور قربانیاں کیا کرتے تہے تاکہ اوسکا تقرب حاصل کریں

هو نائم فی الظهيرة ايقظه صوت
منكر من المخدع الذی فيه الصنم
فقام و سجد بين يديه واذا قائل يقول

شعر

واعجبا من وائل بن حجر +
يخال يدری وهو ليس يدری +
ماذا ترجی من نحيت صخر +
ليس بذی عرف ولا ذی فكر +
ولا بذی نفع ولا ضر +
ولو كان ذا حجر اطاع امری +

قال فرفعت راسی ثم استويت جالسا
ثم قلت لقد سمعت فماذا تامرنی
به فقال۔

شعر

ارحل الی يثرب ذات النخل +
وسر اليها سير المستقل +
فدن بدين الصائم المصلی +
محمد الرسول خير الرسل +

ثم خر الصنم لوجهه فاندقت
عنقه ثم سرت اليه حتی اتيت
المدينة فلما رانی رسول الله
ادنانی وبسط لی رداءه وصعد المنبر
واقامنی بين يديه ثم قال ايها الناس
هذا وائل بن حجر اتاكم من ارض
بعيدة من حضرموت راغبا فی
الاسلام فقلت يا رسول الله بلغنی
ظهورك وانا فی ملك عظيم فمن الله

ایک روز دوپہر کو وہ سو رہے تھے کہ ایک ہولناک آواز سنکر جاگے جو اوس حجرہ میں سے آئی تہی جسمیں بت تھا۔ پس یہ اُٹھے اور اوسکو سجدہ کیا تو سُنا کہ ایک کہنے والا یہ کہہ رہا تہا کہ شعر

تعجب ہے وائل بن حجر سے۔ اوسکا گمان ہے کہ وہ سمجھتا ہے حالانکہ وہ کچھہ نہیں سمجھتا۔ کیا اُمید رکھتا ہے ایک تراشے ہوئے پتھر سے۔ جس میں نہ عقل ہے نہ سمجھہ۔ اور جو نہ نفع پہونچا سکتا ہے نہ نقصان۔ کاش کہ وائل بن حجر اطاعت کرتا میرے حکم کی۔

کہا وائل نے پس اُٹھایا مینے اپنا سر پھر بیٹھ گیا میں اور کہا مینے کہ سُن لیا مینے پس کیا حکم کرتا ہے تو مجھے تو کہا کہ۔

شعر

جا مدینہ کی طرف جو کھجوروں والا ہے۔ مستقل ہوکر۔ پس اختیار کر دین روزہ دار اور نمازی کا۔ جو محمدؐ ہیں بہتر بین رسل۔

پھر وہ بُت اوندھا گر گیا پس میں نے اوسکی گردن توڑی پھر روانہ ہوا میں یہاں تک کہ آیا میں مدینہ میں پس جبکہ دیکھا مجھے رسول اللہ نے تو قریب کیا مجھے اپنے اور میرے لیے چادر مبارک بچھادی اور منبر پر چڑھے آپ اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کر لیا پھر فرمایا کہ اے لوگو یہ وائل بن حجر ہے جو بہت دور سے تمہارے پاس آیا ہے اسلام کی طرف راغب ہوکر پس مینے کہا یا رسول اللہ مجھے آپکے ظہور کی خبر پہونچی اور میں بڑی حکومت میں تہا پس احسان کیا اللہ نے مجھپر کہ چھوڑ دیا مینے وہ سب اور اختیار کر لیا اللہ کا دین

علے ان رفضت ذلك كله واثرت
دين الله قال صدقت اللهم بارك
في وائل بن حجر وولده وولد
ولده انتهى وقال ابن عبد البر
قدم وائل ويكنى ابا هنيدة وكان
قيلا من اقيال حضرموت فلما
دخل عليه صلے الله عليه رحب
به وادناه من نفسه ودعى له فقال
اللهم بارك في وائل وولده وولد
ولده - واستعمل علے الاقيال
من حضرموت وكتب معه ثلث
كتب - منها هذا الكتاب الے
الاقيال العباهلة - نسخته هكذا
الى الاقيال العباهلة والارواع
المشابيب في التيعة شاة لا مقورة
الالياط ولا ضناك وانطوا الثبجة
وفي السيوب الخمس ومن زنى مم
بكر فاصقعوه مائة واستوفضوه
عاما ومن زنى مم ثيب فضرجوه
بالاضاميم ولا توصيم في الدين
ولا غمة في فرائض الله وكل مسكر
حرام ووائل بن حجر يترفل علے
الاقيال -

فرمایا کہ سچا ہے تو اے اللہ برکت دے وائل بن حجر
اور اوس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں انتہیٰ
اور کہا ابن عبد البر نے کہ آئے وائل اور کنیت اونکی
ابا ہنیدہ تھی اور وہ ایک سردار تھے سرداران حضرموت میں سے
پس جب پہونچے رسول اللہ کے پاس تو آپ نے
خوشی ظاہر فرمائی اور اپنے قریب کیا اور دُعا کی اون
کے لئے پس فرمایا کہ اے اللہ برکت دے وائل اور
اوس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں۔ اور عامل بنایا
اونکو اقیال حضرموت پر اور لکھے اون کے لئے
تین فرمان۔

اون میں ہی سے یہ فرمان ہے مستقل سرداروں کی
طرف۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ
(فرمان ہے) اپنے ملک میں رہنے والے رئیسوں اور
ذی وقار اور خوش رو سرداروں کی طرف کہ (زکوۃ کی) ہر
چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے نہ ایسی دبلی جس کی
کہال بدن سے لگی ہو اور نہ موٹی۔ اور دو تم زکوۃ میں اوسط
مال اور معدن میں پانچواں حصہ۔
اور جو شخص کہ زنا کرے کنواری سے تو مارو اوسکو سو
کوڑے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کر دو اور جو
زنا کرے نکاح شدہ سے تو رجم کرو اوسکو پتھروں سے
اور نہیں جائز ہے سستی اور شرم اللہ کے فرائض میں
اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور وائل بن حجر سردار ہیں
سب سرداروں پر۔

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئے ہیں

العباهلة - بباء موحدة مفتوحة	العباہلہ بار موحدہ مفتوحہ وہ پادشاہ جو برقرار رہیں

ملوك الذين اقروا علی ملكهم لا
يزالون عنه يقال عبهلت الناقة اذا
اطلقته لترعى متى شاءت - اروع
بفتح الهمزة وسكون المهملة وآخره
عين مهملة السادات وقيل هو
الذى يعجبك حسنه يقال امرأة
روعاء اى حسن الوجه - **مشابيب**
بفتح الميم والشين المعجمة - وكسر
الموحدة ثم التحتانية الساكنة ثم
الموحدة - الرجال الذين الوانهم
بيض وشعورهم سود وقيل الاذكياء
وقيل الروسأ والسادات - **التيعة**
قال فى النهاية اسم لادنى ما تجب
فيه الزكوة من الحيوان كالخمس
من الابل والاربعين من الغنم
وقيل الاربعون من الغنم قاله
فى الزبدة شرح الشفاء - **مقورة
الالياط** - الاقورار الاسترخاء
فى الجلود والالياط جمع ليط بكسر
اللام والتحتانية قشر العود شبه
به الجلد لالتزاقه باللحم المراد غير
مسترخية الجلود لهزالها - **ضناك**
بالكسر السمينة - انطوا - بالطاء المهملة
اى اعطوا ومنه فى القرأة الشاذة
انا انطيناك الكوثر - **الثبجة** - الثاء
المثلثة ثم الموحدة ثم الجيم اى
اعطوا الوسط فى الصدقة لا من

اپنے ملک پر نہ ہٹائے جاویں اوس سے بولا جاتا ہے
عبهلت الناقة جبکہ چھوڑ دے تو اسکو تاکہ چرتی پھرے
جہاں چاہے **اروع** بفتح ہمزہ وسکون را مہملہ
اور آخر میں عین مہملہ سردار و بعض نے کہا کہ وہ جس کا
حسن تجھے پسند آئے بولا جاتا ہے امرأۃ روعاء یعنی
خوبصورت چہرہ والی عورت۔
مشابیب بفتح میم وشین معجمہ اور کسر بار موحدہ
پھر یار تحتانیہ ساکنہ پھر بار موحدہ۔ وُہ آدمی جن کے
رنگ سپید ہوں اور بال سیاہ۔ اور بعض نے کہا
ہے کہ اذکیاء۔ ذی شعور۔ اور بعض نے کہا کہ سادات
اور رؤسا۔
التیعہ کہا نہایہ میں قلیل درجہ حیوانوں میں وجوب
زکوۃ کی تعداد کا جیسے کہ پانچ اونٹوں میں اور چالیس
بکریوں میں اور بعض نے کہا کہ اس کے معنی ہیں چالیس
بکریاں۔ بیان کیا ہے اسکو زبدہ شرح شفاء میں۔
مقورۃ الالیاط۔ الاقورار کھال کا ڈھیلا ہونا اور
لٹک جانا اور الیاط جمع ہے لیط کی بکسر لام وسکون
تحتانیہ۔ لکڑی کا چھلکہ (چھال) تشبیہ دیگئی کھال کے
ساتھ بوجہ اوس کے التزام کے گوشت سے مراد
یہ ہے کہ دُبلے پن کی وجہ سے اون کی کھالیں لٹکی
ہوئی نہ ہوں۔
ضناک۔ بالکسر موٹی۔ **انطوا**۔ طار مہملہ یعنے
دو تم۔ اور اسی سے ہے قرأۃ شاذہ میں۔ انا انطیناک الکوثر
(بجائے انا اعطیناک کے) **الثبجہ** ثار مثلثہ ثم بار
موحدہ پھر جیم یعنی دو تم مال متوسط زکوۃ میں نہ بہت
عمدہ مال اور نہ بالکل بُرا۔
السبیوب سین مہملہ اور یار تحتانیہ اور بار موحدہ۔

خيار المال ولا من رذالته - السيوب
بالسين المهملة والتحتانية والموحدة
الركاز - **قوله مم بكر فاصقعوه**
في لغة اليمن يبدلون لام التعريف
ميما فتكون راء بكر مكسورة بلا تنوين
لان اصله من البكر فلما ابدل اللام
ميما بقيت الحركة بحالها - فاصقعوه
اي اضربوه واصل الصقع الضرب
على الراس وقيل الضرب ببطن الكف
واستوفضوه - اي غربوه
واطردوه من وفضت الابل اذا
تفرقت - **فضرجوه بالاضاميم**
اي ادموه وارجموه بالحجارة فهو
جمع اضامة - **لا توصيم في**
الدين - اي صم الفترة والوهن
اي لا تفتروا في اقامة الحدود ولا
تحابوا فيها - **لا غمة في فرائض**
الله - اي لا تستروا ولا تخفوا فرائضه
دفعا للتهمة - **يترفل** - اي يتسود
ويترأس استعارة من ترفيل الثوب
وهو اسباغه واسباله - **قوله**
من زنى مم بكر فاصقعوه
مائة واستوفضوه عاما و
من زنى مم ثيب فضرجوه
بالاضاميم - اي اضربوا الزاني
بكر مائة وغربوه عاما وارجموا
الزاني ثيب - فاعلم ان التغريب هو

رکاز = معدن۔
قولہ مم بکر فاصقعوہ۔ لغت یمن مین بدلتے ہیں لام معرفہ
کو میم سے پس ہوگی را بکر کی مکسور بلا تنوین کے کیونکہ
اوس کی اصل من البکر ہے پس جب بدلا لام میم سے تو
باقی رہگئی حرکت اپنے حال پر۔ فاصقعوہ اسے مارو تم
اوسکو۔ اصل میں صقع سر پہ مارنے کو کہتے ہیں۔ اور
بعض نے کہا کہ مارنا ہتیلی سے (یعنی تھپیڑ مارنا)
واستوفضوہ۔ یعنی جلاوطن کردو اوسکو اور
بھگا دو۔ ماخوذ ہے وفضت الناقۃ سے بولا جاتا ہے
جبکہ وہ علحدہ ہو جائے۔
ضرجوہ بالاضامیم۔ یعنی خون آلود کرو اوسکو اور رجم
کرو پتھروں سے پس وہ جمع ہے اضامۃ کی۔
لا توصیم فی الدین۔ وصم سستی اور کاہلی یعنی نہ سستی
کرو اللہ کے حدود قائم کرنے میں اور نہ محبت کا
خیال کرو۔
لا غمۃ فی فرائض اللہ۔ یعنی مت چھپاؤ فرائض
اللہ کو تہمت دفع کرنے کے لیے۔
یترفل یعنی سردار ہے اور رئیس ہے۔ مشتق ہی
ترفیل الثوب سے جس کے معنے ہیں کپڑے کا لٹکانا
اور گھسیٹنا۔ (کیونکہ یہ علامت ہے سرداری کی)
قولہ من زنی یعنی جو کہ زنا کرے کنواری سے تو مارو
اوسے سو کوڑے اور جلاوطن کرو ایک سال اور جو
زنا کرے نکاح شدہ سے اوسکو رجم کرو پتھروں
سے۔ یعنی مارو کنواری سے زنا کرنے والے کے
سو کوڑے اور جلاوطن کردو اوسکو ایک سال اور
رجم کردو منکوحہ کے زانی کو۔ پس جان تو کہ تغریب کے
معنی ہیں نکال دینا زانی کو اپنی جگہ سے ایک سال کے

نفي الزاني عن محله سنة واليه ذهب
الشافعي ومالك وغيرهما واقل
مايطلق عليه اسم الغربة قيل
هو مسافة قصر - وحكى في البحر
عن علي وزيد بن علي والصادق
والناصر في احد قوليه ان التغريب
هو حبس سنة واجيب عنه بانه
مخالف لوضع التغريب - كيف وقد
شهر الاول من الصحابة الذين هم
اعرف لمقاصد الشارع فقد غرب
عمر رض من المدينة الى الشام و
غرب عثمان الى مصر وابن عمر امته
الى فدك - واختلف العلماء في
وجوب نفي الزاني البكر وعدم وجوبه
فادعى محمد بن نصر في كتاب
الاجماع الاتفاق على وجوب نفي
الزاني البكر الا عند الكوفيين قال
ابن منذر قسم رسول الله صلى الله
عليه وسلم في قصة العسيف انه
يقضي بكتاب الله تع ثم قال انه
عليه جلد مائة وتغريب عام و
هو المبين لكتاب الله تع وخطب
عمر بذلك على رؤس المنابر
وعمل به الخلفاء الراشدون ولم
ينكره احد فكان اجماعا وقد حكى
القول بذلك صاحب البحر عن
الخلفاء الاربعة وزيد بن علي

لئے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک
وغیرہ کا اور اقل مدت جسپر غربت کا اطلاق آسکتا ہے
کہا گیا ہے کہ وہ اوسقدر مسافت ہے جسمیں نماز
قصر پڑہی جاوے۔ اور نقل کیا ہے بحر میں علی اور
زید بن علی اور صادق سے اور ناصر کے ایک قول
کی رو سے کہ تغریب کے معنی ہیں قید کرنا ایک سال
اور جواب دیا گیا ہے اس کا اس طور سے کہ یہ
مخالف ہے وضع تغریب کے اور کیسے صحیح ہوے قول
جبکہ قول اول مشہور ہے صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو
زائد سمجھتے تھے مقاصد رسول اللہ کے اور شہر بدر کیا
ہے حضرت عمرؓ نے مدینہ سے شام کی طرف اور حضرت
عثمان نے مصر کی طرف اور ابن عمرؓ نے اپنی چھوکری
کو فدک کی طرف اور اختلاف کیا علماء نے کنواری کے
زانی کو شہر بدر کرنے کے وجوب اور عدم وجوب میں
پس دعوی کیا ہے محمد بن نصر نے کتاب الاجماع
میں زانی بکر کے شہر بدر کرنے پر اتفاق علماء کا مگر کوفیین
کے نزدیک کہا ابن منذر نے کہ قسم کہائی تھی رسول اللہ
نے قصہ عسیف میں کہ آپ حکم کرینگے کتاب اللہ کے
موافق۔ پھر فرمایا کہ اسپر سو کوڑے ہیں اور ایک
سال کے لئے جلاوطنی اور یہی ظاہر ہے کتاب اللہ
سے اور خطبہ پڑہا اسپر حضرت عمر نے برسر ممبر اور
عمل کیا اسپر خلفاء راشدین نے اور نہیں انکار
کیا اوسکا کسی نے پس ہو گیا اجماع اور اسی قول کو
حکایت کیا ہے صاحب بحر نے خلفاء اربعہ اور زید
بن علی اور صادق اور ابن ابی لیلے اور ثوری اور
امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحق
اور امام یحیی وغیرہ کا اور ایک قول کی رو سے یہی

والصادق وابن ابی لیلے والثوری واو
مالك والشافعي واحمد واسحق
والامام یحیی واحد قولی الناصر
وحکے عن القاسمیة وابی حنیفة
وحماد ان التغریب والحبس غیر
واجبین واستدل لهم بقوله اذ لم
یذکرا فی آیة الجلد وبقوله صلے الله
علیه وسلم اذا زنت امة احدکم
فلیجلدها - الحدیث وظاهر احادیث
التغریب انه ثابت فی الذکر والانثے
والیه ذهب الشافعي وقال مالك
والاوزاعی لا تغریب علے المرأة
لانها عورة وهو مروی عن امیر
المؤمنین علے رض وظاهرها انه لا
فرق بین الحر والعبد والیه ذهب
الثوری وداؤد والطبری والشافعی
فی قول له والامام یحیی - وقد ذهب
بعضهم الی انه ینصف فی حق الامة
والعبد قیاسا علے الحد وهو قیاس
صحیح وفی قول للشافعی انه لا ینصف
فیهما وذهب مالك واحمد بن حنبل
واسحق والشافعی فی قول له وهو
مروی عن الحسن الی انه لا تغریب
للرق واستدلوا بحدیث اذا زنت امة
احدکم المتقدم - واما فی زانی
الثیب فالرجم مجمع علیه وحکے
فی البحر عن الخوارج انه غیر واجب

مذہب ہے ناصر کا اور حکایت کی گئی قاسمیہ اور امام
ابوحنیفہ اور حماد سے یہ کہ جلاوطنی اور حبس دونو غیر واجب
ہیں اور استدلال اونکا قول اللہ کا ہے آیۃ جلد میں
کہ اذ لم یذکرا۔ اور قول رسول اللہ کا اذا زنت الخ یعنی
جب زنا کرے تم میں سے کسی کی چھوکری تو چاہیئے کہ
کوڑے مارے اوسے الحدیث۔

اور ظاہر اون سب احادیث کا جو جلاوطنی کی بابت ہیں
دال ہے اس امر پر کہ وہ ثابت ہے ہر دو عورت سب
کے حق میں اور یہ مذہب ہے امام شافعی کا اور کہا
امام مالک اور اوزاعی نے کہ نہیں ہے جلاوطنی عورت
کے لئے کیونکہ اوس کے لئے ستر ضروری ہے اور
یہی مروی ہے امیر المومنین علی رض سے۔ اور نیز ظاہر احادیث
مذکورہ دال ہے اس امر پر کہ کوئی فرق نہیں اس
حکم میں حر اور عبد کا اور یہی مذہب ہے ثوری اور داؤد
اور طبری اور امام شافعی کا ایک قول کی رو سے اور
امام یحیی کا۔

اور بعض کا مذہب ہے کہ یہ سزا نصف کیجاوے
چھوکری اور غلام کے حق میں۔ قیاس کیا ہے حدود
پر اور یہ قیاس صحیح ہے اور امام شافعی کا ایک قول
ہے کہ ان دونو کے حق میں بھی تنصیف نہ کی جاوے۔
اور گئے ہیں امام مالک اور امام احمد اور اسحق اور
امام شافعی ایک قول میں اور یہی مروی ہے حسن بصری
سے کہ غلام کیلئے جلاوطنی نہین ہے۔ اور استدلال
لائے ہیں حدیث اذا زنت سے جو اوپر گذر گئی۔

لیکن زانی منکوحہ کے بارہ میں پس رجم ہے
باتفاق علماء اور نقل کیا ہے بحر میں خوارج سے
کہ وہ غیر واجب ہے۔ اور اسیطرح نقل کیا ہے

وكذلك حكاه عنهم ايضا ابن العربي
وحكاه ايضا عن بعض المعتزلة
كالنظام واصحابه ولا مستند لهم
الا انه لم يذكر في القرآن وهذا باطل
فانه قد ثبت بالسنة المتواترة المجمع
عليها وايضا هو ثابت بنص القرآن
لحديث عمر عند الجماعة انه قال
كان مما انزل على رسول الله صلى
الله عليه وسلم آية الرجم فقرأناها
ووعيناها ورجم رسول الله صلى الله
عليه وسلم ورجمنا بعده ونسخ
التلاوة لا يستلزم نسخ الحكم كما
اخرجه ابو داؤد من حديث ابن
عباس وقد اخرج احمد والطبراني
في الكبير من حديث ابي امامة بن
سهل عن خالته العجماء ان فيما
انزل الله من القرآن - ان الشيخ
والشيخة اذا زنيا فارجموهما
البتة بما قضيا من اللذة واخرجه
ابن حبان في صحيحه من حديث
ابي بن كعب بلفظ كانت سورة
الاحزاب توازي سورة البقرة
وكان فيها آية الرجم - الشيخ والشيخة
الحديث وقيل يجمع الجلد مع الرجم
ذهب اليه جماعة من العلماء منهم
العترة واحمد واسحق وداؤد
الظاهري وابن المنذر وذهب مالك

اونسے ابن عربی نے بھی اور یہی منقول ہے بعض
معتزلہ سے جیسے نظام اور اوس کے اصحاب اور کوئی سند
نہیں ہے اونکی مگر یہ کہ نہیں ذکر کیا گیا اسکا قرآن میں
اور یہ باطل ہے کیونکہ وہ ثابت ہے سنت متواترہ سے
جسپر اتفاق ہے علماء کا۔ اور بھی یہ ثابت ہے نص
قرآن سے بوجہ حدیث عمرؓ کے جس کی تخریج
کی ہے سب اصحاب سنن نے کہ اونہوں نے کہا
کہ آیت رجم اون آیتوں میں سے ہے جو اُتریں رسول اللہ
پر پس پڑہا ہم نے اوسکو اور یاد رکہا ہم نے اوسکو اور
رجم کیا رسول اللہ نے اور رجم کیا ہم نے آپ کے
بعد اور نسخ تلاوت کا نہیں لازم ہے نسخ حکم کو جیسے کہ
تخریج کی ابو داؤد نے حدیث ابن عباس سے اور
تخریج کی ہے امام احمد اور طبرانی نے کبیر میں حدیث
ابی امامہ بن سہل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی خالہ
عجماء سے کہ اللہ نے جو قرآن اُتارا ہے اوسی میں
سے ہے یہ آیت کہ ان الشیخ والشیخۃ الخ کہ بوڑہا اور
بوڑھیا جبکہ زنا کریں تو رجم کرو دونوکو ضرور اوس کے
عوض میں جو حاصل کی تہی اونہوں نے لذت اور تخریج
کی ہے اس کی ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابی بن
کعب کی حدیث سے کہ سورہ احزاب برابر تہی سورۂ
بقر کے اور تہی اوس میں آیت رجم کی کہ الشیخ والشیخۃ
الحدیث۔
اور بعض نے کہا ہے کہ جمع کیا جاوے کوڑے مارنا
بہی رجم کے ساتہ گئی ہے اس کی طرف ایک جماعت
علماء کی اون ہی میں سے عترت ہیں اور امام احمد اور
اسحق اور داؤد ظاہری اور ابن منذر اور گئے ہیں امام
مالک اور حنفیہ اور شافعیہ اور جمہور علماء اس بات کی

والحنفية والشافعية وجمهور العلماء الى انه لا يجلد بل يرجم فقط وهو مروي عن احمد بن حنبل و تمسكوا بحديث سمرة في انه صلى الله عليه وسلم لم يجلد ماعزا بل اقتصر على رجمه قالوا وهو متاخر عن احاديث الجلد فيكون ناسخا۔

طرف کہ کوڑے نہیں مارے جاویں بلکہ صرف رجم کی جاوے فقط اور یہی مروی ہے امام احمد بن حنبل سے اور استدلال لائے ہیں وہ سمرہ کی حدیث سے کہ رسول اللہ نے نہیں کوڑے مارے ماعز کو بلکہ اقتصار کیا اوس کے رجم پر کہا علمائنے اور یہ قصہ متاخر ہے احادیث جلد سے۔ کوڑے مارنا پس ہوگا یہ ناسخ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوفد غامد وهم عشرة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وفد غامد کو اور وہ دس آدمی تھے

قال في زاد المعاد قال الواقدي وقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم وفد غامد سنة عشر وهم عشرة فنزلوا ببقيع الغرقد وهو يومئذ اثل ثم انطلقوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وخلفوا عند رحالهم احدثهم سنا فنام عنه واتى سارق فسرق عيبة لاحدهم فيها اثواب له وانتهى القوم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلموا عليه واقروا له بالاسلام وكتب لهم كتابا فلم يذكر لفظه وقال لهم من خلفتم في رحالكم قالوا احدثنا سنا يا رسول الله قال فانه قد نام عن متاعكم حتى اتى آت فاخذ عيبة احدكم فقال رجل من القوم ما لاحد من القوم عيبة غيري فقال صلى

ذکر کیا زاد المعاد میں کہ کہا واقدی نے کہ آئے رسول اللہ کے پاس سنہ ۱۰ ہجری میں قبیلہ غامد کے ایلچی اور وہ دس آدمی تھے پس اترے وہ بقیع غرقد میں اور وہاں آجکل جھاؤ کی جھاڑی ہے۔ پھر گئے وہ رسول اللہ کی خدمت میں اور چھوڑ دیا اپنے سامان میں اونہوں میں سے سب چھوٹی عمر والے کو پس سو گیا وہ اور آیا چور پس چرالی اونہیں سے ایک کی گٹھڑی جس میں اوس کے کپڑے تھے اور پہونچے وہ سب رسول اللہ کے پاس پس سلام کیا آپ کو اور اقرار کیا اسلام کا اور لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان پس نہیں ذکر کیے اوس کے لفظ۔

اور پوچھا اونسے رسول اللہ نے کس کو چھوڑا ہے تم نے اپنے سامان میں کہا ہم میں سے چھوٹی عمر والے کو یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ وہ سو گیا تمہارے سامان سے اور ایک چور آیا جو تم میں سے ایک شخص کی گٹھڑی لے گیا اون میں سے ایک شخص نے کہا کہ میرے سوا کسی کی گٹھڑی نہیں ہے پس فرمایا

الله عليه وسلم قد اخذت وردت الى موضعها فرجع القوم سراعا حتى اتوا رواحلهم فسالوا عن صاحبهم الخبر قال فرغت من نومي ففقدت العيبة فقمت في طلبها فاذا رجل قد كان قاعدا فلما رآني صار يعدو مني فلما انتهيت الى حيث انتهى فاذا اثر حفر واذا هو قد غيب العيبة فاستخرجتها قالوا نشهد انه رسول الله قد اخبرنا باخذها وانها قد ردت فرجعوا اليه صلى الله عليه وسلم واخبروه وجاء الغلام الذي خلفوه فاسلم وامر النبي صلى الله عليه وسلم ابي بن كعب فعلمهم قرآنا واجازهم كما يجيز الوفود وانصرفوا

قال ابن الاثير في ترجمة عمير ابن الحارث الازدي انه روى ابن شاهين باسناده عن اسمعيل ابن خالد الازدي عن ابيه عن حضيرة بن عبد الله عن ابي الظبيان عمير بن الحارث الازدي انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم في نفر من قومه منهم حجر بن المرقع - ابو سبرة و مخنف وعبد الله ابنا سليم وعبد شمس بن عفيف سماه النبي صلى الله عليه وسلم عبد الله وجندب بن زهير وجندب بن كعب والحارث بن الحارث

رسول اللہ نے لیلی گئی وہ گٹھڑی اور اپنی جگہ واپس لائی گئی پس لوٹے وہ سب جلدی سے یہانتک کہ پہونچے اپنے مقام پر پس پوچھا اپنے ساتھی سے حال کہا کہ جب میں اپنی نیند سے جاگا تو گٹھڑی کو گما ہوا پایا میں اوسے ڈہونڈنے چلا تو ایک شخص بیٹھا ہوا تھا جب اوس نے مجھے دیکھا تو بھاگ گیا جب میں ہاں پہونچا جہاں وہ بیٹھا تھا تو مینے گٹھڑی کا نشان دیکھا جہاں اوس نے وہ گٹھڑی چھپادی تھی پس نکالا مینے اوسکو کہا اون سب نے کہ گواہی دیتے ہیں ہم کہ وہ رسول ہیں اللہ کے خبر دی تھی اونہوں نے اوس کے لیئے جانے کی اور یہ کہ وہ لوٹا لیگئی پس لوٹے وہ سب رسول اللہ کی طرف اور خبر دی اونکو اور آیا وہ لڑکا جسکو اونہوں نے پیچھے چھوڑ دیا تھا پس اسلام لایا وہ اور حکم دیا رسول اللہ نے ابی بن کعبؓ کو پس سکھایا اونکو قرآن اور انعام دیا آپ نے اونکو جیسکہ دیا کرتے تھے قاصدوں کو اور لوٹ گئے وہ سب کہا ابن اثیر نے عمیر بن حارث ازدی کے ترجمہ میں کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے اپنی سند سے اسمعیل بن خالد ازدی سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ حضیرہ بن عبد اللہ سے وہ ابی الظبیان عمیر بن حارث ازدی سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ اون میں سے حجر بن مرقع تھے اور ابو سبرہ اور مخنف اور عبد اللہ بن سلیم اور عبد شمس بن عفیف جن کا نام رکھا رسول اللہ نے عبد اللہ اور جندب بن زہیر اور جندب بن کعب اور حارث بن حارث اور زہیر بن محشی اور حارث بن عامر پس کہا رسول اللہ نے

بن الحارث و نزهير بن المحشي والحارث
بن عامر فكتب النبي صلى الله عليه وسلم
لهم كتابا۔
اما بعد فمن اسلم من غامد فله
ما للمسلم حرم ماله ودمه ولا
يعشر ولا يحشر۔ واخرج ابو موسى
لا يحشر واولا يعشر واوله ما اسلم
من ارضه۔ **اقول** هذا هو
الكتاب الذي ذكر قصته في زاد
المعاد ولم يذكر لفظه لانه صلى الله
عليه وسلم سمى في كتابه هذا قبيلة
غامد وعادتهم ان يفدون عليه مرة
واحدة وايضا اصحاب الوفد ههنا
عشرة كما قاله صاحب زاد المعاد
والله اعلم۔

اون کے لیے فرمان۔
بعد حمد کے پس جو اسلام لائے قبیلہ غامد میں سے
پس اوس کے لیے ہیں وہ منافع جو مسلمان کے لیے ہیں حرام
ہے اوسکا مال اور اوس کی جان نہ عشر لیا جائے اور نہ جمع
کیا جائے لشکر بنانے کو اور تخریج کی ابو موسیٰ نے۔ لا یحشروا
الخ۔ دلفظ جمع اور معاف ہے اوس کو وہ زمین جو اسلام
لانے وقت اوس کے قبضہ میں تھی۔
کہتا ہوں میں کہ یہ وہی فرمان ہے جسکا قصہ زاد المعاد
میں مذکور ہے لیکن اوس کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے کیونکہ
رسول اللہ نے نام لیا ہے اپنے فرمان میں قبیلۂ غامد کا
اور عادت عرب کی یہ تھی کہ ایک قبیلہ کے ایک
ہی مرتبہ آتے تھے اور نیز اصحاب وفد اس قصہ
میں بھی دس ہی ہیں۔
جیسے کہ کہا ہے صاحب زاد المعاد نے واللہ اعلم

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوفد ثقيف

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وفد ثقیف کو

ذكر في المواهب وقدم عليه صلى الله
عليه وسلم وفد ثقيف بعد قدومه
من تبوك وكان من امرهم انه صلى
الله عليه وسلم لما انصرف من
الطائف قيل له يا رسول الله ادع
على ثقيف فقال اللهم اهد ثقيفا
وائت بهم ولما انصرف عنهم اتبع
اثره عروة بن مسعود حتى ادركه
فاسلم وسأله ان يرجع الى قومه

ذکر کیا ہے مواہب میں کہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں وفد
ثقیف آپ کے تبوک سے واپسی کے بعد اور اون کا
قصہ اس طرح ہے کہ جب رسول اللہ لوٹے طائف سے
تو آپ سے عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ بد دعا کیجیے ثقیف
کے لیے پس کہا کہ اے اللہ ہدایت کر قبیلہ ثقیف کو
اور لا اونکو یعنی اسلام لانے کی غرض سے اپس جب کہ
لوٹے وہاں سے تو آپ کے پیچھے چلے عروہ بن مسعود یہاں تک کہ آپ
کو پالیا پس اسلام لائے اور پوچھا آپ سے کہ لوٹ جاؤں میں
اپنی قوم کی طرف اسلام سے کر پس جب اونپر ظاہر ہوئے

کتاب لوفد ثقیف

بالاسلام فلما اشرف لهم على
علية وقد دعاهم الى الاسلام
واظهر لهم دينه رموه بالنبل
من كل وجه فاصابه سهم فقتله ثم
اقام ثقيف بعد قتله اشهرا ثم انهم
استمروا فيما بينهم ورأوا انهم لاطاقة
لهم بحرب من حولهم من العرب وقد
بايعوا واسلموا فاجمعوا ان يرسلوا
اليه صلى الله عليه وسلم فبعثوا
عبد ياليل بن عمرو بن عمير ومعه
اثنان من الاحلاف الحكم بن عمرو
وشرحبيل بن غيلان وثلثة من
بني مالك عثمان بن ابي العاص
واوس بن عوف ونمير بن جرشة
فلما قدموا ضرب عليهم قبة من
ناحية المسجد وكان خالد بن سعيد
بن العاص هو الذي يمشي بينهم
وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى اسلموا واكتتبوا كتابهم وكان
خالد هو الذي كتبه وكان فيما
سئلوا رسول الله ان يدع لهم الطاغية
وهي اللات لا يهدمها ثلث سنين
فابى صلى الله عليه وسلم عليهم الا
ان يبعث ابا سفيان بن حرب والمغيرة
ابن شعبة يهدمانها وكان فيما سألوا
ان يعفيهم من الصلوة فقال صلى
الله عليه وسلم لاخير في دين لا صلوة

ایک جہروکے سے اور بلایا اونکو اسلام کی طرف اور
ظاہر کیا اونپر اپنا دین تو اونہوں نے تیر مارے یہانتک
کہ انکو ایک تیر لگا جس سے وفات ہوئی۔ پھر چند ماہ ان
کے قتل کے بعد ثقیف بدستور اپنی حالت پر رہے
پھر جب اونہوں نے دیکھا کہ اون کے گرد اگرد جو عرب
ہیں اور جو اسلام لے آئے ہیں اور جنہوں نے کہ
بیعت کرلی ہے اون سے لڑنے کی ان میں طاقت
نہیں ہے تو اتفاق کیا اس بات پر کہ بھیجیں قاصد
رسول اللہ کی طرف پس بھیجا عبد یالیل بن عمرو بن عمیر
کو اور اون کے ساتھ دو آدمی اپنے حلیفوں میں سے
حکم بن عمرو اور شرحبیل بن غیلان اور تین آدمی قبیلہ
بنی مالک سے عثمان بن ابی العاص اور اوس بن عوف
اور نمیر بن جرشہ۔ پس جب یہ آئے تو ان کے لئے
مسجد میں خیمہ کھڑا کیا گیا اور تھے خالد بن العاص جو
درمیانی تھے گفتگو میں رسول اللہ اور اون کے
درمیان۔ یہانتک کہ وہ اسلام لائے اور فرمان لکھوانا
چاہا اور خالد نے ہی یہ فرمان لکھا تہا۔ اور اونہوں نے
جو رسول اللہ سے چاہا تھا اون میں سے یہ بھی تہا کہ اونکا
بت لات تین سال تک اون کے لیے رہنے دیں
اور اوسکو توڑیں نہیں پس انکار کیا رسول اللہ نے
مگر یہ کہ بھیجیں ابو سفیان بن حرب اور مغیرہ بن شعبہ کو
اوس کے توڑنے کے لیے اور یہ خواہش کی تھی کہ
نماز اونکو معاف کردیں پس فرمایا رسول اللہ نے
نہیں ہے بھلائی اوس دین میں جس میں نماز نہیں ہے
پس جب وہ اسلام لائے اور اون کے لیے فرمان
لکھا گیا تو امیر بنایا اونپر عثمان بن ابی العاص کو جو سب
سے چھوٹے تھے لیکن قرآن سیکھنے اور اسلام کی

فیہ فلما اسلموا وکتب لہم الکتاب
امر علیہم عثمان بن ابی العاص وکان
من احدثہم سنا لکنہ کان من
احرصہم علی التفقہ فی الاسلام و
تعلم القرآن فرجعوا الی بلادھم
ومعہم ابو سفیان بن حرب والمغیرۃ
ابن شعبۃ لہدم الطاغیۃ فلما دخل
المغیرۃ علیہا علاھا یضربہا بالمعول
وخرج نساء ثقیف حسرا یبکین
علیہا واخذ المغیرۃ بعد ان کسرھا
مالہا وحلیہا وکان کتاب رسول اللہ
صلعم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی
المؤمنین ان عضاہ وج وصیدہ
حرام۔ لا یعضد من وجد یفعل
شیئا من ذلک فانہ یجلد وتنزع
ثیابہ فان تعدی ذلک فانہ یوخذ
فیبلغ النبی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم
وھذا امر النبی محمد رسول اللہ و
کتب خالد بن سعید بامر محمد بن
عبد اللہ فلا یتعداہ احد فیظلم
نفسہ فیما امر بہ محمد رسول اللہ۔
ھکذا ذکرہ شیخ الدحلان فی سیرتہ
وغیر واحد من اصحاب السیر ھکذا
ولہ ذکر فی طبقات محمد بن سعد
فی ترجمۃ خالد بن سعید بن العاص

معلومات حاصل کرنے میں سب سے زائد حریص تھے
پس واپس ہوئے وُہ اون کے ہمراہ ابو سفیان بن حرب
اور مغیرہ بن شعبہ تھے بت توڑنے کے لیے پس جب
مغیرہ وہاں گئے تو مارا اوسکو تیر اور ثقیف کی عورتیں
اوسپر افسوس کرکے روتی تھیں اور مغیرہ نے
اوس کو توڑنے کے بعد اوس کا مال اور زیور لیلیا۔ اور تھا
رسول اللہ کے فرمان میں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤمنین کی طرف۔ خاردار درخت
وادی وج کے اور وہاں کا شکار حرام ہے نہ کاٹا جائے
کچھ۔ جو شخص کہ ان امور منہی عنہ کا مرتکب پایا جاوے
تو چاہیے کہ اوسے کوڑے مارے جاویں اور چھین
لیے جائیں اوس کے کپڑے اور جو حجت کرے اس
بارہ میں پس اوس کو پکڑ لیا جائے اور پہونچایا جائے
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔
یہ حکم ہے محمد رسول اللہ کا۔ اور لکھا ہے اسکو خالد
بن سعید نے محمد بن عبد اللہ کے حکم سے۔ پس
چاہیے کہ نہ ظلم کرے کوئی اپنے نفس پر اوس چیز میں
جس کی بابت حکم کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے۔

اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو شیخ الدحلان نے اپنی سیرت
میں اور بہت سے اصحاب سیر نے بھی اسیطرح ذکر
کیا ہے۔ اور اس کا ذکر ہے محمد بن سعد کے طبقات
میں عثمان بن ابی العاص کے ترجمہ میں جن کو اونپر امیر بنایا
تھا اور وہ سب سے چھوٹے تھے اور خالد بن سعید بن العاص کے ترجمہ
میں جیسے کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن عمر نے کہا کہ
حدیث بیان کی مجھ سے جعفر بن محمد بن خالد

عثمان بن ابی العاص وقد امرہ علیھم وکان احدثھم سنا و ۴

فقال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنی جعفر بن محمد بن خالد عن محمد بن عبد الله بن عمرو بن عثمان بن عفان قال اقام خالد بعد ان قدم من ارض الحبشة مع رسول الله صلعم بالمدینة وکان یکتب له وهو الذی کتب کتابا لوفد التقیف وهو الذی مشی فی الصلح بینہم وبین رسول الله صلعم۔

عضاہ - بمهملة مكسورة ثم معجمة وآخره هاء لا تاء شجر ذی شوك -

وج بفتح الواو وشد الجیم واد بالطائف لا بلد به وغلط الجوهری حیث قاله بلد کذا فی القاموس -

نے محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان سے روایت کرکے کہا کہ خالد حبشہ کی واپسی کے بعد رسول اللہ کے پاس ٹھہرے مدینہ میں اور وہ آپ کے کاتب تھے۔

اور وہی ہیں جنہوں نے وفد ثقیف کا فرمان لکھا اور یہی اون کے اور رسول اللہ کے درمیان ثالث تھے صلح کی گفتگو میں۔

عضاہ - عین مہملہ مکسورہ پھر ضاد معجمہ اور آخر میں ہا ہوز نہ تا فوقانیہ - ایک درخت کانٹوں دار -

وج - بفتح واؤ اور تشدید جیم ایک طائف کے جنگل کا نام ہے نہ شہر کا اور غلطی کھائی ہے جوہری نے کہ کہا ہے اوسکو شہر - اسی طرح ہے قاموس میں -

المسائل

مسائل

قوله وضرب علیہم قبة فی المسجد - یفید جواز انزال المشرك فی المسجد لا سیما اذا کان یرجو اسلامه وتمکینه من سماع القرآن ومشاهدة اهل الاسلام وعباداتهم **قوله امر علیهم** یستفاد منه ان المستحق لامارة القوم اما منهم افضلهم واعلمهم بکتاب الله وافقههم واحرصهم فی دینه ولو کان من احدثهم سنا -

قوله الا ان یبعث ابا سفیان

قولہ وضرب علیہم قبۃ فی المسجد - فائدہ دیا اس قول نے اس بات کا کہ جائز ہی مشرک کا اُتارنا مسجد میں خاصکر جبکہ اُمید ہو اوس کے اسلام لانے کی اور اس بات کی کہ جگہ پکڑے گا اسلام اوس کے دل میں قرآن کے سننے اور اہل اسلام اور اون کی عبادات کے دیکھنے سے - **قولہ** امر علیہم معلوم ہوتی ہے اس سے یہ بات کہ مستحق امارت قوم کے لئے وہ ہے جو اون میں سب سے زائد جاننے والا اور سمجھنے والا ہو کتاب اللہ کو اور حریص ہو دین میں - اگرچہ عمر میں سب سے چھوٹا ہو -

قولہ الا ان یبعث ابا سفیان - فائدہ دیا اس نے مواضع الشرک کے گرائے جانے کے جواز کا - وہ جو بنائے

يفيد جواز هدم مواضع الشرك
التي تتخذ بيوتا للطواغيت وهدمها
احب الى الله ورسوله وانفع للاسلام
والمسلمين وهذا حال المشاهد المبنية
على القبور التي تعبد من دون الله
ويشرك بأربابها مع الله لا يحل ابقاءها
في الاسلام ويجب هدمها ولا يصح
وقفها والوقف عليها وللامام ان
يقطعها واوقافها لجنود الاسلام
ويستعين بها على مصالح المسلمين
كما اخذ النبي صلى الله عليه وسلم
اموال بيوت هذه الطواغيت
وصرفها في مصالح الاسلام وكان
يفعل عندها ما يفعل عند هذه
المشاهد سواء من النذور لها
والتبرك بها والتمسح بها وتقبيلها
واستلامها وهذا كان شرك
القوم بها ولم يكونوا يعتقدون
انها خلقت السموات والارض
بل كان شركهم بها كشرك اهل
الشرك من ارباب المشاهد في
زماننا بعينه- اعاذنا الله منه

قوله عضاه وج وصيده حرام- اختلف فيه هل هو حرم
يحرم صيده وقطع شجره فالجمهور
على انه لا يحرم ذلك لانه ليس في
البقاع حرم الا حرم مكة والمدينة

جاتے ہیں گھر بتوں کے لئے مندر) اور اوس کا گرانا
بہت محبوب ہے اللہ اور اوس کے رسول کو اور نافع
ہے اسلام اور مسلمانوں کے لئے- اور یہی حال ہے
اور عمارات کا جو بنائی جاتی ہیں قبروں پر جو پوجے جاتے
ہیں اللہ کے سوا اور شریک کیا جاتا ہے قبروں والوں
کو اللہ کے ساتھ- نہیں جائز ہے اوسکا باقی رکھنا
اسلام میں اور واجب ہے اونکا گرانا اور نہیں صحیح ہے
اونکا وقف اور نہ اونپر وقف- اور امام کو چاہیے کہ
جاگیر میں دیدیں وہ اور اون کے اوقاف مسلمان لشکروں
کو اور صرف کریں اوسکو مصالح مسلمین پر جیسے کہ
لیلیا رسول اللہ نے ان مندروں کا مال اور خرچ کیا
اوسکو مصالح مومنین میں-

اور اون مندروں میں بھی یہی ہوتا تھا جو ہوتا ہے ان
زیارت گاہوں پر یعنی اونپر نذریں چڑہانا اونسے تبرک
حاصل کرنا اونکو چھونا اور چومنا چاٹنا-

اور یہی تھا شرک اون کفار کا اون بتوں کے ساتھ
نہ یہ کہ وہ اعتقاد رکھتے تھے اس بات کا کہ ان بتوں نے
پیدا کیا ہے آسمان زمین بلکہ اونکا شرک بالکل ہمارے
زمانہ کے زیارت گاہوں پر جانے والوں کے شرک
کی طرح تھا- اللہ اس سے ہم کو بچائے

قولہ عضاہ وج وصیدہ حرام- اختلاف ہے اس میں
کہ کیا وادی وج حرم ہے اور حرام ہے اوسکا شکار اور وہاں
کے درخت کاٹنا پس جمہور کا مذہب یہ ہے کہ وہ حرم
نہیں ہے کیونکہ دنیا میں مکہ اور مدینہ کے سوا اور کوئی
حرم نہیں ہے- اور مخالفت کی ہے اون کی حرم مدینہ
کی بابت پس حلال کیا ولا کا شکار اور وہاں کے
درختوں کا کاٹنا اور اسکے حرم ہونے پر حجت ہیں

وخالفهم ابو حنيفة في حرم المدينة فابلم صيده وقطع شجره وهو محجوج بالاحاديث الصحيحة في البخاري وغيره وقال الشافعي في احد قوليه وج حرم يحرم صيده وشجره وهذا هو القول الجديد عنه واحتج لهذا القول بحديثين احدهما هذا الكتاب واجاب عنه الجمهور بضعفه اذ ذكره ابن اسحق بلا سند والثاني حديث عروة بن الزبير عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان صيد وج وعضاهه حرم محرم الله رواه الامام احمد وابو داود ولكن في سماع عروة عن ابيه نظر وان كان قد راٰه فاصحاب الحديث نفوا سماعه منه

احادیث صحیحہ جو بخاری وغیرہ میں ہیں اور کہا امام شافعی نے اپنے ایک قول میں کہ وج حرم ہے حرام ہے وہاں کا شکار اور وہاں کے درخت اور یہ قول جدید ہے اونکا اور حجت اس قول کی دو حدیثیں ہیں اول یہ حدیث فرمان کی اور جواب دیا ہے جمہور نے اسکا کہ یہ ضعیف ہے کیونکہ ذکر کیا ہے اسکو ابن اسحق نے بلا سند۔

اور دوسری حدیث عروہ بن زبیر کی وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ وادی وج کا شکار اور وہاں کے خار دار درخت حرم ہیں حرام کیے ہوئے اللہ کے روایت کیا اس کو امام احمد اور ابو داؤد نے ولیکن اس میں کلام ہے کہ عروہ نے اپنے باپ سے حدیث سُنی یا نہیں اگرچہ اونہوں نے دیکھا ہو اپنے باپ کو پس اصحاب صحیح نے انکار کیا ہے اون کے سماع کا اون کے والد سے۔

هذا وصية من آدم ابو البشر الى جميع ذريته

یہ وصیت ہے آدم ابو البشر کی جانب سے اپنے تمام اولاد کی جانب

وصیت نامہ از آدم علیہ السلام

قال الحافظ يروى عن سليمان الاشج صاحب كعب الاحبار عن كعب الاحبار ان الخضر كان وزير ذي القرنين وانه واقف معه على جبل الهند فرأى ورقة مكتوب فيها۔

بسم الله الرحمن الرحيم من آدم ابي البشر الى ذريته ۔ اوصيكم

کہا حافظ نے کہ روایت ہے سلیمان اشج سے جو شاگرد ہیں کعب الاحبار کے وہ روایت کرتے ہیں کعب الاحبار سے کہ خضر جو وزیر تھے ذو القرنین کے وہ کھڑے ہوے تھے اون کے ساتھ ہند کے پہاڑ پر دفعتاً کوہ سراندیب پس دیکھا ایک ورق جسمیں لکھا ہوا تھا کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم وصیت ہے آدم ابو البشر کی جانب سے اونکی اولاد کے نام وصیت کرتا ہوں

بتقوى الله واحذركم من كيد عدوي وعدوكم ابليس فانه انزلني هنا۔

میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور ڈراتا ہوں تم کو میرے اور تمہارے دشمن کے مکر سے جو ابلیس ہے کیونکہ اوسی نے مجھے یہاں اُتارا ہے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى هرقل ملك الروم

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے ہرقل پادشاہ روم کی طرف

وكتب صلى الله عليه وسلم الى قيصر المدعو بهرقل ثم قال بعد تمام الكتاب من ينطلق بكتابي هذا الى هرقل وله الجنة فقالوا وان لم يصل يا رسول الله قال وان لم يصل فاخذه دحية بن خليفة الكلبي وتوجه به الى مكان فيه هرقل وهو بيت المقدس كما هو الصحيح۔ ونسخة الكتاب۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد رسول الله۔ عبد الله ورسوله الى قيصر صاحب الروم السلام على من اتبع الهدى اما بعد فاني ادعوك بداعية الاسلام اسلم تسلم يؤتك الله اجرك مرتين فان توليت فعليك اثم الاريسين ويا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم ان لا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله۔ فان تولوا فقولوا

اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کی طرف فرمان جسکا نام ہرقل تھا پھر فرمان ختم ہونے کے بعد فرمایا کہ کون لیجاتا ہے یہ میرا خط ہرقل کی طرف اور بعوض اس کے اوس کے لیے جنت ہے صحابہ نے پوچھا اور اگرچہ وہاں نہ پہونچے یا رسول اللہ فرمایا ہاں اگرچہ نہ پہونچے پس لیا اوسکو دحیہ بن خلیفہ کلبی نے اور روانہ ہوئے قیصر کے رہنے کی جگہ کی طرف اور وہ بیت المقدس تھا جیسے کہ یہی ثابت ہوا ہے صحیح روایت سے۔

اور نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے۔ جو اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول ہیں قیصر شاہ روم کی طرف۔ سلام اوس شخص پر جس نے پیروی کی ہدایت کی۔ بعد حمد کے بلاتا ہوں میں تجھے دعوت اسلام کی طرف اسلام لا سلامت رہیگا۔ دیگا اللہ تجھے ثواب دوہرا پس اگر انکار کیا تو نے تو تجھی پر ہے گناہ کاشتکاروں کا یعنی تیری قوم کے تمام آدمیوں کا۔ اور اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کی طرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں یہ کہ نہیں عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک بناویں اوسکا کسی کو اور نہ بناوے بعض ہمارا بعض کو صاحب اللہ کے سوا پس اگر اعراض کریں وہ تو کہدو اوسے کہ گواہ ہوجاؤ تم اس بات پر کہ ہم مسلمان

اشهدوا بانا مسلمون ۔
رواه البخاری فی مواضع کثیرة
واخرجه مسلم فی المغازی ورواه
البزار وکثیر من اصحاب السیر
واخرجه محمد بن سعد فی الطبقات
فی ترجمة دحیة الکلبی قال اخبرنا
یعقوب بن ابراهیم بن سعد الزهری
عن ابیه عن صالح بن کیسان قال
قال ابن شهاب اخبرنی عبید الله
ابن عبد الله بن عتبة بن مسعود
ان عبد الله بن عباس اخبره ان
رسول الله صلعم کتب الی قیصر
یدعوه الی الاسلام وبعث بکتابه
مع دحیة الکلبی وامره صلعم ان
یدفعه الی عظیم بصری لیدفعه الی
قیصر فدفعه عظیم بصری الی قیصر
قال محمد بن عمر لقیه بحمص فدفعه
کتاب رسول الله صلعم وذلک فی
محرم سنة سبع من الهجرة ۔
والذی رواه ابو عبید القاسم بن
سلام من عبد الله بن شداد رض
فلما کان نسخته علی اختلاف ما
رویناه اوردناه بلفظه لانه یمکن
ان یکون مرة اخری ویؤید هذا القول
قول الزهری کما ذکرناه فی کتاب
النجاشی الذی لم یسلم من کون
الآیة فی الکتب ولیس فی روایة

ہیں۔ روایت کیا اسکو بخاری نے بہت جگہ اور تخریج کی
ہے مسلم نے مغازی میں اور روایت کیا ہے اسکو بزار
اور بہت سے اصحاب سیر نے۔ اور تخریج کی ہے
اس کی محمد بن سعد نے طبقات میں دحیہ کلبی کے ترجمہ
میں۔ کہا کہ خبر دی ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن
سعد زہری نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے
ہیں صالح بن کیسان سے کہا کہ کہا ابن شہاب نے
کہ خبر دی مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن
مسعود نے کہ عبد اللہ بن عباس نے خبر دی اون کو
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمان لکھا قیصر کو دعوت اسلام
کا اور بہیجا وہ فرمان لیکر دحیہ کلبی کو اور حکم دیا اون کو
کہ دے دیں وہ حاکم بصرے کو تاکہ پہونچا دے
حاکم بصرہ قیصر کی طرف۔
کہا محمد بن عمر نے کہ ملا وہ حمص میں پس دیدیا اوسکو
فرمان رسول اللہ صلعم کا۔ اور یہ قصہ محرم سنہ ۷ھ کا ہے۔
اور وہ فرمان جس کو روایت کیا ہے ابو عبید
قاسم بن سلام نے عبد اللہ بن شداد سے پس
جبکہ اوس کا نسخہ علیحدہ تھا اوس روایت سے
جس کا ہم نے ذکر کیا تو اوسکو یہاں بلفظہ ذکر
کر دیا کیونکہ ممکن ہے یہ دوسری مرتبہ ہو
اور تائید اس قول کی قول زہری کا ہے
جس کو ہم نے ذکر کیا نجاشی غیر مسلم کے فرمان
میں کہ۔

وہ آیت ہی سب فرمانوں میں
اور ابو عبید کی روایت
میں وہ آیت نہیں
ہے

الی عبید هذه الآیة فالظاهر انه مرة اخری او الی قیصر آخر فانه لم یسم قیصر فی الکتاب -

پس ظاہر یہ ہے کہ یا تو یہ فرمان دوسری مرتبہ لکھا گیا ہے یا دوسرے قیصر کی طرف ہے کیونکہ فرمان میں قیصر کا نام تو ہے نہیں +

هذا ایضا الی هرقل کما رواه ابو عبید

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہرقل کی طرف بروایت ابوعبید

من محمد رسول الله الی صاحب الروم انی ادعوك الی الاسلام فان اسلمت فلك ما للمسلمین وعلیك ما علیهم فان لم تدخل فی الاسلام فاعط الجزیة فان الله تبارك وتعالی یقول قَاتِلُوا الَّذِینَ لَا یُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْآخِرِ وَلَا یُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَلَا یَدِینُونَ دِینَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِینَ اُوتُوا الْکِتَابَ حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَدٍ وَّهُمْ صَاغِرُونَ - والا فلا تحل بین الفلاحین وبین الاسلام ان یدخلوا فیه او یعطوا الجزیة +

یہ فرمان ہے محمدؐ رسول اللہ کی جانب سے حاکم روم کی طرف بلاتا ہوں میں تجھے اسلام کی طرف پس اگر تو اسلام لے آئیگا تو مسلمانوں کے نفع نقصان کا شریک ہے اور اگر نہ داخل ہو تو اسلام میں تو جزیہ دے کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ لڑو اون لوگوں سے جو نہیں ایمان لاتے اللہ اور یوم قیامت پر اور نہیں حرام جانتے اون چیزوں کو جن کو حرام کیا ہے اللہ اور اوس کے رسول نے اور نہیں اختیار کرتے ہیں دین حق دیہ اون لوگوں میں سے ہیں) جو دیئے گئے ہیں کتاب یہاں تک کہ دیں وہ جزیہ در آنحالیکہ وہ ذلیل ہوں ورنہ مت حائل ہو عوام الناس اور اسلام کے درمیان میں اس بابت کہ وہ داخل ہوں اسلام میں یا دیں جزیہ +

هذا ما کتب صلی الله علیه وسلم لهرمزان الفارسی ملك الفارس

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہرمزان الفارسی شاہ فارس کے نام

قال الحافظ اخرج القاضی اسمٰعیل بن اسحق قال حدثنا یحیی بن عبد الحمید قال حدثنا عباد بن العوام عن حصین عن عبد الله بن شداد قال کتب النبی صلی الله علیه وسلم الی الهرمزان من محمد رسول الله الی الهرمزان انی ادعوك الی الاسلام اسلم تسلم +

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے قاضی اسمٰعیل بن اسحق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیٰی بن عبد الحمید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عباد بن العوام نے حصین سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن شداد سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرمزان کی طرف فرمان کہ محمد رسول اللہ کی جانب سے ہرمزان کی طرف - بلاتا ہوں میں تجھے اسلام کی طرف - اسلام لے آ - سلامت رہیگا +

نقل کتاب نبی صلعم بنام ہلال صاحب البحرین

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم لهلال صاحب البحرين

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہلال حاکم بحرین کے لئے

ذكر في مصباح المضي انه قال ابن سعد وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى هلال صاحب البحرين نسخته -

سلم انت فاني احمد اليك الله الذي لا اله الا هو لا شريك له وادعوك الى الله وحده تومن به وتطيع وتدخل في الجماعة فانه خير لك والسلام على من اتبع الهدى -

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان ہلال حاکم بحرین کی طرف نسخہ اوسکا یہ ہے کہ سلامت ہے تو پس تحقیق میں تعریف بیان کرتا ہوں طرف تیری ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی نہیں ہے کوئی اوسکا شریک اور بلاتا ہوں میں تجھے اللہ کی طرف جو اکیلا ہے ایمان لا اوسپر اور اطاعت کر اور داخل ہوجا جماعت میں کیونکہ وہ بہتر ہے تیرے لیے اور سلام ہو اوسپر جو پیروی کرے ہدایت کی

نقل کتاب نبی صلعم بنام ہوذہ بن علی

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم لهوذة بن على

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہوذہ بن علی کو

ذكر في المواهب ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب الى صاحب اليمامة هوذة بن على وارسل به مع سليط بن عمرو العامري هكذا ذكره محمد ابن سعد في الطبقات في ترجمة سليط فقال وشهد سليط احدا والمشاهد كلها مع رسول الله صلعم وكان صلعم وجهه بكتابه الى هوذة بن على ذلك في المحرم سنة سبع من الهجرة - ونسخته -

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى هوذة بن على سلام على من اتبع الهدى واعلم ان ديني ليظهر الى منتهى الخف والحافر فاسلم تسلم واجعل لك ما تحت يديك -

فلما قدم عليه سليط بكتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم مختوما انزله وحياه واقرأ عليه

مواہب میں مذکور ہے کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا ہوذہ بن علی حاکم یمامہ کی جانب اور بھیجا اوسکو سلیط بن عمرو عامری کے ہمراہ۔ اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو محمد بن سعد نے طبقات میں سلیط کے ترجمہ میں پس کہا کہ حاضر ہوئے سلیط احد میں اور سب لڑائیوں میں رسول اللہ کے ساتھ اور بھیجا تھا آپ نے اونکو اپنا فرمان لیکر ہوذہ بن علی کی طرف اور یہ قصہ محرم سنہ ہجری کا ہے اور نسخہ اوس کا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے ہوذہ بن علی کی طرف سلام ہو اوس پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور جان تو کہ میرا دین ظاہر ہوگا اوس حد تک جہانتک پہونچ سکتے ہیں اونٹ اور گھوڑے پس اسلام لے آ تو سلامت رہیگا اور میں تیرے مقبوضات بدستور تیرے قبضہ میں رکھونگا۔

جب پہونچے سلیط رسول اللہ کا فرمان لیکر وہ مہر لگا ہوا تھا وہاں پہونچے تو [illegible]

الکتاب فرد ردًّا دون ردّ وکتب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ما احسن ما تدعوا الیہ واجملہ والعرب تہاب مکانی فاجعل لی بعض الامر اتبعک۔ کانہ اراد شرکتہ فی النبوۃ والخلافۃ بعدہ واجاز سلیطا وکساہ اثوابا من نسج ہجر فقدم بذالک علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخبرہ وقرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتابہ قال لو سالنی سیابۃ من الارض ما فعلت باد رباد ما فی یدیہ فلما انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفتح جاءہ جبرئیل ع بان ہوذۃ قد مات۔

رسول اللہ کا پس جواب دیا اوسکا اور اوسکو اونہیں کیا اور لکھا نامہ رسول اللہ کو کہ کتنی عمدہ اور کیسی اچھی ہے وہ بات جس کی طرف آپ بلاتے ہیں۔ اور عرب میرا مرتبہ زاید جانتے ہیں پس کر دیجیے میرے لیے بعض امر تو تابعداری کرونگا میں آپکی گویا اوس نے ارادہ کیا شرکت نبوت کا اور خلافت کا آپ کے بعد اور رخصتانہ دیا سلیط کو اور ہجر کے بنے ہوئے کپڑے دے۔ پس آئے وہ یہ لیکر رسول اللہ کے پاس اور آپ کو خبر دی اور پڑھا رسول اللہ نے اوسکا خط تو فرمایا آپ نے کہ اگر مانگے مجھسے ایک ٹکڑا زمین کا تو نہیں دونگا اوسکو۔ ہلاک ہوا اور تباہ ہوا جو کچھ کہ اوس کے قبضہ میں ہے پس جبکہ لوٹے رسول اللہ فتح مکہ سے تو خبر دی آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے کہ ہوذہ مر گیا ؎

غرائب ما فی ہذا الکتاب

وہ لغات جو اس رسالہ میں آئے ہیں

الخف للابل والحافر للخیل والبغال وغیرہا والمراد انہ یصل الی اقصی ما یصلان الیہ وفی المصباح انتہی الامر الی بلغ النہایۃ وہی اقصی ما یمکن ان یبلغہ۔ **قولہ حباہ**۔ بفتح مہملۃ وموحدۃ خفیفۃ ای اعطاہ کما فی التنویر ولا یتکرر مع قولہ بعد اجازۃ لانہا عند السفر وہذا الحباء عند القدوم۔ **قولہ اقترا**۔ ہو لغۃ ای تلاہ قرأتہ السہیلی۔ **تہاب مکانی**۔ تجلہ وتعظمہ۔ **ہجر**۔ بفتحتین بلد بالیمن مذکر منصرف وقد یؤنث ویمنع وہو اسم لجمیع ارض البحرین کما فی القاموس

الخف اونٹ کے لیے اور حافر گھوڑے اور خچر وغیرہ کے لیے آتا ہے اور مراد یہ ہے پہونچیگا میرا دین منتہای اوس جگہ تک جہاں تک پہونچتے ہیں یہ دونوں اور مصباح میں ہے کہ بولا جاتا ہے انتہی الامر یعنی پہونچگیا اپنی نہایت پر اور وہ درجہ ہے کہ جہاں تک پہونچنے کا امکان ہو۔ **قولہ حباہ** بفتح حاء مہملہ اور باء موحدہ خفیفہ یعنی دیا اوسکو جیسے کہ تنویر میں ہے اور نہیں مکرر ہوگا اس کے بعد قولہ اجازہ۔ کیونکہ یہ سفر کی وقت کا ہے اور حبا وہاں پہونچنے کے وقت۔ **قولہ اقترا** اور یہ لغت ہے یعنی پڑھا وسکو پڑھایا اسکو سہیلی نے **تہاب مکانی** یعنی بڑا جانتے اور عزت کرتے ہیں ہجر بفتحتین شہر ہے یمن میں۔ مذکر منصرف اور کبھی مؤنث غیر منصرف بھی آتا ہے اور یہ نام ہے تمام زمین بحرین کا جیسے کہ قاموس میں ہے

وهو المراد هٰهنا - سيابة - بفتح المهملة وخفة التحتانية فالف فموحدة مفتوحة فتاء تانيث اى ناحية وقطعة - باد - بموحدة فالف فمهملة هلك بمعنى ذهب عنه وتفرق وهو خبر او دعاء -

اور یہی مراد ہے یہاں سیابۃ بفتح سین مہملہ و تخفیف یار ساکنہ. پھر الف پھر بار موحدہ مفتوحہ پھر تار تانیث یعنی ٹکڑا اور قطعۂ زمین - باد - بار موحدہ پھر الف پھر دال مہملہ ہلاک ہوگیا یعنی جاتا رہا اوس سے اور جدا ہوگیا اور یہ یا تو خبر ہے یا دُعا ہے

هذا ما كتب به صلى الله عليه وسلم ليزيد بن الطفيل الحارثى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یزید بن طفیل حارثی کو

ذكر فى مصباح المضى انه قال ابن سعد وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم ليزيد بن الطفيل الحارثى ان له المقنة كلها لا يحاقه فيها احد ما اقام الصلوة واتى الزكوة وحارب المشركين وكتب جهيم بن الصلت -

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا کہ ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ نے یزید بن طفیل حارثی کو کہ معاف ہے اوس کے لیے مقنہ سب کا سب نہ جھگڑا کرے اوس میں کوئی جب تک کہ وہ نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے اور لڑے مشرکین سے اور لکھا جہیم بن صلت نے +

هذا ما كتب به صلى الله عليه وسلم ليزيد بن محجل الحارثى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یزید بن محجل حارثی کے لئے

اخرجه ابن عبد البر قال يزيد بن محجل و يزيد بن عبد الملك الحارثيان من بلحارث قدما على رسول الله فى وفد بنى الحارث مع خالد بن الوليد فاسلما وذلك فى سنة عشر وفى المصباح انه قال ابن سعد وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم ليزيد بن محجل الحارثى - ان لهم نمرة ومساقيها و وادى الرحمن من بين عاتبها وانه على قومه بنى مالك وعقبه لا يغزون ولا يحشرون وكتب المغيرة بن شعبة

تخریج کی ہے ابن عبد البر نے کہا کہ یزید بن محجل اور یزید بن عبد الملک حارثی قبیلہ بنی حارث کے آئے رسول اللہ کی خدمت میں وفد بنی حارث میں خالد بن ولید کے ہمراہ پس اسلام لائے اور یہ سنہ ١٠ھ کا قصہ ہے اور مصباح میں ہے کہ کہا ابن سعد نے کہ اللہ فرمان لکھا رسول اللہ نے یزید بن محجل حارثی کے لئے کہ معاف ہے اونکو نمرہ اور وہاں کی نہریں اور وادی رحمن اوس کی دونوں گھاٹیوں کے درمیان۔ اور وہ اور اونکی اولاد سردار ہیں اپنی قوم بنی مالک پر نہ لڑائی کیے جاویں اور نہ جمع کیے جاویں لشکر بنانے کو لکھا مغیرہ بن شعبہ نے +

هذا ما كتب به صلى الله عليه وسلم ليحنة بن رؤبة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یحنہ بن روبہ کے لئے

ذكر في المواهب في كتب النبي صلى الله عليه وسلم ليحنة بن رويه صاحب ايلة لما اتاه بتبوك وصالح رسول الله صلى الله عليه وسلم واعطاه الجزية - ونسخة الكتاب هكذا بسم الله الرحمن الرحيم - هذه امنة من الله ومحمد النبي رسول الله ليوحنا بن رويه واهل ايله اساقفتهم وسائرهم في البر والبحر لهم ذمة الله وذمة النبي ومن كان معه من اهل الشام واهل اليمن واهل البحر فمن احدث منهم حدثا فانه لا يحول ماله دون نفسه وانه طيب لمن اخذه من الناس وانه لا يحل ان يمنعوا ماء يريدونه ولا طريقا يريدونه من بر او بحر - هذا الكتاب جهيم بن الصلت وشرحبيل بن حسنة باذن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الزرقاني ولعل حكمة تعدد الكاتب انه بمنزلة تعدد الشاهد وان كلا منهما كتب نسخة او ان احدهما كتب بحضور الآخر فنسب اليهما - وهذا الكتاب بهذا اللفظ اورده ابن اسحق وتابعه التيمي في غزوة تبوك وكذا ذكره ابن سعد عن الواقدي رحمه الله -

ذکر کیا ہے مواہب میں اور لکھا رسول اللہ نے فرمان یحنہ بن رویہ حاکم ایلہ کو جبکہ آیا وہ آپکے پاس تبوک میں اور مصالحت کی رسول اللہ سے اور دیا آپ کو جزیہ اور نسخہ اوس فرمان کا یہ ہو کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ امان نامہ ہے اللہ اور محمد نبی رسول اللہ کی جانب سے یوحنا بن رویہ اور اہل ایلہ اور اون کے علماء اور اون کے تمام آدمیوں کے لیے جو خشکی اور تری میں ہوں ذمہ ہے اللہ کا اور ذمہ ہے صلعم کا اور اون لوگوں کے لیے جو اوس کے ساتھ ہوں اہل شام اور اہل یمن اور اہل بحر پس جو اون میں سے کوئی نئی بات کرے گا تو نہیں آڑے آئیگا اوسکا مال اوس کی جان کے اور وہ مال پاک و جائز ہوگا ہر اوس شخص کے لیے جو اوسے لیلے اور نہیں جائز منع کیے جاویں اس پانی سے جسکا وہ ارادہ کریں اور نہ اوس راستہ سے جسکا وہ ارادہ کریں خواہ خشکی کا ہو یا تری کا - یہ تحریر ہے جہیم بن صلت اور شرجیل بن حسنہ کے رسول اللہ کے حکم سے - کہا زرقانی نے کہ شاید حکمت تعدد کاتب یہ کہ وہ بمنزلہ تعدد گواہ کے ہے یا یہ کہ دونو نے ایک ایک نسخہ لکھا یا یہ ایک نے دوسرے کی موجودگی میں لکھا پس نسبتہ کی گئی دونو کیطرف اور یہ فرمان ان ہی لفظوں سے بیان کیا ہے ابن اسحق نے اور متابعت کی ہے اسکی تیمی نے غزوہ تبوک کے ذکر میں اور اسیطرح ذکر کیا ہے ابن سعد نے بروایت واقدی رحمہ اللہ

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا ليحنة بن رويه

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ نے یحنہ بن رویہ کو

ثم قال وذكر ابن سعد ايضا انه صلى الله عليه وسلم كتب الى يحنة بن رويه وسراة اهل ايلة سلم انتم فاني احمد اليكم الله الذي لا اله الا هو واني لم اكن لاقاتلكم حتى اكتب اليكم فاسلم

پھر کہا اور ذکر کیا ابن سعد نے ہی کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا یحنہ بن رویہ اور سرداران اہل ایلہ کو کہ سلامت رہو تم پس میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تمہارے اوس اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی اور میں نہیں لڑوں گا تم سے یہانتک کہ لکھوں

واعط الجزية واطع الله ورسوله ورسل رسوله
واكرمهم واكسهم كسوة حسنة فمهما رضيت
رسلي فاني قد رضيت وقد علم الجزية فان
اردتم ان يامنوا البر والبحر فاطع الله ورسوله
ويمنع عنكم كل حق كان للعرب والعجم الا حق
الله وحق رسوله وانك ان رددتهم ولم
ترضهم لا اخذ منك شيئا حتى اقاتلكم
فاسبي الصغير واقتل الكبير واني رسول
الله بالحق اومن بالله وكتبه ورسله
والمسيح بن مريم انه كلمة الله واني اومن
به انه رسول الله واتت قبل ان يمسكم
الشر فاني قد اوصيت رسلي بكم واعط
حرملة ثلثة اوسق من شعير وان
حرملة شفع لكم واني لولا الله وذلك
لم ارا سلكم شيئا حتى ترى الجيش
وانكم ان اطعتم رسلي فان الله لكم جار
ومحمد ومن كان معه ورسلي شرحبيل
وابو حرملة وحريث بن زيد الطائي
فانهم مهما قاضوك عليه فقد رضيت
وان لكم ذمة الله وذمة محمد رسول الله
والسلام عليكم ان اطعتم-
قال الزرقاني لعل هذا كما ترى
ارسل ليحنة قبل اتيانه اليه صلى الله
عليه وسلم فانه لم يقنع بضرب الرسل
الجزية واتى هو بنفسه للمصطفى و
اهدى له وصالحه فحينئذ كتب
له الكتاب بمذكورا ولا فلا منافاة-

تم کو پس اسلام لے آ اور جزیہ دے اور اطاعت کر اللہ
اور رسول کے قاصدوں کی اور اکرام کر اونکا اور اونکو اچھا خلعت
دے پس جبکہ راضی ہونگے تجھ سے میرے قاصد تو
راضی ہوں گا میں اور تحقیق معلوم ہے جزیہ پس اگر ارادہ کرو
تم یہ کہ بیخوف رہو بر و بحر میں تو اطاعت کر اللہ اور اوس کے
رسول کی اور رک جاوے گا تم سے ہر وہ حق جو عرب و عجم کا
تہا مگر حق اللہ اور حق رسول۔ اور اگر تو نے اونکو لوٹا دیا اور راضی
نہیں کیا تو نہیں لوں گا تجھ سے کچھ یہانتک کہ لڑوں تم سے
پس قید کرونگا بچوں کو اور مار ڈالوں گا بڑوں کو اور میں رسول
ہوں اللہ کا سچا ایمان رکھتا ہوں اللہ اور اوسکی کتابوں اور
سب رسولوں اور مسیح بن مریم پر کہ وہ کلمہ ہیں اللہ کے یعنی
پیدا ہوئے ہیں اوس کے کلمہ سے اور میں ایمان رکھتا ہوں
اسپر کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور آجا میرے پاس پہلے اس
سے کہ پہونچے تمکو شر پس بیشک وصیت کردی ہے تمہاری
بابت اپنے قاصدوں کو اور دی حرملہ کو تین وسق جو اور حرملہ
نے سفارش کی ہے تمہاری پس اگر نہ ہوتا حکم اللہ کا اور یہ
سفارش تو نہیں مراسلت کرتا میں بالکل یہانتک کہ دیکھتا تو لشکر
اور اگر تم نے اطاعت کی میرے قاصدوں کی تو اللہ تمہارا محافظ
ہے اور محمد صلعم اور جو آپکے ساتھ ہیں اور میرے قاصد شرحبیل
اور ابو حرملہ اور حریث بن زید طائی ہیں پس یہ جو حکم کرینگے
تجھپر تو راضی ہونگا میں اوسپر اور تحقیق واسطے تیرے ذمہ
اللہ اور ذمہ محمد رسول اللہ کا ہے اور سلام ہو تم پر اگر تم اطاعت
کرو کہا زرقانی نے یہ فرمان جیسا کہ ظاہر ہے بہیجا تہا یحنہ کو
اوس کے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے سے وا سطے
اوسنے قاصدوں کے جزیہ مقرر کرنے پر نہیں قناعت کی اور خود چلا آیا
رسول اللہ کے نزد تحفہ اور ہدیہ دیا آپکو اور صلح کی آپسے اور اسوقت لکھی گئی
اوسکے لئے وہ تحریر جو اوپر مذکور ہوئی پس نہیں ہے کوئی منافات

هذا كتب صلى الله عليه وسلم ليهود خيبر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یہود خیبر کو

اخرج ابو داود في باب القسم بالقسامة قال حدثنا احمد بن عمرو بن السرح قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرني مالك عن ابي ليلى بن عبد الله بن عبد الرحمن بن سهل عن سهل ابن ابي حثمة انه اخبره هو ورجال من كبراء قومه ان عبد الله بن سهل ومحيصة خرجا الى خيبر من جهد اصابهم فاتي محيصة فاخبر ان عبد الله بن سهل قد قتل وطرح في فقير او عين فاتى يهود فقال انتم والله قتلتموه قالوا والله ما قتلناه فاقبل حتى قدم على قومه فذكر لهم ذلك ثم اقبل هو واخوه حويصة وهو اكبر منه وعبد الرحمن بن سهل فذهب محيصة ليتكلم وهو الذي كان بخيبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر كبر يريد السن فتكلم حويصة ثم تكلم محيصة فقال اما ان يدوا صاحبكم واما ان يؤذنوا بحرب فكتب اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك فكتبوا انا والله ما قتلناه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لحويصة ومحيصة وعبد الرحمن اتحلفون وتستحقون دم صاحبكم قالوا لا قال فتحلف اليهود قالوا ليسوا مسلمين فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده فبعث اليهم مائة ناقة حتى ادخلت عليهم الدار ولفظ الكتاب كما رواه ايضا ابو داود في باب ترك القود [illegible]

تخریج کی ہے ابو داؤد نے باب القسم بالقسامۃ میں کہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عمرو بن السرح نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو مالک نے ابو لیلیٰ بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سہل سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں سہل بن ابی حثمہ سے کہ خبر دی اونکو اونہوں نے اور اونکی قوم کے بڑے بڑے لوگوں نے کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ نکلے خیبر کی طرف بوجہ اوس تکلیف کے جو اونکو پہونچی تھی پس آیا محیصہ اور خبر دی کہ عبد اللہ بن سہل مارے گئے اور ڈالدئے گئے ایک غار یا چشمہ میں [illegible] یہود نے پس کہا محیصہ نے قسم اللہ کی تم نے ہی اوسکو مارا ہے کہا یہود نے قسم اللہ کی ہم نے نہیں قتل کیا پس آیا وہ اپنی قوم کے پاس اور ذکر کیا اوسنے یہ پھر چلے وہ اور حویصہ اون کے بھائی جو اوسنے بڑے تھے اور عبد الرحمن بن سہل پس محیصہ نے کلام کرنا چاہا اور انہوں نے ہی خبر دی تھی تو فرمایا رسول اللہ نے کہ کبر کبر مراد آپکی عمر سے تھی یعنی بڑا گفتگو کرے پس کلام کیا حویصہ نے پھر محیصہ نے پس فرمایا یا تو وہ دیت دیں تمہارے ساتھی کی یا لڑائی کا اعلان سنتے ہونگے پس لکھا اونکو رسول اللہ نے اس بابت تو انہوں نے جواب لکھا کہ قسم اللہ کی ہم نے اوسکو قتل نہیں کیا ہے پس فرمایا رسول اللہ نے حویصہ اور محیصہ اور عبد الرحمن سے کہ کیا تم قسم کھاتے ہو اور مستحق ہوتے ہو اپنے بھائی کے خون کے تو کہا کہ نہیں فرمایا کہ پھر قسم کھالیں یہود تو کہا کہ وہ مسلمان نہیں ہیں پس دیت دی اونکی رسول اللہ نے اپنے پاس سے پس بھیجے اونکو سو اونٹنیاں یہاں تک کہ وہ اون کے گھر پہونچا دیئے گئے [illegible]

بالقسامة بطريق عبد العزيز بن يحيے
الحراني هكذا۔
انه قد وجد بين اظهركم قتيلٌ فدوه

ہی باب ترک القود بالقسامۃ میں عبد العزیز بن یحییٰ
حرانی کے طریقہ سے یہ ہیں کہ
پایا گیا ہے تم میں مقتول۔ پس دیت اداکرو تم اوس کی۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا اليهود خيبر يدعوهم الى الاسلام

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ نے یہود خیبر کو دعوت اسلام کے لئے

ذكر في السيرة المحمدية انه اخرج ابو اسحٰق
وابو نعيم عن ابن عباسؓ قال كتب
رسول الله صلے الله عليه وسلم الى يهود خيبر۔
بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد
رسول الله صاحب موسى واخيه
والمصدق بما جاء به موسى الا ان
الله قال لكم يا معشر يهود واهل التوراة
وانكم لتجدون ذلك في كتابكم محمد
رسول الله والذين آمنوا معه اشداء
على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا
يبتغون فضلا من الله ورضوانا واني انشدكم
بالله وبالذي انزل عليكم وانشدكم
بالذي اطعم من كان قبلكم المن والسلوى
وايبس البحر لآبائكم حتى انجاهم من فرعون
وعمله الا اخبرتموني هل تجدون فيما انزل
الله عليكم ان تؤمنوا بمحمد فقد تبين الرشد
من الغي وادعوكم الى الله
والى رسوله۔۔

ذکر کیا ہے سیرت محمدیہ میں کہ تخریج کی ہے ابو اسحٰق اور
ابو نعیم نے ابن عباسؓ سے کہ لکھا رسول اللہ نے
فرمان یہود خیبر کی طرف کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی
جانب سے جو ساتھی ہیں موسیٰ کے (رسالت میں) اور بھائی ہیں
اونکے اور تصدیق کرنیوالے ہیں اون امور کی جن کو لائے
موسیٰ۔ اے گروہ یہود اور اے اہل تورات کیا اللہ نے تم سے
نہیں کہا ہے اور پاؤ گے تم اسکو اپنی کتابوں میں کہ محمد اللہ کے
رسول ہیں اور جو لوگ کہ اونکے ساتھ ہیں بہت سخت ہیں کفار
پر اور بہت رحم والے ہیں آپس میں دیکھے گا تو اونکو راکع وساجد
تلاش کرتے ہیں فضل اللہ کا اور رضامندی اوس کی اور میں قسم
دلاتا ہوں تم کو اللہ اور اوس کی جس نے اتاری ہے تم پر توراۃ
اور قسم دلاتا ہوں اوس ذات کی جس نے کھلایا تمہارے بزرگوں
کو من وسلوے اور خشک کیا دریا تمہارے باپ دادا کیلئے
یہانتک کہ نجات دی اونکو فرعون اور اوس کے کام کی کیوں
نہیں خبر دیتے تم مجھکو کیا پاتے ہو تم اوس کتاب میں جو نازل
کی اللہ نے تم پر کہ ایمان لاؤ محمدؐ پر۔ اور تحقیق ظاہر ہوگئی ہدایت
گمراہی سے اور بلاتا ہوں میں تم کو اللہ اور اوس کے رسول
کی طرف +

تمت بالخیر

کتبہ احقر الورے ابو نظر

هذا ما كتبه رسول الله صلی الله علیه وسلم الی ثمامة بن اثال فی قریش

تتمہ صفحہ ۱۲۹

یہ فرمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے ثمامۃ بن اثال کو در بارِ سفارش قریش کے

قال الحافظ ابن الاثیر فی الاسد اخبرنا
ابو جعفر عبید الله بن احمد بن علی باسناده
الی یونس بن بکیر عن ابن اسحاق عن
سعید المقبری عن ابی هریرة قال
کان اسلام ثمامه بن اثال الحنفی
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دعا
الله حین عرض لرسول الله صلی
الله علیه وسلم بما عرض ان یمکنه
منه وکان عرض لرسول الله صلی
الله علیه وسلم وهو مشرك فاراد قتله
فاقبل ثمامة معتمرا وهو علی شرکه
حتی دخل المدینة فتحیر فیها حتی
اخذ فاتی به رسول الله صلی الله علیه
وسلم فامر به فربط الی عمود من
عمد المسجد فخرج رسول الله صلی
الله علیه وسلم علیه فقال مالك
یا ثمامة هل امکننی الله منك فقال
قد کان ذلك یا محمد ان تقتل
تقتل ذا دم وان تعف تعف عن
شاکر وان تسأل مالا تعطه.
فمضی رسول الله صلی الله علیه
وسلم وترکه حتی اذا کان
من الغد مر به فقال مالك
یا ثمامة قال خیر یا محمد ان

حافظ ابن اثیر نے کتاب اسد الغابہ میں
روایت کیا ہے اپنی سند سے بواسطہ
عبید اللہ ابن احمد یونس و بن بکیر تک
وہ روایت کرتے ہیں ابن اسحاق سے
وہ روایت کرتے ہیں سعید مقبری سے
وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہا کہ قصہ
ثمامۃ بن اثال حنفی کے اسلام کا یہ ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ تعالی سے دعا کی جبکہ وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پہ پیش کیے گئے
کہ اللہ تعالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اون پر قبضہ دیدے اور جبکہ وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے گئے
حالت شرک میں تھے پس ارادہ کر لیا تھا
اون کے قتل کا پس آئے تھے ثمامۃ عمرہ
کی حالت میں کہ شرک کی حالت میں عمرہ
کی نیت کی تھی پس مدینہ میں داخل ہوئے
اور ٹھیرے رہے یہاں تک کہ گرفتار
کیے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں لائے گئے پس آپ نے
حکم فرمایا اور مسجد کے ستون سے باندھے
گئے پس تشریف لائے انکے پاس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہوا تجکو اے

تقتل تقتل ذا دم و ان تعف تعف
عن شاكر و ان تسأل مالا تعطه
ثم انصرف رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال ابو هريرة فجعلنا
المساكين تقول بيننا ما نصنع
بدم ثمامة والله لاكلة من
خبز و رسمنية من فدائه احب
الينا من دم ثمامة فلما كان
من الغد مر به رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال مالك يا ثمامة
قال خير يا محمد ان تقتل تقتل
ذا دم و ان تعف تعف عن شاكر
وان تسأل ما لا تعطه فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اطلقوه
فقد عفوت عنك يا ثمامة فخرج
ثمامة حتى الى حائطا من حيطان
المدينه فاغتسل فيه وتطهر وطهر
ثيابه ثم جاء الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم وهو جالس فى
المسجد فقال يا محمد لقد كنت
وما وجه ابغض الى وجهك ولا دين
ابغض الى من دينك ولا بلد
ابغض الى من بلدك ثم لقد
اصبحت وما وجه احب الى
من وجهك ولا دين احب الى
من دينك ولا بلد احب الى
من بلدك وانى اشهد ان لا اله

ثمامہ کیا اللہ تعالیٰ نے مجکو تجھپر قدرت دی ہے ثمامہ
نے عرض کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی ہوا
ہے۔ اگر تم قتل کروگے تو مستحق قتل کو قتل کروگے
اور اگر معاف کروگے تو شکرگذار شخص کو معاف
کروگے۔ اور اگر مال چاہوگے تو مال نذر کیا جائے گا
آپ واپس تشریف لے گئے اور ثمامہ کو اسی طرح سے
دوسرے دن تک رہنے دیا۔ پھر دوسرے روز اون
کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا ہوا تجکو اے
ثمامہ۔ عرض کیا اے محمدؐ خیر ہے۔ اگر تم قتل کروگے تو
مستحق قتل کو قتل کروگے اور اگر معاف کروگے تو شکرگذار
شخص کو معاف کروگے۔ اور اگر مال چاہتے ہو تو مال نذر
کیا جائے گا۔ پھر لوٹ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اون کے پاس سے۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ہم
مساکین لوگوں نے کہا کہ کیا رسول اللہ آپ ثمامہ کو
قتل کرکے کیا لیں گے ایک لقمہ روٹی کا اور تھوڑا
سا گھی قسم اللہ کی بہتر ہے اگر یہ فدیہ میں دیدے
جب اوس سے دوسرا روز ہوا پھر اون کے پاس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور فرمایا
کیا ہوا تجکو اے ثمامہ۔ عرض کیا خیر ہے اے محمدؐ۔ اگر آپ
قتل کروگے تو مستحق قتل کو قتل کروگے اور اگر معاف کروگے
تو شکرگذار شخص کو معاف کروگے اور اگر مال چاہوگے تو
مال نذر کیا جائے گا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ ثمامہ کو کھول دو۔ اس لئے کہ میں نے
اس کا قصور معاف کر دیا۔ پس نکلے ثمامہ مسجد سے اور
مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں آئے۔ پھر غسل
کیا اور اپنے کپڑے پاک کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے۔ آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ ثمامہ نے

الا الله و اشهد ان محمدا عبده
و رسوله يا رسول الله اني كنت
خرجت معتمرا و انا على دين قومي
فأسرني اصحابك في عمرتي
فسيرني صلى الله و سلم
عليك في عمرتي فسيره رسول
الله صلى الله عليه و سلم في عمرته
و علمه فخرج معتمرا فلما قدم
مكة و سمعته قريش يتكلم
بأمر محمد قالوا صبأ ثمامة فقال
و الله ما صبوت و لكنني اسلمت
وصدقت محمدا و امنت به والذي
نفس ثمامة بيده لا يأتيكم حبة
من اليمامة و كانت ريف
اهل مكة حتى يأذن فيها رسول
الله صلى الله عليه وسلم وانصرف
الى بلده و منع الحمل الى مكة
فجهدت قريش فكتبوا الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يسألونه بأرحامهم ان اكتب
الى ثمامة يخلي لهم حمل الطعام
ففعل ذلك رسول الله صلى الله
عليه و سلم و اخرجه ابو عمر
ابن عبد البر عن عبد الرزاق
عن عبد الله و عبد الله بن عمر
عن سعيد المقبري عن ابي هريرة
ان ثمامة بن اثال الحنفي —

عرض کیا کہ اے محمد کوئی منہ آپ کے منہ سے زیادہ مجکو
مبغوض نہ تہا۔ اور کوئی دین آپ کے دین سے زیادہ مجکو
مبغوض نہ تہا۔ اور کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ مبغوض
نہ تہا۔ پس ہوگیا میں ایسی حالت میں کہ کوئی منہ آپ کے
منہ سے زیادہ محبوب نہیں اور کوئی دین آپ کے دین
سے زیادہ مجکو محبوب نہیں اور کوئی شہر آپ کے شہر سے
زیادہ مجکو محبوب نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ سوائے
اللہ سبحانہ کے کوئی معبود نہیں۔ اور محمد اوس کا بندہ
ہے اور اوس کا رسول ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میں نیت عمرہ کی کرکے اپنے گھر سے نکلا تہا اس
حالت میں کہ اپنے قوم کے دین پر تہا۔ پس آپ کے
اصحاب نے مجکو حالت عمرہ میں قید کرلیا ہے پس آپ
مجکو حکم دیجئے کہ میں عمرہ کی حالت میں چلا جاؤں۔ آپ نے
اونکو عمرہ کی حالت میں بہیجا۔ اور عمرہ کے احکام کی اونکو
تعلیم فرمائی۔ ثمامہ نے بحالت عمرہ مدینہ سے سفر کیا اور
مکہ میں داخل ہوئے۔ جب قریش نے انکو سنا کہ ثمامہ
محمد کی اطاعت کی باتیں کرتے ہیں تو قریش نے کہا کہ ثمامہ
بددین ہوگئے۔ ثمامہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی میں بددین
نہیں ہوں لیکن اسلام لایا ہوں اور محمد پر ایمان لایا ہوں
اور اون کی رسالت کی تصدیق کی ہے اور قسم ہے اوس
ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں ثمامہ کی جان ہے
نہیں لائیں گے ہم ایک دانہ ملک یمامہ سے دیا مہ میں
کہ معظمہ میں غلہ آیا کرتا تہا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجازت نہ دیں گے اور ثمامہ اپنے ملک کو لوٹ
آئے اور مکہ کی جانب غلہ کی باربرداری کو روک دیا جس
سے تنگی میں پڑگئے قریش پس قریش نے عریضہ بہیجا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور اوس میں درخواست کی

وساق الحديث الى ان قال وكانت سبرة قريش ومنافعهم من اليمامة ثم خرج يجبس عنهم ماكان يا تيهم من ميرتهم ومنا فعهم فلما اضربهم كتبوا الى رسول الله صلے الله عليه وسلم ان عهدنا بك وانت تامر بصلة الرحم وتحض عليها وان ثمامة قد قطع عنا ميرتها واضربنا فان رأيت ان تكتب اليه ان يخلى بيننا وبين ميرتنا فا نعل فكتب اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان خل بين قومي وبين ميرتهم الحديث

+++

رحم کے طفیل سے یہ کہ فرمان بھیجیے ثمامہ کو غلہ کی باربرداری کو ہماری طرف مانع نہو پس ایسا ہی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس قصہ کو حافظ عبدالبر نے بھی روایت کیا ہے جا فظ عبدالرزاق سے اونہوں نے عبید اللہ و عبداللہ ابن عمر سے اونہوں نے سعید مقبری سے اونہوں نے ابوہریرہ سے کہ ثمامہ بن اثال حنفی ذا سطرح پر ایمان لائے اور سلسلہ قصہ کا یہاں تک پہونچایا کہ کہا) تہا ملک یمامہ قریش کے لیے غلہ کی آمد کی جگہ اور تجارتی منافع بھی قریش کے لیے ملک یمامہ سے بہت کچھ تھے۔ پس ثمامہ اپنے ملک گئے اور غلہ قریش کا روک دیا۔ اور منافع تجارتی بھی جب قریش کو اس کا نقصان محسوس ہوا تو قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عریضہ لکہا کہ ہماری آپ کے ساتھ صلح ہے اور معاہدہ ہوچکا ہے اور آپ صلۂ رحم کا حکم دیتے ہو اور اوس پر ترغیب دلاتے ہو اور حال یہ ہے کہ ثمامہ نے ہم سے غلہ کو ترک کر دیا جس سے ہم کو بہت ضرر پہونچا۔ پس اگر آپ کی رائے ہے کہ آپ اون کو فرمان دیں جس سے غلہ کو ہماری جانب نہ روکیں تو ایسا کیجیے اس بنا پر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکہا کہ قریش کی جانب غلہ لے کر اون کی قوم کو جانے دیں

+ + + +

متعلق بکتاب مجاعة بن مرارہ السلمی ۹۲ سلسلہ سطر ۱۱ صفحہ ۲۵

وقال فی السیرۃ الشامیۃ روی الطبرانی والبغوی برجال ثقاۃ عن مجاعۃ بن مرارۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجاعۃ بن مرارۃ ارضا بالیمامۃ یقال لہ الغورۃ وکتب لہ بذلک کتابا من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمجاعۃ بن مرارۃ من بنی سلمی انی قد اعطیتک فمن حالفک فیہا فالنار وکتب یزید- ھذا ما قال وفیہ اختلاف یسیر-

سیرۃ شامیہ میں کہا ہے کہ طبرانی نے بروایۃ رواۃ ثقات مجاعۃ بن مرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعۃ کو ملک یمامہ میں بعالی کی زمین جو غورہ کے نام سے مشہور تھی عطا فرمائی اور فرمان میں سند یہ لکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مجاعۃ بن مرارہ کے نام جو بنی سلمی سے ہیں کہ میں نے زمین تجکو عطا فرمائی جو آمیں میری مخالفت کرے اوسکی سزا دوزخ ہی آمین

کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمجاعۃ بن سلمی الیمامی رضی اللہ عنہ ۹۲/۲

یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنام مجاعۃ بن سلمی یمامی رضی اللہ عنہ کے

قال فی السیرۃ الشامیۃ روی الحافظ ابو بکر احمد بن عمرو بن عاصم النبیل عن مجاعۃ بن سلمی الیمامی رضی اللہ عنہ قال اتیتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقطعنی الغورۃ واعوانۃ والحبل وکتب لی- بسم اللہ الرحمن الرحیم انی اقطعتک الغورۃ واعوانۃ والحبل فمن حاجک فأتنی - ثم اتیتُ ابا بکر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقطعنی الحضرمۃ ثم اتیت عمر بعد ابا بکر فاقطعنی وروی الحافظ النبیل ایضاً عن سراج بن ھلال بن سراج بن مجاعۃ قال وفدت الی عمر بن عبد العزیز فاخرجت الیہ ھذا الکتاب نقبلہ ووضعہ

احمد بن عمرو بن عاصم النبیل نے روایت کیا حضرت مجاعہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے مجھے اراضی غورہ اور اعوانہ اور حبل عطا فرمائی اور اوس کی سند میں یہ فرمان لکھدیا کہ میں نے تجکو غورہ اور اعوانہ اور حبل اراضی معافی میں عطا کی۔ پھر میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حاضر ہوا تو اونہوں نے مجکو حضرمہ نام کی زمین اور عطا کی پھر میں حضرت ابو بکر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے اور بھی زیادہ زمین عطا کی۔ اور حافظ نبیل نے سراج بن ہلال بن سراج بن مجاعہ سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس گیا اور اونکو یہ فرمان دکھایا اونہوں نے اوس کو بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا +

ترجمۂ عبارت صفحہ ۱۱۳

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت کا بیان

سیرۃ نبویہ میں لکھا ہے کہ وہ دُعا اور وہ فرمان جو بنی نہد کے لئے فرمائی گئی اوسکو نظر غائر سے دیکھئے کہ کیا خوب مطابق ہے بنی نہد کے لغت سے اور پورا حصہ برابری کا لئے ہوئے ہے الفاظ کے نادر ہونے میں۔ پھر اسپر مزید براں خوبی نظم کلمات وحسن ترکیب بھی ہے یہ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص سے یہ خاصہ ہے کہ آپ ہر ایک اہل لغت سے اوس کی زبان میں تکلم فرماتے تھے باوجود اس کے کہ اہل عرب کی لغات میں بہت اختلاف ہے اور ترکیب الفاظ اور سلیقہ ہر اہل زبان کا عرب میں اختلاف ملکی کی حیثیت سے جُدا جُدا ہے اور چونکہ کلام بنی نہد کا اور فصاحت وبلاغت اونکی اس سلیقہ کی تہی اور اون کے الفاظ مستعملہ بیشتر اونکے محاورات میں وہی تھے جو اون کے سابق کلام میں مذکور ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونھیں الفاظ کو اونسے خطاب کرنے میں استعمال فرمایا۔ پس ان الفاظ کا استعمال کرنا اونکے ساتھہ بات کرنے میں فصاحت میں خلل انداز نہیں بلکہ بلاغت کا اعلیٰ درجہ ہے اگرچہ وہ الفاظ بہ نسبت دوسری قوم عرب کے اجنبی وغیر مستعمل ہوں۔ کیونکہ بدو کا کلام بہ نسبت شہری زبان کے بدو کے لئے زیادہ تر فصیح ہے کہ وہ اپنی زبان سے تجاوز نہ کرے اگرچہ بدو شہری زبان بھی سنتا ہے اور سمجھتا ہے جیسے پارسی زبان کا شخص عربی سُنتا ہے اور یہ مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قوت الہیہ اور موہبت ربانیہ کی وجہ سے تہا کہ رسالت آپ کی تمام مخلوق اور تمام بنی نوع انسان سیاہ وسرخ وسپید کی جانب ہے اس لئے سبحانہ تعالیٰ نے آپ کو تمام لغات اہل زمین کی تعلیم فرمائی تھی کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے کسیکو رسول نہ بنایا مگر اوس کی قوم کے لغت کا اور رسالت آپ کی جب عام ہے جمیع خلق کی جانب تو آپ کو لغات بھی جمیع مخلوق کے تعلیم کیے گئے کہ ہر اہل زبان سے آپ اوسی کی زبان میں بات کریں کہ وہ سمجھہ جائے پس یہ مرتبہ آپکی معجزات سے ہوا۔ اس لئے آپنے اہل حبش سے اونکی زبان میں بات کی ہے اور فارسی شخص سے فارسی زبان میں چنانچہ روایات حدیث وسیر سے یہ بات ثابت ہے انتہی اور قاضی عیاض نے آپکے کلام کی فصاحت وبلاغت کے بارے میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ فصاحت میں نہایت برتر محل پر ہے اور اوس مقام پر ہے جسکی بلندی پوشیدہ نہیں طبیعت کی سلامتی میدان کلام کی فراخی مقطع کلام کے ایجاز الفاظ کی فصاحت کلام کی ترکیب معانی کی صحت تکلف کی نہونے میں ان سب امور میں جوامع کلم عطا فرمائے گئے تھے اور نوادر حکمت سے خاص بہرہ مندی پائے ہوئے تھے اور سب عربوں کے مختلف زبان سے واقف فرمائے گئے تھے ہر ہر قوم سے اونکی لغت میں خطاب فرماتے اور اونکے محاورات استعمال فرماتے اور میدان بلاغت میں جولانی

فرماتے۔ بیشتر موقع پر صحابہ آپکے کلام کی شرح اور آپ کی قول کی تفسیر موقع بموقع دریافت کیا کرتے تھے۔ جس نے
آپ کی روایات و احادیث و سیر کو دیکھا ہے وہ اِس امر کو خوب سمجھا ہوگا اور حقیقت اسرار سیر منکشف ہوگئی ہوگی
آپ کا کلام قریش و انصار کے لوگوں سے وہ تھا جو محاورہ آپنے ذو مشعار اور طہفہ نہدی اور قطن بن حارثہ کے
ساتھ استعمال فرمایا ہے (چنانچہ تو نے اس مجموعہ میں دیکھا) اسی طرح اشعث بن قیس اور وائل کندی وغیرہ سے
جو گفتگو فرمائی ہے یمن اور حضرموت کے سرداروں سے +

ترجمہ عبارت صفحہ ۲۸۳

اِس صراحت کے ساتھ سوائے اون لفظوں کے جنکو محمد بن سعد نے طبقات میں علا حضرمی کے ترجمہ میں ذکر
کیا ہے کہ کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمر واقدی نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوبکر بن عبد اللہ بن ابی سبرہ
نے روایت کی اونہوں نے محمد بن یوسف سے اونہوں نے سائب بن یزید سے اونہوں نے علا حضرمی
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے واپس تشریف لاتے ہوئے علا حضرمی کو منذر بن
ساوی کے پاس بھیجا اور اونکو فرمان تحریر فرما کر دیا جس میں دعوت اسلام تحریر تھی

ترجمہ صفحہ ۲۴۶

قولہ بیبہ۔ یہ تصغیر ہے ببیج کی جو وزن اغجب پر ہے۔ فارسی لغت میں قمیص کو کہتے ہیں اور کسی نے
کہا ہے کہ اس کے معنی سیاہ صوف کا کپڑا۔ قولہ انتفجت۔ یعنی وثبت بمعنی ظہرت کے یعنی ظاہر
ہوا۔ قولہ القفہ۔ قص عربی میں آثار قدم پر چلنے کو کہتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فقالت
لاختہ قصیہ یعنی اوس کے آثار قدم کے درپے ہو اور عرب فال نیک حاصل کیا کرتے تھے
خرگوش کے ساتھ اسی لیے کہا ہے قصہ۔ یعنی ہم اوس کے آثار قدم کے درپے ہوں یعنی یعنی ظاہر
ہوا حلس۔ حلس وہ کپڑا ہے جو اونٹ کے پالان کے نیچے ڈالا جاتا ہے۔ دیر انصار کی
چوپال کو کہتے ہیں اور اوس کے مالک کو دیار کہا جاتا ہے۔ اس کلمہ سے غرض گالی دینا ہے اہل
کے دین کی۔ دسماس۔ عرب کا محاورہ ہے تمر المال شیبتہ الامہات یعنی جانوروں نے چراگاہ میں چارہ
چرا۔ ذا قشر۔ قشر بکسرہ قاف لباس ہر جمع اس کی قشور ہے قولہ طمح الیہ البصری۔ یہ عرب کا محاورہ ہے
معنی اس کے آنکھ اوٹھا کر دیکھنا۔ اسمال۔ عرب کا محاورہ ہے سمل الثوب۔ سمل یعنی کپڑا پرانا ہو
ملیتین۔ ملیہ تصغیر ہے ملاۃ کی یعنی تہبند۔ قولہ قد نفضتا یعنی حالت ہوگیا رنگ۔ قد انقضاء
حلبۃ اختیار کو کہتے ہیں۔ احتیاط کے معنے پہلے آچکے ہیں۔ قولہ شخص بہ یہ عرب کا محاورہ ہے
یعنی ایسا واقعہ حادثہ ہونا کہ جس سے آدمی گھبرا جائے +

غلطنامہ عربی رسالات نبویہ علیہ التحیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١	١٣	عنہ وعط علی	عنہ وعلی عنہ	٢٤	١٣	فی الکنی	وفی الکنی
١	١٤	امیز المؤمنین	امیر المؤمنین	٢٥	١٩	اعتق	اعنق
٢	١٥	النساء اللتی	النساء فاطمۃ الزہراء التی	٢٦	٦	بمائۃ	بما ئہ
٥	٨	راجعنا لیہا	راجعنا الیہا	//	١٦	بعص	بعض
٧	١١	شوکانی	الشوکانی	٢٧	١	فاتینا الشیخا	فاتینا شیخا
//	٢٢	ابونا	ابینا	٢٨	١٢	موسیٰ ابن سلیمان	موسیٰ بن سلیمان
٨	٣	خیر المکانیب	خیر المکاتیب	٢٩	١٦	لایقرأۃ	لایقرأہ
٩	٢	سمان	سلیمان	٣٠	١٥	حزار	ضرار
//	٨	وفد النبی	وفد علی النبی	٣٧	٢	البیتحتری	البختری
//	٩	وسلم واخوہ	وسلم ہو واخوہ	٣٨	٥	مایجیبکم فقالو البرجع	وایجعلکم فقالوا نرجع
١٠	٤	والغنزی	والعنزی	//	٦	فنجزہم	فنخبرہم
١١	٢	یا وہم	یا ویہم	٣٩	١١	وازھدہ	وازھدہ
//	٣	ان تقدما	ان یقدما	٤٠	٣	جازیۃ	جاریۃ
١٢	٣	البندلیجی	البندنیجی	٤١	٣	اوردہ	التخریج اوردہ
١٣	١١	کتبہم کتابا	کتب لہم کتابا	٤٣	٢	عن	علی
١٤	٢٤	الجہنی الی	الجہنی وفد الی	٤٤	١٦	وامام	والامام
١٥	٢	لحدایث	الحدیث	٤٥	١٥	وابن للبون	وابن اللبون
//	١٢	الہندی	النہدی	//	٢٥	منفرق	متفرق
١٨	٨	قال وقدمنا	قال وفدمنا	٤٦	١٨	وجوب الجمع	الوجوب یلزم الجمع
//	١٥	کتب بلسم اللہ	کتب لی بسم اللہ	٤٧	٢٠	فالاول	فاول
//	١٩	عن ابیہ عن جدہ	عن ابیہ عن ابیہ عن جدہ	٥١	٢	ابن سعد	ابن سعد و
١٩	١	ابتس	ربتس	//	٢٢	والتیم	والیتیم
//	١٨	ارود الجیش	اردد الجیش	٥٢	٩	بنکرۃ	ببکرۃ
٢٠	٤	اقبل وحیۃ	اقبل دحیۃ	٥٣	١٤-١٧	الیمن اکتبوا	الیمن وقال اکتبوا
//	١١	وحیۃ	دحیۃ	٥٤	٦	للا فاقی	للافاقی
//	١٣	دجیۃ	دحیۃ	//	٢٢	دینازا	دینارا
٢١	٩	والشتبہ	والتشبہ	٥٨	١٠	وابی	والی
٢٢	٦	لعث	بعث	//	١٦	سروات	سروات
//	٢١-٢٢	سبز	سنبر	٥٩	١١	آذانہم	آذانہم
٢٣	١٠	وقد فاسلم	وفد فاسلم	٦٠	٩	ساحسن	یا حسن
//	١٨	مالک فی نصر	مالک فی نفر	٦٢	١٨	قد نزل الیہ	قد انزل اللہ

صفحه	سطر	غلط	صحيح	صفحه	سطر	غلط	صحيح
٦٢	٢٦	صفراء	صفراءو	١٠١	٢٥	قبية	قبيلة
٦٣	٨	ورعا	درعا	//	٢٦	جلسيها	جنسيها
//	٩	مذرة	مغدرة	١٠٢	٧	معادات القبيلة حليتها	معادات القبيلة جنسيتها
//	٢٦	بامره واصلحوا	بامره مانصحوا وصلحوا	//	٨	حليتها	جنسيتها
٦٥	٢٥	احبور	احبوا	//	٢٦	ن	و
٦٧	٢٢	اليعل	البعل	١٠٤	٢٣	خمسه	خمسة
٦٩	٧	وزاط	وزاط	١٠٥	١٠	وقد	وفد
//	١١	يعتسر	يتعسر	//	١٣	فقال	فقام
٧٥	٢٣	الثلاثة قال ابن عبد الله	الثلاثة قال ابن عيما ابر	//	١٤	مائله	غائلة
٧٦	١٦	نتهايته	نتهاية	//	١٩	الابلوح	الايلوج
//	٢١	وخيلا	دخيلا	١٠٦	١٣	حكم	لكم
٧٧	٢٠	وانفقوا	وانفقوا	//	١٥	الركوب القلو	الركوب والقلو
٧٨	٣	ايلا	احلا	١٠٧	٥	رابعث	رابعث
٨١	٢١	عن	لمن	١٠٨	٢٢	لحضرة	حفرة
//	٢٥	حرمة لخمر	حرمت الخمر	١٠٩	١٩	الادل	الازل
٨٣	٢٢	الى	اى	//	٢٠	الشوية	الشربة
//	٢٣	يشرب	ليشرب	١١٠	٨	بخضبة	مخيتمة
//	٢٦	طبيخ	طبخ	١١١	١٨	فعليها	فلها
٨٦	١٠	الحصون فى	الحصون ايضا فى	١١٢	٢٧	وفتحهما	وفتحها
//	١٣	والسلا	والسلاح	١١٣	١٠	من فقهاء	من الفقهاء
٨٨	٦	اعطئك	اعظك	//	١٧	حاشية على كتاب بنى نهد بيان فصاحته	ببيان فصاحته صلعم
//	١٧	اكنم	ادكنم				
٨٩	١٧	طيبتة	طيبة	١١٤	٥	طم	له
٩١	٦	علمة	عبستة	١١٥	٣	كما اقول	اقول لنا
٩٢	٦	ببعثه	ببعثه	//	١٠	بمقتنه	بمقتنة
//	حاشية	هرمز	شرويه	١١٧	١٣	المتبرع	المتزيع
٩٦	٧	سودات	سروات	١١٨	٦	يحرجه	ليحرجه
٩٦	٢٦-٢٧	ورقاء بسرو سردات	ورقاء وسروات	١١٩	٣	بامنهم	بانهم
٩٧	٦	عمر	محمد	//	٧	الله اليه وذمة	الله وذمة
//	٢٢	جفنته	جفنة	//	٨	رسول متعلق لكتاب بنى ضمرة واخرجه	ورسوله واخرجه
٩٨	١	لنصره	نصره				
//	٣	المسلم	السلم	١٢٠	٦	يخرج	نخرج
١٠٠	١٣	الكفرة بالجنة يفيد	الكفر بالحبشة	//	١٢	ان لا لى	ان صارت لالى
١٠١	١٠	سن	من	١٢١	٧	حزوج	[illegible]

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
١٣١	١١	التشريل	التنزيل	١٤٥	١٣	لاتخاونوا	لاتخذلوا
〃	٢٥	فيها	فيها	〃	١٨	ابن سبيل	ابن السبيل
١٣٢	١١	الحرام	الحرم	〃	١٩	العيب	الغيب
〃	١٣	وزير	وزيراً	١٤٦	٣	عقية	عقبة
١٢٤	٩	الصلاح	المصباح	〃	١١	فيه	فی
〃	١٩	نحو صاً	نحو صا	〃	١٩	ربيه	ربيعة
١٢٥	١٧	شيخ الدحلانی	الشيخ دحلان	١٤٨	٢١	وقد	وفد
١٢٦	١٨	له	لنا	١٤٩	٧	انس سلمی	انس السلمی
١٢٧	١٢	ابی عبيدة الجراح	ابی عبيدة بن الجراح	〃	١٣	بايل	بابل
〃	١٥	قری	قوی	〃	١٨	اتيت والنبی	اتيت النبی
١٢٧	١٧	فيزرعوها	فليزرعوها	١٥٠	٩	لزذيل	لرزيل
١٢٨	١٣	اباحة	اباحته	١٥١	١٣	فی سمه	فی اسمه
١٢٩	١٣	الی النبی	اتی النبی	١٥٢	١٣	الناس الاسلام	الناس الا الاسلام
١٣٠	٦	اموك الكم	اموالكم	١٥٤	٢٥	مهبارة اتاريه	مهياره واقاربه
〃	١٢	ابن اجزم	ابن حزم	١٥٦	٢٣	ساة	شاة
〃	١٣	حرم	حزم	〃	٢٣	ومائة ففيها الخ ففيها	ومائة ففيها
١٣١	٢٣	اليهقی	البيهقی	١٥٧	١٠	وفی سبيل	ولابن السبيل
١٣٣	٢	يصرح	يصرخ	〃	١١	ولاعمالها	ولا بعمالها
〃	٣	احمرقتنا	احرقتنا	١٥٩	١٩	بنو	بنی
〃	٢٦	ونبتكما	وليتكما	١٥٩	٢٢	تنفسه	بنفسه
٢٣٦	٨	بنو	بنی	١٦١	٣	اوتيتة	اوقية
〃	٢٦	ابنا	ابنی	〃	٢٣	تتكانا	تتكافأ
١٣٧	٢٥	بنو	بنی	١٦٣	٩	التی	اللتی
١٣٨	٣	بنو	بنی	〃	١٣	بعد الاسلامه	بعد الاسلام
١٣٩	٢٢	العشری	العثری	〃	١٥	نظام	نظامه
١٤٠	٢٢	موصعين	موضعين	١٦٥	١٢	الشعئ	الشعبی
١٤٢	١٨	خاد	خالد	〃	٢٧	يوم	يوماً
١٤٣	٧	وفی وبهذا	وفی بهذا	١٦٦	١٣	خير	غير
〃	٢١	الكلی	العكلی	〃	١٥	عاغاً	عالما
〃	٢٣	المنيرين	المنيرين	〃	٢٧	من انفتيا	من الفتيا عليه
١٤٤	٨	بروايته	برواية	١٦٧	١٢	وعرقوا	وعرفوا
〃	٨	عبيد ابی اسحق	عبيد بن ابی اسحق	١٦٨	٢٥	املاه	اعلاه
〃	٩	بنو	بنی	١٦٩	١٦	ارض تظلمی	ارض تقلنی
١٤٥	٧	ابلغوها	ابلغوها	١٧٣	٩	الحلسن	الحلس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۳	۲۶	سمعتم	سمعت
۱۷۴	۲۰	واللہ لا تقتل	واللہ ان لا تقتل
۱۷۵	۱۵	الاجابیش	الاحابیش
〃	۲۴	جاؤا	جاء
۱۷۷	۱۸	بعض علی	بعض وعلی
۱۷۹	۱-۲	شیبة	شبتة
۱۸۰	۷	محبتاز	مجتازا
〃	۱۳	یخیل	یخیل .
〃	۲۲	عمرو واصطلحا	عمر واصطلحا
۱۸۲	۱	الشیہ	اشبہ
۱۸۴	۱۰	اختلفوا	اختلف
۱۸۵	۴	الیتیمیة	التیمیة
〃	۲۲	جیان	حیان
۱۸۸	۷	جرج	حرج
۱۸۹	۱۲	الصیفی	الصفی
۱۹۰	۱۱	عمرو قال	عمرو بن حزم قال
〃	۲۰	اسہم	السہم
〃	۲۱	حنی	حتی
〃	۲۴	مکیم	حکیم
۱۹۲	۱۳	معجة الصحابة	معجم الصحابة
۱۹۵	۱	وبحجوا	واحتجوا
〃	۱۱	للانتفاع	الانتفاع
۱۹۷	۶	سیرة	السیرة
۱۹۹	۹	جامع ازہر	الجامع الازہر
۲۰۲	۱۹	العیب	الغیب
۲۰۳	۱۲	اذاجاء	اذجاء
۲۰۸	۲۳	الانف اوعی	الانف اذا اوعی
۲۱۰	۲۱	تزیع	تزیغ
۲۱۳	۱۹	تحموہا	عموسہا
۲۱۷	۱۵	ہذالکتب	ہذا الکتب
۲۱۸	۱۴	برویتہ	یرویتہ
〃	۱۶	تضیعوعوہا	فضیعوہا
〃	۲۳	بادمر	بادر
۲۱۸	۲۶	عقمة بن	عقبة بن
〃	۲۷	امی	امتی
۲۲۱	۴	فقرنہ	وفرنہ
۲۲۳	۲۵	حازثة	حارثة وقد
۲۲۳	۲۱	سفنة	مستة
〃	۲۳	العشری	العشری
۲۲۴	۲۴	یتمنعتا	یمتعنا
۲۲۶	۲۷	عند	عند ابی داؤد
۲۲۷	۵	الوضائین	الوضاعین
〃	۷	〃	〃
۲۲۹	۹	انہ رب	انہ الرب
۲۸۰	۱	بالجونی	بالنجوی
۲۸۱	۷	احادیث	الاحادیث
〃	۲۳	الہدیہ	للہدیہ
〃	۲۴	یسبب	لسبب
〃	۲۵	یقبول	لقبول
۲۸۲	۲۰	قساد	فساد
〃	۲۱	الکتابی	الکتانی
۲۸۶	۱۰	لمرلیستہلہ	المسألة
۲۸۸	۱۲	توزعی	ترعی
۳۰۷	۲۴	شیخ	الشیخ
۳۱۰	۲۳	وزقہ	ورقہ
〃	۲۶	البش	البشر
۳۱۵	۹	باوریاد	بادوباد
۳۱۷	۲	اہلة	ایلة
〃		سرارت	سراة
۳۱۸	۲۰	فاضوک	قاضوک

غلط نامہ اردو کتاب رسالات نبویہ علیہ التحیۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	فرمایا ہے کہ میرے	فرمایا ہے کہ حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور بہتر
۳	۱	مروی ہیں سے ہے	مروی ہیں
۶	۱۵	کتاب	کتابت
۷	۱۶	والا اس لیے	والا ہی سے لیئے
؍؍	۱۷	خارج لیکن	خارج ہے لیکن
؍؍	۲۲	بھی شمار میں آسکتے ان کے سوا	بھی اوس شمار میں آسکتے جنکی گنتی اوپر بیان ہوئی لیکن ان کے سوا اور
۷	۲۷	اونپسر قسم	اونپسر رقم
۹	۱۶	کی ہے شاہین	کی آگاہی شاہین
۹	۱۷	عالبس نخع	عالبس نخعی
۱۰	۵	وہ عبری ہیں ساعدہ	وہ عنبری ہیں ساعدہ
۱۱	۱۶	عبید نہیں تو	عبید ہیں تو
۱۲	۳	بند بھی	بند بھی
۱۳	۱۴	ذکر میں بولا جاتا ہے وہ ایک	ذکر میں قد کا لرتی عرب کا محاورہ ہے فی رتی مشہور رتی وہ ایک
۱۵	۶	ہیں	سے
؍؍	۱۱	ہندی	نہدی
۱۷	۲۶	ماکولا	ماکولا سے
۲۲	۱۹	سبزالاراشی	سنبر الاآراشی
۲۳	۳	بالون	الون

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۱۴	حسزار	ضرار
۳۲	۱۰	مسلمان	سلمان
؍؍	۵	مرزبانی نے	مرزبانی نے
؍؍	۲۶	سے روایت	سے وہ روایت
۳۵	۱۲	کیے	کیا
۳۸	۱۸	گرہ	گروہ
۴۰	۴	کے بیچ خیبر کے قلعہ کثیبہ میں	کے خیبر کے قلعہ کثیبہ میں سے
۴۴	۲۵	اور	وہ
۴۵	۱۸	حمر	حمری
۵۰	۲	تو لے	تو سے
۵۴	۱۲	کیا	کا
۵۶	۱	پیرت	پٹیت یعنی اقتا ورط
۵۸	۲۵	صعفا	ضعفا
۵۹	۱۴	تقطے	نقطعہم
۶۳	۱	سلام	سلام
۶۴	۵	اور احمد	اور وہ اصح
۶۹	۱۶	شین اور دونو	شین اور غین دونو
۷۵	۱۰	اور	اوسکو
۷۶	۱	عبداللہ	عبد البر
۷۸	۲۶	گوہن	گوہن کے
۸۳	۱۵	لبنی	کھیتی
۸۸	۱۴	شہیا	سٹھیا
۹۲	۱۲	عمار کے	عمان کے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۵	۳	سشکروں	لشکروں	۱۸۸	۹	صیفی	صفی
۱۰۵	۱۸	برسے	ابر سے	″	۱۲	صیفی	صفی
۱۰۶	۲۸	اسس ہتوڑے	اس کے مثل ہتوڑے	″	۱۶	معیب	مسیب
۱۱۱	۴	هزاد	مراد	۱۹۲	۱۴	تسجمتہ	معجم
۱۱۵	۱۸	اول اور سے	اوس چیز سے	۱۹۵	۱۳	دماغ	دیاغ
۱۱۶	۱۱	لیا میں اور	لیا میں نے اور	۲۰۵	۳	مددگاری	مُدّد
۱۲۲	۱۵	لیجانب سے	کیجانب سے	″	۴	مددگاری	مُدّد
۱۲۳	۱۹	کہا ہے کو کیا	کہا ہے کہ کیا	″	۱۰	ہو	ہوں
۱۲۴	۲	کو	کہ	۲۰۷	۶	جانے	جاتے
″	۲۴	سیکیے	سیکجیے	۲۱۰		فروٌ	فرزت
″	۲۵	نہ	کہ	۲۱۷	۷	خواہ	یا سوئے
۱۳۲	۲	بہبناہٹ	بہنبناہٹ	″	۷	کاہو	کے
″	۶	چھاؤ	جھاؤ	۲۳۲	۱۹	عسرفہ	صرفہ
″	۹	ابرائی	بُراہی	۲۳۵	۱۹	عاتیہم	عانیہم
″	۱۵	کے	کے پیئے	″	۲۰	معنے	سعنے
۱۴۶	۳	سیکیے	سیکیے جائیں	۲۳۶	۱۱	سبب	سبب ہے
۱۵۶	۲	اللہ	اللہ کے	۲۴۹	۲۱	اور مردویہ	اور ابن مردویہ
	۳	سیمہ	سیجہ	۲۵۴	۲۰	مڑ	مٹ
۱۵۷	۱۳	۰	۰	″	۲۵	تلفظ	بلفظ
۱۶۱	۱۰	کوٹی	کوتی	۲۵۵	۱۰	دین	عزم
۱۶۹	۲۵	حکم یا ایسی	حکم سے یا ایسی	۲۵۷	۱۶	عیوض	عوض
۱۷۵	۱۲	اونٹ	اونٹ پر	۲۵۸	۴	عیوض	عوض
۱۷۹	۱	سشیبہ	سشبتہ	″	۸	عیوض	عوض
″	۲	سشیبہ	سشبتہ	۲۵۹	۲۵	قیافہ	قافیہ
″	۳	تولوں	قولوں	۲۷۰	۱۳	عیوض	عوض
۱۸۰	۹	کے	کی طرف	۲۷۵	۲	د	زد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۸	۲۷	ہیں اورلکھا	ہیں اورمعنی لفت کی بڑھایاہے اور معنی رفت کی فاحش کلام	۲۹۹	۱۷	کو	کے
				۳۰۲	۲۰	صورت	سورۃ
				۳۱۷	۶	ترین	تری
۲۸۸	۱۲	بیروں چرتے	بیروں میں چرتے	رر	۱۴	ہں	ہیں
۲۸۸	۱۸	دالی	ڈالی	۳۱۸	۱	آاور	آیا
۲۹۲	۱۴	ردہے	داروہے	رر	۵	ہر	بر
۲۹۴	۱۳	ارعایت		رر	رر	کہ	کر
۲۹۸	۵	اروعار	روعاء	۳۱۹	۱۸	دہ ئیت	دہ دِیتِ

اطلاع

بخدمت جملہ اہلِ مطابع و تاجرانِ کتب وغیرہ

التماس ہی کہ کوئی صاحب بغیر تحریری اجازت

مؤلف کتاب ہذا کے کُل یا جزو چھاپنے یا چھپوانے

کا قصد نفرمائین ورنہ بعوض نفع نقصان اُٹھانا

پڑے گا۔ ہان جسقدر اسکی جلدین مطلوب ہون وہ کتب خانہ

ہوم ممبر صاحب مظفر جنگ ریاست ٹونک (راجپوتانہ)

مین درخواست ارسال فرماکر طلب فرمائین۔

المطلع

مہتمم کتب خانہ ہوم ممبر صاحب بہادر مظفر جنگ

مقام

ریاست ٹونک (راجپوتانہ)